ران سیریز
ولڈن ایجنٹ
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول " گولڈن ایجنٹ " آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ یہ ناول مشہور زمانہ تنظیم " بلیک تھنڈر " کے سلسلے کا ہے ۔ اس ناول میں بلیک تھنڈر کے کئی سپر ایجنٹ عمران سے ٹکرائے لیکن پہلی بار عمران کا ٹکراؤ بلیک تھنڈر تنظیم کی گولڈن ایجنٹ سے ہوا ۔ گولڈن ایجنٹ کے عجیب وغریب اور منفرد کردار نے عمران جیسے شخص کو بھی اس قدر متاثر کر دیا کہ عمران اس گولڈن ایجنٹ کو موت سے بچانے کے لئے اپنے مشن کی قربانی دینے پر بھی تیار ہو گیا حالانکہ عمران اپنے مشن کی خاطر بڑے سے بڑے رشتے کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتا اور تقریباً یہی پوزیشن گولڈن ایجنٹ کی بھی تھی کہ عمران جب اس کے مقابلے پر شدید زخمی ہو گیا تو اس نے عمران کا باقاعدہ ہسپتال میں علاج کرایا ۔ یہ نیا عجیب وغریب اور منفرد کردار یقیناً آپ کو بے حد متاثر کرے گا ۔ اس کے ساتھ ساتھ بلیک تھنڈر کے ساتھ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوفناک ٹکراؤ ۔ بلیک تھنڈر کی طرف سے انتہائی جدید ترین آلات کے استعمال اور اس کے سپر ایجنٹ اور سیکشن چیف کے ساتھ عمران کے ہولناک مقابلوں نے اس کہانی کو ہر لحاظ سے اس قابل بنا دیا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ یہ کہانی آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پوری اترے گی ۔ اپنی آراء سے مجھے

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ضرور مطلع کیجئے۔ مگر ناول کے مطالعے سے پہلے حسب دستور اپنے چند خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کیجئے۔

سیالکوٹ سے عابد علی صاحب لکھتے ہیں۔ "مثالی دنیا" کے بعد بلیک ورلڈ کا انتہائی منفرد اور شاندار سلسلہ لکھ کر آپ نے واقعی جاسوسی ادب میں نئے سے نئے اور انتہائی کامیاب تجربے کئے ہیں۔ بلیک ورلڈ کا سلسلہ اس قدر تحیر خیز، منفرد اور دلچسپ ثابت ہوا ہے کہ اسے بار بار پڑھنے کے باوجود ہر بار اس کا لطف پہلے سے دوبالا محسوس ہوتا ہے۔ اس ناول میں آپ نے خیر اور شر کے درمیان ہونے والی اس خوفناک جنگ کے ان گوشوں سے پردہ ہٹایا ہے جس کے متعلق عام قاری اس سے پہلے آگاہ نہ تھا۔ بلیک ورلڈ لکھ کر آپ نے ہمارے دلوں میں موجود ایمان کی روشنی کو اور زیادہ منور کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی ایسے ناول لکھتے رہیں گے"۔

محترم عابد علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بعد شکریہ بلیک ورلڈ نے واقعی قارئین میں پسندیدگی کے نئے ریکارڈ قائم کر دیئے ہیں اور نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے تقریباً ہر اس کونے سے جہاں میرے قارئین موجود ہیں پسندیدگی کے خطوط اس تعداد میں مجھ تک پہنچ رہے ہیں کہ یقیناً اس سے پہلے اس قدر تعداد میں خطوط کسی اور ناول کے لئے نہیں لکھے گئے۔ چونکہ ان سب خطوط کے جواب دینا میرے لئے ناممکن ہے اس لئے آپ کے اس خط کے جواب میں آپ کے ساتھ ساتھ میں ان سب قارئین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے یہ خطوط لکھ کر میری حوصلہ افزائی کی بلکہ میرے اس خیال کی تصدیق بھی کی ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں ایمان کی روشنی نہ ہی کمزور پڑ سکتی ہے اور نہ بجھ سکتی ہے۔ یہ ناول واقعی جاسوسی ادب میں ایک نئے تجربے کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی کامیابی نے اس موضوع پر مزید ناول لکھنے کی راہ بھی ہموار کر دی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ ازل سے جاری خیر و شر کی اس آویزش کے مزید خفیہ گوشوں کی نقاب کشائی کر سکوں۔

چکوال سے فیصل لطیف صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بہت پسند ہیں البتہ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ کیا واقعی ایسا میک اپ ہو سکتا ہے کہ جس سے شکل تبدیل ہو سکے۔ میں نے تو حقیقی زندگی میں کبھی ایسا میک اپ نہیں دیکھا"۔

محترم فیصل لطیف صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ محترم میک اپ کا فن تو اب اس قدر ترقی کر چکا ہے کہ اس سے نہ صرف چہرے کے خدوخال تبدیل کئے جا سکتے ہیں بلکہ انسانی جسم کی ساخت کو بھی تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس فن کے کامیاب مظاہرے بین الاقوامی کلاسیک اور آرٹ فلموں میں بکثرت دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے ملک میں اس فن پر خاطر خواہ توجہ نہیں دی گئی لیکن بہرحال اس فن سے انکار ممکن نہیں ہے۔

کراچی سے سلیم شہزاد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں کا طویل عرصہ سے پرستار ہوں آپ کے ناولوں میں سائنس کو سب سے زیادہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اہمیت دی جاتی ہے لیکن ایک الجھن میرے ذہن میں ہے کہ عمران کو تو سائنس میں مہارت تامہ کا درجہ حاصل ہے لیکن سیکرٹ سروس کے باقی ارکان سائنس سے نابلد نظر آتے ہیں۔اس کی کیا وجہ ہے"؟

محترم سلیم شہزاد صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ محترم سائنس ایک ایسا علم ہے جس میں مہارت حاصل کرنے کے لئے مسلسل مطالعے، مخصوص ذہنی رجحان اور بے پناہ ذہنی صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے ۔ عمران میں یہ تمام خوبیاں بدرجہ اتم موجود ہیں اور پھر اس نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری بھی حاصل کی ہوئی ہے اور یہ ڈگری صرف ایسا شخص ہی حاصل کر سکتا ہے جس کی دلچسپی سائنس میں صرف نصابی کتب تک ہی محدود نہیں ہوتی ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دیگر ارکان میں چونکہ وہ خاص ذہنی رجحان نظر نہیں آتا جس کا حامل عمران ہے ۔یہی وجہ ہے کہ آپ کو عمران کے مقابلے میں باقی ارکان اس علم سے نابلد محسوس ہوتے ہیں ۔امید ہے اس وضاحت سے آپ کی الجھن دور ہو گئی ہو گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران ناشتہ سے فارغ ہو کر اخبارات کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر موجود فون کی گھنٹی یکلخت بج اٹھی ۔ عمران نے فون کی طرف دیکھے بغیر صرف ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ کیونکہ وہ اس وقت ایک دلچسپ خبر کی تفصیلات پڑھنے میں مصروف تھا۔اس لئے وہ اس سے توجہ نہ ہٹانا چاہتا تھا۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں"......... عمران نے اخبار سے نظریں ہٹائے بغیر سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

"علی عمران ولد سر عبدالرحمان"........ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ لہجہ غیر ملکی تھا اور عمران جواب سن کر بے اختیار چونک پڑا۔اس نے اخبار میز پر رکھ دیا۔

"صرف ولدیت سے کام چل جائے گا محترمہ یا قوم، عمر، شناختی کارڈ کا نمبر سب کچھ بتانا پڑے گا پھر جا کر نکاح نامہ مکمل ہو گا"۔ عمران نے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

مسکراتے ہوئے کہا۔

"نکاح نامہ کیا مطلب۔ میرا نام سوزین ہے اور میں ایکریمیا سے آئی ہوں۔ مجھے علی عمران صاحب سے ملنا ہے۔ لیکن صرف اس علی عمران سے جن کے والد کا نام سر عبدالرحمان ہے۔ مجھے آپ کا فون نمبر تو دیا گیا تھا لیکن میں نے سوچا کہ اجنبی جگہ ہے اس لئے تسلی ضروری ہے"....... دوسری طرف سے محترمہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہمارے ہاں تو رواج آپ سے الٹ ہے۔ یہاں تو دولہا دلہن کے پاس جاتا ہے۔ سہرا باندھ کر جاتا ہے۔ ساتھ محلے والے رشتہ دار عزیزواقارب ہوتے ہیں تاکہ اگر دولہا راستے میں فرار ہونے لگے تو اسے پکڑا جاسکے۔ میرا مطلب ہے بطور باڈی گارڈ جاتے ہیں۔ پھر بینڈ باجا بھی ہوتا ہے۔ جو فل آواز سے موسیقی بجاتا اور ساتھ چلتا ہے۔ تاکہ دولہا کی آہ وفغاں سسکیاں اور کراہیں اس پر شور موسیقی میں دب کر رہ جائیں جب کہ آپ اتنی دور سے اکیلی آگئی ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ فون کسی پاگل خانے سے جا ملا ہے۔ ہونہہ"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"سلیمان۔ ارے جناب آغا سلیمان پاشا صاحب"....... عمران نے رسیور رکھ کر زور سے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر ہاف ناشتہ کر کے آپ کی آواز اتنی زوردار ہو سکتی ہے تو جب میں نے آپ کو فل ناشتہ دے دیا تو شاید پورا محلہ کان دبائے یہاں

سے بھاگ کھڑا ہو گا۔ اس لئے آئندہ آپ کو کوارٹر ناشتہ ملا کرے گا"....... سلیمان نے دروازے پر آکر منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فل ناشتہ۔ ہاف ناشتہ۔ کوارٹر ناشتہ کیا مطلب۔ ناشتہ تو ناشتہ ہی ہوتا ہے"....... عمران نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ان اصطلاحات کو نہیں سمجھ سکتے۔ یہ ہم باورچیوں کی مخصوص اصطلاحات ہیں۔ اگر مالک تنخواہ پوری دے۔ ساتھ ہی بونس بھی دے اور جب بھی مانگو اور جتنا مانگو ایڈوانس بھی مل جاتا ہو۔ سودا سلف لانے کے بعد حساب کتاب کی چیکنگ بھی نہ کی جائے اور مہینے میں دس بارہ چھٹیاں کرنے پر ان چھٹیوں کا حساب بھی تنخواہ میں سے نہ کاٹا جائے اور تین ماہ بعد تنخواہ میں خودبخود اضافہ کر دیا جائے۔ باورچی جب میز پر کھانا لگا دے تو شوربے میں تیرتی ہوئی بوٹیوں کا حساب بھی نہ پوچھا جائے کہ آج گوشت تو تین کلو آیا تھا۔ لیکن پورے ڈونگے میں شوربا ہی شوربا ہے اور اس میں نمونے کے طور پر دو یا تین ایسی بوٹیاں جنہیں باورچی یا اس کے بیوی بچے پسند نہیں کرتے تیرتی پھر رہی ہیں تو باقی گوشت کہاں گیا وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسے مالک کو فل ناشتہ دیا جاتا ہے۔ ایسا ناشتہ جس میں بطخ کے انڈے کی بجائے واقعی مرغی کا انڈہ ہوتا ہے۔ توس جلے ہوئے نہیں ہوتے۔ دودھ کی جھاگ کی بجائے واقعی مکھن ہوتا ہے۔ چاہے اس کی مقدار اتنی ہی کیوں نہ ہو کہ ایک توس پر بھی نہ لگ سکے۔ چینی دان میں چینی کے دانوں کی تعداد گن کر نہیں رکھی جاتی۔ دودھ والے مگ میں صرف سفید پانی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نہیں ہوتا۔ کسی حد تک واقعی دودھ کی آمیزش ہوتی ہے۔ قہوہ میں تازہ پتی کا ایک آدھ تنکا ضرور شامل ہوتا ہے۔ صرف سابقہ استعمال شدہ پتی ہی نہیں ڈالی جاتی۔ شہد کے نام پر اچھے گڑ کا شیرہ پیش کیا جاتا ہے اس طرح یہ باورچی کی طرف سے اپنے اچھے مالک کے لئے فل ناشتہ بطور تحفہ ہوتا ہے اور ہاف ناشتہ....“ سلیمان کی زبان عمران سے بھی زیادہ رواں ہو رہی تھی۔

”بس۔ بس۔ اتنا ہی کافی ہے۔ اگر یہ فل ناشتہ ہے تو پھر ہاف اور کوارٹر ناشتہ خود بخود سمجھ میں آجاتا ہے۔ لیکن کیا مطلب۔ یہ تم مجھے ہاف ناشتہ دینے اور آئندہ کوارٹر ناشتہ دو گے۔ کیوں۔ کیا میں اچھا مالک نہیں ہوں“...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

”آپ سرے سے مالک ہی نہیں ہیں۔ اچھے برے کا مسئلہ تو بعد میں آتا ہے“...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا اب تم مجھے مالک ماننے سے بھی انکاری ہو چکے ہو۔ پھر مجھ سے تنخواہ کیوں مانگتے ہو“...... عمران نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

”وہ تو حساب کتاب کی بات ہے اور بزرگ کہتے ہیں کہ حساب صاف اور سیدھا رکھنا چاہئے۔ باقی آپ سال بھر میں جتنا کماتے ہیں وہ میری ایک ماہ کی تنخواہ سے بھی کم ہے۔ اس لئے آپ مالک بن ہی نہیں سکتے“...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”تو پھر میں کیا ہوں“...... عمران نے اور زیادہ آنکھیں نکالتے

ہوئے کہا۔

”مقروض۔ اور بزرگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مقروض کو ہر حال زندہ رہنا چاہئے۔ تاکہ اس سے قرضہ اگر وصول نہ بھی ہو سکے تو وصولی کا رعب تو اس پر ڈالا جا سکے“...... سلیمان نے جواب دیا۔

”اچھا یہ بات ہے تو پھر میں آج کسی بزرگ سے جا کر کوئی وظیفہ پوچھ آتا ہوں۔ سنا ہے ایسے ایسے وظیفے اور دعائیں بزرگ بتاتے ہیں کہ جن کے پڑھتے ہی جس قدر بھی قرض ہو۔ فوراً ادا ہو جاتا ہے“۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”وہ وظیفہ اور دعا میں بتا دیتا ہوں۔ وہ وظیفہ اور دعا یہ ہے کہ آدمی محنت کرے۔ زیادہ سے زیادہ کام کرے۔ تاکہ اس کی آمدنی میں اضافہ ہو سکے۔ اپنے اخراجات کو کم سے کم حد پر لے آئے۔ پھر قرضہ واقعی اتر جاتا ہے۔ لیکن آپ تو گذشتہ کئی دنوں سے فلیٹ سے ہی باہر نہیں نکلے۔ اخباروں کے بنڈل سامنے رکھے بس بیٹھے پڑھتے ہی رہتے ہیں۔ یہ اخباریں قیمتاً آتی ہیں اسی طرح آمدنی صفر اور خرچہ بڑھ جاتا ہے۔ پھر قرضہ کیسے اترے گا“...... سلیمان نے بڑے انداز میں کہا۔

”لیکن یہ تو بڑا طویل کام ہے۔ کوئی شارٹ کٹ بتاؤ“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر کسی جان بلب بوڑھی بیوہ سے شادی کر لیں۔ ایسی بیوہ جس کے بینک دولت سے بھرے پڑے ہوں اور آپ کے علاوہ اس کا کوئی حصہ دار نہ ہو۔ پھر اس بیوہ کے سرہانے بیٹھ کر اس کے مرنے کی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دعائیں مانگیں شاید کہ بہار آجائے"...... سلیمان نے فوراً ہی شارٹ کٹ بتاتے ہوئے کہا۔

"اس شارٹ کٹ میں تین باتیں غلط ہیں۔ ایک بوڑھی دوسری بیوہ اور تیسری جاں بلب۔ کیا جوان نہیں مر سکتی۔ ضروری ہے کہ بوڑھی ہی مرے۔ دوسری بات بیوہ۔ کیا غیر شادی شدہ دولت مند نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال اب پرانا ہو چکا ہے کہ صرف بیوہ ہی امیر ہوتی ہے۔ رہا مسئلہ جان بلب ہونے کا۔ تو آج کل جس طرح کے طبی آلات اور طبی ماہرین آگئے ہیں۔ جان بلب تو اکثر بچ جاتے ہیں اور جسے یہ آلات اور ماہرین صحت مند قرار دے دیتے ہیں وہ بعض اوقات پلک جھپکنے میں ہی راہی ملک عدم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جان بلب ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ اب یہ تمہاری ڈیوٹی ہے کہ اپنا قرضہ وصول کرنے کے لئے تم جوان، صحت مند اور غیر شادی شدہ دولت مند خاتون میرے لئے تلاش کرو"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ نکالیے رقم"...... سلیمان نے فوراً رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"رقم۔ کس بات کی رقم"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تو آپ کا کیا خیال ہے کہ میں گلے میں ڈھول ڈال کر گلی گلی اعلان کرتا پھروں گا اور اس طرح تلاش کروں گا اس محترمہ کو۔ ایسی کوئی نہیں۔ آج کل زمانہ بے حد ترقی کر چکا ہے۔ اب اس تلاش کے

لئے اخبارات میں اور ٹیلی ویژن پر اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔ پوسٹر چھپوا کر دیواروں پر لگوائے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے بینر بازاروں اور سڑکوں پر لٹکائے جاتے ہیں کہ ایک انتہائی خوبرو، صحت مند، جوان، فلمی ہیرو سے بھی زیادہ چست، مالی طور پر انتہائی مستحکم باورچی کے نحیف ونزار، غریب، مفلس اور مقروض مالک کے لئے جوان، صحت مند اور غیر شادی شدہ انتہائی امیر خاتون کا رشتہ درکار ہے۔ مالک سے شادی کی صورت میں اسے لازماً اور فوراً فوت ہونا پڑے گا۔ تاکہ مالک اس کا وارث بن کر باورچی کا قرضہ اتار سکے۔ جب کہ باورچی سے شادی کی صورت میں ایسی کسی شرط کی پابندی نہیں ہے۔ بلکہ اسے سپر [illegible]۔ بھرپور لنچ اور ایک سو ایک ڈش پر مشتمل ڈنر بھی روزانہ کھانے کو ملے گا وغیرہ وغیرہ۔ اور ان سب اشتہارات کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے نکالیے رقم"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار دونوں ہاتھوں میں سر کو پکڑ لیا۔

"یا اللہ...... تو بڑا رحیم و کریم ہے۔ تو چاہے تو بادشاہ کو فقیر اور فقیر کو بادشاہ بنا سکتا ہے۔ اس لئے مجھے باورچی اور سلیمان کو میری جگہ مالک بنا دے"...... عمران نے بڑے دردمندانہ لہجے میں دعا مانگتے ہوئے کہا۔

"اللہ تعالیٰ واقعی بڑا رحیم و کریم ہے۔ اس نے آپ کی دعا قبول کر لی ہے۔ اس لئے اٹھیے جائیے باورچی خانے میں اور اب آپ کی جگہ میں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بیٹھوں گا۔ اب مجھے اس سے مطلب نہیں ہو گا کہ دودھ چینی، چائے کی
پتی، ڈبل روٹی، مکھن، شہد، دوپہر کے کھانے اور رات کے کھانے کے
لوازمات کہاں سے آتے ہیں، بجلی، گیس، فون اور پانی کے بل کیسے
بھرے جاتے ہیں۔ مجھے تو بس آپ کی طرح ناشتہ، دوپہر کا کھانا، رات
کا کھانا، مہمانوں کی خاطر مدارت فوری ہونی چاہیئے اور ہر آدھے گھنٹے
بعد گرم گرم چائے بھی میرے سامنے موجود ہونی چاہیئے۔ چلیئے آپ کی
دعا قبول ہو گئی ہے"....... سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"ارے ارے یہ تو دعا کی بجائے میں اپنے حق میں بددعا کر بیٹھا
ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معافی دے دے۔ بس میں ایسے ہی ٹھیک
ہوں"۔ عمران نے فوراً ہی دونوں کانوں کو پکڑتے ہوئے کہا اور پھر
اس سے پہلے کہ سلیمان کوئی جواب دیتا۔ کال بیل بج اٹھی۔

"ارے ایک تو تم باتیں بہت کرتے ہو۔ میں نے تمہیں بلایا اس
لیے تھا کہ ایک محترمہ، خوب صورت اور دلکش آواز کی مالکہ کی فلیٹ
میں آمد متوقع ہے۔ اس لیے تم پہلے جا کر دروازے پر کھڑے ہو جاؤ اور
اس کا شاندار انداز میں استقبال کرتے ہوئے اسے یہاں لے آؤ۔ مگر
تم نے باتوں کا ایسا چرخہ چلا دیا کہ مجھے یاد ہی نہیں رہا۔ جاؤ فوراً وہ
محترمہ گھنٹی بجا رہی ہیں۔ جاؤ اسے لے آؤ"....... عمران نے تیز تیز لہجے
میں کہا۔ اسی لمحے ایک بار پھر کال بیل بجائی گئی۔

"محترمہ کو میں اپنے ساتھ باورچی خانے میں لے جاؤں گا۔ آپ کا

مسئلہ تو صرف آواز تک ہی محدود ہے اور آواز آپ کو یہاں بیٹھے بیٹھے ہی
پہنچ جائے گی"....... سلیمان نے دروازے کو کراس کرتے ہوئے کہا
اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ فون سننے کے بعد اسے یقین تھا کہ
فون کرنے والی محترمہ اب خود فلیٹ میں تشریف لے آئے گی۔ اس
لیے اس نے بڑے حتمی انداز میں سلیمان کو کہہ دیا تھا کہ دروازے پر
محترمہ پہنچ گئی ہے"۔ اس کا استقبال کرو۔

"سس۔ سلام بیگم صاحبہ"....... اچانک سلیمان کی بھیک
مانگتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا بہرے ہو گئے ہو۔ گھنٹے بھر سے گھنٹی بجا رہی ہوں۔ دروازہ
کھولنا بھی نہیں آتا۔ ایک تو اس فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے میرا
سانس پھول جاتا ہے۔ اوپر سے کھڑے سوکھتے رہو دروازہ کھلنے کے
انتظار میں۔ کیوں"....... اماں بی کی انتہائی غصیلی اور پھنکارتی ہوئی
آواز سنائی دی۔

"بب بب بیگم صاحبہ چھوٹے صاحب نے منع کر دیا تھا۔ اب بھی
میں زبردستی دروازہ کھولنے آیا ہوں"....... سلیمان نے اسی طرح
سہمے سے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب عمران نے منع کر دیا تھا دروازہ کھولنے سے کیوں۔ کیا
اب ماں کی یہ حیثیت رہ گئی ہے کہ وہ بیٹے کے پاس آئے اور بیٹا دروازہ
ہی نہ کھولے سہیں"....... اماں بی کا پارہ اور اوپر کو چڑھ گیا تھا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں بڑی بیگم صاحبہ۔ وہ قرضہ مانگنے والے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

آتے ہیں۔ اس لئے چھوٹے صاحب نے دروازہ نہ کھولنے کا کہا تھا"...... سلیمان بھلا کہاں باز رہنے والا تھا اور اسی دوران اماں بی سٹنگ روم کے دروازے پر پہنچ گئی تھیں۔

"اماں بی آپ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ اماں بی کیسے آنا ہوا۔ خیریت"...... عمران نے جلدی سے اٹھ کر استقبال کے لئے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی نیازمندانہ لہجے میں کہا۔

"وعلیکم السلام۔ کیوں۔ کیا ماں کا بیٹے کے پاس آنا منع ہے اور یہ قرض دار کون ہیں۔ کیوں لیتا رہتا ہے تو ان سے قرضہ۔ بول"۔ اماں بی کا پارہ اسی طرح چڑھا ہوا تھا۔

"اماں بی سلیمان بڑا چٹورہ ہے۔ مجھے تو پتہ ہی نہیں چلتا نجانے کیا کیا ادھار لے کر کھاتا رہتا ہے۔ کل ایک قلفی والا آگیا کہ سلیمان نے اس سے ایک ہفتے میں ایک ہزار قلفیاں ادھار لے کر کھائی ہیں۔ پرسوں ایک چاٹ بیچنے والا آگیا اس کا بھی دس ہزار روپے ادھار تھا۔ اس سے پہلے ایک گنڈیریاں بیچنے والا پچاس من گنے کی گنڈیریوں کی قیمت لینے آگیا۔ اب کیا کیا بتاؤں اماں بی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ یہ واقعی چٹورہ ہے۔ بچپن میں بھی اس کی یہی عادت تھی لیکن اب تو یہ جوان ہو گیا ہے۔ اب یہ کیوں ایسا کرتا ہے۔ کھاتا خود ہے اور نام میرے بیٹے کا لیتا ہے۔ کہاں ہے وہ بلاؤ اسے میں آج اس سے پوچھتی ہوں کہ اس نے کیا تماشہ بنا رکھا ہے"...... امار

بی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ ان کا سرخ وسفید چہرہ غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ نظر آنے لگ گیا تھا۔

"میں نے اسے سمجھا دیا ہے اماں بی اور اس نے کان پکڑ کر زمین پر ناک سے سات لکیریں نکالی ہیں کہ آئندہ وہ ایسا نہیں کرے گا"۔ عمران نے ماں کے غصے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اماں بی بلڈ پریشر کی مریضہ تھیں اور ان کے چہرے کا رنگ جس قدر تیزی سے سرخ ہوتا جا رہا تھا اس سے عمران کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں ان کا بلڈ پریشر ہائی ہو جائے اس لئے اس نے فوراً ہی بات بناتے ہوئے کہا اور اسی لمحے سلیمان ہاتھ میں ٹرے پکڑے جس پر دودھ کا بھرا ہوا گلاس رکھا ہوا [illegible] آگیا۔

"یہ لیجئے بیگم صاحبہ۔ خالص دودھ ہے اور میں نے اسے ہلکی آنچ پر پکایا ہے"...... سلیمان نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا"...... اماں بی نے خوش ہوتے ہوئے کہا کیونکہ ہلکی آنچ پر پکا ہوا خالص دودھ ان کا سب سے پسندیدہ مشروب تھا اور سلیمان جانتا تھا کہ ایسا دودھ پیش کرنے پر بڑی بیگم صاحبہ باقی سب کچھ بھول جائیں گی اور واقعی اماں بی نے جب مزے لے لے کر دودھ کا گلاس ختم کیا تو ان کا چہرہ نارمل ہو چکا تھا اور وہ سب باتیں بھول چکی تھیں۔

"ارے ہاں یہ ایک تو نجانے میری یادداشت کو کیا ہو گیا ہے۔ میں یہاں آئی تھی تمہیں ساتھ لے جانے کے لئے اور آکر یہاں بیٹھ گئی"۔ اماں بی نے چونک کر کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"کہاں جانا ہے اماں بی"........ عمران نے پوچھا۔

"وہ ہمارے ہمسائے میں شیخ حق نواز رہتے ہیں۔ان کی والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ان کا چہلم ہے۔اس لئے سرائے شیخاں جانا ہے۔تمہارے ڈیڈی قل خوانی پر ہو آئے تھے۔اس لئے اب چہلم پر میں نے جانا ہے"........ اماں بی نے جواب دیا۔

"سرائے شیخاں۔لیکن اماں بی وہ تو یہاں سے بہت دور ہے"۔ عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا کار پر جانا ہے۔پیدل تو نہیں جانا"........ اماں بی نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔کال بیل بج اٹھی۔

"ارے یہ کوئی قرض دار تو نہیں آگیا"........ اماں بی نے چونک کر کہا۔

"نہیں اماں بی کوئی ہمسایہ ہو گا۔اکثر ہمسائے سلیمان سے کوئی نہ کوئی چیز مانگنے آجاتے ہیں۔سلیمان تو بڑا کنجوس ہے۔انکار کر دیتا ہے لیکن میں نے سلیمان کو کہا ہے کہ ہمسایوں کا بڑا حق ہوتا ہے۔اس لئے انکار نہ کیا کرے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا کرتے ہو بیٹے۔واقعی ہمسایوں کا بڑا حق ہوتا ہے"........ اماں بی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب یہیں رہتے ہیں ناں"........ اچانک دروازے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور آواز سن کر ہی عمران چونک پڑا۔کیونکہ

یہ وہی آواز تھی جس نے صبح فون کیا تھا۔

"یہ عورتیں بھی آتی ہیں یہاں چیزیں مانگنے"........ اماں بی نے حیرت اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں یہی عمران صاحب کا فلیٹ ہے اور ان کی والدہ محترمہ بھی تشریف رکھتی ہیں"........ سلیمان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔وہ سلیمان کی آواز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ جان بوجھ کر اب لطف لے رہا ہے۔

"کون ہے یہ۔عمران بیٹے"........ اماں بی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔کمرے کے دروازے پر ایک ایکریمین لڑکی کھڑی نظر آئی۔اس کے جسم پر انتہائی چست لباس تھا۔

"میرا نام سوزین ہے۔میں ایکریمیا سے آئی ہوں"........ آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"تشریف رکھیے۔یہ میری والدہ ہیں"........ عمران نے صرف سر کو جھٹکا دے کر سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔وہ ویسے بھی عورتوں سے ہاتھ نہ ملایا کرتا تھا اور اب تو ویسے بھی اماں بی وہاں موجود تھیں۔ہاتھ ملانا تو ایک طرف اگر اس کا ہاتھ ذرا سا بھی حرکت میں آجاتا تو اماں بی بغیر کسی کا لحاظ کیے اس کے سر پر جوتیوں کی بارش کر دیتیں۔

"کون ہو تم اور کیوں یہاں آئی ہو۔تمہیں معلوم نہیں ہے کہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اس فلیٹ میں کوئی عورت نہیں رہتی ۔ پھر کیوں آ گئی ہو یہاں" ۔ اماں بی نے غصیلے لہجے میں سوزین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے علی عمران ولد سر عبدالرحمان سے ملنا ہے ۔ میں نے صبح فون کیا تھا مگر وہ فون کال کسی پاگل خانے سے جا ملی ۔ اس لئے مجبوراً مجھے ان کی رہائش گاہ ڈھونڈنی پڑی" ۔ سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا وہ شاید اماں بی کی بات کا سرے سے مطلب ہی نہ سمجھ سکی تھی ۔ اس لئے ساتھ ہی وہ اماں بی کے ساتھ صوفے پر بیٹھنے لگی ۔

"اے لڑکی ادھر دوسرے صوفے پر بیٹھو"...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا اور سوزین حیرت بھرے انداز میں اٹھ کر ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گئی ۔ عمران کے لئے صورت حال بڑی خطرناک ہو گئی تھی ۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اس پوزیشن کو وہ کیسے ڈیل کرے اسے معلوم تھا کہ اماں بی ایسی لڑکیوں کے سخت خلاف ہیں ۔ ابھی تک نجانے وہ کس طرح اسے برداشت کر رہی تھیں اور کسی بھی وقت ان کا پارہ چڑھ سکتا تھا۔

"آپ سر عبدالرحمان کے ہی بیٹے ہیں ناں"...... سوزین نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہاں یہ عبدالرحمان کا ہی بیٹا ہے ۔ کیوں ۔ تمہیں کیا سرٹیفکیٹ چاہئے"...... اماں بی نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کس نے بھیجا ہے"...... عمران نے سوزین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹرومین نے ۔ آپ جانتے ہیں ناں انہیں"...... سوزین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پرس میں سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا ۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا ۔ اس نے ہاٹ کافی کی ایک پیالی پلیٹ میں رکھی ہوئی تھی ۔ وہ کان دبائے اندر داخل ہوا اور اس نے خاموشی سے کافی کی پیالی سوزین کے سامنے رکھی اور اسی طرح خاموشی سے کان دبائے واپس چلا گیا ۔ عمران نے جلدی سے لفافہ کھولا اور اس میں موجود خط پڑھنے لگا ۔ یہ خط واقعی ٹرومین کی طرف سے تھا ۔ لیکن اس نے صرف اتنا لکھا تھا کہ سوزین کے مسئلے میں اس کی مدد کی جائے ۔

"آپ کہاں ٹھہری ہیں"...... عمران نے خط کو واپس لفافے میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہوٹل شیرٹن میں ۔ کمرہ نمبر بارہ پہلی منزل ۔ بات یہ کہ مجھے یہاں"...... سوزین نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"معاف کیجئے ۔ آپ ہوٹل واپس جائیں ۔ میں اس وقت بے حد مصروف ہوں ۔ میں آپ سے وہاں ملوں گا پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... عمران نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا ۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس وقت اس پوزیشن سے جان چھڑانے کے درپے ہے ۔

"ہاں اس وقت یہ میرے ساتھ شیخ حق نواز کی والدہ کے جہلم میں سرائے شیخاں جا رہا ہے"...... اماں بی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی فطرت کے عین مطابق پوری بات بتاتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"لیکن میرا مسئلہ تو انتہائی اہم اور فوری نوعیت کا ہے" ۔ سوزین نے پریشان ہوتے ہوئے کہا ۔

"ہیں ۔ کیا مطلب کسی کی غمی میں شریک ہونے سے زیادہ تمہارا مسئلہ اہم ہے ۔ لیکن یہ بتاؤ کہ آخر تمہارے مسئلے کا میرے بیٹے سے کیا تعلق ہے اور تم یوں منہ اٹھائے کیوں چلی آئی ہو ۔ اپنا لباس دیکھا ہے تمہیں شرم نہیں آتی اس لباس میں مردوں کے سامنے آتے ہوئے ۔ تم عورت ہو اور شرم و حیا عورت کا زیور ہوتا ہے" ۔ اماں بی آہستہ آہستہ اپنے اصل موڈ میں آتی جا رہی تھیں ۔

"مس سوزین آئیے میرے ساتھ ۔ اماں بی کا مسئلہ اہم ہے ۔ اس لئے میں آپ کو دروازے پر چھوڑ آؤں ۔ آخر آپ مہمان ہیں اور مہمان کی عزت ہم پر فرض ہے ۔ آئیے" ...... عمران نے صورت حال کو بگڑتے دیکھ کر کہا اور سوزین منہ بناتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی ۔

"ہاں ہاں باہر چھوڑ آؤ اسے نجانے کیسی عورتیں رہتی ہیں ان نامراد موئے کافر ملکوں میں ۔ نہ شرم ، نہ حیا ، نہ عزت ، نہ غیرت ، جانوروں سے بھی بدتر ہیں" ...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران سوزین کو ساتھ لئے باہر راہداری میں آگیا ۔

"مس سوزین ناراض نہ ہوں ۔ اس وقت اماں بی کی موجودگی میں آپ سے کوئی بات نہیں ہو سکتی ۔ آپ پلیز اپنے ہوٹل واپس جائیں میں تھوڑی دیر بعد وہیں آجاؤں گا ۔ پھر تفصیل سے بات ہو گی" ...... عمران نے دروازے پر پہنچ کر سوزین سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"اچھا ٹھیک ہے ۔ لیکن آپ آئیے ضرور ۔ ایسا نہ ہو کہ دشمن مجھ تک پہنچ جائیں اور میں ماری جاؤں" ...... سوزین نے کہا ۔

"آپ فکر نہ کریں میں پہنچ جاؤں گا" ...... عمران نے کہا اور پھر سوزین کو نیچے سڑک پر چھوڑ کر وہ تیزی سے مڑا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا ۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس جہلم میں جانے سے کیسے جان چھڑائے کیونکہ سرائے شیخاں تو یہاں سے تقریباً ساڑھے تین سو کلو میٹر دور ایک چھوٹا سا شہر تھا اور پھر تھا بھی مین روڈ سے ہٹ کر اور چونکہ عمران ان لوگوں کو سرے سے جانتا تک نہیں تھا اس لئے اس کے لئے تو وہاں جانا سوائے بوریت کے اور کچھ نہ تھا ۔ اور پہلے تو شاید وہ چلا بھی جاتا لیکن ٹرومین کے خط اور سوزین کی یہ بات کہ اس کی جان خطرے میں ہے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ کوئی انتہائی اہم مسئلہ ہی ہو سکتا ہے ۔ تب ہی ٹرومین نے اسے باقاعدہ خط دے کر بھیجا ہے ۔ اس لئے اب تو اس کے جانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا ۔ لیکن اب اماں بی کو کس طرح ٹالا جائے یہ اس سے بھی زیادہ مشکل مسئلہ تھا ۔ لیکن سٹنگ روم میں واپس جاتے جاتے اسے ایک ترکیب سوجھ ہی گئی ۔

"چلی گئی وہ پر کٹی کبوتری" ...... اماں بی نے اس کے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا ۔

"میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ آئندہ ادھر کا رخ نہ کرے ۔ ورنہ اماں بی جوتیوں سے کھوپڑی توڑ دیں گی" ...... عمران نے اماں بی کے قدموں میں قالین پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اچھا کیا۔ اور سنو تم بھی خیال رکھا کرو۔ ان کافر میموں سے مت ملا جلا کرو۔ تم منتوں مرادوں کے بچے ہو۔ اور ان موئے کافروں کی نظریں ہی کالی ہوتی ہیں"........ اماں بی نے کہا۔

"بالکل اماں بی........ آپ نے کبھی دیکھا ہے مجھے ان سے ملتے۔ وہ خود ہی آجاتی ہیں اور میں تو انہیں دروازے سے ہی جھگا دیتا ہوں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اماں بی نے خوش ہو کر سر ہلا دیا۔

"اچھا اب چلو۔ اٹھو لباس بدل لو۔ جلدی کرو مجھے پہلے ہی دیر ہو گئی ہے"........ اماں بی نے چونک کر کہا۔

"ٹھیک ہے اماں بی۔ ابھی چلتے ہیں۔ ارے اوہ۔ آج تو صفر المظفر کی تین تاریخ ہے۔ اوہ۔ اوہ........" عمران نے ایسے لہجے میں چونک کر کہا جیسے اسے اچانک خیال آگیا ہو۔

"صفر کی تین تاریخ۔ کیا مطلب"........ اماں بی نے حیران ہو کر کہا۔

"اماں بی اسلامی مہینے صفر کی آج تین تاریخ ہے۔ اور آپ نے تو خود بتایا تھا کہ صفر کی پہلی تیرہ تاریخوں میں جو کام کیا جائے پھر سارا سال وہی کام بار بار کرنا پڑتا ہے۔ وہ آپ کیا کہتی ہیں ان دنوں کو ہاں تیرہ تیزی۔ اور آج تین تاریخ ہے۔ اگر آج آپ جہلم پر گئیں تو پھر تو سارا سال جہلموں اور قل خوانیوں پر جانا پڑے گا آپ کو"........ عمران نے اپنی ماں کی توہم پرستی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ تیرہ تیزی ہے آج کل۔ اوہ مجھے تو خیال ہی نہیں رہا اور خیال رہتا بھی کیسے۔ پہلے تو ثریا ہوتی تھی گھر میں۔ اس سے جنتری پڑھوا لیا کرتی تھیں۔ تمہارے باپ سے بات کرو تو بس یہی کہہ دیتے ہیں کہ یہ سب جہالت ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ تو تیرہ تیزی ہے پھر تو میں نہیں جا سکتی۔ ورنہ تو سارا سال مجھے ان غم کی محفلوں میں جانا پڑے گا۔ اللہ معاف کرے۔ اچھا ہوا تم نے بتا دیا۔ ٹھیک ہے میں واپس جاتی ہوں"........ اماں بی نے فوراً ہی جانے سے انکار کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ اور عمران نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔

"آیئے اماں بی میں آپ کو کار تک چھوڑ آؤں"........ عمران نے کہا اور پھر واقعی اس نے اماں بی کو نیچے کھڑی ہوئی کار تک پہنچایا اور ڈرائیور کو کار واپس کوٹھی لے جانے کا کہہ کر وہ اس وقت واپس فلیٹ میں آیا جب کار آگے بڑھ گئی۔ سٹنگ روم میں پہنچ کر اس نے رسیور اٹھایا اور ہوٹل شیرٹن کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس شیرٹن ہوٹل"........ دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"کمرہ نمبر بارہ پہلی منزل پر ایک محترمہ سوزین ٹھہری ہوئی ہیں ان سے بات کرایئے"........ عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کیجئے"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بات کیجئے جناب"........ چند لمحوں بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہیلو میں علی عمران ولد سر عبدالرحمان قوم پٹھان بول رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران صاحب میں سوزین بول رہی ہوں۔ میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔ پلیز ذرا جلدی آئیے"...... سوزین نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"آپ فون پر مختصر طور پر بتا دیں کہ مسئلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"آپ یہاں آ جائیں۔ فون پر تفصیل بتانا ممکن نہیں ہے عمران صاحب"...... سوزین نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس تبدیل کرنے کے بعد اس نے سلیمان کو دروازہ بند کرنے کے لئے کہا اور فلیٹ سے نیچے آکر اس نے گیراج سے کار نکالی اور ہوٹل شیرٹن کی طرف بڑھ گیا سوزین واقعی اس کی منتظر تھی۔

"آپ کا بے حد شکریہ عمران صاحب"...... سوزین نے کہا۔

"آپ مجھے پوری تفصیل بتائیے اور سب سے پہلے تو یہ بتائیے کہ آپ کا ٹروین سے کیا تعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میرا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"...... سوزین نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اب حیرت سے سوزین کو دیکھ رہا تھا۔

"بلیک تھنڈر سے۔ کیا عہدہ ہے اس میں آپ کا"...... عمران نے

اس بار سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"میں ایکریمیا میں بلیک تھنڈر کے مفادات کی نگرانی کرنے والی تنظیم اسپانسو کے باس کی پرسنل سیکرٹری ہوں"...... سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کی آمد کا مقصد"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو یقیناً معلوم ہوگا کہ ٹروین پہلے بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ تھا۔ لیکن پھر اس نے بلیک تھنڈر سے بغاوت کر دی۔ پہلے تو بلیک تھنڈر نے اس کے قتل کا حکم جاری کر دیا۔ لیکن پھر بعد میں یہ حکم واپس لے لیا گیا۔ میں اس زمانے سے ٹروین کی دوست ہوں جب اس کا تعلق بلیک تھنڈر سے تھا۔ اس کی بغاوت کے دوران ظاہر ہے میں اس سے نہ مل سکتی تھی لیکن جب اس کے قتل کا حکم واپس لے لیا گیا تو میں اس سے دوبارہ ملنے لگ گئی۔ باس کو بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہدایت دی گئی کہ اس کی لائبریری میں موجود پاکیشیا فائل سپر ایجنٹ بیروفین کے پاس پہنچا دی جائے۔ چنانچہ باس نے پاکیشیا فائل بھجوا دی۔ میرا چونکہ پاکیشیا سے کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میرے لئے اس ہدایت کو کوئی اہمیت نہ تھی۔ لیکن پھر میں ٹروین سے ملنے گئی تو وہاں اچانک باتوں باتوں میں اس ہدایت کا ذکر آ گیا۔ ٹروین یہ بات سن کر چونک پڑا۔ اس نے کہا کہ پاکیشیا سے اس کا گہرا تعلق ہے اس لئے وہ یہ جاننا چاہتا ہے کہ سپر ایجنٹ بیروفین کو کیوں پاکیشیا کی فائل دی گئی ہے۔ اس نے اس پتے کا کھوج لگانے کے لئے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کہا۔ جہاں یہ فائل باس نے بھجوائی تھی۔ ٹرومین کے کہنے پر میں نے
معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ فائل ایکریمیا کی ایک ریاست
ٹارجن میں واقع ایک کمرشل ادارے کے مینجر رابرٹ کو بھیجی گئی ہے
میں نے ٹرومین کو یہ بات بتادی۔ ٹرومین نے اس پر اطمینان کا اظہار
کیا۔ میں دوسرے روز اس سے ملنے گئی تو وہ غائب تھا۔ پھر وہ تین روز
بعد ملا تو اس نے بتایا کہ اس نے جو معلومات حاصل کی ہیں۔ اس کے
مطابق رابرٹ نے یہ فائل کسی کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا
دارالحکومت میں واقع ایک کلب رین بو کے مالک کو بھجوادی ہے۔
اس دوران باس کو کسی طرح معلوم ہو گیا کہ میں نے معلومات
حاصل کی ہیں۔ چنانچہ اس نے مجھے پکڑ لیا اور ہیڈ کوارٹر سے میرے
متعلق ہدایات طلب کیں۔ اس دوران ٹرومین کو علم ہو گیا چنانچہ اس
نے مجھے باس کے قبضے سے نکال لیا۔ لیکن ٹرومین بھی جانتا تھا اور مجھے
بھی علم ہے کہ اب مجھے زندہ نہ چھوڑا جائے گا۔ چنانچہ ٹرومین نے
میرے چہرے پر میک اپ کیا۔ میرے لئے کاغذات تیار کرائے اور پھر
رقعہ دے کر اس نے مجھے آپ کے پاس یہاں بھیج دیا ہے۔ اس نے
آپ کا فون نمبر اور فلیٹ کا پتہ بھی لکھ کر دیا تھا۔ میں نے جب اس سے
کہا کہ اس نام کے تو کئی افراد ہو سکتے ہیں تو اس نے آپ کی ولدیت
بتائی تاکہ میں پہلے کنفرم کر لوں۔ لیکن جب میں جہاز میں یہاں آنے
کے لئے سوار ہوئی تو میں نے جہاز میں باس کے ایک آدمی کو بھی سوار
ہوتے دیکھا۔ وہ اس طرح جہاز میں سوار سب عورتوں کو دیکھ رہا تھا

جیسے اسے کسی خاص عورت کی تلاش ہو۔ میں خوفزدہ ہو گئی۔ لیکن وہ
مجھے ٹریس نہ کر سکا۔ یہاں ایئرپورٹ پر بھی وہ آدمی جس کا نام مارتھن
ہے مجھے نظر آیا لیکن پھر غائب ہو گیا۔ میں یہاں ہوٹل آگئی ہوں۔ میں
نے آپ کو پہلے فون کیا اور پھر آپ کا فلیٹ تلاش کرتی ہوئی آپ کے
پاس پہنچی ہوں"...... سوزین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"لیکن آپ کو یہاں بھیجنے کا مقصد کیا ہے۔ کیا آپ مستقل طور پر
پاکیشیا میں رہنا چاہتی ہیں"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا۔
"نہیں میں یہاں ساری عمر کس طرح رہ سکتی ہوں۔ لیکن میں اب
ایکریمیا میں زندہ بھی نہیں رہ سکتی۔ بلیک تھنڈر کے قاتل میری
تلاش میں ہوں گے۔ وہ لامحالہ مجھے ڈھونڈ نکالیں گے اور پھر مجھے موت
سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ دراصل ٹرومین نے مجھے آپ کے پاس اس لئے
بھیجا ہے کہ اس کے کہنے کے مطابق آپ میک اپ کا کوئی ایسا طریقہ
جانتے ہیں۔ جسے کسی صورت بھی چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے آپ
میرے چہرے پر وہی میک اپ کر دیں تاکہ مجھے بحیثیت میگی کوئی نہ
پہچان سکے اور یہاں زندہ رہ سکوں"...... سوزین نے کہا۔
"آپ کا اصل نام میگی ہے"...... عمران نے پوچھا۔
"میرا پورا نام میگی سوزین ہے"...... سوزین نے جواب دیا۔
"اوکے ٹھیک ہے۔ یہ ہوٹل ہے یہاں تفصیل سے گفتگو نہیں ہو
سکتی۔ آپ میرے ساتھ چلیں"۔ عمران نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"کہاں آپ کے فلیٹ پر مگر وہاں آپ کی مدد"........ سوزین نے چونک کر کہا۔

"نہیں اس فلیٹ کے علاوہ بھی بہت سی جگہیں ہیں سائیے"۔ عمران نے کہا اور سوزین اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران سوزین کو اپنی کار میں بٹھا کر رانا ہاؤس لے آیا۔

"اوہ یہ تو بہت عظیم اور شاندار بلڈنگ ہے"........ سوزین نے رانا ہاؤس کی عمارت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس میں رہنے والے بھی بہت عظیم اور شاندار لوگ ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور جوزف باہر آگیا۔

"اوہ باس آپ"...... جوزف نے عمران کو دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے واپس مڑ گیا۔

"یہ۔یہ تو دیو لگتا ہے"........ سوزین نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اس کا نام جوزف ہے۔ اور اس کا تعلق افریقہ کے ایک آدم خور قبیلے سے ہے۔ یہ اس قبیلے کا پرنس ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آ۔آدم خور۔اوہ۔مگر"........ سوزین نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ارے ارے گھبراؤ نہیں۔ اب یہ مہذب آدم خور بن چکا ہے۔

اب پرانے آدم خوروں کی طرح کچا نہیں کھاتا۔ باقاعدہ پکاتا ہے۔ نمک اور مصالحے ڈالتا ہے۔ پھر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کر چھری اور کانٹے سے کھاتا ہے"........ عمران نے جواب دیا تو سوزین کی حالت اور بھی غیر ہو گئی۔ اس کا جسم کانپنے لگ گیا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔

"ارے کیا ہوا۔ میں تو اس کے قبیلے کی بات کر رہا تھا۔ یہ تو اب آپ سے بھی زیادہ مہذب ہے۔ گھبراؤ نہیں"........ عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بڑا پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں جیسے ہی اس نے کار روکی برآمدے میں کھڑا جوانا اتر کر کار کی طرف بڑھا۔

"یہ۔یہ دوسرا۔ اوہ اوہ یہ کیسی جگہ ہے"....... سوزین جوانا کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اور زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"ارے یہ تو تمہارے ملک کا رہنے والا ہے۔ اس کا نام جوانا ہے۔ کسی زمانے میں دنیا کی سب سے معروف پیشہ ور قاتل تنظیم ماسٹر کلرز کا رکن تھا۔ لیکن اب اس نے سب کچھ چھوڑ دیا ہے"....... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"بڑے دنوں بعد آپ کی آمد ہوئی ہے ماسٹر"....... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے تحفہ لے کر آیا ہوں۔ خالصتاً ایکریمی تحفہ ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سوزین بھی کار سے اتر آئی تھی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"یہ کون ہے ماسٹر"...... جوانا نے حیرت بھرے انداز میں سوزین
کو سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے کہا اور سوزین اس کے اس طرح دیکھنے
پر پہلے سے بھی زیادہ خوفزدہ ہو گئی۔
"اس کا نام سوزین ہے۔ اور اس کا تعلق ایکریمیا سے ہے۔ آؤ
سوزین"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔
سوزین خوفزدہ نظروں سے جوانا اور جوزف کو جو اس دوران پھاٹک بند
کر کے پورچ میں پہنچ چکا تھا دیکھتے ہوئے لیکن عمران کے پیچھے سٹنگ
روم میں پہنچ گئی۔
"بیٹھو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر
موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے
"آرچر کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی
دی۔
"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں ثروین سے بات کراؤ"۔
عمران نے کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی سوزین ثروین کا نام سن کر چونک کر
سیدھی ہو گئی۔
"ہیلو ثروین بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ثروین کی آواز سنائی
دی۔
"عمران بول رہا ہوں۔ سچے بھائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
"عمران صاحب سوزین پہنچ گئی ہے آپ کے پاس"...... دوسری

طرف سے ثروین نے پوچھا۔
"ہاں چونکہ تم نے اسے معہ ولدیت بھیجا تھا۔ اس لئے اماں بی سے
ٹکراؤ ہو گیا۔ بڑی مشکل سے حالات کو کنٹرول کیا ہے ورنہ اماں بی
سوزین کو تو جو کہتیں سو کہتیں میرے سر پر جوتیاں مار مار کر مجھے مجسم
سوز ضرور بنا دیتیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ثروین
نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔
"ویری سوری عمران صاحب۔ اسے دراصل وہم تھا کہ چونکہ وہ
پہلی بار جا رہی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران نام کے اور بھی آدمی
ہوں۔ اس لئے اس کے اس وہم کو دور کرنے کے لئے میں نے ولدیت
بتا دی تھی۔ اس نے آپ کو اپنا مسئلہ تو بتا دیا ہو گا"...... ثروین نے
کہا۔
"لیکن فیس کون دے گا۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں فون کیا
ہے"۔ عمران نے کہا۔
"فیس کس بات کی فیس"...... ثروین نے چونک کر پوچھا۔
"مستقل میک اپ کی۔ ویسے کیا ایکریمیا میں پلاسٹک سرجری نہ
ہو سکتی تھی محترمہ کی۔ جو تم نے اسے یہاں اتنی دور بھیج دیا ہے۔
عمران کے لہجے میں ہلکی سی تلخی تھی۔
"میک اپ کی۔ پلاسٹک سرجری۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"۔
دوسری طرف سے ثروین کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار مڑ کر
سوزین کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر عجیب سی طنزیہ مسکراہٹ تھی۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"پھر اس کا مسئلہ کیا ہے کس لئے بھیجا تھا اسے ذرا تفصیل سے بات کرو"....... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کو اس نے کیا بتایا ہے"........ ثروین کے لہجے میں حیرت تھی اور عمران نے مختصر طور پر اسے سوزین کی سنائی ہوئی باتیں بتا دیں

"اوہ ۔ یہ کیا مطلب ہوا ۔ سوزین کہاں ہے"....... ثروین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے ذرا فون دیں"....... ثروین نے کہا تو عمران نے رسیور سوزین کی طرف بڑھا دیا۔لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف کی آواز واضح طور پر کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

"سوزین بول رہی ہوں"....... سوزین نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"یہ تم نے عمران صاحب کو کیا کہانی سنادی ہے"...... ثروین کے لہجے میں تلخی تھی۔

"میں نے کوئی غلط بات نہیں کی ثروین ۔جو کچھ بتایا ہے وہ سو فیصد درست ہے"....... سوزین نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے تو مجھے بتایا تھا کہ تمہارا بھائی طویل عرصہ سے گمشدہ ہے ۔ اور تمہیں کسی ذریعے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اسے پاکیشیا دارالحکومت کے رین بو کلب میں دیکھا گیا ہے اور پھر وہ وہاں سے غائب ہو گیا ہے اور تم وہاں کسی ایسے شخص کی مدد حاصل کرنا چاہتی تھیں جو وہاں تمہارے گمشدہ بھائی کو تلاش کرا سکے"....... ثروین نے

تلخ لہجے میں کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہے ۔لیکن تمہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق اسپائنسو سے ہے ۔اور جو کچھ میں نے فائل کے متعلق عمران صاحب کو بتایا ہے وہ بھی درست ہے ۔ تم نے جب عمران کا نام لیا تو میرے ذہن میں فوراً اس عمران کا نام آگیا جس کا ذکر اکثر اسپائنسو کرتا رہتا ہے ۔وہ عمران صاحب کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے ۔اب مسئلہ یہ تھا کہ تم نے تو سفارشی خط لکھ دیا تھا۔لیکن مجھے معلوم تھا کہ عمران صاحب جیسے معروف آدمی یقیناً مجھے ٹال جائیں گے ۔اس لئے میں نے انہیں اس فائل کے بارے میں معلومات مہیا کر دی ہیں ۔اس فائل میں کیا ہے یا اسے کیوں یہاں پاکیشیا سے بھیجا گیا ہے اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے ۔اس سے عمران صاحب کو کوئی فائدہ بھی پہنچتا ہے یا نہیں اس کا بھی مجھے کوئی علم نہیں ہے لیکن میں نے دیانت داری سے انہیں خفیہ معلومات مہیا کر دی ہیں تاکہ یہ میرے بھائی کے بارے میں میری بھرپور مدد کریں"...... سوزین نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"رسیور عمران صاحب کو دے دو"......... دوسری طرف سے کہا گیا اور سوزین نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہاں بچے صاحب"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب سوزین نے جو کچھ آپ کو بتایا ہے۔اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں تھا۔اس نے تو مجھے وہی کچھ بتایا تھا جو میں نے آپ کو بتا دیا ہے ۔ اس لئے اب آپ حالات کے مطابق جو کچھ بہتر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سمجھیں کرلیں"....... ٹرومین نے جواب دیا۔

"یہ تمہارا ہم قافیہ سر لیکنٹ کون ہے۔ کیا اس کے بارے میں تفصیلات تم جانتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"میں نے بھی صرف اس کا نام سنا ہوا ہے۔ لیکن آپ کہیں تو میں یہاں اس بارے میں مزید تفصیلات حاصل کر دوں"....... ٹرومین نے کہا۔

"ہاں کچھ نہ کچھ تو معلوم ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اس سے درست طور پر تعارف ہو سکے"..... عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہاں تو مس سوزین۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کے بھائی کا کیا مسئلہ ہے"....... عمران نے رسیور رکھ کر سوزین سے مخاطب ہو کر کہا

"کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہ تو میں نے صرف تم سے تعارف حاصل کرنے کے لئے ٹرومین کو ایک کہانی سنا دی تھی"....... سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"پھر تمہارا ایکریمیا سے یہاں آنے کا مقصد"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس میں تم سے ملنا چاہتی تھی۔ دو چار روز یہاں رہوں گی۔ یہاں کی سیر کروں گی اور پھر واپس چلی جاؤں گی۔ اگر تم مناسب سمجھو تو خود مجھے یہاں کی سیر کرا دو"....... سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو شاید فرصت نہ ملے۔ کیونکہ میں نے اماں بی کے ساتھ سرائے شیخاں جانا ہے اور وہاں شاید مجھے کچھ روز لگ جائیں البتہ میں

جوانا کو کہہ دیتا ہوں۔ وہ تمہیں یہاں کی سیر کرا دے گا"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوانا کو آواز دی۔

"یس ماسٹر"....... چند لمحوں بعد جوانا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ان سے ملو۔ ان کا نام میگی سوزین ہے۔ ان کا تعلق بھی ایکریمیا سے ہے۔ یہ وہاں کے ایک ادارے اسپائنسو کے باس کی پرسنل سیکرٹری ہے اور اسپائنسو ایکریمیا میں بلیک تھنڈر کے مفادات کی نگرانی کرتا ہے۔ یہ محترمہ ٹرومین کا رقعہ لے کر میرے پاس آئی ہیں۔ مقصد مجھ سے ملنا اور پاکیشیا کی سیر کرنا ہے۔ ہوٹل شیرٹن میں ٹھہری ہوئی ہیں۔ میں نے فوری طور پر باہر جانا ہے اس لئے میں تمہاری ڈیوٹی لگا رہا ہوں کہ تم اپنے سابقہ ہم ملک کو یہاں کی سیر کرا دو"۔ عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"....... جوانا نے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے سوزین۔ اب تم جوانا کے ساتھ مل کر پروگرام بنا لو۔ مجھے اجازت"....... عمران نے کہا اور پھر کار لے کر وہ رانا ہاؤس سے نکلا تو بجائے اپنے فلیٹ میں جانے کے وہ سیدھا ہوٹل شیرٹن کی طرف بڑھ گیا۔ سوزین کے بارے میں وہ ذہنی طور پر خاصا الجھ گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اسے جوانا کے سپرد کر دیا تھا۔ وہ اب اس کے کمرے اور اس کے سامان کی مکمل تلاشی لینا چاہتا تھا۔ شیرٹن ہوٹل پہنچ کر اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سوزین کا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کمرہ لاک تھا۔ لیکن ظاہر ہے عمران کے لئے اس قسم کا لاک کھولنا کوئی مسئلہ نہ تھا۔ چنانچہ اس نے تار کی مدد سے لاک کھولا اور پھر کمرے میں داخل ہو کر اس نے دروازہ اندر سے بند کیا اور سیدھا وارڈ روب کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سوزین کا سامان ہو سکتا تھا۔ وارڈ روب میں صرف ایک بیگ موجود تھا۔ عمران نے بیگ اٹھایا اور اسے میز پر رکھ کر اس نے اسے کھولا اور اس کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن بیگ میں لباسوں کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ عمران نے تمام لباس باہر رکھے اور پھر بیگ کو اس طرح چیک کرنا شروع کر دیا کہ اگر اس کے کوئی خفیہ خانے ہوں تو وہ ظاہر ہو سکیں۔ لیکن بیگ بالکل سادہ سا تھا۔ البتہ سائیڈ کے ایک خانے سے اسے ایک چھوٹا سا کارڈ مل گیا۔ سفید رنگ کے اس کارڈ پر ایک سرخ رنگ کے چھوٹے سے پرندے کی تصویر تھی پرندہ ہوا میں اڑتا ہوا دکھایا گیا تھا اور اس پرندے کی چونچ میں ایک چھوٹا سا سانپ تھا۔ دو منہ والا سانپ۔ عمران نے کارڈ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے جیب میں رکھ کر اس نے کپڑے اسی ترتیب سے واپس بیگ میں رکھے اور پھر بیگ بند کر کے اسے الماری میں رکھ کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ وہ کارڈ پر بنی ہوئی تصویر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے یہ تصویر پہلے بھی کہیں دیکھی ہو۔ لیکن کوئی واضح بات اسے یاد نہ آ رہی تھی۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ یہاں سے سیدھا دانش منزل جائے گا اور وہاں اس تصویر کے بارے میں چیکنگ کرے گا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد

ں کی کار ہوٹل شیرٹن سے نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا
ہی تھی۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں آرام کرسی پر نیم دراز ایک درمیانے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان جو آنکھیں بند کیے بیٹھا ہوا تھا چونک کر سیدھا ہو گیا۔یہ غیر ملکی تھا جب کہ دروازے پر کھڑا نوجوان بھی غیر ملکی تھا۔

"اوہ کیا رپورٹ ہے۔وانز"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے چونک کر کہا۔

"آپ کی پلاننگ سو فیصد درست ثابت ہوئی ہے۔باس"۔آنے والے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ طاری ہو گئی۔

"اچھا کیسے"...... باس نے پوچھا۔

"آیئے خود دیکھ لیجئے"...... وانز نے کہا اور کرسی پر بیٹھا ہوا نوجوان مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔کمرے کے باہر ایک راہداری تھی جس کے

دائیں ہاتھ پر آخر میں سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں وہ دونوں سیڑھیاں اتر کر ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔جہاں ایک دیوار کے ساتھ ایک مشین نصب تھی۔مشین پر ایک سکرین روشن تھی اور بے شمار بلب جل بجھ رہے تھے۔سکرین پر صرف مختلف ہندسے تیزی سے جلتے اور بجھتے دکھائی دے رہے تھے۔مشین کے پاس ایک آدمی موجود تھا

"کیا پوزیشن ہے راگر۔وانز تو کہہ رہا ہے کہ میری پلاننگ درست ثابت ہوئی ہے"...... باس نے مشین کے پاس کھڑے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے پہلے ہی معلوم تھا کہ پلاننگ درست ثابت ہو گی۔آج تک پہلے کبھی بیرو فین کی پلاننگ غلط ثابت نہیں ہوئی تو آج کیسے ہو سکتی تھی"...... راگر نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا اور باس جو بیرو فین تھا مسکرا دیا۔

"ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ کیا ہوا ہے"...... بیرو فین نے کہا اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔دوسری کرسی پر اس کے ساتھ آنے والا وانز بیٹھ گیا جب کہ راگر نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔کافی دیر بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا جس میں ایک صوفے پر ایک بھاری بدن اور پر نور چہرے والی خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔جب کہ اس کے ساتھ والے صوفے پر ایک نوجوان لڑکی تھی اور سامنے کرسی پر ایک نوجوان بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"یہ عمران کا فلیٹ ہے باس ۔ یہ بھاری بدن کی خاتون عمران کی والدہ ہے ۔اس کے ساتھ سوزین بیٹھی ہوئی ہے اور سامنے عمران بیٹھا ہے"...... وانز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔چند لمحوں بعد یکلخت جھماکے سے منظر ایک بار پھر بدلا اور اب ایک کمرے کا منظر ابھر آیا جس میں صرف سوزین اور عمران موجود تھے۔

"یہ ہوٹل شیرٹن کا کمرہ نمبر بارہ ہے جہاں سوزین ٹھہری ہوئی ہے"...... وانز نے کمنٹری کرنے کے سے انداز میں کہا اور بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔چند لمحوں بعد منظر ایک بار پھر بدلا اور اب منظر میں ایک کار نظر آرہی تھی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران اور سائیڈ سیٹ پر سوزین بیٹھی ہوئی تھی ۔اس کے ساتھ ہی سکرین پر جھماکے سے ایک بار پھر منظر بدل گیا ۔یہ ایک خاصے بڑے کمرے کا منظر تھا ۔جس کا فرنیچر اور اسے سجانے کے انداز سے معلوم ہو رہا تھا کہ یہ سٹنگ روم ہے ۔یہاں بھی عمران اور سوزین موجود تھے اور عمران فون کا رسیور کان سے لگائے کسی سے باتوں میں مصروف تھا ۔چند لمحوں بعد منظر ایک بار پھر بدلا اور اس بار ہوٹل کے کمرے میں اکیلا عمران نظر آرہا تھا جو ہاتھ میں ایک چھوٹا سا کارڈ اٹھائے اسے غور سے دیکھ رہا تھا اور یہ منظر دیکھتے ہی بروفین یکلخت سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ۔اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی ۔عمران نے کارڈ جیب میں ڈالا اور پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے بیگ میں ساتھ پڑے ہوئے لباس رکھنے شروع کر دیئے ۔بیگ بند کر کے اس نے الماری میں رکھا اور پھر

الماری بند کر کے وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔اب منظر مسلسل نظر آرہا تھا اور بیروفین یہ سارا منظر بغور دیکھ رہا تھا ۔تھوڑی دیر بعد عمران کار میں بیٹھا نظر آیا ۔اور کار سڑک پر دوڑ رہی تھی ۔بیروفین خاموش بیٹھا دیکھتا رہا ۔تھوڑی دیر بعد کار ایک قلعہ نما عمارت کے بڑے سے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی ۔عمران نے کار سے نیچے اتر کر کال بیل بجائی اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھلتا دکھائی دیا ۔عمران دوبارہ کار میں بیٹھ گیا تھا ۔اور پھر کار اس بڑے پھاٹک سے گزرتی ہوئی آگے بڑھ گئی ۔وسیع و عریض صحن کے آگے ایک لمبا سا برآمدہ تھا ۔اور اس برآمدے میں کئی کمروں کے دروازے نظر آرہے تھے ۔عمران نے کار برآمدے کے قریب روکی اور نیچے اتر کر وہ برآمدے کی طرف بڑھ گیا برآمدہ کراس کر کے وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو وہاں موجود ایک بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا عمران کے ہی قد و قامت اور جسامت کا نوجوان اس طرح اٹھ کھڑا ہوا ۔جیسے عمران کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا ہو ۔عمران نے کھڑے کھڑے اس سے کچھ کہا اور پھر وہ اندرونی طرف ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔اس دروازے کی دوسری طرف ایک طویل راہداری تھی ۔راہداری کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جسے کھول کر عمران جب دوسری طرف گیا تو بروفین بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ ایک وسیع و عریض اور شاندار لائبریری تھی ۔جس کی الماریوں میں بے شمار کتابیں بھری ہوئی نظر آرہی تھیں ۔عمران ایک الماری کی طرف بڑھا اور اس نے الماری میں موجود ایک

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نکالی اور اسے اٹھا کر وہ میز پر بیٹھ گیا۔ اس نے فائل کھولی اور اس کے ورق پلٹنے لگا۔

"اس عمارت کا نقشہ اور اس میں موجود حفاظتی اقدامات کی کیا تفصیل ہے"........ بیروفین نے پوچھا۔

"سکرین آف کر دوں"........ راگر نے پوچھا۔

"ہاں بعد میں دیکھ لیں گے"........ بیروفین نے کہا اور راگر نے مشین کے مختلف بٹن دبائے تو سکرین ایک جھماکے سے آف ہو گئی چند لمحوں بعد راگر نے ایک بٹن دبایا تو مشین کے نچلے حصے سے ایک بڑا سا کاغذ کرر کی آواز سے باہر نکلنے لگا۔ کافی دیر تک کاغذ باہر نکلتا رہا۔ پھر کھٹاک کی آواز کے ساتھ مشین بند ہو گئی تو راگر نے جھک کر اس کاغذ کو باقی حصے سے علیحدہ کیا اور پھر کاغذ اس نے بیروفین کی طرف بڑھا دیا۔

"آؤ اب اسے چیک کر لیں ویسے میرا خیال ہے کہ یہی عمارت ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے"........ بیروفین نے کاغذ ہاتھ میں پکڑ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ ہیڈ کوارٹر ہے باس تو پھر یہ عمران کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے کہ وہاں موجود آدمی اس کا احترام کر رہا ہے اور وہ اطمینان سے وہاں کام کر رہا ہے"........ وانز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں عمران سیکرٹ سروس کا چیف تو ایک طرف بذات خود

سیکرٹ سروس کا ممبر تک نہیں ہے۔ لیکن اس کے باوجود سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو اسے اپنا نمائندہ خصوصی بنا کر ہر جگہ بھیجتا ہے۔ اور شاید اسی لئے عمارت میں موجود اس کا انچارج اس کا احترام کر رہا تھا اور عمران بھی آزادی سے اس عمارت میں کام کرتا پھر رہا ہے"۔ بیروفین نے ایک سائیڈ میں بنے ہوئے شیشے کے کیبن کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جب کہ وانز اور راگر دونوں اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ کیبن کا دروازہ کھول کر وہ یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ البتہ اس کی ایک دیوار پر بہت سکرین بنی ہوئی تھی اور نیچے ایک ٹیبل کی صورت میں مشین موجود تھی۔ سکرین پوری دیوار پر پھیلی تھی۔

"یہ لو راگر اسے ڈالو اس میں"........ بیروفین نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ راگر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔ دوسری کرسی پر وانز بیٹھا جب کہ راگر نے کاغذ سکرین کے نیچے موجود مشین کے ایک خانے میں ڈالا اور مشین کے کئی بٹن دبا دیئے۔ کاغذ مشین کے اندر آہستہ آہستہ غائب ہو گیا اور پھر پوری سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس کے ایک حصے پر ایک عمارت کا پیچیدہ سا نقشہ ابھر آیا جب کہ دوسرے حصے پر تحریریں اور حروف بے شمار قطاروں کی صورت میں ٹائپ ہوتے نظر آ رہے تھے۔

"تو یہ ہے اس عمارت کا نقشہ۔ بڑی وسیع اور پیچیدہ سی عمارت ہے"........ بیروفین نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور وانز اور

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

راگر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"سپیشل ریز کراسنگ آن کر دو اگر ہماری مطلوبہ فائل اس عمارت میں ہے تو پھر لامحالہ یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے"۔ بیروفین نے کہا تو راگر نے جھک کر مشین کے نچلے حصے پر موجود یکے بعد دیگرے کئی بٹن دبانے شروع کر دیئے دوسرے لمحے سکرین پر موجود نقشے کے تقریباً درمیان میں سرخ رنگ کا ایک نقطہ جلنے بجھنے لگا اور اس نقطے کو دیکھتے ہی بیروفین بے اختیار اچھل کھڑا ہو گیا

"اوہ اوہ یہی ہے ہیڈ کوارٹر یہی ہے ویری گڈ۔ راگر اب اس کے خفیہ راستوں کی چیکنگ کرو۔ خاص طور پر اس فائل روم تک میں آج رات ہی اس فائل کی کاپی حاصل کر لینا چاہتا ہوں"۔ بیروفین نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... راگر نے کہا اور تیزی سے اس نے مشین کے کئی بٹن دبانے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد ایک سرخ لکیر سی عمارت کی عقبی طرف سے شروع ہو کر ٹیڑھے میڑھے انداز میں آگے بڑھتی ہوئی اس جلتے بجھتے نقطے سے جا کر مل گئی۔

"بہت خوب۔ اب چیک کرو کہ اس عمارت کے حفاظتی اقدامات کو کس مشین سے وقتی طور پر آف کیا جا سکتا ہے"...... بیروفین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو راگر ایک بار پھر جھک کر مشین کو آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیدھا ہوا تو سکرین کے اس حصے پر جس پر تحریریں اور حروف آ رہے تھے۔ اس حصے

کے نیچے سرخ رنگ کی ایک تحریر ابھر آئی۔

"اوہ تھری زون سپیشل آر سکس مشین سے یہ سارا حفاظتی نظام آف ہو جائے گا"...... راگر نے اس تحریر کو پڑھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس ہے یا منگوانی پڑے گی"...... بیروفین نے بے تاب سے لہجے میں پوچھا۔

"موجود ہے باس میں ہر ٹائپ کی مشین ساتھ لے آیا تھا"۔ راگر نے جواب دیا۔

"ویری گڈ...... تو پھر تیاری کرو سارا نقشہ راستہ سب کچھ اچھی طرح چیک کر لو۔ وہاں داخل ہونے اور واپس بحفاظت آنے کی تمام تر ذمہ داری تمہاری ہو گی"...... بیروفین نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"باس آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو جائے گا میں شام کو جا کر ویسے بھی اس عمارت کا چکر لگا آؤں گا"...... راگر نے کہا تو بیروفین نے اثبات میں سر ہلایا اور کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ رانز اس کے پیچھے تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں بیرفین پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

"باس آپ نے آخر کیا سوچ کر اس قدر پیچیدہ پلاننگ کی تھی اور پلاننگ سو فیصد کامیاب بھی رہی جب کہ مجھے تو سرے سے اس پلاننگ کی سمجھ ہی نہ آئی تھی"...... رانز نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم اس شیطان عمران کی نفسیات سے واقف نہیں ہو۔ جب کہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

میں نے اس کی نفسیات کا بغور مطالعہ کیا ہے اور اسی نفسیات کو سامنے رکھ کر میں نے یہ پلاننگ کی تھی اور تم نے دیکھا کہ ہمیشہ کی طرح اب بھی میری پلاننگ سو فیصد کامیاب رہی ہے"......... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسی نفسیات باس ۔ ویسے کیا یہ ضروری تھا کہ عمران اس ریڈ کارڈ کو حاصل کرتا۔ اسے لے کر اس ہیڈ کوارٹر میں جاتا یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی"......... وانز نے کہا۔

" دیکھو عمران ذہنی طور پر انتہائی ہوشیار آدمی ہے ۔ وہ اس طرح نہیں سوچتا جس طرح عام آدمی سوچتا ہے ۔ بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے جب ایم دی فائل کی کاپی حاصل کرنے کا مشن آیا تو وہ پریشان ہو گئے کہ اسے کس طرح حاصل کیا جائے کیونکہ ایک تو یہ فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں محفوظ ہے ۔ دوسری بات یہ کہ ہیڈ کوارٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس بارے میں پتہ بھی نہ لگنے دینا چاہتا تھا۔ کیونکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہو جاتا تو پھر اس فائل کا حصول ناممکن ہو جاتا۔ لیکن فائل کا حصول بھی ان کے لئے ضروری تھا کیونکہ اس فائل میں ایک سائنسی فارمولا موجود ہے جس کے بغیر ان کی کسی لیبارٹری میں کام آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے کافی سوچ بچار کے بعد یہ مشن مجھے سونپنے کا فیصلہ کیا۔ جب سیکشن ہیڈ کوارٹر میں مجھے کال کیا گیا تو مجھے اس مشن کے بارے میں بریف کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس کے چیف اور اس کے ارکان کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کون ہیں اور انہیں تلاش بھی میں نے نہیں کرنا تھا۔ کیونکہ ہیڈ کوارٹر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علم میں لائے بغیر فائل حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی کسی کو علم نہ تھا کہ وہ کہاں ہے ۔ اس کو عام طریقے سے تلاش کرنے سے بھی منع کر دیا گیا تھا۔ البتہ یہ بتایا گیا کہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پراسرار چیف ایکسٹو کا نمائندہ خصوصی ہے ۔ وہ یقیناً اس ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتا ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی بتا دیا گیا کہ اس فائل کے حصول کا علم اس عمران کو بھی نہ ہونا چاہئے اور فائل بھی میں نے ہر حالت میں حاصل کرنی ہے ۔ اس طرح ایک لحاظ سے یہ مشن ایک ناممکن مشن بن چکا تھا۔ لیکن تم جانتے ہو کہ بیروفین سپر ایجنٹ ہے ہی اسی لئے کہ وہ ناممکن کو ممکن بنانا جانتا ہے ۔ چنانچہ میں نے اس مشن کو چیلنج سمجھ کر لے لیا۔ پھر میں نے اپنے طور پر معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ بلیک تھنڈر کے سابقہ سپر ایجنٹ ٹرومین سے عمران کے خاصے گہرے تعلقات ہیں ۔ عمران کی فائل کا بھی میں نے تفصیل سے اور انتہائی گہرائی سے مطالعہ کیا۔ ان ساری باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آخر کار میں نے یہ پلاننگ ترتیب دی ۔ یہ درست ہے کہ اس پلاننگ کو کامیاب بنانے میں سوزین نے بنیادی کردار ادا کیا ہے ۔ سوزین کی صلاحیتوں کا مجھے علم تھا اور جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ سوزین ٹرومین کی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

گہری دوست ہے تو میں سمجھ گیا کہ سوزین کے ذریعے یہ مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے سوزین کو بلایا اور پھر ہم دونوں نے مل کر ساری پلاننگ سیٹ کی۔ اصل مسئلہ یہ تھا کہ سوزین آخر کس طرح عمران سے تعارف حاصل کرے۔ عمران سیکرٹ ایجنٹ ہونے کی وجہ سے انتہائی شکی ذہن کا مالک ہے۔ اگر سوزین براہ راست بغیر کسی خاص مقصد کے اس سے جا ٹکراتی تو وہ شک میں پڑ جاتا۔ اس لئے یہ طے ہوا کہ سوزین ٹرومین کا سفارشی خط لے کر عمران سے ملے۔ چنانچہ سوزین نے ٹرومین کو ایک کہانی سنائی کہ اس کا بھائی طویل عرصہ پہلے گم ہو گیا ہے اور پاکیشیا کے دارالحکومت کے ایک کلب رین بو کلب میں اسے دیکھا گیا ہے لیکن پھر غائب ہو گیا ہے اور اب سوزین اپنے بھائی کو تلاش کرنے پاکیشیا جانا چاہتی ہے۔ ٹرومین چونکہ کئی بار پاکیشیا گیا ہے۔ اس لئے وہ اسے کسی ایسے آدمی کے نام خط دے دے جو اس تلاش میں سوزین کی مدد کر سکے۔ توقع کے عین مطابق ٹرومین نے عمران کے نام خط دے دیا۔ اور سوزین خط لے کر پاکیشیا پہنچ گئی میں نے اس کے بیگ کے ایک خانے میں ریز کارڈ رکھ دیا۔ سوزین جا کر عمران سے ملی اور پھر عمران اس کے پاس ہوٹل میں گیا تو سوزین نے اسے ذہنی طور پر الجھانے اور مشکوک کرنے کے لئے اسے بلیک تھنڈر کے بارے میں ایک کہانی سنا دی۔ ہمیں معلوم تھا کہ عمران لامحالہ مشکوک ہو جائے گا اور پھر اپنا شک مٹانے کے لئے وہ اپنے طور پر سوزین کے سامان کی تلاشی لے گا۔ اس طرح ریز کارڈ اس کے ہاتھ

لگ جائے گا۔ چنانچہ تم نے دیکھا کہ ویسے ہی ہوا۔ عمران سوزین کو کسی عمارت میں لے گیا اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر وہ واپس سوزین کے ہوٹل آیا۔ اس نے بیگ کی تلاشی لی اور ریز کارڈ کو مشکوک سمجھ کر اس نے اپنے پاس رکھ لیا۔ ہم نے یہ سارا کھیل اس لئے کھیلا تھا کہ بلیک تھنڈر اور میرا نام درمیان میں آنے کی وجہ سے عمران لامحالہ اس کارڈ کو چیک کرانے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر بھجوائے گا اور ریز کارڈ کے بارے میں تم بھی جانتے ہو کہ اس میں سے نکلنے والی غیر مرئی شعاعیں کیا کیا نہیں کر سکتیں۔ اب یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ عمران ریز کارڈ سمیت ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ اس طرح ہماری پلاننگ کامیاب ہو گئی"...... بیروفین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویسے باس عام حالات میں تو یہ احمقانہ پلاننگ تھی۔ تمام تر قیاسیات پر مبنی تھی"...... واٹز نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور بیروفین بے اختیار ہنس پڑا۔

" بہت زیادہ عقلمند آدمی کے لئے احمقانہ پلاننگ بنانی پڑتی ہے۔ تب ہی وہ پھنستا ہے"...... بیروفین نے جواب دیا۔

" باس اس ریز کارڈ کی ماہیت تو عمران نہ سمجھ جائے گا"...... واٹز نے کہا۔

" ارے ہاں اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا"...... بیروفین نے چونک کر کہا اور میز پر رکھا ہوا انٹرکام اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"یس باس"........ دوسری طرف سے راگر کی آواز سنائی دی۔

"راگر اس ریزکارڈ کو فوری طور پر آف کر دو۔ عمران انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ایسا نہ ہو کہ وہ ریزکارڈ کی ماہیت کو چیک کر لے۔ ریزکارڈ سے جو کام ہم نے لینا تھا وہ تو لے لیا ہے"۔ بیروفین نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس میں ابھی اسے آف کر دیتا ہوں"........ راگر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بیروفین نے رسیور رکھ دیا۔

"باس۔سوزین کو کوئی خطرہ تو نہیں ہے"........ وانز نے کہا۔

"ارے نہیں۔اسے کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔کارڈ کے متعلق وہ کہہ سکتی ہے کہ اسے راستے میں پڑا ہوا ملا تھا اس نے اٹھا کر رکھ لیا۔اس کے علاوہ اس کے پاس نہ ہی کوئی مشکوک چیز ہے اور نہ ہی عمران کو کوئی مشکوک بات ملے گی اور وہ دو چار دن یہاں رہ کر سیروتفریح کرنے کے بعد واپس چلی جائے گی۔اس کے کاغذات بھی درست ہیں"........ بیروفین نے جواب دیا۔

"لیکن باس میرا خیال ہے۔سوزین کو بلیک تھنڈر اور آپ کا نام نہیں لینا چاہیے تھا۔وہ کوئی اور کہانی بھی تو سنا سکتی تھی"........ وانز نے کہا۔

"نہیں عمران کو ذہنی طور پر الجھانے اور مشکوک کرنے کے لئے یہ نام انتہائی ضروری تھے۔بلیک تھنڈر کے بارے میں وہ اچھی طرح جانتا ہے۔کئی بار اس کے سپر ایجنٹوں سے ٹکرا بھی چکا ہے۔باقی رہا

میرا کام تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔اول تو ہم خاموشی سے اپنا کام کر کے واپس چلے جائیں گے اور اگر کسی طرح عمران سے ٹکراؤ ہو گیا تو ہم چونکہ اس کے خلاف یا پاکیشیا کے خلاف کوئی کام ہی نہیں کر رہے۔ ہمارے کاغذات بھی اصل ہیں اس لئے وہ ہمارا کیا بگاڑ سکے گا"۔ بیروفین نے جواب دیا۔اور وانز نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور بیروفین نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"........ بیروفین نے کہا۔

"راگر بول رہا ہوں باس۔ریزکارڈ میں نے آف کر دیا ہے اور اب میں اس عمارت کا جائزہ لینے کے لئے جا رہا ہوں تاکہ رات کو اس پر ریڈ کی جا سکے"........ راگر نے جواب دیا۔

"خیال رکھنا۔تمہیں کسی صورت میں بھی مشکوک نہیں ہونا چاہیے"........ بیروفین نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس میں سمجھتا ہوں"........ دوسری طرف سے راگر نے جواب دیا اور بیروفین نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"عمران نے کار دانش منزل کے اندر اپنی مخصوص جگہ پر روکی اور پھر اتر کر وہ آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ سوزین کے بیگ سے نکلنے والا کارڈ اس کی جیب میں موجود تھا۔

"آج بڑے دنوں بعد آنا ہوا"...... عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے احتراماً اٹھتے ہوئے سلام کے ساتھ ہی کہا۔

"اب وہ محاورہ تو تم نے سنا ہوا ہی ہے کہ ایک نیام میں دو تلواریں نہیں سما سکتیں اس طرح ایک دانش منزل میں دو عقلمند کیسے اکٹھے ہو سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عقلمند تو آپ ہی ہیں عمران صاحب۔ میں تو بس دانش منزل کا چوکیدار ہی ہوں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو عقلمند نہ سہی دانشور سہی۔ دانش کے چوکیدار کو آج کل

دانشور ہی کہا جاتا ہے اور دانشور بہرحال عقلمند سے بڑی ڈگری ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لائبریری کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ لائبریری جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ایک کارڈ ہاتھ لگا ہے۔ میں نے سوچا کہ اپنے ذخیرہ کارڈ میں اضافہ ہی کر لوں شاید کبھی ہماری بھی قسمت یاوری کر جائے اور ہمیں بھی کارڈ چھاپنا پڑ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ لائبریری میں پہنچ کر اس نے ایک الماری سے ایک ضخیم فائل نکالی اور اسے میز پر رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے کارڈ نکال کر فائل کے ساتھ ہی میز پر رکھا اور پھر فائل کھول کر اسے دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس فائل میں اسی قسم کے کارڈ موجود تھے اور ان کے ساتھ ان کارڈوں کے بارے میں تفصیلات بھی موجود تھیں۔ یہ سب وہ کارڈ تھے جو دنیا کی مختلف جرائم پیشہ یا سرکاری تنظیمیں استعمال کرتی تھیں۔ فائل خاصی موٹی تھی اس لئے عمران کو اسے دیکھنے میں کافی وقت لگ گیا۔ لیکن فائل میں اسے اس جیسا یا اس سے ملتا جلتا کوئی کارڈ نظر آیا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور پھر اٹھ کر اس نے فائل کو واپس الماری میں رکھا اور واپس آ کر اس نے میز پر موجود کارڈ اٹھایا تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ کارڈ پر موجود تصویر کے رنگ جو انتہائی چمکدار تھے اب بالکل انتہائی مدھم ہو چکے تھے۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"کیا مطلب۔ رنگوں کی چمک کہاں گئی"........ عمران نے حیران
ہو کر غور سے کارڈ کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر وہ کارڈ لئے لائبریری
سے نکلا اور سائیڈ راستے سے گزرتا ہوا لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ اس
کے ذہن میں اچانک خطرے کی گھنٹیاں بجنی شروع ہو گئی تھیں۔
کیونکہ رنگوں کے اس طرح اچانک مدھم ہو جانے کی کوئی توجیہہ اس
کے ذہن میں نہ آ رہی تھی۔ لیبارٹری میں پہنچ کر جب اس نے کارڈ کو
مشینوں کے ذریعے چیک کیا تو اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت
کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ کارڈ بالکل سادہ تھا۔ اس میں کوئی ایسی
چیز نہ تھی جسے وہ مشکوک سمجھتا۔

"یہ سب کیا ہے۔ یہ کس قسم کا کارڈ ہے۔ اس کے رنگ اچانک
مدھم کیوں پڑ گئے ہیں"........ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کارڈ
کو جیب میں ڈالے وہ واپس آپریشن روم میں آ گیا۔

"کیا ہوا عمران صاحب آپ کا چہرہ بتا رہا ہے کہ آپ کسی الجھن میں
پھنس گئے ہیں"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں واقعی ایک ایسی الجھن آ پڑی ہے کہ اس کا کوئی حل ہی سمجھ
میں نہیں آ رہا"........ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے"........ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے
سوزین کے فون کرنے سے لے کر اس کے بیگ سے کارڈ ملنے اور پھر
اس کارڈ کے لائبریری میں رکھے رکھے اچانک مدھم پڑ جانے تک کے
تمام واقعات بتا دیئے اور ساتھ ہی کارڈ جیب سے نکال کر اس نے

بلیک زیرو کے سامنے ڈال دیا۔ بلیک زیرو نے کارڈ اٹھا کر اسے غور
سے دیکھا اور پھر رکھ دیا۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے کہ جیسے یہ تصویر پہلے کبھی دیکھی ہوئی ہے"۔
بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے بھی یہی محسوس ہوا تھا لیکن لائبریری میں اس جیسا یا اس سے
ملتا جلتا کارڈ نہیں ہے۔ لیکن اب یہ مسئلہ ثانوی حیثیت اختیار کر گیا
ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ آخر کارڈ کے رنگ یکلخت اور بغیر کسی وجہ
کے اس قدر مدھم کیوں ہو گئے ہیں جب کہ لیبارٹری چیکنگ میں یہ
عام سا کارڈ ہے"........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"تو آپ کا خیال تھا کہ اس کارڈ کے اندر کوئی مشینری وغیرہ فٹ ہو
گی جو آف ہو گئی ہے اس لئے رنگ مدھم پڑ گئے ہیں جو آپ نے اسے
لیبارٹری میں چیک کیا"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں یہی خیال میرے ذہن میں آیا تھا"........ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اگر اس کے اندر کوئی مشین ہوتی تو پھر جیسے
ہی یہ کارڈ دانش منزل کی حدود میں داخل ہوتا الارم بج اٹھتے"۔ بلیک
زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں تمہاری بات بھی درست ہے۔ لیکن پھر۔ بہرحال اب
سوزین بتائے گی کہ یہ کارڈ اس نے اپنے بیگ میں کیوں رکھا ہوا
تھا"........ عمران نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"راناہاؤس"......... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف۔ جوانا کہاں ہے"......... عمران نے کہا۔

"وہ اس لڑکی سوزین کے ساتھ گیا ہوا ہے۔ ابھی تک واپس تو نہیں آیا"......... جوزف نے جواب دیا۔

"جیسے ہی وہ آئے اسے کہنا کہ وہ مجھے سپیشل فون پر کال کرے"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس سوزین کی کہانی خاصی الجھی ہوئی ہے"......... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور مجھے نجانے کیوں احساس ہو رہا ہے کہ ہمارے گرد کوئی نادیدہ جال سا بنا جا رہا ہے۔ سوزین کا کردار اور سوزین کی کہانی دونوں ہی الجھے ہوئے ہیں"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سر لگایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"میں آپ کے لئے چائے بنا لاؤں"......... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے منہ سے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس برائٹ انٹرنیشنل"......... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مسٹر رافیل سے بات کرائیں"......... عمران نے اس بار ایکریمین لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"......... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہیلو رافیل بول رہا ہوں"......... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل کال کرو"......... عمران نے اس بار ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ رافیل ناراک میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ تھا۔ اس کا تعلق ناراک کی زیر زمین دنیا سے تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"......... عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"رافیل بول رہا ہوں جناب۔ دوسری طرف سے وہی مردانہ آواز سنائی دی لیکن اس کا لہجہ پہلے کی نسبت بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ایکسٹو"......... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"......... رافیل نے کہا۔

"ناراک میں کوئی تنظیم ہے اسپائسو۔ کیا تم اس تنظیم کے بارے میں جانتے ہو"......... عمران نے کہا۔

"یس سر زیر زمین دنیا کا انتہائی مؤثر اور فعال گروپ ہے یہ"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اس اسپائسو کے باس کی پرسنل سیکرٹری میگی سوزین یہاں آئی ہوئی ہے۔ اس کے بارے میں مکمل تفصیلات مجھے چاہئیں اور سنو اس سوزین نے ہی یہاں کسی کو بتایا ہے کہ اسپائسو ناراک میں بلیک تھنڈر کے مفادات کا تحفظ کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بلیک تھنڈر کے سرایجنٹ ہیروفین کا نام بھی لیا ہے۔ ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھ کر تم نے اس میگی سوزین کے بارے میں مکمل انکوائری کر کے مجھے رپورٹ دینی ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔۔ رافیل نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا

بلیک زیرو نے اس دوران چائے کی پیالی اس کے سامنے رکھ دی تھی۔ عمران نے پیالی اٹھائی اور چائے کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔ پھر جیسے ہی اس نے چائے کی پیالی ختم کی۔ اسی لمحے میز پر موجود سپیشل فون پر کال آ گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ چونکہ وہ جوزف کو ہدایت دے چکا تھا کہ جیسے ہی جوانا واپس آئے وہ سپیشل فون پر اسے کال کرے۔ اس لئے اس معلوم تھا کہ سپیشل فون پر کال جوانا کی ہی ہو گی۔

"عمران بول رہا ہوں ماسٹر"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جوانا نے کہا۔

"اچھا ابھی تم بولنے کے قابل رہ گئے ہو۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ سوزین کے ساتھ شہر کی سیر کرنے کے بعد اس قدر تھک چکے ہو گے کہ تم سے بولا بھی نہ جا سکے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر آپ نے خود ہی اس مصیبت کو میرے گلے ڈال دیا تھا اب

بڑی مشکل سے جان چھڑا کر واپس آیا ہوں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"میں نے اس کا تعارف کراتے وقت جو کچھ کہا تھا۔ کیا تم اسے سمجھ بھی تھے یا نہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر۔ میں اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔ میں نے سیر کے دوران اس بارے میں سرسری انداز میں سوزین سے بات کی ہے تو اس نے تو بلیک تھنڈر کے قصیدے پڑھنے شروع کر دیئے کہ وہ بہت بڑی تنظیم ہے اور عنقریب پوری دنیا پر اس کا قبضہ ہو گا۔ لیکن کام کی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ میں نے اس بات کو بھی کریدا تھا کہ اس کا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے لیکن ماسٹر وہ انتہائی عیار لڑکی ہے۔ کبھی کوئی بات کر دیتی ہے اور کبھی کوئی۔ ایک بار تو میرا دل چاہا کہ اس کی گردن پر انگوٹھا رکھ کر اس سے اصل بات اگلوا لوں لیکن چونکہ آپ نے اس قسم کی کوئی ہدایت نہ کی تھی اس لئے خاموش رہا"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب کہاں چھوڑ آئے ہو اسے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل شیرٹن۔ وہ تو مجھے کمرے میں آنے کی دعوت دے رہی تھی اور جھاڑ کے کانٹے کی طرح میرے پیچھے پڑ گئی تھی لیکن میں اسے ہوٹل کے باہر ہی چھوڑ کر آ گیا ہوں"۔۔۔۔۔۔ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ اب آرام کرو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں اس سوزین سے مل کر اس کارڈ کے بارے میں ڈسکس کر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

آؤں شاید کوئی بات سامنے آجائے۔ اگر میری عدم موجودگی میں رافیل کا فون آجائے تو تم اٹنڈ کر لینا"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر تیزی سے ہوٹل شیرٹن کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ کارڈ اس نے آتے ہوئے میز سے اٹھا کر جیب میں ڈال لیا تھا۔ ہوٹل شیرٹن پہنچ کر اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سوزین کے کمرے کے دروازے پر تھا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس نے آہستہ سے دستک دی۔

"کون ہے"...... اندر سے سوزین کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ایک منٹ"...... اندر سے کہا گیا لیکن دروازہ ایک منٹ سے بھی پہلے کھل گیا۔

"میں سونے کا پروگرام بنا رہی تھی۔ آئیے۔ سوزین نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"میں پھر آجاؤں گا"...... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ عمران صاحب ایسی کوئی بات نہیں۔ آئیے پلیز" سوزین نے کہا۔

"تو پھر ڈھنگ کا لباس پہن لیجئے"...... عمران نے ناگوار سے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا سوری۔ دراصل مجھے خیال ہی نہیں رہا کہ میں مشرق میں

ہوں"...... سوزین نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور عمران کے اندر آنے پر وہ تیزی سے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ عمران خاموشی سے کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سوزین باہر آئی تو اس کے جسم پر واقعی ڈھنگ کا لباس موجود تھا۔

"پہلے یہ بتائیں کہ آپ کیا پئیں گے"...... سوزین نے اس کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"لائم جوس"...... عمران نے کہا تو سوزین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ہوٹل سروس والوں کو دو گلاس لائم جوس لانے کا آرڈر دے دیا۔

"جوانا نے سیر بھی کرائی ہے آپ کو یا صرف یہاں تک چھوڑ کر چلا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس نے دو چار جگہیں دکھائی ہیں۔ لیکن عمران صاحب وہ تو بے حد روکھا پھیکا سا آدمی ہے۔ مجھے تو یوں لگتا تھا جیسے وہ بیگار بھگت رہا ہو اس لئے میں واپس چلی آئی۔ لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ کہیں باہر جانا ہے"...... سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں جانا تو تھا۔ لیکن اماں بی نے خود ہی پروگرام کینسل کر دیا"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... سوزین نے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں لائم جوس کے دو گلاس
رکھے ہوئے تھے۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں دونوں گلاس
درمیانی میز پر رکھے اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔
"لیجئے عمران صاحب۔ یقین کیجئے میں یہاں آئی صرف آپ سے
ملاقات کے لئے ہوں۔ آپ کے متعلق میں نے اتنا کچھ سن لیا تھا کہ مجھے
آپ سے ملنے کا بے حد اشتیاق پیدا ہو گیا تھا"...... سوزین نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن مجھے ملنے کے بعد لوگ پچھتانے لگتے ہیں کہ کیوں ملے
تھے"...... عمران نے لائم جوس کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔
"کیوں"...... سوزین نے چونک کر پوچھا۔
"پتہ نہیں یہ تو میں نے کبھی نہیں پوچھا"...... عمران نے بڑے
معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو سوزین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی
"آپ کی والدہ بے حد شاندار خاتون ہیں۔ خالصتاً مشرقی خاتون
ہیں۔ میں ان سے بے حد ایمپرس ہوئی ہوں"...... سوزین نے کہا۔
"اور ان کے بیٹے سے"...... عمران نے دوسرا گھونٹ لیتے ہوئے کہا
"اوہ۔ مطلب ہے۔ آپ سے۔ بس یہ بات نہ پوچھیں تو بہتر ہی
ہے۔ ورنہ مجھے باقی ساری عمر پاکیشیا میں ہی گزارنی پڑے گی"۔
سوزین نے فوراً ہی جواب دیا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب
پر بے اختیار ہنس پڑا۔
"مجھے تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن"...... عمران نے

مکراتے ہوئے کہا۔
"لیکن کیا"...... سوزین نے چونک کر پوچھا۔
"بلیک تھنڈر کو اس پر لازماً اعتراض ہو گا اور بلیک تھنڈر وہ واحد
قلیم ہے جس سے میں بے حد ڈرتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا
"اور آپ اس دنیا میں واحد آدمی ہیں جس سے بلیک تھنڈر جیسی
ظیم بھی ڈرتی ہے"...... سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران
بے اختیار ہنس پڑا۔
"اگر وہ ڈرتی ہوتی تو مجھے یہ کارڈ کیوں بھیجتی"...... عمران نے
نستے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے وہی تصویر والا کارڈ نکال
لر سوزین کے سامنے رکھ دیا۔
"کارڈ۔ بلیک تھنڈر نے بھیجا ہے"...... سوزین نے چونک کر
کارڈ اٹھاتے ہوئے کہا مگر کارڈ دیکھتے ہی وہ بری طرح اچھل پڑی۔
عمران غور سے اس کے رد عمل کو دیکھ رہا تھا۔
"ارے یہ تو بالکل ویسا ہی کارڈ ہے جیسا میرے پاس ہے۔ مگر اس
کے رنگ مدھم ہیں۔ میں دکھاتی ہوں"...... سوزین نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں کہا اور کارڈ واپس رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی اور
تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے وارڈروب الماری کو کھولا
اور اس کے نچلے حصے میں پڑے ہوئے اپنے بیگ کو اٹھا کر تیزی سے
اس کے سائیڈ خانے میں دونوں انگلیاں ڈالیں۔ لیکن پھر وہ اس طرح
چونک پڑی جیسے اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا ہو۔ اس کی انگلیاں تیزی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سے اس خفیہ خانے میں حرکت کر رہی تھیں۔

"کیا۔ کیا مطلب اس میں تو نہیں ہے۔ میں نے تو اس میں [...]
تھا"...... سوزین کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔ پھر اس نے جلدی [...]
بیگ کھولا اور اس میں موجود کپڑے نکال نکال کر باہر رکھنے شروع [...]
دیئے۔ اس کے انداز میں شدید اضطراب اور بے چینی تھی اور عمر[...]
نے اس کے اس انداز کو دیکھ کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ سوز[...]
نے کپڑے نکال کر ایک طرف رکھے اور پھر اس نے بیگ کے اندر کا[...]
کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ جب کارڈ بیگ کے اندر نہ ملا تو اس [...]
ایک ایک کپڑا اٹھا اٹھا کر اور اسے جھاڑ جھاڑ کر دیکھنا شروع کر دیا۔

"رہنے دو اب تمہیں کارڈ نہیں ملے گا"...... عمران نے ایک طو[...]
سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اسے سائیڈ کی جیب می[...]
رکھا تھا۔ بالکل ایسا ہی کارڈ تھا بالکل ایسا ہی مجھے ناراک ائیرپور[...]
کے پسنجر لاؤنج کی ایک بینچ پڑا ہوا ملا تھا۔ میں نے اٹھا کر سامان میں ر[...]
لیا تھا۔ اسے ملنا چاہیے"۔ سوزین نے مسلسل تلاشی لیتے ہوئے کہا۔

"یہی تمہارا کارڈ ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سوزین ایک
جھٹکے سے مڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت اور بے یقینی کے ملے جل[...]
تاثرات تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ میرے والا کارڈ۔ مگر وہ تو اس بیگ میں تھا[...]
آپ کے پاس کیسے پہنچ گیا"...... سوزین نے بیگ کو ویسے ہی چھوڑ کر

اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہی تمہارا کارڈ ہے اور میں نے اسے تمہارے بیگ کی سائیڈ جیب
سے نکالا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے نکالا تھا۔ کب۔ آپ تو میرے ساتھ گئے تھے اور اب
میرے بعد آ رہے ہیں"...... سوزین نے کہا۔

"میں تمہاری عدم موجودگی میں بھی یہاں آیا تھا۔ تم نے جو کہانی
سنائی ہے۔ وہ اس قدر الجھی ہوئی ہے کہ مجھے شک پڑ گیا تھا کہ تم کسی
خاص مقصد کے تحت یہاں آئی ہو۔ اس لئے میں نے یہاں آ کر
تمہارے سامان کی تلاشی لی تھی اور یہ کارڈ مجھے مل گیا۔ میرا خیال تھا کہ
ایسا ہی ایک کارڈ میرے پاس موجود ہے۔ لیکن چیکنگ پر یہ بات غلط
ثابت ہوئی ہے۔ لیکن اچانک اس کے چمک دار رنگ پھیکے پڑ گئے ہیں
اس لئے میں واپس آیا تھا تاکہ تم سے معلوم کر سکوں کہ یہ کس قسم کا
کارڈ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سوزین نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ آپ چونکہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس
لئے آپ ایسا کر سکتے ہیں لیکن عمران صاحب آپ یقین کریں یا نہ
کریں۔ مجھے اس کارڈ کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔ یہ مجھے واقعی
ناراک ائیرپورٹ کے پسنجر لاؤنج کی ایک بینچ پر پڑا نظر آیا۔ مجھے
خوبصورت لگا۔ اس لئے میں نے اسے اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا لیکن اس
وقت اس کے کلر واقعی بے حد چمک دار تھے۔ جب کہ اب بالکل پھیکے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہیں۔ شاید اس کا حساب بھی کلر ڈفوٹو گراف جیسا ہے جس کے رنگ
بھی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پھیکے پڑ جاتے ہوں گے"۔ سوزین
نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"ہو سکتا ہے۔ بہر حال یہ آپ کی امانت ہے۔ اسے رکھ لیجئے اور مجھے
اجازت دیجئے"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
"آپ بے شک لے جائیں اسے۔ مجھے کیا کرنا ہے اس کا۔ میرے
یہ کس کام کا"...... سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میں نے کیا کرنا ہے۔ ویسے آپ یہاں کب تک ہیں"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ابھی دو چار روز تو رہوں گی۔ آپ آئیں گے ناں"...... سوزین
نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔
"وعدہ تو نہیں کر سکتا۔ بہر حال کوشش کروں گا"...... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ
گیا۔ راہداری میں پہنچ کر وہ تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
پارکنگ میں پہنچ چکا تھا۔ کار کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکال
کر اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ آلے سے ایسی آواز نکلی جیسے کسی نے کوئی
دروازہ کھولا ہو۔ پھر قدموں کی ہلکی سی چاپ ابھری۔ اس کے بعد ایسی
آواز سنائی دی جیسے کوئی بستر پر بیٹھا ہو اور پھر خاموشی چھا گئی۔ عمران
خاموش بیٹھا رہا۔ یہ ڈکٹا فون رسیور تھا۔ وہ سوزین کے کمرے میں اس

کرسی کے نچلے حصے میں انتہائی طاقتور ڈکٹا فون لگا کر آیا تھا۔ کیونکہ اسے
یقین تھا کہ اگر سوزین کا تعلق اس کارڈ سے کسی قسم کا بھی ہوا تو یا تو
وہ کسی کو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے گی یا فون کرے گی۔ دوسری صورت
میں وہ لامحالہ ڈکٹا فون کو بھی چیک کرے گی۔ لیکن جو آوازیں اس
نے سنی تھیں ان کے مطابق تو دروازہ کھلنے کی آواز کا مطلب یہی تھا کہ
سوزین نے باتھ روم میں جا کر لباس اتارا ہے اور اب آکر بیڈ پر لیٹ
گئی ہے۔ عمران نے جب چند لمحوں تک کوئی آواز نہ سنی تو اس نے
آلے کا ایک اور بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے آلے سے سوزین کی آواز
سنائی دی۔
"کاش میں ساری عمر یہاں رہ سکتی تو پھر دیکھتی کہ تم کب تک مجھ
سے بچ سکتے ہو"...... سوزین بڑبڑا رہی تھی اور عمران یہ آواز سنتے ہی
چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔
"ہیلو میں روم نمبر بارہ سے بول رہی ہوں۔ یہاں لائم جوس کے
دو گلاس خالی گلاس موجود ہیں۔ آپ ویٹر کو بھجوا کر وہ اٹھوا لیں کیونکہ
میں سونا چاہتی ہوں اور نیند کے دوران میں ڈسٹرب کیا جانا پسند نہیں
کرتی"...... سوزین کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھنے کی آواز سنائی
دی۔ اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ آلے میں سے وہ آوازیں سنائی
دے رہی تھیں جو عمران کے اسے آن کرنے سے پہلے اس کے اندر
ٹیپ ہو چکی تھیں۔ اس رسیور میں ڈبل سسٹم موجود تھا۔ جب اسے
آن کر دیا جائے تو یہ آوازیں اندر ہی اندر ٹیپ کرتا رہتا تھا اور جب

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

وائس کا بٹن آن کر دیا جائے تو پھر وہ آوازوں کو براہ راست نشر کرنا شروع کر دیتا تھا۔ عمران نے دروازے سے باہر نکلتے ہی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کا بٹن آن کر دیا تھا۔ اس لئے آلے کے اندر آوازیں ٹیپ ہوتی رہی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"...... سوزین کی آواز سنائی دی۔ پھر دروازہ کھلنے اور کسی کے کمرے کے اندر آنے کی آوازیں ابھریں۔ پھر ٹرے میں گلاس رکھنے اور کسی کے کمرے سے باہر جانے کی آوازیں سنائی دیں۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہونے اور چٹخنی لگنے کی آواز سنائی دی۔ پھر ایک دروازہ کھلنے کی آوازیں سنائی دیں اور عمران نے رسیور آف کر کے جیب میں ڈال لیا اور پھر کار سٹارٹ کر کے وہ واپس دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔ سوزین کے بارے میں اس کے ذہن میں الجھن تو بہرحال موجود تھی لیکن اس نے رافیل کی کال آنے تک اس کے بارے میں مزید سوچنا بند کر دیا تھا۔

"کیا ہوا کال آئی رافیل کی"...... عمران نے دانش منزل پہنچ کر آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو نہیں آئی۔ آپ مل آئے سوزین سے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لیکن مسئلہ حل نہیں ہوا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر سارے واقعات بتا دیئے۔

"اس کا تو مطلب ہے کہ سوزین واقعی ایک عام سی لڑکی ہے"۔

یک زیرو نے کہا۔

"لگتا تو ایسا ہے۔ لیکن یہ کارڈ کا بیچ پر پڑے ملنا۔ اس کی الٹی سیدھی باتیاں۔ بلیک تھنڈر اور بیر دفین کا حوالہ پراسرار کارڈ جس کے رنگ اچانک پھیکے پڑ جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ حلق سے نہیں اتر رہا"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"رافیل بول رہا ہوں جناب ناراک سے"...... دوسری طرف سے فارن ایجنٹ رافیل کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں پوچھا۔

"سر میں نے جو انکوائری کی ہے۔ اس کے مطابق سوزین اسپانسو کے باس جس کا نام اسپانسو ہے کی واقعی پرسنل سیکرٹری ہے۔ اس کا زیر زمین دنیا کے کسی فرد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ویسے وہ مردوں سے تعلقات رکھنے کی بے حد شوقین ہے۔ اور اسپانسو سے بھی اس کے تعلقات گہرے بتائے جاتے ہیں۔ مزید اس کی کوئی ایسی سرگرمی سامنے نہیں آئی جس سے معلوم ہو سکے کہ اس کا تعلق جرائم سے ہے۔ وہ ایک فلیٹ میں رہتی ہے۔ میرے آدمیوں نے اس فلیٹ اور وہاں موجود سامان کی بھی تفصیلی تلاشی لی ہے۔ لیکن وہاں سے بھی کوئی مشکوک چیز برآمد نہیں ہوئی۔ البتہ یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس کا دوستانہ تعلق یہاں کے ایک اور طاقتور گروپ بلیک ایگل کے چیف

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ٹرومین سے ہے۔ ٹرومین کا تعلق بلیک تھنڈر سے رہا ہے جہاں تک
بلیک تھنڈر کا اسپائنسو سے تعلق ہے تو ایسے کوئی شواہد سامنے نہیں
آئے کہ جس سے اس بارے میں معلومات مل سکیں اور ہیروفین کے
بارے میں بھی یہاں کوئی نہیں جانتا"...... رافیل نے تفصیل سے
رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"یہ معلوم کیا ہے کہ سوزین نے وہاں دفتر میں کیا کہہ کر چھٹی لی
ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر اس نے وہاں دی گئی درخواست میں لکھا ہے کہ وہ اپنے
گمشدہ بھائی کی تلاش میں پاکیشیا جانا چاہتی ہے۔ ایک ماہ کی چھٹی لی
ہے اس نے"...... رافیل نے جواب دیا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ سوزین جب واپس ناراک پہنچے تو کچھ روز
اس کی بھرپور نگرانی ہونی چاہیے۔ اس کا فون بھی چیک کرنا ہے اس
کے ملاقاتیوں کی بھی چیکنگ ہونی چاہیے اور اس کے رہائشی فلیٹ میں
بھی ڈکٹا فون لگا کر چیک کیے رکھنا اور اگر کوئی مشکوک بات سامنے
آئے تو مجھے فوراً کال کرنا اور اگر کوئی مشکوک بات سامنے نہ آئے تو
ایک ہفتے بعد یہ نگرانی خود بخود ختم کر دینا"...... عمران نے اسے
ہدایت دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس نے رین بو کلب والی جو کہانی سنائی ہے۔ اس کی بھی تو
چیکنگ ہونی چاہیے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ہاں اس کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا تھا۔ میں اس کارڈ کے

چکر میں ذہنی طور پر الجھ گیا تھا"...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور
ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص آواز میں کہا۔

"یس باس"...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ بلیک تھنڈر نے پاکیشیا کے بارے میں
کوئی فائل رین بو کلب کے مالک پاس بھجوائی ہے۔ تم اپنے کسی ممبر
کی ڈیوٹی لگا دو کہ وہ رین بو کلب کے مالک سے اس فائل کے بارے
میں معلومات حاصل کر کے رپورٹ کرے کہ یہ فائل اسے کیوں بھیجی
گئی ہے اور فائل بھی اس سے حاصل کر کے دانش منزل بھجوا دو"۔
عمران نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیتے ہوئے
کہا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں فلیٹ جا رہا ہوں۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے فون کر
دینا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

چاند کی پچھلی تاریخیں تھیں اس لئے آسمان پر گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ صرف سڑکوں پر چلنے والی لائیٹوں کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ایک سیاہ رنگ کی کار آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی ویران سی سڑک پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ سڑک دانش منزل کی سائیڈ روڈ تھی۔ کار میں تین افراد موجود تھے ڈرائیونگ سیٹ پر راگر تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر بیروفین اور عقبی سیٹ پر وانز بیٹھا ہوا تھا۔ کار کافی آگے جا کر ایک موڑ مڑی اور پھر ایک سینما کی پارکنگ کی طرف مڑ گئی۔ سینما کا آخری شو ابھی شروع نہ ہوا تھا۔ اس لئے سینما کی پارکنگ میں کاروں کی تعداد خاصی کم تھی۔

"باس یہاں تین ساڑھے تین گھنٹے تک تو کار کھڑی رہ سکتی ہے اور کسی کو شک بھی نہ ہوگا"......... راگر نے کار روکتے ہوئے بیروفین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس گڈ آئیڈیا"......... بیروفین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولا اور کار سے نیچے اتر آیا۔ راگر اور وانز بھی نیچے اتر آئے۔ وانز کے ہاتھ میں ایک عام سا بریف کیس تھا۔ ان تینوں نے تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے تھے۔

"ہم ٹکٹیں لے کر باقاعدہ فلم دیکھیں گے اور پھر درمیان میں اٹھ کر جائیں گے"......... راگر نے پارکنگ بوائے سے ٹوکن ملنے کے بعد پارکنگ کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اس کی وجہ"....... بیروفین نے چونک کر پوچھا۔

"باس میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق یہاں رات کو پولیس مختلف چوکوں پر گاڑیوں کو باقاعدہ چیک کرتی ہے۔ خاص طور پر آف سائیڈوں سے آنے والی کاروں کو۔ اس لئے ہم فلم کی ٹکٹیں دکھا کر انہیں مطمئن کر سکتے ہیں کہ ہم فلم دیکھ کر آ رہے ہیں"........ راگر نے جواب دیا۔

اوہ ویری گڈ تم نے واقعی موجودہ ماحول کے مطابق ذہانت سے کام لیا ہے ویسے بھی سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں رہنے والا آدمی ابھی جاگ رہا ہوگا"۔ بیروفین نے کہا اور پھر وہ سب سینما کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئے۔ راگر نے جا کر تین ٹکٹیں خریدیں چونکہ شو شروع ہونے میں ابھی نصف گھنٹہ باقی تھا۔ اس لئے وہ سینما کے ریستوران میں جا کر بیٹھ گئے۔ پھر جب شو کا آغاز ہونے لگا تو وہ تینوں اٹھ کر اس طرف بڑھ گئے جہاں باقاعدہ باکس بنائے گئے تھے۔ تاکہ جو لوگ عام

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

پبلک کے درمیان بیٹھ کر فلم نہ دیکھنا چاہیں وہ ان علیحدہ باکسز میں بیٹھ کر فلم دیکھ سکیں جس باکس کی ٹکٹیں راگر نے لی تھیں اس میں آٹھ سیٹیں تھیں اور ان تینوں کے علاوہ باقی پانچ سیٹیں پر تھیں ۔ وہاں کوئی مقامی فیملی بیٹھی ہوئی تھی جن میں ایک مرد تھا چار عورتیں تھیں ۔ وہ تینوں خاموشی سے اپنی فکسڈ سیٹوں پر بیٹھ گئے اور تھوڑی دیر بعد ہال اور باکس میں روشنی بجھ گئی اور فلم کا آغاز ہو گیا۔ وہ تینوں خاموش بیٹھے فلم دیکھتے رہے ۔ پھر خاموشی سے اٹھے اور ایک ایک کر کے باکس سے باہر آ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سینما کی چار دیواری سے نکل کر اسی سڑک پر چلتے ہوئے ہیڈ کوارٹر کی عمارت کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ۔ عمارت سے پہلے ایک نرسری تھی ۔ نرسری کا پھاٹک بند تھا۔

"میں اندر جاتا ہوں"....... راگر نے کہا۔

"اندر کتے تو نہیں ہیں"....... بیروفین نے پوچھا۔

"نہیں باس میں نے شام کو تمام معلومات کر لی ہیں ۔ اندر صرف دو آدمی کام کرتے ہیں ۔ میں پھاٹک کھول دوں گا ہم اندر پہنچ کر نہیں آسانی سے کور کر لیں گے"....... راگر نے جواب دیا اور بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راگر نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اچھل کر وہ دیوار پر چڑھا اور دوسری طرف کود گیا ۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور بیروفین اور وانز دونوں اندر داخل ہو گئے نرسری کافی بڑی تھی ۔ اس کی ایک سائیڈ پر ایک مکان سا بنا ہوا تھا ۔ وہ تینوں تیزی سے اس طرف

بڑھے ۔ مکان کا دروازہ بند تھا البتہ اندر روشنی ہو رہی تھی ۔ راگر نے جیب سے ایک چھوٹی نال والا ریوالور نکالا اور دروازے میں موجود سوراخ پر اس نے اس ریوالور کی نال رکھی اور ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز سنائی دی اور وہ تینوں پیچھے ہٹ گئے ۔ چند لمحوں بعد راگر نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہوئے تو چارپائیوں پر ایک بوڑھا اور ایک نوجوان آدمی گہری نیند سوئے ہوئے تھے ۔

"اب یہ صبح کو ہی ہوش میں آئیں گے باس اور صبح انہیں معلوم بھی نہ ہو سکے گا کہ وہ بے ہوش بھی ہوئے تھے یا نہیں"....... راگر نے کہا اور بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تینوں باہر آ گئے ۔ راگر نے اسی طرح دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ اس ہیڈ کوارٹر کی عقبی سمت جو نرسری میں پڑتا تھا بڑھنے لگے ۔ عمارت سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر وہ رک گئے ۔ راگر نے بریف کیس کھولا اور اس میں سے ایک مشین نکال کر اس نے باہر رکھی اور پھر اس مشین میں موجود بگل نما حصے کا رخ عمارت کی طرف کرتے اس نے مشین کے اکٹھے دو تین بٹن دبا دیئے ۔ مشین میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور بگل نما حصے سے سرخ رنگ کی روشنی کا ایک دھارا سا نکل کر عمارت کی دیوار پر پڑا ۔ چند لمحوں تک دیوار کا وہ حصہ جس پر روشنی پڑ رہی تھی ۔ سرخ نظر آتا رہا پھر یکلخت ایک جھماکے سے وہ حصہ سبز ہو گیا حالانکہ اس آلے کے بگل نما حصے سے روشنی سرخ رنگ کی ہی نکل رہی تھی ۔ راگر نے مشین

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

آف کر دی اور اسے بریف کیس میں رکھ کر اس نے ایک اور چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا رخ عمارت کی طرف کر کے اس پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔ آلے پر سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ راگر اس آلے کو ہاتھ میں پکڑے عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمارت کے قریب جا کر اس نے آلے کے سامنے والے سرے کو دیوار سے لگا دیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار کا ایک حصہ درمیان سے پھٹ کر سائیڈ میں سرک گیا۔ اب وہاں ایک بند دروازہ نظر آ رہا تھا۔ وانڑ اور بیروفین وہیں باہر ہی رکے رہے۔ راگر نے آلے کو اس بند دروازے سے لگا دیا تو دروازہ خود بخود بغیر کوئی آواز نکالے کھلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی راگر پیچھے ہٹا اور تیزی سے واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے آلے کو بند کر دیا اور پھر بریف کیس سے ایک چھوٹا سا پستول نکالا اور اسے اٹھا کر وہ ایک بار پھر اس کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے پر جا کر اس نے پستول کا رخ اندر کی طرف جاتی ہوئی راہداری کی طرف کیا اور مسلسل ٹریگر دبانا شروع کر دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی پستول سے نکل کر کیپسول اندر راہداری میں جا گرتے اور پھٹتے چلے گئے۔ جب پستول سے کرچ کی آواز نکلی تو اس نے ٹریگر سے ہاتھ ہٹایا اور واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"باس تمام حفاظتی نظام آف ہو چکا ہے۔ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس پھیل کر اب ختم ہو چکی ہے۔ اب ہم اطمینان سے اندر جا

سکتے ہیں"...... راگر نے بیروفین سے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... بیروفین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور راگر نے سوائے اس ریموٹ کنٹرول نما آلے کے باقی تمام مشینیں اس بریف کیس میں رکھیں اور بریف کیس بند کر کے اس نے اسے وانڑ کے ہاتھ میں دے دیا۔ پھر اس نے وہ ریموٹ کنٹرول نما آلہ اٹھایا اور اسے آن کر کے وہ ایک بار پھر اس کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کتنا وقفہ ہے ہمارے پاس"...... بیروفین نے پوچھا۔

"صرف آدھا گھنٹہ باس۔ آدھے گھنٹے بعد سارا نظام دوبارہ آن ہو جائے گا"...... راگر نے جواب دیا تو بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہیں فائل روم کا راستہ تو یاد ہے ناں"...... بیروفین نے پوچھا۔

"یس باس آپ بے فکر رہیں"...... راگر نے کہا اور پھر وہ تینوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے راہداری میں آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری آگے جا کر دائیں طرف مڑ گئی او۔ پھر ایک بند دروازہ سامنے آ گیا۔ لیکن راگر نے جیسے ہی ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کے سامنے کا حصہ دروازے سے لگایا دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ یہ ریکارڈ روم تھا۔ یہاں پہنچ کر راگر نے جیب سے ایک چھوٹا سا سگریٹ کیس نما آلہ نکالا اور اس پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سوں سوں کی آواز کے ساتھ ہی اس آلے کے چاروں طرف سے ہلکے سیاہ رنگ کا دھواں سا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نکل کر ریکارڈ روم میں پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی ان تینوں نے اپنے سانس روک لیئے۔ چند لمحوں بعد دائیں طرف کونے میں موجود ایک الماری پر چھائے ہوئے اس سیاہ دھوئیں میں سنہرے رنگ کے ستارے سے چمکنے لگے بالکل اس طرح جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اور وہ تینوں تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھ گئے۔ ستارے چمکنے کے بعد وہ سیاہ رنگ کا دھواں یکلخت فضا میں غائب ہو گیا تھا۔ راگر نے آگے بڑھ کر اس الماری کے دروازے سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کو لگایا تو ہلکی سے کلک کی آواز کے ساتھ ہی الماری کے پٹ خود بخود کھلتے چلے گئے۔ الماری کے اندر ہر خانے میں چار چار فائلیں موجود تھیں۔ راگر نے جیب سے ایک بار پھر وہی سگریٹ کیس نما آلہ نکالا اور اس کا بٹن دبا کر اس نے اس سگریٹ کیس نما آلے کو الماری کے اندرونی حصے کی طرف کر دیا۔ سگریٹ کیس کے چاروں طرف سے سیاہی مائل دھواں سا نکل کر الماری کے اندر پھیلتا چلا گیا۔ ان سب نے ایک بار پھر سانس روک لیئے تھے۔ چند لمحوں بعد تیسرے خانے میں موجود دوسری فائل کے گرد دھوئیں میں ستارے سے چمکے اور اس کے ساتھ ہی دھواں غائب ہونے لگ گیا۔ راگر نے سگریٹ کیس کو واپس جیب میں ڈالا اور جیب سے دو باریک دستانے نکال کر اس نے اپنے ہاتھوں پر چڑھائے اور پھر اس نے وہ فائل بڑی احتیاط سے باہر نکال لی جس کے گرد ستارے سے چمکے تھے۔ اس نے فائل کھولی۔ اس میں بارہ تیرہ صفحات تھے جن کا رنگ ہلکا نیلا تھا اور

اس پر باریک الفاظ ٹائپ کیئے گئے تھے۔ ان ٹائپ شدہ حروف کا رنگ پھیکا سرخ تھا۔ ہیروفین نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا پستول نما آلہ نکالا اور اس نے اس کا رخ اس فائل کے کھلے صفحے کی طرف کر کے اس نے اس پستول کی سائیڈ پر موجود ایک اور بٹن دبایا تو اس بٹن کے اوپر ایک سرخ رنگ کی چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی جس پر بارہ کا ہندسہ جل بجھ رہا تھا۔ ہیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پستول کے بٹن آف کر کے اس نے اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔ راگر نے فائل کو انتہائی احتیاط سے دوبارہ وہیں رکھا اور پھر اس نے الماری کے کھلے پٹ دستانے پہنے ہوئے ہاتھوں سے بند کیئے۔ اور پھر جیب سے وہی ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس نے اس کا ایک اور بٹن دبایا اور آلے کا سامنے کا حصہ الماری کے پٹ سے لگا دیا۔ ایک بار پھر کھٹک کی آواز سنائی دی اور الماری بند ہو گئی۔ اب اس الماری میں کوئی معمولی سی درز بھی دکھائی نہ دے رہی تھی۔ وہ تیزی سے واپس مڑے اور پھر اسی طرح واپسی میں وہ اس آلے کی مدد سے ہر وہ دروازہ بند کرتے چلے گئے جو انہوں نے پہلے کھولا تھا۔ واپس نرسری میں پہنچ کر بھی وہی کام دوہرایا گیا اور بیرونی دروازہ بند ہو گیا اور عمارت کی بیرونی دیوار برابر ہو گئی۔

"گڈ شو اب کوئی خواب میں بھی یہ نہیں سوچ سکتا کس قدر اہم ترین فائل کی کاپی کسی نے چرائی ہو گی"......... ہیروفین نے باہر آ کر پہلی بار بات کی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"باس وہ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں ۔ اس قدر زبردست اور جد
حفاظتی نظام کے ساتھ ساتھ اس فائل کی تو نقل ہی نہیں ہو سکتی
اس لئے اگر ہم انہیں کہہ بھی دیں کہ ہم نے اس کی کاپی حاصل کر
لی ہے تو وہ کبھی یقین ہی نہ کریں گے"....... وانزنے کہا۔

"بلیک تھنڈر کی یہی تو خصوصیت ہے کہ وہ اپنے مشن کے۔
ایسے آلات اپنے ایجنٹوں کو مہیا کر دیتی ہے کہ جس قسم کے آلات
ابھی دنیا کے باقی سائنس دان سو سال تک سوچ بھی نہیں سکتے"
بیرفین نے جواب دیا۔ راگر اس دوران جیب سے آلات نکال کر اس
بریف کیس میں بند کرنے میں مصروف تھا۔ پھر اس نے بریف کیس
بند کیا اور تینوں نرسری کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے جسے انہوں نے
اندر آکر باقاعدہ بند کر دیا تھا۔ بریف کیس راگر کے ہاتھ میں تھا۔ اس
لئے وانزنے آگے بڑھ کر نرسری کے گیٹ کا کنڈا کھولا اور باہر سر نکال کر
ادھر ادھر جھانکا۔

"آجائیے کوئی نہیں ہے"....... وانزنے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"یہ بیگ پکڑو میں گیٹ کو اندر سے بند کر کے دیوار پھاند کر آؤں
گا"....... راگر نے بریف کیس وانز کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور وانز
نے بریف کیس پکڑ لیا۔ وانز اور بیرفین دونوں باہر سڑک پر آگئے۔
سڑک سنسان پڑی ہوئی تھی۔ راگر نے اندر سے گیٹ بند کیا اور چند
لمحوں بعد وہ دیوار پھاند کر باہر سڑک پر آگیا۔ اب وہ تینوں تیز تیز قدم
اٹھاتے ایک بار پھر سینما ہاؤس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ چونکہ

یہ آخری شو تھا۔ اس لئے سب لوگ سوائے پارکنگ بوائے کے چلے
گئے تھے وہ تینوں خاموشی سے باکس کا دروازہ کھول کر اندر داخل
ہوئے۔ فلم چل رہی تھی اور گھپ اندھیرا تھا۔ ان کی سیٹیں خالی پڑی
ہوئی تھیں۔ وہ خاموشی سے دوبارہ اپنی اپنی سیٹوں پر جا کر بیٹھ گئے اور
اس طرح اطمینان سے فلم دیکھنے میں مصروف ہو گئے جیسے وہ پاکیشیا
میں آئے ہی یہی فلم دیکھنے کے لئے ہوں۔ ان تینوں کے چہروں پر
گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے ظاہر ہے انہوں نے ایک
ناممکن مشن کو اس قدر آسانی اور سہولت سے مکمل کر لیا تھا جس کا
تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران نے ناشتہ ختم کر کے اخبارات اٹھانے سے پہلے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی آکسن بول رہا ہوں"۔ عمران نے پوری تفصیل سے ڈگریوں سمیت اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب خیریت یہ صبح صبح ڈگریاں کیوں دوہرائی جا رہی ہیں"........ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنی اصل آواز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تاکہ ایکسٹو کو معلوم ہو سکے کہ وہ ایک معمولی سی رقم کا چیک کتنے اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی کو دیتا ہے۔ شاید اسے خیال آجائے اور آغا سلیمان پاشا کی تنخواہوں کے بل میں کچھ حروف کی کمی واقع ہو

جائے"........ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"آپ اس کا پورا بل ایکسٹو کو ایک ہی بار بھجوا دیں۔ تاکہ ایک ہی بار یہ مسئلہ ختم ہو جائے"....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر مجھے ایکس تھری کو تلاش کرنا پڑے گا"........ عمران نے جواب دیا۔

"ایکس تھری کو تلاش کیوں۔ اس کی کیا ضرورت پڑ گئی"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ اس قدر بھاری بل کے نیچے جناب ایکسٹو صاحب کو دوسرا سانس لینے کا ہی موقع نہ مل سکے گا اور دانش منزل تو بہرحال خالی نہیں رہ سکتی"....... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر آپ اس قدر بھاری بل کے نیچے سانس لے رہے ہیں تو ایکسٹو بھی لے لے گا"........ بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے یہ سلیمان بڑا عقلمند آدمی ہے۔ مجھے قسطوں میں بل بتاتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ مقروض کو زندہ رکھنا چاہئے تاکہ قرض کی وصولی نہ ہو سکے تو کم از کم وصولی کا رعب تو ڈالا جا سکتا ہے۔ اگر وہ اپنا بل اکٹھا ہی بتا دے تو مجھے دوسرا تو ایک طرف پہلا سانس ہی نہ آسکے گا"........ عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"چلئے ٹھیک ہے۔ پھر آپ ہی یہ بھاری بل بھگتتے رہیے"۔ بلیک

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

زیرو نے کہا۔

"وہ تو میں نجانے کب سے بھگت ہی رہا ہوں اور نجانے کب تک بھگتتا رہوں گا۔ یہ بتاؤ اس رین بو کلب کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں رات کو ہی مل گئی تھی۔ رین بو کلب کا مالک اکبر علی شاہ انتہائی معزز اور کاروباری آدمی ہے۔ ان کا ریکارڈ قطعی صاف ہے۔ وہ آج تک کسی مشکوک سرگرمی میں ملوث نہیں پایا گیا اور اسے کوئی فائل بھی نہیں ملی۔ صفدر نے اس بارے میں مکمل چھان بین کر لی ہے"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سوزین کی یہ کہانی بھی اس کی دوسری کہانیوں کی طرح غلط ثابت ہوئی ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس عورت کے بارے میں رات کو میں نے بھی بہت سوچا ہے کہ آخر اس کا ان سب بے سروپا کہانیاں سنانے اور یہاں آنے کا کیا مقصد ہے۔ لیکن میری سمجھ میں بھی کوئی بات نہیں آئی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اچھا تو اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ تم رات کو عورت کے بارے میں سوچتے رہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"ارے ارے عمران صاحب میں تو سوزین کے بارے میں کہہ رہا تھا"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اور احتجاجی لہجے میں کہا۔

"سوزین کے بارے میں سوچنے سے ہی تو سوز پیدا ہوتا ہے اور سوز بھری آواز پھر جنگلوں اور ویرانوں میں گونجنے لگتی ہے۔ اس کا مطلب ہے تمہارے والد صاحب سے بات کرنی ہی پڑے گی۔ ویسے سوچنے کے بعد نیند آ جاتی ہے تمہیں یا ساری رات کروٹیں بدلتے ہی گزر جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب پلیز"...... بلیک زیرو نے منت بھرے لہجے میں کہا

"پلیز تو میں ہوں اس لئے کہ مجھے ابھی تک کسی عورت کے بارے میں رات کو سوچنے والی بیماری نہیں لگی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کی اس رات کو نیند نہ آنے والی بات پر مجھے ایک بات یاد آ گئی ہے۔ میں صبح سے سوچ رہا تھا کہ آپ سے یہ بات کروں یا نہ کروں لیکن اب آپ نے خود ہی بات چھیڑ دی ہے تو میرا خیال ہے کہ میں یہ بات کر ہی دوں"...... بلیک زیرو نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بلیک زیرو اب اپنی جان چھڑوانے کے لئے موضوع بدل رہا ہے اور سنجیدہ بھی ہو رہا ہے۔

"کیا محترمہ سوزین تمہاری سوچ سے نکل کر خود تو نہیں آ گئی تھی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کو تو معلوم ہے کہ میں رات کو جلدی سونے اور صبح بہت جلدی اٹھنے کا عادی ہوں۔ آج رات بھی میں نو بجے سو گیا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لیکن پھر اچانک میری نیند کھل گئی ۔ مجھے ایک عجیب سی پریشانی اور اضطراب سا محسوس ہونے لگا۔ ایسے جیسے میں کسی نا معلوم خطرے کی زد میں آگیا ہوں ۔ میں نے آیت الکرسی پڑھی اور دوبارہ سو گیا ۔ لیکن ایک بار پھر میری نیند کھل گئی ۔ وہی بے چینی اور اضطراب دوبارہ محسوس ہونے لگا اس کے ساتھ ہی ۔ کھٹاک ۔ کھٹاک اور سرر ۔ سرر کی آوازیں بھی سنائی دیں ۔ میں بے حد پریشان ہوا ۔ میں نے اٹھ کر دانش منزل کے حفاظتی نظام کو چیک کیا وہ آن تھا ۔ میں نے اسے اپنا وہم سمجھا اور ایک بار پھر آیت الکرسی پڑھ کر سو گیا۔ پچھلی رات کو اٹھ کر میں نے حسب معمول تہجد کی نماز پڑھی اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے بعد میں صبح کی نماز کے لئے مسجد چلا گیا۔ نماز پڑھنے کے بعد حسب معمول صبح کی سیر کرتا ہوا جب میں دانش منزل کے عقب میں واقع نرسری کے گیٹ پر پہنچا تو نرسری میں رہنے والا حبیب اپنے والد کے ساتھ وہاں کھڑا تھا ۔ وہ دونوں میرے ہی انتظار میں کھڑے ہوئے تھے انہوں نے مجھے روک لیا اور حبیب نے ایک چھوٹا سا بال پوائنٹ میری طرف بڑھایا اور بتایا کہ یہ بال پوائنٹ انہیں نرسری کے اندر دانش منزل کی عقبی دیوار سے کچھ فاصلے پر پڑا ہوا ملا ہے اور جہاں یہ بال پوائنٹ پڑا ہوا تھا ۔ وہاں تین افراد کے قدموں کے نشانات بھی موجود ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے نرسری کے پھاٹک کے ساتھ والی دیوار سے کسی کے اندر کودنے کے نشانات بھی چیک کیے ہیں ۔ اس طرح پھاٹک سے تین افراد کے قدموں کے

نشانات ان کے مکان تک اور پھر وہاں سے اس جگہ تک جہاں وہ بال پوائنٹ پڑا ہوا ملا ہے اور پھر وہاں سے دانش منزل کی دیوار تک صاف نظر آئے ہیں یہ بوٹوں کے نشانات ہیں ۔ میں یہ بال پوائنٹ جو غیر ملکی ہے دیکھ کر اور ان دونوں کی باتیں سن کر بے حد پریشان ہوا ۔ میں نے ان کے ساتھ اندر جا کر چیکنگ کی تو ان کی باتیں سو فیصد درست تھیں قدموں کے واضح نشانات موجود تھے ۔ میں فوراً واپس دانش منزل پہنچا اور پھر میں نے اس عقبی راستے اور اس سارے حصے کو خوب اچھی طرح چیک کیا ہے ۔ لیکن وہاں کا سسٹم آن تھا ۔ دروازے بند تھے اور ہر چیز اپنی جگہ درست حالت میں تھی ۔ میں مطمئن ہو گیا ۔ اس کے بعد مجھے رات کی بے چینی ، اضطراب اور آوازوں کا خیال آیا ۔ اس لئے صبح سے میں سوچتا رہا کہ آپ کو یہ بات بتاؤں یا نہیں ۔ اب آپ نے خود ہی رات کی بات کی ہے تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو بتا دوں "...... بلیک زیرو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا جا رہا تھا عمران کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوتا چلی جا رہی تھیں ۔

" اس بال پوائنٹ کو چیک کیا ہے تم نے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا ۔

" جی ہاں ۔ وہ ایک عام سا بال پوائنٹ ہے ۔ لیکن مقامی نہیں ہے غیر ملکی ہے ۔ ایکریمیا کا بنا ہوا ہے ۔ لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ آدمی اس پر چونکے کیونکہ اب ہمارے ملک میں غیر ملکی چیزیں عام

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

فروخت ہونے لگ گئی ہیں"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں خود وہیں آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عمران کار لئے دانش منزل کی طرف بڑھا چلا جارہا تھا۔اس کے ذہن میں نجانے کیوں بار بار بلیک تھنڈر کا نام آرہا تھا۔اسے معلوم تھا کہ بلیک تھنڈر انتہائی جدید ترین سائنسی آلات استعمال کرتی ہے اس لئے کسی قسم کی بھی گڑبڑ ہو سکتی ہے۔دانش منزل پہنچ کر عمران نے بلیک زیرو کو ساتھ لیا اور پھر اس نے ساری دانش منزل کا راؤنڈ لگایا۔خاص طور پر وہ فائل روم میں گیا۔لیکن کسی جگہ بھی کسی معمولی سی گڑبڑ کے بھی تاثرات نہ تھے۔عمران نے ایک ایک الماری خود چیک کی۔تمام حفاظتی انتظامات بدستور موجود تھے اور درست طور پر کام کر رہے تھے الماریاں بھی بند اور محفوظ تھیں۔عمران کافی دیر تک چیکنگ کرتا رہا۔لیکن جب کسی قسم کی بھی گڑبڑ کے کوئی آثار نظر نہ آئے تو وہ قدرے مطمئن ہو گیا۔

"یہاں تو سب اوکے ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی آپ سے پہلے یہاں کا ایک ایک ذرہ چیک کیا ہے"...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"آؤ اب عقبی راستے سے نرسری چلیں۔تاکہ میں چیک کر سکوں کہ یہاں کیا ہوتا رہا ہے"...... عمران نے چونک کر کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اور پھر اس نے باقاعدہ آپریشن روم میں جا کر عقبی راستے کھولنے کا سسٹم آپریٹ کیا اور اس کے بعد وہ دونوں عقبی راستے کی طرف بڑھ گئے۔یہ سپیشل راستہ تھا جو انتہائی ایمرجنسی کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔نرسری بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ملکیت تھی اور اس میں کام کرنے والے دونوں آدمی بھی سرکاری ملازم تھے۔اور وہ بلیک زیرو کو بطور طاہر اور دانش منزل کے انچارج کے جانتے تھے۔جب کہ وہ عمران کو طاہر کے دوست کی حیثیت سے جانتے تھے۔ویسے انہیں دانش منزل اور بلیک زیرو کی اصل حیثیت کا علم نہ تھا۔یہاں انہیں اس لئے ملازم رکھا گیا تھا کہ وہ اس عمارت کی نگرانی کرتے رہیں۔عقبی دروازہ کھلنے پر جیسے ہی باہر کی روشنی اندر آئی عمران فرش پر جھک گیا۔

"اوہ۔اوہ تین افراد کے اندر آنے کے نشانات موجود ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"اندر آنے کے۔یہ کیسے ہو سکتا ہے۔دروازہ تو بند تھا اور باقی دروازے بھی بند تھے"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایس ایس پاؤڈر سپرے گن لے آؤ جلدی کرو"...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو تیزی سے بھاگتا ہوا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

واپس آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس دوران باہر نرسری میں آ گیا۔ وہاں کام کرنے والے دونوں باپ بیٹا بھی آ گئے اور عمران نے ان کے ساتھ مل کر قدموں کے سارے نشانات چیک کیے۔

"رات کو تم نے کوئی آواز سنی تھی"........ عمران نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں جناب کسی قسم کی کوئی آواز نہیں سنی"........ نوجوان نے جواب دیا۔

"کہاں سوئے تھے تم"........ عمران نے پوچھا۔

"مکان کے اندر جناب باہر تو سردی ہوتی ہے"........ اس بار بوڑھے نے جواب دیا۔

"آؤ میرے ساتھ اور دکھاؤ مجھے جہاں تم سوئے رہے ہو"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ ان کے ساتھ اس کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے اندر داخل ہو کر زور زور سے سانس لے کر کچھ سونگھنے کی کوشش کی لیکن کوئی نامانوس بو اسے محسوس نہ ہوئی تو وہ واپس باہر آ گیا۔

"صبح کس وقت اٹھتے ہو تم"........ عمران نے پوچھا۔

"میں صبح تہجد کے وقت اٹھتا ہوں جناب اور میرا بیٹا حبیب صبح کی نماز کے وقت"........ بوڑھے نے جواب دیا۔

"آج جب تم دونوں اٹھے تو تم نے کوئی خاص بات محسوس کی میرا مطلب ہے۔ سر میں چکر۔ یا سر کا بھاری پن۔ یا نیند کا دباؤ وغیرہ"........ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب کوئی ایسی بات تو محسوس نہیں ہوئی"........ دونوں نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ بلیک زیرو پاؤڈر سپرے گن لئے ان کی طرف ہی آ رہا تھا۔

"آؤ میرے ساتھ"........ عمران نے اس کے ہاتھ سے گن لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دانش منزل کے کھلے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کے کنارے پر رک کر گن سے پاؤڈر کا سپرے فرش پر کیا تو راہداری میں قدموں کے مختلف نشانات ابھر آئے جن میں سے تین وہی نشانات تھے جو باہر نرسری کی کچی زمین پر تھے۔ یہ نشانات آنے اور جانے کے علیحدہ علیحدہ نظر آ رہے تھے۔

"دیکھو یہ تین افراد اندر داخل ہوئے ہیں اور واپس بھی گئے ہیں"........ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت اور بے یقینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ لیکن نشانات بھی اب صاف نظر آ رہے تھے۔ عمران پاؤڈر سپرے کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر فائل روم میں پہنچ گئے۔ اس کے بعد قدموں کے نشانات ایک الماری کے سامنے جا کر ختم ہو گئے۔ یہاں سے واپسی کے نشانات شروع ہو گئے تھے۔

"اس الماری تک یہ لوگ آئے ہیں"........ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن الماری تو بدستور بند ہے اور اس کے گرد حفاظتی نظام بھی آن ہے"........ بلیک زیرو نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"حفاظتی نظام تو ساری دانش منزل کا آن تھا اور دروازے بھی
تھے۔ تب بھی قدموں کے نشانات یہاں تک پہنچے ہیں"....... عمران
نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس
آیا اور سیدھا الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا
آلہ تھا۔ اس نے اس آلے کو الماری سے لگا کر اس کا بٹن دبایا تو کھٹاک
کی آواز سے الماری خود بخود کھلتی چلی گئی اور عمران نے آگے بڑھ کر اس
رکھی ہوئی فائلوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔
"یہ تیسرے خانے کی دوسری فائل صحیح طرح سے ایڈجسٹ نہیں
ہے۔ اسے باہر نکالا گیا ہے"......... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
اس نے پاؤڈر سپرے گن سے اس خانے پر پاؤڈر سپرے کر دیا۔
"اوہ دستانے پہن کر فائلیں نکالی گئی ہیں۔ یہ دیکھو تمہاری انگلیوں
کے نشانات کے ساتھ ساتھ یہ لمبے دھبے۔ یہ دستانوں کے خاص
نشانات ہوتے ہیں"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
دوسری فائل باہر نکال لی۔
"ایم ڈی فائل"....... عمران نے اس کے اوپر درج نام پڑھتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائل کو کھول کر چیک کرنا
شروع کر دیا۔ فائل درست حالت میں تھی۔
"لیکن انہوں نے فائل نکال کر کیا کیا ہے۔ اس کا فوٹو گراف تو
نہیں سکتا اور نہ ہی کوئی اور ذریعہ استعمال کیا جا سکتا ہے"....... بلیک
زیرو نے کہا۔

"اسے لیبارٹری میں چیک کرنا پڑے گا"....... عمران نے کہا اور
فائل اٹھائے ہوئے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔
"بیرونی دروازے وغیرہ سب بند کر دو"....... عمران نے بلیک
زیرو سے کہا اور خود وہ لیبارٹری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لیبارٹری میں پہنچ
کر اس نے مختلف عدسوں اور شعاعوں کی مدد سے فائل کی چیکنگ
شروع کر دی۔ اور پھر جیسے ہی ایک خاص قسم کی شعاع اس نے صفحے پر
ڈالی صفحے کا رنگ تیزی سے سیاہی مائل ہوتا چلا گیا اور عمران بے اختیار
اچھل پڑا۔ پھر اس نے فائل کے تمام صفحات چیک کر لئے۔ اس
مخصوص شعاع سے تمام صفحات سیاہی مائل ہو گئے تھے۔
"کیا ہوا کچھ پتہ چلا"....... بلیک زیرو نے اندر آتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں اس فائل پر الٹرا ایچ ڈی شعاعیں ڈالی گئی ہیں اور ان سے اس
کا عکس لیا گیا ہے"......... عمران نے کہا۔
"یہ۔ یہ کون سی ریز ہیں"........ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ انتہائی جدید ترین شعاعیں ہیں۔ سر داور سے ایک بار اس
بارے میں تفصیلی بات ہوئی تھی۔ اس بارے میں ایک بین الاقوامی
سائنس کانفرنس میں مقالہ پڑھا گیا تھا اور سر داور اس کانفرنس میں
شریک تھے۔ انہوں نے مجھ سے اس بارے میں تفصیلی بات کی تھی۔
ان کا خیال تھا کہ ان شعاعوں کو یہاں پاکیشیا میں تیار کیا جائے لیکن
پھر یہ سوچ کر ارادہ ترک کر دیا کہ اس کی لیبارٹری قائم کرنے پر اس

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

قدر خرچ آسکتا ہے کہ پاکیشیا اس قدر خرچ کا متحمل ہی نہیں ہو سکتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ میری تو عقل ہی کام نہیں کر رہی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ فائل واپس رکھ کر آپریشن روم میں آجاؤ۔ یہ معاملہ ہماری توقع سے بھی کہیں زیادہ سیریس ہو چکا ہے "ایم وی" فائل انتہائی اہم ترین سائنس فارمولے پر مبنی ہے۔ مجھے سرداور سے اس بارے میں بات کرنی ہو گی"...... عمران نے فائل بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی چونکہ عمران نے ان کا براہ راست اور خصوصی نمبر ڈائل کر دیا تھا۔ اس لئے بات بھی براہ راست ہو رہی تھی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران تم۔ خیریت۔ آج تم بے حد سنجیدہ لہجے میں بات کر رہے ہو۔ طبیعت تو ٹھیک ہے ناں تمہاری"...... سرداور کے لہجے میں شدید پریشانی نمایاں تھی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجبوراً سنجیدہ ہونا پڑا ہے سرداور۔ آپ چیف ایکسٹو کو تو جانتے ہیں۔ وہی ایک ایسا آدمی ہے جو مجھے بھی سنجیدہ ہونے پر مجبور کر دیتا

ہے"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو کوئی خاص بات ہو گی۔ کیا ہوا ہے"...... اس بار سرداور کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"سرداور مجھے چیف نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں رات نامعلوم افراد نے تمام تر سائنسی حفاظتی انتظامات آن ہونے کے باوجود انتہائی پراسرار انداز میں واردات کی ہے۔ وہاں موجود ایک اہم ترین فائل کی کاپی اس طرح بنائی گئی ہے کہ اس کاپی پر الٹرا ایچ وی شعاعیں ڈال کر اس کا عکس لیا گیا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا۔ آپ نے ایک بین الاقوامی کانفرنس میں ان نو دریافت شدہ شعاعوں پر کسی سائنس دان کا تحقیقی مقالہ سنا تھا اور پھر آپ نے اسے میرے ساتھ تفصیل سے ڈسکس بھی کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں مجھے یاد آگیا ہے۔ لیکن ان شعاعوں پر تو ابھی کام ہو رہا ہے اور ابھی وہ لوگ بھی ابتدائی کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ ابھی اسے سالڈ پراسس میں تو لایا ہی نہیں جا سکتا۔ پھر انہیں یہاں کس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے"۔

"اس بات پر تو مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے۔ لیکن میں نے چیک کر لیا ہے۔ انہیں بہرحال استعمال کیا گیا ہے۔ میں نے صرف یہ پوچھنے کے لئے آپ سے بات کی ہے کہ فائل "ایم وی" پر ابھی کام ہو رہا ہے یا مکمل ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس پر کام زیرو لیبارٹری میں اس فارمولے کا خالق سائنس دان

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ڈاکٹر عالم رضا کر رہا تھا۔ زیرو لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر سلطان صاحب ہیں۔ ان سے معلوم کرنا پڑے گا"...... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ ان سے تفصیلات خود پوچھ لیں اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم کریں کہ یہ فارمولا کیسے لیک آؤٹ ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیک آؤٹ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ یہ انتہائی اہم ترین اور خفیہ فارمولا ہے۔ یہ کیسے لیک آؤٹ ہو سکتا ہے اس کے تحت ایک ایسا حفاظتی دفاعی نظام تیار کیا جا سکتا ہے جس پر دنیا کا کوئی اسلحہ چاہے وہ بارودی ہو، شعاعی ہو یا جراثیمی کسی صورت بھی اثر انداز نہیں ہو سکتا"...... سرداور نے جواب دیا۔

"تو پھر اس کی نقل حاصل کرنے والوں کو اس کا علم کیسے ہو گیا۔ یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی اور نہ صرف انہیں اس کے بارے میں علم ہے بلکہ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ یہ فارمولا سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر میں محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں واقعی یہ بات غور طلب ہے۔ تم ایسا کرو کہ آدھے گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کرنا۔ میں اس سلسلہ میں معلومات حاصل کرتا ں"...... سرداور نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"لیکن عمران صاحب یہ لوگ کون ہو سکتے ہیں"...... بلیک زیرو نے عمران کے رسیور رکھتے ہی اس سے مخاطب ہو کر کہا وہ اس دوران آپریشن روم میں اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"یہ کام بلیک تھنڈر کا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"بلیک تھنڈر۔ آپ نے یہ اندازہ کس طرح لگایا ہے"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دنیا میں صرف وہی ایک ایسی تنظیم ہے جو انتہائی جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال کرتی ہے۔ اب دیکھو ناقابل تسخیر سائنسی حفاظتی نظام کو کس طرح اس انداز میں معطل کیا گیا کہ فائل آپریٹنگ مشین ویسے ہی آن رہی ہے۔ دروازے بغیر کسی جدوجہد کے کھولے گئے ہیں۔ فائل روم کا حفاظتی نظام بھی آف کیا گیا۔ الماری کو بغیر چھیڑے کھولا گیا۔ فائلوں کا حفاظتی انتظام آف کیا گیا۔ فائل باہر نکالی گئی۔ اس کی انتہائی جدید ترین شعاعوں کی مدد سے کاپی بنائی گئی۔ پھر وہ واپس گئے۔ تمام دروازے دوبارہ بند ہوئے۔ تمام نظام دوبارہ آن ہوا۔ نہ کوئی الارم بجا۔ نہ تمہیں پتہ چلا۔ اب تمہاری رات والی کیفیت بھی سمجھ میں آ رہی ہے۔ اس وقت جب تم نے یہ آوازیں سنیں اس وقت مجرم اندر اپنے کام میں مصروف تھے۔ یہ ساری باتیں اس طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ انتہائی جدید ترین ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ سوزین کا یہاں آنا۔ بلیک تھنڈر کا نام لینا۔ سر لیفٹنٹ ہیروفین کا نام استعمال کرنا۔ اور بے سروپا کہانیاں سنانا۔ یہ سب ہی اس طرف اشارہ کرتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کا انداز درست ہو سکتا ہے۔ لیکن سوزین کی اس لایعنی اور

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

فضول گفتگو کا آپ اس معاملے سے لنک کیسے جوڑیں گے"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کوئی نہ کوئی لنک بہرحال ہو گا اور اب تو مجھے اس کارڈ کے بارے میں بھی شک ہونے لگا ہے۔ اس کارڈ کے رنگ یہاں اچانک پھیکے پڑ گئے۔ یہ سب بہرحال کسی ایسے پراسرار کھیل کا حصہ ہیں جسے ہم سمجھ ہی نہیں سکے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب یہ فارمولا آپ واپس حاصل کریں گے"۔۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو اسی لئے میں نے سرداور سے بات کی ہے۔ تاکہ اس کی صحیح اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔ اگر واقعی اسے بلیک تھنڈر نے اڑایا ہے تو پھر اس کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بلیک تھنڈر سے یہ فارمولا اور کوئی ملک حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر کسی اور نے اڑایا ہے تو پھر لامحالہ اس واپس حاصل کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"نہیں عمران صاحب یہ فارمولا پاکیشیا کی ملکیت ہے۔ اسے ہر صورت میں واپس لانا ہو گا۔ چاہے اسے کسی نے بھی اڑایا ہو"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران نے بجائے جواب دینے کے کرسی سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں پھر آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور سرداور کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"بغیر سر کے آپ کیسے بول لیتے ہیں۔ کیا یہ کسی نئی سائنسی ایجاد کی وجہ سے ممکن ہوا ہے"۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران تم۔ میں تمہاری طرف سے کال کا منتظر تھا۔ انتہائی ہولناک انکشاف ہوا ہے۔ "ایم ڈی" منصوبے کے خالق اور اس پر کام کرنے والا سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا ناراک میں ہونے والی ایک بین الاقوامی سائنسی کانفرنس میں شرکت کے لئے گیا۔ اس کانفرنس سے واپسی پر جب وہ واپس پاکیشیا آ رہا تھا تو جہاز کریش ہو گیا۔ اور اس جہاز کے تمام مسافر ہلاک ہو گئے۔ لیکن یہ حادثہ اس قدر شدید تھا کہ جہاں جہاز کریش ہو کر گرا وہاں سے ایک لاش بھی نہیں مل سکی۔ لیکن انکوائری سے یہ بات البتہ حتمی طور پر معلوم ہو چکی ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا مسافروں میں شامل تھے"۔۔۔۔۔۔۔ سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ تو بے حد اہم بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کیا گیا ہے اور پھر یہ فارمولا حاصل کیا گیا ہے اور اس سے یہ بھی بات ظاہر ہوتی ہے کہ اس سائنسی کانفرنس میں ہی ڈاکٹر عالم رضا نے اس فارمولے کے بارے میں کسی جگہ بات کر دی ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران بیٹے تم اس کے اغوا کی بات کر رہے ہو جب کہ وہ

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہلاک ہو چکا ہے"...... سرداور نے کہا۔

" سرداور جس تنظیم نے یہ فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے اڑایا ہے۔اس کے لئے یہ بڑی معمولی سی بات ہے کہ وہ ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کرے اور اس اغوا کو چھپانے کے لئے کسی جہاز کو کریش کرا دے۔اور مسافروں کی فہرست میں ڈاکٹر عالم رضا کا نام بھی شامل کرا دے۔بہرحال میں اس کی خود انکوائری کروں گا اور اگر ڈاکٹر عالم رضا زندہ ہے تو پھر اسے واپس حاصل کرنا ہمارا فرض بن جاتا ہے"...... عمران انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں اگر وہ زندہ ہے تو پھر اسے ہر صورت میں واپس ہونا چاہئیے۔ ایک تو اس لئے کہ وہ پاکیشیا کا انتہائی ہونہار اور قابل فخر سائنس دان ہے اور دوسرا اس لئے کہ اس کی وفات کے بعد اس منصوبے پر اس طرح کام نہیں ہو پا رہا جس طرح اس کی زندگی میں ہو رہا تھا۔ بلکہ یوں سمجھو کہ یہ اہم ترین سائنسی کام جس سے پاکیشیا کی سلامتی کو فول پروف انداز میں تحفظ دیا جا سکتا تھا ایک لحاظ سے تعطل کا شکار ہو کر رہ گیا ہے۔اگر ڈاکٹر عالم رضا واپس آجاتا ہے تو یہ پاکیشیا کی سلامتی کے لئے بھی انتہائی فائدہ مند ثابت ہو گا"...... سرداور نے جواب دیا۔

" مجھے معلوم ہے۔لیکن کیا ڈاکٹر عالم رضا کے بارے میں تفصیلی معلومات مل جائیں گی۔خاص طور پر اس کی تازہ ترین تصویر"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں اس کی مکمل فائل وزارت دفاع میں موجود ہو گی۔وہاں سے

مل سکتی ہے"...... سرداور نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔شکریہ۔خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" پی۔اے ٹو سیکرٹری خارجہ"...... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

" کمال ہے۔سر علیحدہ کمرے میں اور پیر علیحدہ کمرے میں۔ حیرت ہے۔کیا سائنس اس قدر ترقی کر گئی ہے کہ اب انسان کے اعضا علیحدہ علیحدہ رکھے جا سکتے ہیں اور پھر پیر بھی ایسا کہ بول بھی سکے۔ ویری گڈ"...... عمران نے اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ عمران صاحب آپ۔لیکن یہ پیر اور سر والی بات میری سمجھ میں نہیں آئی"...... دوسری طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اچھا تو پیر میں سمجھ والا خانہ بھی ہے۔یعنی عقل بھی ہے۔ ویری گڈ پھر تو پرانا محاورہ واقعی درست ثابت ہو گیا کہ عقل پیر کے ٹخنے میں چلی جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو پی۔اے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" آپ نے مجھے پیر کس حیثیت سے بنا دیا۔ سر سلطان کی حد تک تو درست ہے کہ وہ سر ہیں"...... پی۔اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تم نے خود ہی تو تعارف کرایا ہے۔پی اے اور پی اے کو ملاؤ تو پا بنتا ہے اور پا فارسی زبان میں پیر کو ہی کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

پی اے کا فارسی ترجمہ پا۔ اور اس فارسی پا کا مقامی زبان میں ترجمہ پیر ہی
بنتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس بار پی
اے پہلے سے بھی زیادہ زور دار آواز میں ہنس پڑا۔
"کوئی کام تو اس سر کے لئے بھی رہنے دو۔ بول بھی تم رہے ہو۔
عقل بھی تمہارے پاس ہے اور اب اس طرح اونچے اونچے قہقہے بھی
تم ہی مار رہے ہو تو پھر یہ بیچارہ سر کیا کرے گا۔ کیا صرف ہاں اور ناں
میں ہلتا ہی رہ جائے گا"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"بہتر عمران صاحب آپ سر سے ہی بات کر لیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ دوسری
طرف سے پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔
"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد
سر سلطان کی آواز سنائی دی۔
"بغیر سر کے سلطان تو پھر تاج شاہی آپ کہاں رکھتے ہوں گے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ عمران تم۔ ایک تو یہ پی اے بتاتا ہی نہیں کہ تم بات کر
رہے ہو۔ تاکہ میں اپنے نام کے ساتھ سارے القابات لگا لیا کروں"۔
سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔
"اچھا۔ سر کے علاوہ بھی القابات ہیں آپ کے پاس۔ مجھے تو آپ
نے آج سے پہلے بتایا ہی نہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے حیرت کا اظہار کرتے
ہوئے کہا۔
"ایک اس سر نے ہی عذاب میں ڈال رکھا ہے مجھے۔ دوسرے

القابات تمہیں بتا کر میں نے اور مصیبت مول لینی ہے"۔ سر سلطان
نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"مصیبت تو بڑی سستی مل جائے گی۔ اس لئے آپ ضرور مول لیجئے
اگر رقم کم پڑ جائے تو آپ میرے باورچی آغا سلیمان پاشا سے بات کر
سکتے ہیں وہ ادھار لینے میں بے پناہ مہارت رکھتا ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران کی
زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی۔
"اوکے۔ میں بات کر لوں گا جب ضرورت پڑی۔ خدا حافظ"۔
دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا۔
"ارے ارے کمال ہے۔ اس قدر جلدی۔ آغا سلیمان پاشا اتنی
آسانی سے تھوڑا مل جائے گا۔ پہلے آپ اس کے مالک علی عمران۔ ایم
ایس سی۔ ڈی ایس سی آکسن سے بات کریں گے۔ اس کی منت کریں
گے کہ وہ آپ کو آغا سلیمان پاشا سے بات کرنے کا وقت لے دے۔
اور ظاہر ہے آج کل کے زمانے میں وقت سب سے زیادہ قیمتی ہو چکا
ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
"صرف تمہارا ہی نہیں میرا بھی وقت قیمتی ہے"۔۔۔۔۔۔۔۔ سر سلطان
نے اسے درمیان میں ہی ٹوکتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"اچھا پھر تو آپ مصیبت خرید ہی لیں گے۔ لیکن فی الحال ایک کام
کیجئے۔ وزارت دفاع سے فوری طور پر بظاہر مرحوم سائنس دان ڈاکٹر
عالم رضا کی پرسنل فائل منگوا کر آغا سلیمان پاشا کو بھجوا دیجئے"۔ عمران
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

www.paksociety.com

"بظاہر مرحوم سائنس دان"...... سر سلطان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں پاکیشیا نے تو اسے مرحومین کی صف میں شامل کر رکھا ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ وہ مرحوم نہیں بلکہ پاکیشیا آنے سے محروم ہے۔ اور میں اس کی یہ محرومی دور کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا الجھی ہوئی بات کر رہے ہو۔ سیدھی طرح کیوں نہیں بتاتے۔ کیا چکر ہے"...... سر سلطان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چکر سیدھا ہو ہی نہیں سکتا وہ تو گول ہو گا۔ آپ نے اگر اسے سیدھا کرنا چاہا تو آپ بھی چکر کھا جائیں گے"...... عمران بھلا کہاں اتنی آسانی سے باز آنے والا تھا اور دوسری طرف سے یکلخت رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب آپ جس انداز میں کام کر رہے ہیں۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اس فارمولے کی واپسی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ جن لوگوں نے اسے یہاں سے رات کو اڑایا ہے وہ ابھی ملک سے باہر نہیں گئے ہوں گے انہیں چیک کیا جا سکتا ہے"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ان کے بوٹوں کے تلوں کے نشانات ہی ہیں ہمارے پاس ان کے فوٹو گرافس بنوا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھجوا دو تاکہ ائیرپورٹ اور دوسرے ملک سے باہر جانے والے راستوں پر ہر آدمی

کے بوٹ اتار کر ان کے تلے چیک کر سکیں۔ ہاں اگر ان لوگوں نے بوٹ تبدیل کر لئے تو پھر واقعی مسئلہ ہو جائے گا"...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ اب کبھی منہ ہی نہ کھولے گا

"منہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے خود ہی دیکھ لیا ہے کہ ان لوگوں نے تمہاری یہاں موجودگی اور اس قدر فول پروف حفاظتی انتظامات کے باوجود کس طرح فائل حاصل کر لی ہے اور نہ صرف حاصل کر لی ہے بلکہ ہمیں اس کا کسی طرح علم ہی نہ ہو سکتا۔ اگر نرسری میں ان کے قدموں کے نشانات سامنے نہ آتے اور تم رات کو اٹھ کر پریشان نہ ہوتے۔ انہوں نے یقیناً بے ہوش کر دینے والی کوئی گیس یہاں پھیلائی ہو گی۔ لیکن یہاں آپریشن روم میں اس کے اثرات بہت کم پہنچے ہوں گے۔ اس لئے تم مکمل طور بے ہوش نہیں ہوئے بلکہ صرف تمہارے ذہن اور اعصاب پر دباؤ پڑا۔ جس کی وجہ سے تمہیں بے چینی اور اضطراب کا احساس ہوا۔ نرسری میں انہوں نے احتیاط اس لئے نہ کی ہو گی کہ انہیں علم ہی نہ ہو گا کہ نرسری یا اس کے رہنے والوں کا تعلق اس عمارت سے ہی ہے اور اگر واقعی یہ کام بلیک تھنڈر کا ہے جس کا مجھے یقین ہے تو وہ لوگ آسانی سے ہاتھ بھی نہ آ سکیں گے۔ اب رہ گئی یہ بات کہ فارمولا بلیک تھنڈر کے پاس پہنچ جائے گا۔ تو جیسا میں نے پہلے بتایا ہے کہ اس سے پاکیشیا کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہاں اگر بلیک تھنڈر نے ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کرا لیا ہے تو

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

پھر یہ واقعی سیکرٹ سروس کا کیس بن جاتا ہے۔ ڈاکٹر عالم رضا
چاہے وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ہو اسے واپس لانا ہمارا فرض
ہے"........ عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب اصل میں یہ سوچ کر ہی میرا دماغ
پھٹنے لگتا ہے کہ انہوں نے دانش منزل سے بھی فارمولا اڑا لیا
ہے"........ بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ واقعی قابل تشویش بات ہے۔ میں اس بارے میں ضرور
سوچوں گا"........ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً
دس منٹ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر
رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"........ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران ہے یہاں"........ دوسری طرف
سے سرسلطان کی باوقار آواز سنائی دی۔

"نہ بھی ہو تو سلطان کے نادر شاہی حکم پر حاضر کیا جا سکتا ہے
جناب"۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا

"عمران بیٹے ڈاکٹر عالم کی فائل میرے پاس پہنچ گئی ہے۔ میں نے
اپنا ایک آدمی خصوصی طور پر بھیج کر فوری منگوائی ہے۔ لیکن اس کے
متعلق تو بتایا گیا ہے کہ یہ جہاز کے کریش میں ہلاک ہو گئے تھے
پھر"۔ سرسلطان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں بتایا تو یہی جاتا ہے لیکن مجھے کچھ شواہد ایسے ملے ہیں جن

ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں اغوا کیا گیا ہے اور اس اغوا کو چھپانے کے لئے
جہاز کریش کر دیا گیا ہے"........ عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

"اوہ کس نے ایسا کیا ہے اور کیوں"........ سرسلطان نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک خفیہ بین الاقوامی تنظیم ہے بلیک تھنڈر۔ یہ شاید اس کا
کام ہے اور اغوا اس لئے کرایا گیا ہے کہ وہ پاکیشیا میں ایک فول
پروف دفاعی نظام کے فارمولے پر کام کر رہے تھے"........ عمران نے
جواب دیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ لیکن وہ فارمولا تو یہاں ہو گا بلکہ یقیناً
تمہارے پاس دانش منزل میں ہو گا اور ایسے فارمولے کسی سائنسدان
کو زبانی تو یاد نہیں ہوتے پھر ڈاکٹر عالم کو اغوا کر کے وہ کیا کریں
گے"........ سرسلطان کے لہجے میں بے پناہ حیرت امڈ آئی تھی اور عمران
نے انہیں جواب میں پوری تفصیل بتا دی۔

"انتہائی حیرت انگیز بات ہے یہ۔ اس کا تو مطلب ہے کہ اب
دانش منزل بھی محفوظ نہ رہی"........ سرسلطان نے انتہائی تشویش
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن صرف بلیک تھنڈر کے لئے دوسری تنظیموں کے لئے
نہیں۔ اب ایک تو مجھے اس واقعہ کو سامنے رکھ کر اس کے انتظامات
میں تبدیلی لانی پڑے گی اور دوسرا اس ایجنٹ کو جس نے یہ واردات

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کی ہلاک کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اصل کارروائی تو اس ایجنٹ نے کی ہو گی
بلیک تھنڈر کو تو اس نے فارمولے کی کاپی بھیج دی ہے۔ آپ فائل
میرے فلیٹ پر بھجوا دیں"...... عمران نے کہا۔

"وہ تو میں نے بھجوا کر ہی تمہیں فون کیا تھا"...... سر سلطان نے
جواب دیا۔

"ٹھیک ہے شکریہ۔ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور کریڈل
دبا کر اس نے اپنے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی
آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ سر سلطان کا آدمی ایک فائل لے کر
تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ تم نے اس فائل کو فوری طور پر رانا ہاؤس
میرے پاس دانش منزل میں پہنچانا ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"بہتر جناب"...... دوسری طرف سے سلیمان نے جواب دیا اور
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے اگر اس سوزین کی زبان کھلوائی جائے تو اصل
آدمی سامنے آ جائیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"بلیک تھنڈر کچی گولیاں تو نہیں کھیلتی لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ
ضرور معلوم ہو جائے گا"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جوانا سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور پھر رسیور ایک طرف رکھے
جانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ماسٹر میں جوانا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جوانا کی
آواز سنائی دی۔

"جوانا ہوٹل شیرٹن جاؤ اور اس سوزین کو ساتھ لے کر رانا ہاؤس آ
جاؤ۔ اگر وہ رضامندی سے نہ آئے تو پھر اسے اغوا کر کے لے آنا۔ لیکن
میں بہرحال اسے فوراً رانا ہاؤس میں دیکھنا چاہتا ہوں"...... عمران
نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... دوسری طرف سے جوانا نے کہا۔

"جب وہ رانا ہاؤس پہنچ جائے تو مجھے سپیشل فون پر کال کر کے بتا
دینا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد مخصوص
سیٹی کی آواز سنائی دی اور عمران اور بلیک زیرو دونوں چونک پڑے۔
کیونکہ یہ آواز اس خصوصی سسٹم کی تھی جس کے تحت دروازے سے
کوئی پیکٹ وغیرہ اندر پہنچانے کے لئے نصب تھا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ
سلیمان نے فائل گیٹ کے ساتھ موجود خصوصی خلا سے اندر بھجوائی ہو
گی۔ جب سیٹی کی آواز ختم ہو گئی تو بلیک زیرو نے میز کی نچلی دراز
کھولی اور اس میں موجود ایک پیکٹ نکالا کر اس نے عمران کی طرف

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بڑھا دیا۔ یہ بند پیکٹ تھا اور اس کے کنارے باقاعدہ سیلڈ تھے۔ عمران نے میز پر موجود پیپر کٹر اٹھایا اور اس کی مدد سے اس پیکٹ کی ایک سائیڈ کھول دی۔ اندر فائل موجود تھی۔ عمران نے اسے باہر نکال کر کھولا اور اس کو پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ پھر اس نے فائل میں موجود ایک تصویر اتاری اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

"یہ فائل رکھ لو۔ ہو سکتا ہے بعد میں اس کی ضرورت پڑ جائے"۔ عمران نے فائل بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور فائل لے کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر"...... دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا رہا"...... عمران نے کہا۔

"سوزین رانا ہاؤس میں پہنچ گئی ہے ماسٹر"۔ جوانا نے جواب دیا۔

"کس انداز میں پہنچی ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں ہوٹل گیا باس تو وہ سیر کے لئے کمرے سے باہر نکل رہی تھی میں نے اسے کہا کہ آپ نے مجھے اسے سیر کرانے کے لئے بھجوایا ہے تو وہ میرے ساتھ خوشی سے چل پڑی۔ میں نے اسے بتایا کہ رانا ہاؤس میں میرے ذاتی کاغذات رہ گئے ہیں وہ لے لیں چنانچہ میں اسے لے کر

یہاں آ گیا ہوں۔ اب وہ سٹنگ روم میں موجود ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔

"جوزف سے کہو اسے گیس کی مدد سے بے ہوش کر کے بلیک روم پہنچا دے میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں ہو سکتا ہے کہ سوزین سے کچھ معلومات مل جائیں۔ اس کے بعد اس مشن پر باقاعدگی سے کام شروع کروں گا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کار لئے دانش منزل سے نکلا اور رانا ہاؤس کی طرف بڑھا چلا گیا۔

"کیا ہوا جوزف"...... عمران نے کار رانا ہاؤس کے پورچ میں روک کر اترتے ہوئے جوزف سے پوچھا جو پھاٹک بند کر کے واپس پورچ کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

"اس لڑکی کے بارے میں پوچھ رہے ہیں ناں آپ"۔ برآمدے میں کھڑے ہوئے جوانا نے پوچھا۔

"ہاں"...... عمران نے مڑ کر کہا۔

"جوزف نے اسے بے ہوش کر کے بلیک روم میں راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا ہے"...... جوانا نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوزف بھی پہنچ گیا۔

"اب اس لڑکی کا کیا کرنا ہے باس"...... جوزف نے کہا۔

"جو لڑکیوں کا کیا جاتا ہے۔ میرا مطلب ہے عزت احترام تکریم۔ آخر صنف نازک ہے اور پھر یہ بھی جوانا کی ہم قوم"...... عمران نے

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور
اس کے پیچھے تھے۔
"اسے اب ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے بلیک روم میں
کر کرسی گھسیٹ کر بے ہوش سوزین کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔
"یس باس"...... جوزف نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹی
شیشی نکال کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور شیشی کا دہانہ اس
سوزین کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحے ایسا کرنے کے بعد اس نے شیشی
کو ہٹایا اور ڈھکن بند کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔
"اب جا کر باتھ روم سے یا گٹر میں سے کوئی انتہائی مکروہ قسم کا
پکڑ لاؤ۔ اس کے جسم میں دھاگہ باندھ دینا"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیڑا کیا مطلب"...... جوزف نے چونک کر حیرت بھرے
میں کہا۔
"میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ماسٹر۔ یہ عورتیں واقعی ایسے کیڑو
سے انتہائی خوفزدہ ہو جاتی ہیں۔ میں لے آتا ہوں"...... جوانا
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ اسی لمحے سوزین
کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر پوری طرح ہوش میں آتے
اس نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں سامنے بیٹھے ہوئے عمران
طرف دیکھا۔
"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ تم نے مجھے اس طرح جکڑ کیوں رکھا

ہے"...... سوزین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کے لہجے میں
تلخی نمایاں تھی۔
"تاکہ تم مجھے بتا سکو کہ بلیک تھنڈر کا سپر لیفٹیننٹ بیروفین کہاں
ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"بیروفین کہاں ہے۔ کیا مطلب مجھے کیا معلوم۔ میں نے تو صرف
اس کا نام سنا ہوا ہے۔ اور بس"...... سوزین نے جواب دیا اور عمران
اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے۔
"دیکھو سوزین بیروفین نے پاکیشیا میں ایک خوفناک واردات
کرنے کی کوشش کی ہے اور چونکہ اس واردات کا تعلق پاکیشیا کی
سلامتی سے ہے۔ اس لئے میں بیروفین کو فوری طور پر اور ہر قیمت پر
اس کے بل سے باہر نکالنا چاہتا ہوں"...... عمران نے اسی طرح
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"مجھے واقعی کچھ نہیں معلوم"...... سوزین نے کہا۔
"چلو جو کچھ تمہیں معلوم ہے تم وہ بتا دو"...... عمران نے کہا۔
"مجھے جو کچھ معلوم تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا تھا"...... سوزین
نے کہا۔
"تمہاری بتائی ہوئی ساری باتیں غلط ثابت ہوئی ہیں اور یہ سن لو
میں تو پھر بھی خواتین کا لحاظ کر جاتا ہوں لیکن یہ جوزف اور جوانا قطعی
لحاظ نہیں کرتے۔ اس لئے اب تم بتاؤ گی کہ تمہیں کس لئے یہاں بھیجا
گیا۔ کارڈ جو تمہارے بیگ میں موجود تھا اس کا کیا مصرف ہے اور تم

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نے یہ ساری کارروائی تم مین سے۔ یعنی خط لے کر آنا مجھ سے ملنا اور پھر مجھے سروپا کہانیاں سنانے کا تمہارا اصل مقصد کیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"کوئی مقصد نہ تھا۔ میں تو یہاں صرف تم سے ملنے اور پاکیشیا کی سیر کرنے آئی تھی"...... سوزین نے جواب دیا۔

"باس آپ مجھے اجازت دیں ابھی یہ سب کچھ بول پڑے گی"۔ جوزف نے غراتے ہوئے کہا۔

"نہیں تمہارا نمبر بعد میں آئے گا۔ پہلے میں چاہتا ہوں کہ اس کا ہم قوم جوانا اس کے ساتھ کارروائی کرے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب تم کس کارروائی کی بات کر رہے ہو"۔ سوزین نے چونک کر کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا تمہیں"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے جوانا کمرے میں داخل ہوا۔ اس کا ایک ہاتھ اس کے عقب میں تھا اور چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

"کیا ہوا جوانا"...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے ماسٹر"...... جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پہلے مس سوزین کو اسے اچھی طرح دیکھنے دو پھر اسے مس سوزین کی گردن کے عقبی حصے میں لباس کے اندر چھوڑ دو"۔ عمران نے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سوزین کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... سوزین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے مین کہا تو اسی لمحے جوانا نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک دھاگے کے ساتھ ایک انتہائی مکروہ شکل کا کیڑا بندھا ہوا مسلسل ہل رہا تھا۔ اس کیڑے کو دیکھتے ہی سوزین کے چہرے کا رنگ یکلخت بدل گیا۔ اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔

"اب اسے سوزین پر چھوڑ دو"...... عمران نے کہا تو سوزین نے بے اختیار آنکھیں کھولیں اور پھر وہ چیخ پڑی۔

"نہیں نہیں ایسا مت کرنا ایسا مت کرنا"...... سوزین نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم مسلسل جھٹکے کھانے لگا تھا۔ جب کہ جوانا نے کیڑے کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیا۔

"اچھی طرح دیکھ لو اسے۔ اب یہ تمہارے نازک جسم کی سیر کرے گا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ انتہائی زہریلا کیڑا ہے۔ جہاں جہاں سے یہ گزرے گا۔ وہاں وہاں کا گوشت ہی سڑ جائے گا"...... جوانا نے خشک لہجے میں کہا۔

"ہٹاؤ ہٹاؤ۔ اسے ہٹاؤ۔ فار گاڈ سیک ہٹاؤ اسے۔ پلیز پلیز"۔ سوزین نے آنکھیں بند کر کے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل کرو جوانا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے کہا اور سوزین کا سر ایک ہاتھ سے پکڑ کر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اس نے دوسرے ہاتھ میں دھاگے سے لٹکے ہوئے کپڑے کو سوزین کی گردن کے عقبی حصے پر رکھ دیا۔

"ہٹاؤ میں بتاتی ہوں ہٹاؤ اسے"...... سوزین نے پوری قوت سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا جسم اب اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا انتہائی تیز بخار ہو گیا ہو۔

"فی الحال ہٹا لو اور خود سوزین کے عقب میں چلے جاؤ"۔ عمران نے کہا اور جوانا نے کپڑے کو دھاگے کی مدد سے اٹھایا اور پھر گھوم کر وہ سوزین کے عقب میں پہنچ گیا۔ سوزین بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

"جو کچھ جانتی ہو بتا دو سوزین ورنہ یہ کپڑے والی بات تو معمولی ہے۔ یہ لوگ تو تمہارے چہرے پر تیزاب کی پوری بوتل بھی انڈیلنے سے باز نہ آئیں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"پپ پپ پہلے وعدہ کرو کہ مجھے کچھ نہ کہو گے"...... سوزین نے زبان کو ہونٹوں پر پھیرتے ہوئے کہا۔

"تم ایک معمولی سا مہرہ ہو اور میں معمولی مہروں کو توڑنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا باس ہیروفین کا دوست ہے۔ اس لئے ہیروفین جب بھی ناراک آتا ہے وہ مجھ سے بھی ضرور ملتا ہے۔ اس بار ہیروفین ناراک آیا تو وہ براہ راست رات کو میرے فلیٹ پر آ گیا۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر میں اس کا ایک معمولی سا کام کروں تو وہ مجھے اس کا کثیر معاوضہ دے

گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے پیشگی کے طور پر مجھے ایک لاکھ ڈالر دے دیئے۔ میرے لئے ایک لاکھ ڈالر بہت بڑی رقم ہے۔ میں نے اس سے کام پوچھا تو اس نے مجھے تمہارے متعلق تفصیل سے بتا دیا۔ اس نے کہا کہ میں پاکیشیا جا کر تم سے ملوں اور ایسی الٹی سیدھی باتیں کروں کہ تم ذہنی طور پر الجھ جاؤ۔ اس نے مجھے وہ تصویر والا کارڈ دیا کہ میں اسے اپنے بیگ کے خانے میں ڈال لوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ میری الٹی سیدھی باتوں کی وجہ سے لامحالہ تم میری طرف سے مشکوک ہو جاؤ گے۔ اور پھر تم اپنی فطرت کے مطابق میرے سامان کی تلاشی لو گے اور جب تمہیں یہ کارڈ نظر آئے گا تو تم یہ کارڈ چیک کرنے کے لئے اپنے ساتھ لے جاؤ گے۔ اور بس میرا کام ختم۔ اس کے بعد میں جب چاہوں واپس ناراک آ جاؤں۔ میں نے اس سے اس ساری کارروائی کا مقصد پوچھا تو اس نے صرف اتنا بتایا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنا ہے اور اس کے خیال کے مطابق تمہارا تعلق بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ اس لئے تم اس کارڈ سمیت یا تو سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر جاؤ گے یا سیکرٹ سروس کے کسی رکن سے ملو گے۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا اور پھر اگر تم ہیڈ کوارٹر گئے تو اس کا کام ہو جائے گا اور اگر تم کسی سیکرٹ سروس کے رکن سے ملے تو وہ اس رکن کے ذریعے ہیڈ کوارٹر ٹریس کر لے گا"۔ سوزین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم ٹرومین کا رقعہ لے کر آئی تھیں"...... عمران نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"یہاں اس کا مشورہ بھی بیروفین نے ہی دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ اگر میں ویسے ہی تم سے جا کر ملی تو تم بجائے ذہنی طور پر الجھنے کے براہ راست مجھ سے ہی مشکوک ہو جاؤ گے اور پھر ہو سکتا ہے کہ تم کوئی الٹی کارروائی کرو۔ جب کہ ثروین اور تمہاری دوستی ہے۔ ثروین کے حوالے سے ملنے پر تم مشکوک نہ ہو گے۔ ثروین میرا بھی دوست تھا۔ اسے میں نے بھائی کی گمشدگی کی کہانی سنائی تو اس نے مجھے تمہارے نام رقعہ دے دیا اور میں کارڈ بیگ میں رکھ کر پاکیشیا پہنچ گئی۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا اس کے متعلق تم جانتے ہو"........ سوزین نے جواب دیا۔

"اس کارڈ کی کیا اہمیت تھی"........ عمران نے کہا۔

"بیروفین نے مجھے سرسری طور پر بتایا تھا کہ اس کارڈ میں کوئی ایسی شعاعیں بند ہیں جن کی مدد سے وہ ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کو کسی مشین پر چیک کر سکے گا اور جب چاہے گا اسے آف کر دے گا"........ سوزین نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس بیروفین کا حلیہ بتاؤ"........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا اور سوزین نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"یہاں آنے کے بعد کب بیروفین نے تم سے رابطہ قائم کیا تھا"۔ عمران نے پوچھا۔

"نہ اس نے رابطہ کیا اور نہ اس نے کرنا تھا۔ اس نے یہی کہا تھا کہ

وہ مجھ سے کسی قسم کا کوئی تعلق یا رابطہ قائم نہیں کرے گا۔ تاکہ اگر تم چاہو بھی تو مجھ سے اس کے متعلق کچھ نہ پوچھ سکو"........ سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ناراک میں رہتا ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اس نے کبھی بتایا ہی نہیں اور نہ میں نے کبھی پوچھا۔ باس سے ملنے بھی وہ کبھی کبھار ہی آتا ہے اور مجھ سے بھی"۔ سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے باس کا فون نمبر کیا ہے"........ عمران نے پوچھا تو سوزین نے فون نمبر بتا دیا۔

"کارڈلیس فون لے آؤ"........ عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون تھا۔

"سنو سوزین اگر تم زندہ واپس جانا چاہتی ہو تو تم نے اپنے باس سے یہ بات اگلوانی ہے کہ بیروفین کی مستقل رہائش کہاں ہے یا اس کا کوئی مستقل فون نمبر۔ کوئی مستقل اڈہ وغیرہ کوئی ایسا کلیو تم نے حاصل کرنا ہے جس سے میں اس بیروفین تک پہنچ سکوں"........ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں کوشش کرتی ہوں"........ سوزین نے جواب دیا اور عمران نے ایکریمیا اور ناراک کا رابطہ نمبر پریس کرنے کے ساتھ ساتھ سوزین کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کی آواز سنائی دی تو عمران نے لاؤڈر کا بٹن آن کر کے جوزف کی طرف بڑھا دیا۔ جوزف نے اسے سوزین کے کان سے لگا دیا۔

"یس اسپائسو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میگی سوزین بول رہی ہوں۔ اسپائسو سے بات کراؤ"۔ سوزین نے کہا۔

"آپ کہاں سے بات کر رہی ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"پاکیشیا کے دارالحکومت سے۔ میں یہاں آئی ہوئی ہوں"۔ سوزین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سوزین ڈیر میں اسپائسو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"اسپائسو ڈیر میں پروگرام کے مطابق پاکیشیا پہنچ گئی اور میں نے پروگرام کے مطابق اپنا رول بھی نبھا دیا ہے لیکن بیروفین نے مجھ سے رابطہ ہی نہیں کیا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ رابطہ کرے گا۔ وہ شاید پاکیشیا آیا ہی نہیں ورنہ وہ ضرور مجھ سے رابطہ کرتا۔ اس نے کوئی فون نمبر بھی نہ دیا تھا"...... سوزین نے کہا۔

"بیروفین وانڈا اور راگر کے ساتھ پاکیشیا گیا ہوا ہے اتنا تو مجھے علم ہے۔ اس کے علاوہ مجھے کیا معلوم ہو سکتا ہے۔ تم نے اپنا کام کر لیا ہے

تو تم واپس آ جاؤ۔ بیروفین جانے اور اس کا کام"...... اسپائسو نے جواب دیا۔

"لیکن ہو سکتا ہے اس کا کام مکمل نہ ہوا ہو۔ کیونکہ اس نے کہا تھا کہ جب کام ہو جائے گا تو وہ کارڈ آف کر دے گا۔ لیکن ابھی تک کارڈ ہی آف نہیں ہوا۔ اب میں آ جاؤں اور اس کا کام نہ ہوا تو پھر کیا ہو گا۔ تم مجھے اس کا کوئی فون نمبر یا پتہ بتا دو۔ تاکہ میں اس سے بات کر کے کنفرم کر لوں"...... سوزین نے کہا۔

"مجھے تو اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ ویسے وہ مشن کے دوران کچھ بتاتا بھی نہیں ہے"...... اسپائسو نے جواب دیا۔

"اس کا ناراک میں فون نمبر یا پتہ بتا دو ہو سکتا ہے وہ واپس پہنچ گیا ہو۔ میں وہاں اس سے بات کر لیتی ہوں"...... سوزین نے جواب دیا

"وہ ناراک میں نہیں ولنگٹن میں رہتا ہے یہاں تو وہ کبھی کبھار ہی کام سے آتا ہے اور کہاں رہتا ہے اور اس کا کیا فون نمبر ہے۔ اس کا بھی مجھے علم نہیں ہے۔ البتہ صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ ولنگٹن کی سب سے مشہور گولڈن بار کا مالک ہے اور اکثر وہ وہیں اٹھتا بیٹھتا ہے تم وہاں فون کر کے بات کر لو"...... اسپائسو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر بتا دو"...... سوزین نے کہا اور دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے میں کوشش کرتی ہوں۔ گڈ بائی"...... سوزین نے کہا تو جوزف نے فون آف کر دیا اور پھر فون پیس لا کر عمران کو دے دیا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران نے اس بار ایکریمیا کے رابطہ نمبر کے بعد ونگٹن کا رابطہ نمبر پریس کیا اور پھر اسپائسو کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا اور فون ایک بار پھر جوزف کے ہاتھ میں دے دیا۔ جوزف نے فون پیس دوبارہ سوزین کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بج رہی تھی۔

"یس گولڈن بار"...... چند لمحوں بعد رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں اسپائسو کلب ناراک کے چیف اسپائسو کی پرسنل سیکرٹری میگی سوزین بول رہی ہوں"...... سوزین نے پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ ناراک سے بات کر رہی ہیں"...... دوسری طرف سے بولنے والی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں میں پاکیشیا سے بات کر رہی ہوں"...... سوزین نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا فرمائیے"...... اس بار بولنے والی کے لہجے میں اطمینان تھا۔

"میں یہاں پاکیشیا میں بیروفین کے کام سے آئی ہوئی ہوں۔ ان سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ ان سے میری بات کرائیں"...... سوزین نے کہا۔

"سوری چیف یہاں موجود نہیں ہیں اور نہ ہمیں علم ہے کہ وہ کہاں ہیں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"شاید مینجر کو علم ہو۔ آپ کوشش تو کریں اس میں بیروفین کا ہی

فائدہ ہے"۔ سوزین نے کہا۔

"نہیں مس کسی کو بھی علم نہیں ہو سکتا۔ چیف بیروفین کبھی کسی کو بتا کر نہیں جاتے اور نہ کوئی ان سے پوچھنے کی جرأت کر سکتا ہے"۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جوزف نے فون پیس اس کے کان سے علیحدہ کیا اور اسے آف کر کے ایک طرف ہٹ گیا۔

"او کے۔ تم نے بہرحال تعاون کیا ہے۔ اس لئے تم زندہ رہو گی"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"مجھے رہا تو کرو"...... سوزین نے چیخ کر کہا لیکن عمران خاموشی سے باہر آ گیا۔ جوانا اور جوزف بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے باہر آ گئے۔

"اسے بے ہوش کر کے ابھی دو تین روز تک یہیں رانا ہاؤس میں رکھو۔ پھر بعد میں دیکھا جائے گا اور جوانا تم تیار ہو جاؤ۔ تمہیں میرے ساتھ ایکریمیا جانا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"کب ماسٹر"...... جوانا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے آج رات اور ہو سکتا ہے کل۔ بہرحال تم تیار رہو"۔ عمران نے کہا اور پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گیا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بیروفین نے کار ایک کمرشل پلازہ کی پارکنگ میں روکی اور پھر کا
سے اتر کر اس نے پارکنگ کارڈ حاصل کیا اور اطمینان سے چلتا ہ
پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ لفٹ کے ذری
چوتھی منزل پر پہنچ چکا تھا۔ پلازہ کی چوتھی منزل پر ایک بین الاقوا
تجارتی کمپنی کے دفاتر تھے۔ بیروفین منیجنگ ڈائریکٹر کے کمرے
دروازے پر جا کر رک گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اس کی سائیڈ پر ایک چھو
سی تپائی پر ایک سرخ رنگ کا فون رکھا ہوا تھا۔ بیروفین نے اس
رسیور اٹھایا اور جھک کر دو نمبر یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

"یس"...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"بیروفین برائے فائنل رپورٹ"...... بیروفین نے سپاٹ
میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"روم نمبر تھری"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بیروفین

خاموشی سے رسیور کریڈل پر رکھا اور اطمینان سے آگے بڑھ گیا۔
راہداری کے آخر میں ایک اور دروازہ تھا جس کے اوپر ٹوائلٹ کی پلیٹ
لگی ہوئی تھی۔ لیکن نیچے ایک کارڈ لٹک رہا تھا جس پر لکھا ہوا تھا کہ
ٹوائلٹ خراب ہونے کی وجہ سے بند ہے بیروفین نے اس پر تین بار
مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اندر واقعی
ایک ٹوائلٹ تھا جس کا فرش اکھڑا ہوا تھا اور باقی سامان بھی ٹوٹ کر
ادھر ادھر بکھرا پڑا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے مرمت کرتے کرتے کاریگر
کام چھوڑ کر چلے گئے ہوں۔ بیروفین کے اندر جاتے ہی دروازہ اس کے
عقب میں خود بخود بند ہو گیا۔ بیروفین نے ایک دیوار پر لگی ہوئی
ٹائلوں میں سے ایک ٹائل پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو چھت سے روشنی
کی تیز دھار سی نکل کر بیروفین پر پڑی اور پھر غائب ہو گئی۔ اس کے
ساتھ ہی ایک سائیڈ کی دیوار درمیان سے پھٹی اور خلا سا بن گیا۔
بیروفین اس خلا کو کراس کرتے ہوئے دوسری طرف راہداری میں پہنچ
گیا۔ راہداری دونوں اطراف سے بند تھی راہداری کے آخر میں بھی
ٹھوس دیوار تھی جیسے جیسے بیروفین اس راہداری میں سے گزرتا رہا
راہداری کی چھت پر لگے ہوئے مختلف رنگوں کے بلب تیزی سے جلتے
بجھتے رہے لیکن بیروفین اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے
اختتام پر موجود دیوار کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا۔

"کوڈ نمبر"...... دیوار میں بنے ہوئے ایک خانے سے ایک بھاری
سی آواز سنائی دی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تھرٹی ون ۔ تھرٹی تھری ۔ زیرو ڈبل ون"........ بیروفین نے جواب دیا۔

"سپیشل نمبر"........ وہی آواز سنائی دی۔

ایسٹ ونگ الیون الیون"........ بیروفین نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر ہٹتی چلی گئی اور بیروفین نے قدم آگے بڑھا دیئے۔ ایک بار پھر وہ ایک راہداری میں سے گزر رہا تھا لیکن یہ راہداری پہلے کی نسبت بہت چھوٹی تھی اور اس کے اختتام پر لکڑی کا ایک دروازہ موجود تھا۔ بیروفین نے آگے بڑھ کر مخصوص انداز میں تین بار دستک دی۔

"یس کم ان"...... وہی بھاری آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ بیروفین نے قدم آگے بڑھائے۔ یہ ایک خاصا بڑا اور وسیع کمرہ تھا جس میں ایک بہت بڑی اور انتہائی قیمتی دفتری میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بلڈاگ کی شکل والا بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کی سیاہ رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں لیکن سر انڈے کی طرح صاف تھا۔ اس کی کنپٹیوں پر ایک بھی بال نہ تھا۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگایا ہوا تھا اس کے جسم پر سفید رنگ کا سوٹ تھا۔ اس کے ساتھ اس نے گہرے سرخ رنگ کی ٹائی باندھ رکھی تھی۔

"آؤ بیروفین بیٹھو"....... اس گنجے نے سپاٹ لہجے میں کہا اور بیروفین سر ہلاتا ہوا میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"رپورٹ دو"........ گنجے نے کہا۔

"سوری مسٹر فورڈ میں سپر ایجنٹ ہوں اس لئے براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ہی رپورٹ دوں گا"........ بیروفین نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسٹ ونگ کا انچارج تو میں ہوں"........ گنجے فورڈ نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہوگے میں نے کب انکار کیا ہے"....... بیروفین نے جواب دیا تو گنجے فورڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر اس نے بیروفین کے سامنے رکھ دیا۔ بیروفین نے ڈبے پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو ڈبے میں سے بڑی رومانٹک سی موسیقی سنائی دینے لگی۔ چند لمحوں بعد موسیقی بند ہو گئی۔

"یس سیکشن ہیڈ کوارٹر فور"........ ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سپر ایجنٹ بیروفین فائنل رپورٹ مشن ڈبل سکس پاکیشیا"۔ بیروفین نے کہا۔

"انتظار کرو"........ دوسری طرف سے اسی مشینی آواز نے جواب دیا۔

"ہیلو بیروفین میں روبن بول رہا ہوں"........ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے میں خاصی بے تکلفی تھی۔

"روبن پاکیشیا مشن کی فائنل رپورٹ دینی تھی"......... بیروفین اب دیا۔

"ایک منٹ"........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور پھر چند

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ چیختی ہوئی آواز۔

" یس سر ایجنٹ کیا رپورٹ ہے"........ بولنے والی نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کامیابی میڈم۔ میں فارمولا ایم وی کی کاپی حاصل کرنے میں کامیاب رہا ہوں"........ بیروفین نے جواب دیا۔

" گڈ تفصیلی رپورٹ دو"........ دوسری طرف سے کہا گیا لیکن اس بار لہجہ نرم تھا اور بیروفین نے مختصر طور پر ساری کارروائی بتا دی۔

" تمام آلات جمع کرا دیئے ہیں"........ اس عورت نے پوچھا۔

" یس میڈم رسید میرے پاس موجود ہے"........ بیروفین نے جواب دیا۔

" اور فارمولا"........ میڈم نے پوچھا۔

" وہ سپیشل ایکس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اس کی رسید بھی میرے پاس موجود ہے"........ بیروفین نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

" دونوں رسیدیں فورڈ کو دے دو"........ اس عورت نے کہا اور بیروفین نے سہلاتے ہوئے جیب سے دو رسیدیں نکالیں اور سامنے بیٹھے ہوئے گنجے کے ہاتھ میں دے دیں۔

" یس مادام رسیدیں میں نے لے لی ہیں"........ گنجے نے کہا۔

" بیروفین اس لڑکی سوزین کو فوری طور پر ہلاک کرا دو"۔ میڈم نے کہا۔

" یس میڈم جیسے ہی وہ ناراک پہنچے گی۔ ہلاک کر دی جائے گی۔ یہ

تو پہلے ہی طے شدہ ہے"........ بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈبے میں سے دوبارہ موسیقی کی آواز نکلنے لگی تو بیروفین نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن آف کر دیا اور گنجے فورڈ نے ڈبہ اٹھایا اور اسے دوبارہ میز کی دراز میں رکھ دیا۔

" ہاں اب سناؤ فورڈ کیسے گزر رہی ہے"........ بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" شاندار۔ ویسے ایک بات ہے تمہاری جیسی شاندار نہیں گزر رہی تم تو پوری دنیا گھومتے رہتے ہو اور عیش کرتے ہو"........ فورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ سر ایجنٹ کے سلسلے میں جو تلخ بات چیت بیروفین اور گنجے فورڈ کے درمیان ہوئی تھی وہ کوڈ تھی۔ اس لئے ان کے درمیان اس وقت بڑے دوستانہ انداز میں باتیں ہو رہی تھیں۔

" تمہاری طرح یہاں بیٹھ کر حکم چلانے کا الگ مزہ ہے اور میری طرح فیلڈ میں کام کرنے کا الگ لطف ہے"........ بیروفین نے ہنستے ہوئے کہا۔

" سوزین کو تمہیں آتے ہوئے وہیں ہلاک کر دینا تھا"۔ اچانک فورڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" نہیں اس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس چونک پڑتی اور سیکشن ہیڈ کوارٹر ایسا نہیں چاہتا تھا"........ بیروفین نے جواب دیا۔

" یہی بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر آخر ان کو

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اس قدر ڈھیل کیوں دیتا ہے"......... فورڈ نے کہا۔
" سیکشن ہیڈ کوارٹر مین ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے ایسا کرتا ہے۔ تم
شاید علم نہیں کہ مین ہیڈ کوارٹر کی سیف لسٹ میں عمران کا نام شا
ہے اور ٹرومین کا بھی۔ انہیں اس لئے زندہ رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے
جب پوری دنیا پر بلیک تھنڈر کی حکومت ہو گی تو انہیں بلیک تھنڈ
میں شامل کر لیا جائے گا"......... بیروفین نے جواب دیا۔
" لیکن ایسا کب ہو گا۔ کئی سالوں سے تو میں بھی سن رہا ہوں"
فورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بیروفین بے اختیار ہنس پڑا
تمہارا کیا خیال ہے کہ پوری دنیا پر قبضہ کرنا اور پھر اسے مستق
قائم رکھنا آسان بات ہے۔ سپر پاورز کی فوجوں۔ ان کے ا
سٹوروں کو تباہ کرنا۔ ان کی طرف سے عوامی رد عمل کا مقابلہ کرنا۔
سب باتیں بہت مشکل ہیں۔ اگر ایک بھی جگہ قبضہ نہ ہو سکا یا قبضہ
مستقل نہ رکھا جا سکا تو ایک لمحے میں سارا کیا کرایا ختم بھی ہو سکتا
ہے"......... بیروفین نے جواب دیا اور فورڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" بہرحال میری طرف سے اس مشن پر کامیابی کی مبارکباد قبول
کرو"......... فورڈ نے کہا۔
" شکریہ ویسے یہ انتہائی آسان مشن رہا ہے۔ بس تھوڑی سی ذہانت
استعمال کی ہے۔ باقی کام تنظیم کی طرف سے دیئے گئے جدید ترین
آلات نے کر دیا ہے۔ اس طرح مشن مکمل ہو گیا ہے اور کسی کو کانوں
کان خبر تک نہیں ہو سکی اور نہ کبھی ہو سکے گی"......... بیروفین نے

اب دیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ فورڈ کوئی جواب دیتا۔ میز پر رکھے
ئے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور فورڈ نے چونک کر
سیور اٹھا لیا۔
" یس فورڈ بول رہا ہوں"......... فورڈ نے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔
" ٹیری بول رہا ہوں باس"......... دوسری طرف سے ایک آواز
نائی دی۔
" اوہ ٹیری تم۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے۔ کوئی خاص
بات"......... فورڈ نے کہا۔
" خاص بات تو نہیں ہے باس لیکن کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے اور
وہ یہ ہے کہ سپر ایجنٹ بیروفین کے بارے میں آج کل فون بہت آ رہے
ہیں"......... دوسری طرف سے کہا گیا تو بیروفین بے اختیار چونک کر
سیدھا ہو گیا۔
" بیروفین کے بارے میں فون۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں"۔ فورڈ
نے بیروفین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
" باس گولڈن بار میں پاکیشیا سے فون کیا گیا۔ فون کرنے والی
سوزین تھی۔ وہ بیروفین سے ملنا چاہتی تھی۔ میں اس وقت وہیں تھا۔
آواز واقعی سوزین کی ہی تھی۔ لیکن اس کا انداز وہ نہ تھا جو سوزین کا
ہوتا ہے۔ اس پر میں نے مزید پڑتال کے لئے سوزین کے باس اسپائنسو
کو فون کیا تو اسپائنسو نے بتایا کہ سوزین نے پہلے اس سے بات کی تھی
اس کا کہنا تھا کہ اس نے اپنا رول مکمل کر لیا ہے لیکن بیروفین نے اس

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سے رابطہ قائم نہیں کیا۔ اس پر اسپائسو نے اسے گولڈن بار کی ٹپ دی تھی"...... ٹیری نے جواب دیا۔

"لیکن اس میں خاص بات کیا ہے سوزین نے کیا ہوگا فون"۔ فورڈ نے کہا۔

"باس خاص بات یہ ہے کہ اصل منصوبہ یہی تھا کہ بیروفین سوزین سے کوئی رابطہ نہ کرے گا اور سوزین کو بھی اس کا علم تھا۔ پھر اس نے کیوں یہ الفاظ کہے کہ بیروفین نے اس سے رابطہ نہیں کیا"۔ ٹیری نے جواب دیا۔

"تمہیں اس ساری بات کا کیسے علم ہوا کہ بیروفین کا منصوبہ کیا تھا"...... فورڈ کے لہجے میں سختی تھی۔

"بیروفین کے دست راست راگر نے بتایا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ راگر سے رپورٹ لے کر سیکشن ہیڈ کوارٹر بھجوانے کی ڈیوٹی میری ہے"۔ ٹیری نے جواب دیا۔

"پھر تم نے مزید کیا کیا ہے"...... فورڈ نے پوچھا۔

"میں نے پاکیشیا شیرٹن ہوٹل فون کیا کیونکہ راگر نے مجھے بتایا تھا کہ سوزین کے لئے وہاں کمرہ بک کرایا گیا ہے۔ وہاں سے پتہ چلا ہے کہ سوزین ایک ایکریمی حبشی کے ساتھ گئی ہے اور تب سے واپس نہیں آئی۔ اس حبشی کے بارے میں جب میں نے تفصیلات معلوم کیں تو معلوم ہوا کہ یہ ماسٹر کلرز کا جوانا ہے اور جوانا ان دنوں عمران کی ملازمت میں ہے"...... ٹیری نے کہا۔

"لیکن سوزین تو منصوبے کے تحت خود جا کر عمران سے ملی تھی۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ جوانا سے اس نے دوستانہ تعلقات قائم کر لئے ہوں"...... فورڈ نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس میں نے اس کے جوانا کے ساتھ جانے کا حتمی وقت معلوم کرایا ہے۔ اسپائسو اور گولڈن بار میں فون اس کے جوانا کے ساتھ جانے کے بعد کیے گئے ہیں"...... ٹیری نے جواب دیا تو اس بار فورڈ کے ساتھ ساتھ بیروفین بھی چونک پڑا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بیروفین تک تمہاری رپورٹ پہنچا دوں گا"۔ فورڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تم نے لاؤڈر پر ٹیری کی رپورٹ سن لی ہے"...... فورڈ نے رسیور رکھ کر بیروفین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں لیکن اس سے صرف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عمران سوزین سے مشکوک ہو گیا ہے اور چونکہ سوزین نے اسے الجھانے کے لئے بلیک تھنڈر اور میرا نام لیا ہے اس لئے وہ اس سے مجھے فون کرا کر اصل حقیقت معلوم کرانا چاہتا ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے اسے اصل حقیقت کا کبھی بھی علم نہ ہو سکے گا"...... بیروفین نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے پیچھے آئے"...... فورڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ میں نے کیا کیا ہے اور مجھ سے اسے کیا مل سکتا ہے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ویسے بھی میرا کوئی پتہ نہیں کہ میں کب کسی نئے مشن پر کہاں چلا جاؤں اور اگر وہ عمران ہے تو میں بیروفین ہوں۔ میں بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہوں۔ عمران مجھ سے ٹکرا کر خود ہی ختم ہو جائے گا"۔ بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اصل مسئلہ تو یہی ہے کہ ہمیں عمران کو ہلاک کرنے کی اجازت ملی نہیں ہے ورنہ تو عمران کا خاتمہ چٹکی بجانے میں کیا جا سکتا ہے"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور بیروفین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن ابھی وہ عمران کے بارے میں باتیں کر ہی رہے تھے کہ کمرے میں اسی موسیقی کی آواز ابھری جو اس ڈبے میں سے نکلتی تھی اور یہ آواز سن کر وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔ کیونکہ اس موسیقی کا مطلب تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کال آ رہی ہے۔ فورڈ نے بجلی کی سی تیزی سے میز کی دراز کھولی اور وہی پہلے والا ڈبہ باہر نکال کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو سیکشن ہیڈ کوارٹر کالنگ"...... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"فورڈ اٹنڈنگ ولنگٹن سیکشن انچارج"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بیروفین یہاں موجود ہے"...... اس بار ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر میں موجود ہوں سر"...... اس بار بیروفین نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"سیکشن چیف تم سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس میں سن رہا ہوں"...... بیروفین نے جواب دیا لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ اس بار قدرے پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے کیونکہ سیکشن چیف شاذ و نادر ہی بات کرتا تھا اور اس کے بات کرنے کا مطلب تھا کہ کوئی خاص واقعہ پیش آ گیا ہے۔

"ہیلو سیکشن چیف سپیکنگ"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر۔ میں سپر ایجنٹ بیروفین بول رہا ہوں سر"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"بیروفین تم نے رپورٹ دی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تمہارے اس مشن کا علم نہیں ہو سکتا"...... چیف کے لہجے میں غراہٹ تھی۔

"یس چیف"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"لیکن عمران نے ڈاکٹر عالم رضا کی موت کے بارے میں انکوائری شروع کر دی ہے اور ڈاکٹر عالم رضا ہی ہے جس نے "ایم ڈی" فارمولا ایجاد کیا تھا اور جسے تم نے ہی سائنس کانفرنس کے بعد اغوا کر کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھجوایا تھا"...... چیف نے کہا۔

"اوہ یہ کیسے ممکن ہے چیف"...... بیروفین نے حیران ہوتے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہوئے کہا۔

"سب کچھ ممکن ہے بیروفین۔ میں نے اس اطلاع کے بعد وہاں موجود اپنے مخبروں کو اس بات کے کھوج لگانے کا حکم دے دیا تھا کہ عمران کیوں ڈاکٹر عالم رضا کی موت کے بارے میں انکوائری کر رہا ہے اور ابھی ابھی مجھے رپورٹ ملی ہے کہ سوزین کو اس کا آدمی جوانا ہوٹل سے اس کی خاص عمارت رانا ہاؤس لے گیا ہے اور پھر سوزین وہاں سے ابھی تک واپس نہیں آئی۔ اس کے علاوہ وہ عمارت جس سے تم نے فارمولا حاصل کیا ہے۔ اس کے عقب میں نرسری ہے۔ وہاں عمران اور ایک اور آدمی کافی دیر تک رہے ہیں اور تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے قدموں کے نشانات وہاں چیک کرتے رہے ہیں۔ اس کے بعد وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان نے وزارت دفاع سے ڈاکٹر عالم رضا کی پرسنل فائل منگوائی ہے اور تم جانتے ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس وزارت خارجہ کے تحت ہی کام کرتی ہے۔ اس کے بعد عمران نے اس جہاز کے کریش ہونے کے بارے میں ائیرپورٹ پر اپنے کسی آدمی سے انکوائری کرائی ہے کہ اس جہاز میں کون کون مسافر موجود تھا اور کیا اس میں واقعی ڈاکٹر عالم رضا بھی موجود تھا یا نہیں۔ ائیرپورٹ کا ریکارڈ کیپر ہمارا آدمی ہے۔ اس نے مجھے اطلاع دی تھی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس فارمولے کی کاپی اڑانے کا پتہ چل گیا ہے اور اب وہ لامحالہ اس بات کا بھی سراغ لگالیں گے کہ ڈاکٹر عالم رضا ہلاک نہیں

ہوا بلکہ اسے اغوا کیا گیا ہے۔ اس کے بعد تم جانتے ہو کہ کیا ہوگا"...... چیف نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوگا چیف"...... بیروفین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کے بعد عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ڈاکٹر عالم رضا کو اور اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دیں گے۔ اور ہماری وہ لیبارٹری جہاں ڈاکٹر عالم رضا اس فارمولے پر کام کر رہا ہے۔ شدید ترین خطرے کی زد میں آجائے گی اور اگر یہ تباہ ہو گئی یا کر دی گئی تو پھر لامحالہ مین ہیڈ کوارٹر ہمارے پورے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو موت کی سزا دے دے گا"...... چیف نے انتہائی سخت اور تلخ لہجے میں کہا۔

"یس چیف لیکن اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر نے خود ہی عمران کو سیف لسٹ میں شامل کر رکھا ہے"...... بیروفین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سنو میں نے ہیڈ کوارٹر سے بات کر لی ہے۔ انہیں پوری تفصیل بتا دی ہے۔ یہ لیبارٹری اور یہ فارمولا اس قدر اہم ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر اسے ہر صورت میں محفوظ رکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے مین ہیڈ کوارٹر نے اجازت دے دی ہے کہ اگر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس لیبارٹری یا اس فارمولے کے لئے خطرہ ثابت ہونے لگے تو اسے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... سیکشن چیف نے کہا تو بیروفین اور فورڈ دونوں بے اختیار مسرت سے اچھل پڑے۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"لیکن چیف یہ کس طرح پتہ چلے گا کہ عمران کب لیبارٹری کے لئے خطرہ بنے گا اور پھر ہمیں تو اس لیبارٹری کے بارے میں بھی علم نہیں ہے"......... بیروفین نے جواب دیا۔

"مین ہیڈ کوارٹر نے مشروط اجازت دی ہے لیکن ہم اس مشروط اجازت کو اپنے مطلب کے مطابق لے سکتے ہیں۔ ہمیں صرف اجازت کی ضرورت تھی وہ مل گئی ہے۔ اس لئے سنو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم عمران کی ہلاکت کے مشن پر کام کرو گے"......... چیف نے کہا تو بیروفین کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ تھینک یو چیف۔ آپ نے یہ مشن دے کر میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پوری کر دی ہے۔ اب آپ دیکھیں گے کہ میں عمران کا خاتمہ کتنی جلدی اور کس طرح کرتا ہوں"......... بیروفین نے مسرت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زیادہ خوش فہمی کی ضرورت نہیں ہے۔ تم میرے سیکشن کے واحد سپر ایجنٹ ہو۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم ختم ہو جاؤ۔ اس لئے عمران کے مقابلے میں جوش کی بجائے ہوش سے کام لو"......... چیف نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس آپ جانتے تو ہیں کہ میں مشن پر کام کرتے ہوئے عقل ہی استعمال کرتا ہوں"......... بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو تم نے ازخود عمران کے خلاف کام نہیں کرنا کیونکہ اس طرح مین ہیڈ کوارٹر کو اطلاع مل جائے گی کہ ہم نے اس کی شرط کی خلاف

ورزی کی ہے اور تم جانتے ہو کہ مین ہیڈ کوارٹر ایسے معاملات میں کس قدر سخت اور اصول پسند واقع ہوا ہے۔ چونکہ ڈاکٹر عالم رضا کے اغوا اور اس فارمولے کی کاپی حاصل کرنے کا مشن تم نے مکمل کیا ہے اور عمران تک تمہارا نام بھی پہنچ گیا ہے۔ اس لئے لامحالہ اس مشن میں عمران تمہیں بنیاد بنا کر آگے بڑھے گا۔ وہ لازماً گولڈن کلب تک پہنچے گا اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم اس سے اس انداز میں ٹکراؤ کہ اس کا خاتمہ بھی ہو جائے اور مین ہیڈ کوارٹر کو یہی اطلاع ملے کہ عمران کو ان کی شرط کے مطابق ختم کیا گیا ہے"........ چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف آپ بے فکر رہیں ایسا ہی ہو گا"........ بیروفین نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"دوسری بات یہ کہ ٹرومین بھی سپر ایجنٹ رہا ہے اور تم بھی سپر ایجنٹ ہو۔ ٹرومین تمہارے متعلق جانتا ہے اور اب ٹرومین عمران کا دوست ہے۔ اس لئے لازماً عمران تمہارے خلاف ٹرومین کو بھی استعمال کرے گا۔ لیکن ٹرومین کے خاتمے کی مین ہیڈ کوارٹر سے اجازت نہیں ملی۔ اس لئے تم نے ٹرومین کی طرف سے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔ صرف ہوشیار"........ چیف نے کہا۔

"یس چیف میں سمجھ گیا ہوں"........ بیروفین نے جواب دیا۔

"اور اب آخری بات۔ اگر تم عمران کے مقابلے میں شکست کھا گئے تو پھر یہ شکست صرف تمہاری ہی نہیں ہو گی۔ بلکہ پورے سیکشن کی ہو گی۔ اور پھر موت صرف تمہارا انجام نہیں ہو گی۔ پورا سیکشن موت

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس لئے عمران کے مقابلے میں آتے ہوئے تمہارے ذہن میں یہ ساری باتیں ہونی چاہئیں۔ میں پورے سیکشن کو سپیشل ہدایات دے رہا ہوں کہ اس مشن میں وہ تمہارے ماتحت کام کریں گے"...... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈبے میں سے ایک بار پھر موسیقی سنائی دینے لگی۔ فورڈ نے ڈبہ اٹھا کر واپس میز کی دراز میں رکھ دیا اور چند لمحوں بعد موسیقی کی آواز سنائی دینی بند ہو گئی۔

"اب لطف آئے گا مقابلے کا"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی"...... فورڈ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور بیروفین اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"او۔کے میں اب چلتا ہوں تاکہ اس عمران کے مقابلے کی پوری طرح تیاری کر لوں"...... بیروفین نے کہا۔

"وش یو گڈ لک بیروفین"...... فورڈ نے اٹھ کر مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"جب آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ بیروفین ولنگٹن میں موجود ہے تو پھر آپ وہاں کیوں نہیں جا رہے"...... بلیک زیرو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیونکہ اس کے سامنے عمران نے فارن ایجنٹ کی رپورٹ فون پر سنی تھی اور اس فارن ایجنٹ نے اسے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا تھا کہ بیروفین آج کل باقاعدگی سے گولڈن کلب آ جا رہا ہے۔

"اس لئے کہ مجھے بیروفین سے کچھ حاصل نہیں ہو گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں اصل بنیاد تو وہی ہے اور اب تو آپ کو یہ بھی حتمی طور پر معلوم ہو چکا ہے کہ جو جہاز کریش ہوا تھا اس میں ڈاکٹر عالم رضا سوار ہی نہ ہوا تھا اس کی سیٹ خالی تھی اور اس روز ائیر پورٹ پر بھی بیروفین دیکھا گیا تھا"...... بلیک زیرو نے بحث کرتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"دیکھو بلیک زیرو اب مجھے بلیک تھنڈر کے بارے میں پہلے سے
کہیں زیادہ معلوم ہو چکا ہے۔ بلیک تھنڈر نے جو نظام اپنایا ہوا ہے
اب میں اسے سمجھ چکا ہوں۔ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر خفیہ ہے کوئی
بھی اس کے بارے میں نہیں جانتا اور مین ہیڈ کوارٹر صرف پالیسیاں
بناتا ہے کنٹرول اور سپروائزر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں کرتا۔
اس نے بے شمار سیکشن ہیڈ کوارٹر بنائے ہوئے ہیں اور سیکشن ہیڈ
کوارٹر کے تحت سپر ایجنٹس ہوتے ہیں۔ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر مین ہیڈ
کوارٹر کی پالیسیوں کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ تمام لیبارٹریاں۔
فیکٹریاں۔ سائنسی ریسرچ ادارے سب کچھ ان سیکشن ہیڈ کوارٹرز کے
تحت ہی چلتے اور کام کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ بیروفین جو ایک
سپر ایجنٹ ہے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کا بس ایک مہرہ ہوگا اور یہ بھی
ضروری نہیں ہے کہ اسے یہ بھی معلوم ہو کہ جس سیکشن ہیڈ کوارٹر
سے اس کا تعلق ہے وہ کہاں ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی رہائش
گاہ کی ساتھ والی عمارت میں سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ وہ دنیا کے کسی دور دراز جزیرے میں ہو۔ اور اس بات کا تو مجھے
یقین ہے کہ بیروفین کو یہ قطعی علم نہیں ہوگا کہ وہ لیبارٹری جہاں
ڈاکٹر عالم رضا کو لے جایا گیا ہے کہاں ہے اور ظاہر ہے جہاں ڈاکٹر عالم
رضا ہوگا وہیں یہ فارمولا بھی پہنچایا گیا ہوگا۔ اس لئے اب اگر میں
بیروفین کے پیچھے بھاگوں تو کس لئے بھاگوں۔ اس سے مجھے کیا حاصل
ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا نمبر معلوم ہو جائے گا اور

بس"۔ عمران انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"لیکن وہ یہ تو بتا سکتا ہے کہ اس نے فارمولا کس کو دیا۔ ڈاکٹر عالم
رضا کو کہاں پہنچایا گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"وہ واقعی اس بارے میں کچھ نہیں جانتا ہوگا۔ بلیک تھنڈر کے
انتظامات ہی ایسے ہیں۔ ڈاکٹر عالم رضا کو بے ہوش کر کے کسی
ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہوگا۔ پھر وہ اچانک ہسپتال سے غائب
ہو گیا ہوگا یا اسے کسی پارک میں ڈال دیا گیا ہوگا یا کسی ویران مکان
میں پہنچا دیا گیا ہوگا۔ بس ایسے ہی کام کرتے ہیں وہ لوگ۔ جہاں تک
فارمولے کا تعلق ہے۔ ہو سکتا ہے کسی کلوک روم میں جمع کرا دیا گیا
ہو اور پھر وہاں سے غائب ہو گیا ہو۔ بلیک تھنڈر ہر معاملے میں ایسے
ہی انتظامات کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک وہ کام بھی کر رہی ہے
ورنہ عالمی قوتوں کی ایجنسیاں کب کا اس کا خاتمہ کر چکی ہوتیں"۔
عمران نے کہا۔
"عالمی قوتوں کی ایجنسیاں۔ ان کا کیا تعلق بلیک تھنڈر سے"۔
بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔
"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اتنی بڑی تنظیم جو اس قدر جدید ترین
سائنسی آلات بھی تیار کر چکی ہے کہ اس نے دانش منزل کا سارا
حفاظتی نظام ہی آف کر دیا۔ کیا صرف پاکیشیا کو فتح کرنے کے لئے قائم
ہوئی ہے۔ ایسی بات نہیں۔ اس کا مقصد پوری دنیا پر ہمیشہ ہمیشہ کے
لئے قبضہ کرنے کا ہے۔ اس لئے سب سے پہلا نشانہ سپر پاورز ہی بنیں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

گیں اور سپر پاورز کو اس کے بارے میں علم ہے۔ان کی ایجنسیاں مسلسل اس کا کھوج لگانے میں مصروف ہیں۔ لیکن آج تک وہ اس کے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ٹریس نہیں کر سکیں یہ شرف بھی صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حاصل ہے کہ وہ اس کے بارے میں نہ صرف بہت کچھ جانتی ہے بلکہ اس کے کئی سپر ایجنٹ اس سے ٹکرا بھی چکے ہیں اور پھر اس کے ایک ادارے تک بھی پہنچ گئی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں اس لیبارٹری کا کھوج لگانا چاہتا ہوں۔جہاں ڈاکٹر عالم رضا موجود ہے اور جہاں فارمولا لے جایا گیا ہے۔میں وہاں سے ڈاکٹر عالم رضا اور اس فارمولے کو واپس لے آنا چاہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن کس طرح"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں نے ٹرومین کے ذمے لگا دیا ہے۔وہ اس سلسلے میں کام کر رہا ہے۔مجھے یقین ہے کہ وہ اس کا کوئی نہ کوئی کلیو نکال لے گا"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"ہیروفین نے دانش منزل میں واردات کی ہے۔اس کے خلاف بھی تو کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

"اگر وہ خود راستے میں آگیا تو کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔ویسے مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔یہ درست ہے کہ اس نے انتہائی ذہانت سے منصوبہ بندی کی ہے۔لیکن اس کی یہ ساری منصوبہ بندی صرف اس وجہ سے کامیاب ہوئی ہے کہ اس کے پاس بلیک تھنڈر کے ایجاد کردہ جدید ترین آلات تھے۔اس لئے اصل ٹارگٹ بلیک تھنڈر ہے۔میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں جب اس کا کوئی ایجنٹ داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے اور جب پاکیشیا کے کسی سائنسدان کو وہ اغوا کراتی ہے تو اس کی ایک انتہائی قیمتی لیبارٹری بھی تباہ ہو جاتی ہے اور اس کا ایک سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی زمین میں دفن کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے اس بار اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اسے اب سمجھ آئی ہو کہ عمران کیوں ہیروفین میں دلچسپی نہیں لے رہا۔

"میں آپ کے لئے چائے بنا لاؤں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چائے نہیں کافی کا موڈ ہے"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد اس نے کافی کی ایک پیالی عمران کے سامنے لا کر رکھی اور دوسری اپنے سامنے رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران نے کافی کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"ویسے ایک بات ہے بلیک زیرو اب تمہارے ہاتھ میں لذت نام

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کی چیز عنقا ہو گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پہلے تھی"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں پہلے ایسی لذت تھی کہ جی چاہتا تھا کہ کافی میں انگلی ڈبو کر انگلی چاٹنے کی بجائے کھا لی جائے لیکن اب تو جی چاہتا ہے کہ پیالی سمیت کافی حلق میں انڈیل لی جائے"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"لذت کیسے جا سکتی ہے۔ کیا اسکی کوئی وجہ ہوتی ہے"...... بلیک زیرو نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"سنا تو یہی ہے کہ اگر چھپکلی کو مار دیا جائے تو ہاتھ سے لذت غائب ہو جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مطلب ہے کہ لذت اصل میں چھپکلی میں ہوتی ہے۔ جب تک وہ زندہ ہو لذت موجود رہتی ہے اور جیسے ہی اسے ہلاک کیا جائے لذت بھی غائب ہو جاتی ہے"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی اس کی خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ پرانے زمانے کی خواتین کو چھپکلی بے حد پسند تھی۔ اس لئے انہوں نے اسے موت سے بچانے کے لئے یہ خوف پیدا کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آج کل کی خواتین تو چھپکلی سے بے حد خوفزدہ نظر آتی

ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انہیں خوف چھپکلی سے نہیں آتا۔ اپنے ہاتھ کی لذت جانے سے آتا ہے۔ اس لئے وہ چھپکلی دیکھتے ہی بھاگ جاتی ہیں۔ تاکہ اسے مارنا نہ پڑے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"لیکن آج کل کی خواتین تو باورچی خانے میں گھستی ہی نہیں ہیں۔ پھر انہیں لذت کے آنے جانے سے کیا فرق پڑتا ہے"...... بلیک زیرو بھی باقاعدہ بحث پر اتر آیا تھا۔

"بڑا فرق پڑتا ہے۔ جب بھی انہیں شوہر پر غصہ آتا ہے وہ باورچی کو فوراً چھپکلی مارنے کا حکم دے دیتی ہیں"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران سمجھ گیا کہ کال ٹرومین کی طرف سے ہو گی۔ کیونکہ اس نے اسے فلیٹ سے فون کیا تھا اور اسے سپیشل فون کا نمبر بھی دے دیا تھا کہ اگر فلیٹ والے نمبر پر وہ نہ ملے تو اس نمبر پر فون کرے۔ سپیشل فون صرف عمران نے اپنے لئے ریزرو کر رکھا ہوا تھا۔ اگر اس کی عدم موجودگی میں سپیشل فون پر کال آجاتی تو بلیک زیرو بحیثیت ایکسٹو اس پر کال رسیو نہ کیا کرتا تھا۔

"علی عمران ایم۔ ایس۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بزبان خویش جو ہے مرد درویش۔ دور نزدیک اندیش۔ ہر نیک کام میں پیش پیش۔ البتہ آغا سلیمان پاشا کی تنخواہوں میں مسلسل پس وپیش۔ حساب

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کتاب میں نہ کم نہ بیش۔۔۔۔۔" عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"عمران صاحب آپ کے یہ الفاظ میری سمجھ میں نہیں آ رہے۔اس لئے آپ خواہ مخواہ اپنی زبان نہ تھکائیں تو بہتر ہے"۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ٹرومین نے ہنستے ہوئے اس کی بات کاٹ کر کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے اب تمہیں باقاعدہ سکول میں داخل کرانا پڑے گا۔بہر حال بتاؤ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب بیروفین کا تعلق سیکشن ہیڈ کوارٹر الیون الیون سے ہے اور میں نے جو انکوائری کی ہے۔اس سے صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ ولنگٹن میں سیکشن ہیڈ کوارٹر الیون الیون کے تحت جو سب سیکشن ہے اس کا انچارج فورڈ نامی ایک آدمی ہے اور اس فورڈ کے بارے میں بھی صرف ایک بات کا علم ہوا ہے کہ اس کا تعلق کسی زمانے میں ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم راسکلز سے رہا ہے۔لیکن راسکلز نامی تنظیم اب مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے اس لئے اب اس کے کسی آدمی کو باقاعدہ تلاش کرنا پڑے گا"۔۔۔۔۔۔ ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔یہ فورڈ والا اچھا کلیو ہے۔اس سے آگے مزید معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔بہر حال تم کوشش جاری رکھو میں بھی کوشش کرتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بلیک زیرو۔ہماری لائبریری میں لازماً راسکلز نامی تنظیم کی فائل موجود ہو گی۔میرے ذہن میں یہ نام موجود ہے۔تم اسے تلاش کر کے

لے آؤ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو سرہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک فائل موجود تھی۔

"مل گئی ہے۔اس کے آخر میں یہ بھی درج ہے کہ یہ تنظیم ختم ہو چکی ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلایا اور پھر فائل کھول کر اس نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

"ہاں اس میں فورڈ کا نام موجود ہے اور اس کی ساتھی عورت جنیڈا ہے جس نے ایکریمیا میں اپنے ہی نام پر ایک کلب کھولا ہوا تھا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر فائل بند کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجہ ایکریمین تھا۔اس کا مطلب تھا کہ عمران نے ایکریمیا کی انکوائری کے نمبر ڈائل کئے تھے۔

"جنیڈا کلب کا نمبر دیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور میز سے بال پوائنٹ لے کر اس نے فائل میں یہ نمبر درج کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ کلب ابھی قائم ہے"۔۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہاں اور اگر جنیڈا ابھی زندہ ہے تو پھر اس سے فورڈ کے بارے میں آسانی سے معلومات حاصل ہو جائیں گی۔ کیونکہ عورتیں چاہے ان کے تعلقات اپنے دوستوں سے کشیدہ ہی کیوں نہ ہوں۔ ان کے بارے میں تازہ ترین معلومات ضرور رکھتی ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جنیڈا کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی

"مادام جنیڈا سے بات کرائیں۔ ہم گریٹ لینڈ سے لارڈ کھوتھی بول رہے ہیں"....... عمران نے بدلے ہوئے مگر بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"مادام ناراک گئی ہوئی ہیں جناب۔ وہ کل واپس آ رہی ہیں۔ آپ اپنا فون نمبر دے دیں جیسے ہی وہ واپس آئیں گی آپ کو فون کر لیں گی"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہم کل پھر کال کر لیں گے شکریہ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو طے ہو گیا کہ جنیڈا زندہ ہے۔ اس لئے اب بات آگے بڑھ سکتی ہے"....... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"....... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"بلیک تھنڈر کے خلاف ایک اہم مشن درپیش ہے۔ بلیک تھنڈر نے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کر لیا تھا اور اس کی ہلاکت کا ڈرامہ رچا کر یہاں کے اعلیٰ حکام کو خاموش کرا دیا تھا۔ اب انہوں نے ڈاکٹر عالم رضا کا تخلیق کردہ فارمولے کی کاپی اپنے سر ایجنٹ بیروفین کے ذریعے انتہائی پراسرار انداز میں حاصل کر لی ہے۔ انہوں نے یہ کارروائی اس قدر پراسرار انداز میں کی ہے کہ کسی کو اس کا قطعی علم نہیں ہو سکا لیکن عمران نے اس کا سراغ لگا لیا۔ اس طرح یہ بات بھی سامنے آ گئی ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا کو بھی اغوا کیا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا اور اس فارمولے کی کاپی کو واپس حاصل کیا جائے۔ چنانچہ تم صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور خاور کو فوری طور پر مشن کے لئے روانگی کا کہہ دو اور خود بھی تیار ہو جاؤ۔ مشن کا لیڈر علی عمران ہو گا"....... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں مشن کی تفصیل اس لئے بتا دی ہے کہ یہ انتہائی کٹھن مشن بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ بلیک تھنڈر انتہائی باوسائل اور فعال تنظیم ہے۔ اس لئے تم سب نے اس مشن میں انتہائی محتاط رہنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اس بار اگر تم میں سے کسی نے عمران کی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہدایات کی خلاف ورزی کی یا اس سے جھگڑا کرنے کی کوشش کی تو میں اس کا انتہائی سخت نوٹس لوں گا"....... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس بار آپ نے خاص طور پر نوٹس دیا ہے انہیں"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں آج کل ان کے دماغوں میں کیڑے زیادہ رینگنے لگ گئے ہیں جب بھی مشن پر باہر جاؤ یہ سب اکڑ جاتے ہیں۔ لیکن بلیک تھنڈر کے خلاف مشن کا مطلب یقینی موت بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے خاص طور پر انہیں نوٹس دیا ہے"....... عمران نے جواب دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ اس بار جوانا کو ساتھ نہیں لے جا رہے۔ جب کہ ایکریمیا میں مشن کے دوران اکثر آپ جوانا کو ساتھ رکھتے ہیں"....... بلیک زیرو نے بھی احتراماً کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے کہا تو تھا کہ میں اسے ساتھ لے جاؤں گا۔ لیکن جوانا اور جوزف کا اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ اپنے دیو ہیکل جسموں کی وجہ سے فوراً شناخت کر لئے جاتے ہیں اس لئے میں نے اسے ڈراپ کر دیا ہے"....... عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے بیروفین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"....... بیروفین نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"راجر بول رہا ہوں باس"....... دوسری طرف سے اس کے نمبر ٹو راجر کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے"....... بیروفین نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"باس عمران اور اس کے ساتھیوں کی پاکیشیا سے روانگی کی اطلاع مل گئی ہے وہ ولنگٹن آ رہے ہیں"....... راجر نے کہا تو بیروفین بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"تفصیل سے رپورٹ دو"....... بیروفین نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس میں نے پاکیشیا میں عمران کو جاننے والے مختلف افراد کو ایئر پورٹ پر تعینات کرایا ہوا تھا۔ ویسے تو عمران میک اپ کا ماہر ہے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لیکن اس کی مذاق کرنے والی عادت سے اس کا آسانی سے پتہ چلایا جا
سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں اس بارے میں چیک کرنے کے لئے
ہدایات دی تھیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران کو
ایئر پورٹ پر ٹریس کر لیا گیا۔ وہ حسب عادت اپنے ساتھیوں کے ساتھ
مذاق کرنے میں مصروف تھا۔ چنانچہ اسے نظروں میں رکھ لیا گیا۔ جس
فلائٹ پر وہ سوار ہوئے وہ فلائٹ ولنگٹن کے لئے تھی اور عمران کے
ساتھ ایک عورت اور پانچ مرد ہیں۔ ان سب کی سیٹیں اکٹھی بک
کرائی گئی تھیں اور وہ سب ایکریمین میک اپ میں ہیں اور ایکریمین
کاغذات پر ہی آرہے ہیں"....... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ فلائٹ ولنگٹن کب پہنچے گی"....... ہیروفین نے پوچھا۔

"یہ فلائٹ راستے میں دو جگہ رکتی ہے۔ یہاں چوبیس گھنٹے بعد پہنچے
گی"....... راجر نے جواب دیا۔

"تو ایسا کرو کہ اس فلائٹ کو ہوا میں کریش کرنے کے انتظامات
کرو۔ ولنگٹن سے پہلے اس کا جو آخری سٹاپ ہو۔ وہاں سے اس کے اندر
سپیشل ایکس وی بم پہنچا دو۔ اسے کوئی آلہ چیک نہیں کر سکتا اور
جیسے ہی جہاز شہر کی حدود سے نکلے اسے فائر کرا دو"....... ہیروفین نے
سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن باس آپ نے تو کہا تھا کہ جب تک وہ ہم سے ٹکرا نہ جائے
ہم نے اسے چھیڑنا نہیں ہے۔ ورنہ مین ہیڈ کوارٹر ہمیں سزا دے سکتا
ہے"....... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ ایسی اطلاع پیشگی بھی ہمیں مل
سکتی ہے۔ سپیشل ایکس وی بم کو فائر ہونے کے بعد ٹریس نہیں کیا جا
سکتا اس لئے لامحالہ یہی سمجھا جائے گا کہ جہاز کسی فنی خرابی کی وجہ سے
تباہ ہوا ہے۔ اس طرح یہ ایک عام ہوائی حادثہ سمجھا جائے گا۔ جس
میں ہمیں کسی طرح بھی ملوث نہ کیا جا سکے گا اور ہمارا مشن بھی مکمل
ہو جائے گا"....... ہیروفین نے جواب دیا۔

"یس باس"....... دوسری طرف سے راجر نے جواب دیا۔

"ایک بات اچھی طرح سمجھ لو۔ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس والے عام ایجنٹ نہیں ہیں۔ اس لئے تم نے اس بات کا خاص
طور پر خیال رکھنا ہے کہ آخری سٹاپ سے جہاز جب پرواز کرے تو یہ
اس میں موجود بھی ہیں یا نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ راستے میں ہی
کہیں ڈراپ ہو جائیں اور ہم جہاز تباہ کر کے مطمئن ہو جائیں"۔
ہیروفین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس آپ فکر نہ کریں میں پوری نگرانی کروں گا"۔
راجر نے جواب دیا۔

"جیسے ہی یہ جہاز کریش ہو تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے"۔
ہیروفین نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر رکھا ہوا رسالہ
اٹھا کر پڑھنا شروع کر دیا۔ رسالہ دیکھنے کے بعد وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم
کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ کلب جانے کی تیاری کر سکے۔ اسے معلوم تھا
کہ جہاز کے کریش ہونے کی خبر اسے کل صبح ہی مل سکتی ہے کیونکہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

آخری سٹاپ تک پہنچنے میں ہی ساری رات گزر جانی تھی۔ اس لئے وہ مطمئن انداز میں کلب جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ کلب سے رات گئے وہ واپس آیا تو اس نے سونے سے پہلے راجر کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"راجر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"بیروفین بول رہا ہوں کیا رپورٹ ہے۔ مشن ایئر کریش کی"۔ بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ ہمارے آدمی لاسٹ سٹاپ پر پہنچ گئے ہیں۔ سپیشل ایکس وی بم بھی وہاں تیار ہے لیکن فلائٹ تو وہاں صبح کو پہنچے گی"...... راجر نے جواب دیا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے۔ میں نے صرف انتظامات کی رپورٹ مانگی تھی"...... بیروفین نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھا اور اپنے بیڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر ٹی وی کے پروگرام دیکھنے کے بعد وہ گہری نیند سو گیا۔ پھر سوتے ہوئے اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی کی آواز سن کر اس کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بیروفین کے لہجے میں نیند کا خمار پوری طرح موجود تھا۔

"راجر بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے راجر کی جوش بھری آواز سنائی دی اور بیروفین بے اختیار چونک کر اٹھ بیٹھا۔

"ارے کیا صبح ہو گئی ہے۔ اتنی جلدی"...... بیروفین نے کہا۔

"یس باس آٹھ بج رہے ہیں اور باس وکٹری مبارک ہو۔ مشن ایئر کریش مکمل طور پر کامیاب رہا ہے"...... دوسری طرف سے راجر کی آواز سنائی دی۔

"اچھا کیسے پوری تفصیل بتاؤ"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس چھ بجے کی فلائٹ نے لاسٹ سٹاپ سے ولنگٹن کے لئے پرواز شروع کی۔ وہاں فلائٹ کا ایک گھنٹے کا سٹاپ تھا۔ بہت سے مسافر وہاں اترے بھی اور سوار بھی ہوئے میں نے پاکیشیا سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلیئے اور دوسری تفصیلات منگوا کر اس سٹاپ پر اپنے ساتھیوں کو مہیا کر دی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس سٹاپ پر باقاعدہ چیک کیا گیا اور پھر وہ میرے آدمیوں کے سامنے دوبارہ فلائٹ پر سوار ہوئے۔ کاغذات کے لحاظ سے بھی چیک کر لیا گیا کہ وہ لوگ وہاں ڈراپ نہیں ہوئے۔ جب پوری طرح تسلی ہو گئی تو میرے آدمی مشن کے لئے تیار ہو گئے۔ ایک مسافر کے سامان میں میرے آدمیوں نے خاموشی سے سپیشل ایس دی بم رکھ دیا تھا۔ جس کا کسی کو بھی علم نہ ہو سکا تھا۔ سامان طیارے میں لوڈ کر دیا گیا اور طیارہ ولنگٹن کے لئے فلائی کر گیا۔ جب اسے فلائی کیے ہوئے آدھا گھنٹہ گزر گیا تو لانگ رینج ریموٹ کنٹرول کے ذریعے سپیشل ایکس وی بم فائر کر دیا گیا اور طیارہ فضا میں ہی ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ کر سمندر میں جا گرا۔ بم بے حد طاقتور تھا۔ اس لئے ان کی لاشوں اور جہاز کے

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

www.paksociety.com

پڑے اڑ گئے۔ اس جہاز میں عملے کے چالیس افراد کے ساتھ ساتھ ایک
سو اٹھارہ مسافر سوار تھے۔ سب کے سب اس طرح ہلاک ہوئے ہیں
کہ ان کے جسموں کا کوئی حصہ بھی سلامت نہیں بچا۔ میں نے جہاز کے
کریش ہونے اور سمندر میں گرنے کے بعد پولیس کارروائی کو بھی
چیک کرایا ہے اور جب میری پوری طرح تسلی ہو گئی ہے کہ عمران اور
اس کے ساتھیوں کے زندہ بچ جانے کا کوئی سکوپ نہیں رہا تو میں آپ
کو کال کر رہا ہوں"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ مین ویری گڈ۔ اب تم نے اس معاملے میں مکمل خاموشی
اختیار کرنی ہے۔ اگر مین ہیڈ کوارٹر سے اس بارے میں بات کی جائے
یا سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تم نے لاعلمی کا ہی اظہار کرنا ہے۔ باقی میں خود
سنبھال لوں گا"...... بیروفین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس میں سمجھتا ہوں باس"...... راجر نے کہا اور بیروفین
نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ اطمینان اور
مسرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں اور ایسا ہونا بھی چاہئے تھا کیونکہ ایک
لحاظ سے اس نے ایک ناممکن کام کو اتنی آسانی سے ممکن بنا دیا تھا۔

ایئرپورٹ پر عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ چونکہ فلائٹ
کی روانگی میں ابھی کافی دیر تھی۔ اس لئے وہ سب ریستوران میں بیٹھے
باتوں میں مصروف تھے۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ حتیٰ کہ
جولیا بھی اس وقت ایکریمین میک اپ میں ہی تھی۔

"عمران صاحب اس بار شروع سے ہی آپ نے ہم سب کا میک
اپ کرا دیا ہے اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ کہیں ایکریمیا والے ہمارے بدصورت چہروں کو
دیکھتے ہی ہمیں ایکریمیا میں داخلہ دینے سے ہی انکار نہ کر دیں"۔ عمران
نے جواب دیا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ ہم بدصورت ہیں کیوں"...... صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"میں اپنے متعلق تو حتمی طور پر کہہ سکتا ہوں۔ جہاں تک تمہارا تعلق ہے اس کے لئے حتمی رائے تو تمہارا چیف ہی دے سکتا ہے جس نے نجانے کہاں کہاں تمہارے فوٹو بھیجے ہیں لیکن ہر طرف سے یہی کہہ کر انکار کر دیا گیا کہ اس قدر بدصورت افراد کے رشتے کیسے منظور کیے جا سکتے ہیں"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تم ہمارے متعلق تو بات ہی نہ کرو۔ کم از کم تم نے اپنے متعلق تو یہ تسلیم کر لیا ہے کہ تم بدصورت ہو"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تجربے سے تو یہی معلوم ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تجربہ کیسا تجربہ"...... تنویر اور دوسرے ساتھیوں نے چونک کر پوچھا۔

"طویل تجربہ اور تو میرے خیال میں مجھ میں کوئی کمی نہیں ہے۔ کان، ناک، آنکھیں، ہاتھ، پیر، سر سب موجود ہیں۔ مانگے کا ہی بہرحال فلیٹ بھی موجود ہے۔ بڑا آدمی کہنے کے لئے ایک باورچی کا ہونا بھی ضروری ہوتا ہے۔ وہ بھی موجود ہے۔ اب یہ اور بات ہے کہ اس بے چارے کو تنخواہ آج تک نہ ملی ہو۔ ایک کار بھی ہے۔ چاہے اماں بی کے بقول وہ ڈبیا ہی سہی۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی زندہ ہے جس کی وجہ سے کم از کم گزارہ تو چل جاتا ہے۔ خاندانی لحاظ سے بھی اللہ کا فضل ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی محترمہ ہاں نہیں کرتی تو اس سے یہی

مطلب لیا جا سکتا ہے کہ میری صورت اسے پسند نہ آئی ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے خود کبھی ہاں کی ہے"...... اچانک جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرے ہاں کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو ہاں کا دو گھنٹے کا ٹیپ بھروا کر اپنے گلے سے لٹکا سکتا ہوں۔ لیکن مسئلہ تو کسی اور کے ہاں کرنے کا ہے۔ اب بیچارے تنویر کو دیکھو خواتین کا پسندیدہ ترین مرد ہونے کے باوجود اس ہاں کے لئے ترس رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر کا چہرہ اپنے متعلق اچھے ریمارکس کا سن کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"پسندیدہ بدترین کیسے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ جس کی کھوپڑی خالی ہو۔ وہ خواتین کے لئے پسندیدہ ترین مرد ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تنویر کا چہرہ البتہ بگڑ گیا تھا۔

"تنویر تو بے حد عقل مند اور ذہین آدمی ہے۔ تم خواہ مخواہ اس کے متعلق غلط بات مت کیا کرو"...... جولیا نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"لو بھئی تمہارا تو سکوپ ختم ہو گیا۔ میں نے تو کوشش کی تھی لیکن اب اللہ کی مرضی۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"عمران صاحب آپ نے میرے سوال کو مذاق میں ٹال دیا ہے۔
کیا یہ ضروری تھا کہ ہم سب میک اپ میں ہی یہاں سے روانہ ہوں۔
کیا آپ کا خیال ہے کہ بلیک تھنڈر کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہو گی
کہ ہم اس کے خلاف مشن پر کام کر رہے ہیں۔ جب کہ چیف نے تو کہا
تھا کہ انہوں نے انتہائی پراسرار انداز میں فارمولے کی کاپی اڑائی ہے
اور اس بات کا علم صرف آپ کو ہی ہو سکتا تھا"...... صفدر نے انتہائی
سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے شاید موضوع بدلنے
کے لئے یہ بات کی تھی کیونکہ تنویر کی طبیعت سے وہ واقف تھا کہ تنویر
ایک حد تک تو برداشت کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ پھٹ پڑتا ہے اور وہ
نہیں چاہتا تھا کہ تنویر عمران سے لڑ پڑے کیونکہ اس بار ایکسٹو نے
انہیں اس بارے میں انتہائی سخت تنبیہہ کی تھی۔ گو اس تنبیہہ کا علم
تنویر کو بھی تھا لیکن صفدر جانتا تھا کہ تنویر جذباتی آدمی ہے۔ جب اسے
غصہ آتا ہے تو پھر اس کے ذہن سے ساری ہدایات نکل جاتی ہیں۔

"بلیک تھنڈر بہت باخبر تنظیم ہے اور میں چاہتا ہوں کہ انہیں
یہی رپورٹ ملتی رہے کہ ان کے مشن کی کامیابی کا علم کسی کو نہیں
ہوا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب کیا بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر ونگٹن میں ہے"۔
اچانک خاور نے پوچھا۔

"اگر ہیڈ کوارٹر کا پتہ ہوتا تو پھر تو یہ سارا کام تمہارے چیف کے
فارن ایجنٹ ہی وہاں مکمل کر لیتے تمہیں تکلیف دینے کی ضرورت ہی

اسے نہ پڑتی۔ تم ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہے ہو۔ اس کے سیکشن
ہیڈ کوارٹر کا علم کسی کو نہ ہو گا کہ وہ کہاں ہے"...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں اس لئے پوچھ رہا تھا کہ پھر آپ نے ونگٹن کو ہی کام کے آغاز
کے لئے کیوں منتخب کیا ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا تو تم طنزیہ انداز میں پوچھ رہے تھے۔ اصل میں چکر اور
ہے۔ ونگٹن میں ایک محترمہ ہے جس کا نام بھی بڑا خوبصورت ہے۔
مس جنیڈا اور خاصی امیر کبیر بھی اسے یقیناً ہونا چاہئے کہ ونگٹن جیسے
گراں ترین شہر میں اس کا ذاتی کلب بھی ہے۔ سنا ہے کہ اس نے وہاں
سوئمبر کا بندوبست کیا ہے۔ میں نے سوچا کہ مشن کے آغاز سے پہلے
سوئمبر جیتنے کی کوشش کر ہی لینی چاہئے تاکہ اگر کوشش کامیاب رہتی
ہے تو پھر مجھے ضرورت ہی نہ رہے گی۔ اس طرح چھوٹے چھوٹے چیکوں
کے لئے مارے مارے پھرنے کی۔ زندگی ٹھاٹ سے گزرے گی"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کے نتھنے بے اختیار پھولنے پچکنے
لگے۔

"اوہ تو یہ لائن آف ایکشن اختیار کی ہے آپ نے"...... کسی اور
کے بولنے سے پہلے ہی کیپٹن شکیل نے بے اختیار کہا تو وہ سب چونک
کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب کون سی لائن آف ایکشن"...... صفدر نے حیران ہو کر
پوچھا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"عمران صاحب نے جنیڈا اور اس کے کلب کا ذکر کیا ہے۔ اس سے میں ان کی لائن آف ایکشن سمجھ گیا ہوں ۔ جنیڈا ایکریمیا کی زیر زمین دنیا کی ایک معروف عورت ہے۔ کسی زمانے میں ایک تنظیم راسکلز نامی ہوا کرتی تھی ۔ اس تنظیم کا انچارج ایک گنجا فورڈ تھا جو اپنی وحشت اور سفاکی کی وجہ سے پورے ایکریمیا میں مشہور تھا۔ جنیڈا اس فورڈ کی ساتھی کہلائی جاتی تھی بعد میں راسکلز تنظیم ختم کر دی گئی اور سنا ہے کہ فورڈ نے کسی بین الاقوامی خفیہ مجرم تنظیم میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور اب عمران صاحب کے جنیڈا کا نام لینے سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس فورڈ نے جس تنظیم میں شمولیت اختیار کی وہ بلیک تھنڈر تھی اور فورڈ جس پائے کا مجرم تھا۔ اس لحاظ سے وہ یقیناً اسی تنظیم کے کسی سیکشن کا انچارج ہوگا یا اگر ایسا نہیں ہے تو پھر بھی بہرحال وہ کسی نہ کسی اہم عہدے پر ضرور ہوگا۔ جنیڈا اب بھی اس کی فرینڈ ہوگی۔ اب عمران صاحب اس جنیڈا کے ذریعے اس فورڈ کو ٹریس کریں گے اور پھر فورڈ کے ذریعے وہ آگے بڑھ کر اس لیبارٹری تک پہنچیں گے جہاں پاکیشیائی سائنس دان کو رکھا گیا ہوگا اور جہاں وہ فارمولا بھی موجود ہوگا"....... کیپٹن شکیل نے بڑی تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی تو ایک طرف خود عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کیپٹن شکیل نے صرف جنیڈا اور جنیڈا کلب کا نام سن کر جو کچھ کہا ہے وہ واقعی سو فیصد درست ہے۔

"بہت خوب کیپٹن شکیل آج تمہاری باتیں سن کر مجھے احساس ہو رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں سارے ہی عقل سے خالی نہیں ہیں"....... عمران نے تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

"پھر وہی بکواس ۔ کیپٹن شکیل نے جو تجزیہ کیا ہے وہ اپنی معلومات کی بنا پر کیا ہے اور ہم سب اسے خراج تحسین پیش کرتے ہیں ۔ کیونکہ وہ ہمارا ساتھی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ باقی سارے عقل سے پیدل ہیں"....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے کب پیدل کہا ہے۔ پیدل آدمی کو تو بہرحال اتنا وقت مل جاتا ہے کہ وہ عقل کو استعمال کر کے کوئی کام کی بات سوچ لے۔ اصل مسئلہ تو عقل سواروں کا ہوتا ہے۔ وہ عقل کے ایکسیلیٹر پر پورا دباؤ ڈال دیتے ہیں اس لئے عقل کی رفتار اس قدر تیز ہو جاتی ہے کہ آدمی پیچھے رہ جاتا ہے"....... عمران نے نئے انداز کی وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے فلائٹ کی روانگی کا اعلان ہونے لگا تو وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ حسب سابق اس بار بھی جولیا کی سیٹ عمران کے ساتھ تھی۔ لیکن جہاز میں پہنچتے ہی عمران نے سیٹ کے ساتھ سر ٹکایا۔ آنکھیں بند کیں اور ہلکے ہلکے خراٹے لینے شروع کر دیئے۔

"اٹھ کر بیٹھو یہ کیا نحوست پھیلا رکھی ہے تم نے ۔ یہ سونے کا وقت ہے"....... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ تم عورت ہو کر سونے کو منحوس کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ممکن ہے۔ یہ الفاظ تو بے چارے شوہر کے لئے مخصوص ڈکشنری میں ہی لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب اس کی ساری کمائی سونے کے زیورات کی شکل میں ڈھلتی چلی جاتی ہے اور وہ ایک نئی ٹائی خریدنے کے لئے پانچ سالہ منصوبہ بنانے پر مجبور کر دیا جاتا ہے"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہی کہنا شروع کر دیا۔

"اگر سونے سے تمہاری زبان رک سکتی ہے تو پھر سوتے رہو۔ اب اگر تم نے آنکھیں کھولیں تو آنکھیں ہی نکال دوں گی"...... جولیا نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آنکھیں نکل گئیں تو پھر جلوہ دوست کیسے دیکھ سکوں گا اور یہی جلوہ دوست ہی تو ہے جو مجھے زندہ رکھے ہوئے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جہاز اب فضا میں پرواز کر رہا تھا۔

"عمران صاحب کیا آپ خاموش نہیں رہ سکتے۔ پورے جہاز میں خاموشی ہے صرف آپ کی آواز گونج رہی ہے اور لوگ تنگ ہو رہے ہیں"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے خاور نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"خاموشی کا تصور تو ایک ہی جگہ کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے اسے جادۂ خاموش بھی کہا جاتا ہے۔ یعنی قبرستان اور جہاں تک لوگوں کا تعلق ہے تو جہاز میں لوگ نہیں ہوا کرتے مسافر ہوتے ہیں اور مسافروں کی آخری منزل بہرحال جادۂ خاموش ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن

اب کیا ضروری ہے کہ سفر میں بھی خاموش ہی رہا جائے۔ جب کہ منزل پر پہنچ کر خاموشی خود بخود طاری ہو جاتی ہے"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی منحوس باتیں۔ ابھی سفر کا آغاز ہوا ہے اور تم نے منحوس باتیں منہ سے نکالنی شروع کر دی ہیں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ آخر اس لفظ منحوس کا دائرہ اثر کس قدر وسیع ہے کہ ہر کام اس کے دائرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ پہلے سونا منحوس تھا اب باتیں کرنا منحوس ہو گیا ہے۔ تم ایسا کرو اپنا تخلص ہی منحوس رکھ لو۔ لیکن منحوس کی مونث تو ہوتی ہو گی۔ منحوسی۔ نہیں ایسا تو کوئی لفظ نہیں ہے۔ نحوست ہاں چلو یہ کچھ کام دے جائے گا تو تمہارا نام ہوا۔ مس جولیانا فٹز واٹر نحوست۔ واہ کیا خوبصورت نام ہے"...... عمران کی زبان بھلا کہاں رکنے والی تھی کہ اسی لمحے ایک ایئر ہوسٹس ہاتھ میں ایک کارڈ اٹھائے ان کے پاس پہنچ گئی۔

"معاف کیجئے پلیز"...... ایئر ہوسٹس نے جھکتے ہوئے انتہائی بااخلاق لہجے میں کہا۔

"معاف کیا۔ ویسے یہ انداز بہت اچھا ہے کہ آدمی غلطی کرنے سے پہلے ہی معافی مانگ لے۔ گڈ آئیڈیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ میرا مطلب تھا کہ میں آپ کو ڈسٹرب کر رہی ہوں۔ اس لئے

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

میں نے معاف کیا کے الفاظ ادا کیے تھے"...... ایئر ہوسٹس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اس سے بڑی خوش قسمتی اور کیا ہو سکتی ہے کہ آپ جیسی خوبصورت خاتون کسی کو ڈسٹرب کرے۔ آپ چاہیں تو میں ساری عمر ڈسٹرب ہونے کے لئے تیار ہوں۔ آپ کو قطعاً معافی نہ مانگنی پڑے گی"...... عمران نے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ فضول باتیں مت کرو۔ کیا بات ہے مس۔ کیا کہنا چاہتی ہیں آپ"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں پہلے عمران کو ڈانٹا اور پھر ایئر ہوسٹس سے مخاطب ہو گئی۔

"آپ حضرات کو علم ہو گا کہ ہماری فلائٹ ولنگٹن پہنچنے سے پہلے دو جگہ ایک ایک گھنٹے کے لئے ٹھہرے گی۔ پہلا سٹاپ ناساہی ایئر پورٹ پر ہے۔ جب کہ دوسرا سٹاپ کیپ ڈلے پر ہو گا۔ اگر آپ ان دونوں جگہوں پر یا کسی ایک جگہ پر ایئر پورٹ سے باہر جانا چاہیں تو نوٹ کرا دیں تاکہ اس کے انتظامات کر لئے جائیں"...... ایئر ہوسٹس نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ہم کہیں بھی ایئر پورٹ سے باہر نہیں جائیں گے"۔ عمران کے بولنے سے پہلے جولیا نے جواب دے دیا۔

"جی بہتر شکریہ"...... ایئر ہوسٹس نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"میں نے ٹھیک کہا ہے ناں"...... ایئر ہوسٹس کے آگے بڑھتے ہی

جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم غلط کیسے کہہ سکتی ہو۔ آخر تم ڈپٹی چیف ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا کر رہ گئی۔

"ویسے اب مجھے وہاں سے فون پر بات کرنی پڑے گی اور بعد میں جب حساب کتاب تمہارے چیف کے سامنے پیش ہو گا تو وہ اس فون کال کے خرچ پر چیخ وپکار کرے گا کہ جب باہر جا کر آدمی سے بات کی جا سکتی تھی تو پھر فون کال کا خرچہ کیوں کیا گیا"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا مطلب کیا تم نے باہر جا کر کسی سے ملنا تھا۔ کس سے ملنا تھا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اب کیا بتاؤں مس جولیا یہ دراصل مردانہ باتیں ہیں"۔ عمران نے کہا تو جولیا اور زیادہ چونک پڑی۔

"مردانہ باتیں کیا مطلب۔ پھر کوئی نئی بکواس سوچ لی ہے تم نے"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہارے لئے تو واقعی بکواس ہو سکتی ہیں لیکن ہم مردوں کے لئے یہ بکواس نہیں ہوا کرتیں۔ اب دیکھو تمہارے چیف نے صرف مردوں کو تو فارن ایجنٹ نہیں بنایا ہوا۔ کہیں کہیں خواتین بھی ہوتی ہیں اور ان دونوں سٹاپس پر اتفاق سے خواتین ہی فارن ایجنٹ ہیں۔ میں نے لمبا چوڑا چکر چلا کر تمہارے چیف سے ان کے متعلق تفصیلات معلوم کیں اور ان تفصیلات کے مطابق وہ انتہائی خوبصورت۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

طرحدار بلکہ حسینہ عالم قسم کی خواتین ہیں۔ میں نے سوچا کہ ایک گھنٹہ وہاں ایئرپورٹ پر بیٹھ کر بور ہونے سے بہتر ہے۔ ان طرحدار خواتین کے ساتھ کسی خوبصورت ہوٹل میں بیٹھ کر کافی پی جائے۔ کچھ حال دل کہا جائے۔ کچھ حال دل سنا جائے۔ بات بھی ضروری تھی۔ اس لئے چیف نے باہر جا کر ملنے کی اجازت دے دی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو مجھے معلوم ہے کسی ملک میں کوئی عورت فارن ایجنٹ نہیں ہے۔ اگر ہوتی تو آج تک کہیں نہ کہیں تو نظر آ ہی جاتی۔ لیکن کیا تم خرچے کی تفصیل بھی چیف کو دیتے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تو اور تمہارا کیا خیال ہے۔ وہ مجھے ویسے ہی لامحدود رقم پکڑا دیتا ہے۔ پھر مجھے کیا ضرورت تھی ایک ایک چیک کے لئے رونے کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ہم سے اس نے کبھی اخراجات کی تفصیل طلب نہیں کی۔ ہم تو بس باقی رقم سیکرٹ سروس کے خفیہ اکاؤنٹ میں جمع کرا دیتے ہیں اور بس"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس خفیہ اکاؤنٹ کو تو وہ مجھے آپریٹ نہیں کرنے دیتا۔ ورنہ تو یہ خفیہ اکاؤنٹ ایک لمحے میں خالی ہو جائے۔ یہ تو تمہارے مزے ہیں کہ اس اکاؤنٹ سے جتنی رقم چاہو نکلوا لو۔ جس قدر چاہو خرچ کر لو اور جتنی چاہے واپس جمع کرا دو۔ کرا دو یا نہ کراؤ کوئی پوچھنے والا ہی نہیں

ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ ہم پر اعتماد کرتا ہے اور ہم نے بھی کبھی اس کے اعتماد کو دھوکہ نہیں دیا"...... جولیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھ سے تو وہ ایک ایک پائی پر جواب طلب کر لیتا ہے۔ کہتا ہے یہ پاکیشیا کے عوام کی خون پسینے کی کمائی سے دیا ہوا ٹیکس ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ایک فون کال فالتو ہو جائے تو ایک گھنٹہ جھاڑ سننی پڑتی ہے اور نہ صرف جھاڑ سننی پڑتی ہے بلکہ اس کی قیمت بھی چیک سے منہا کر لی جاتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اچھا مرو نہیں تم ہمارے خرچے پر فون کر لینا"..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی ایسے فون تو ایجاد نہیں ہوئے جس میں فون سننے والے کی تصویر بھی دیکھنے کو مل جائے اور آواز کا کیا ہے۔ آواز تو تمہاری بھی خوبصورت ہے"...... عمران نے اسے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"اچھا تو میری صرف آواز ہی خوبصورت ہے کیوں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا وہ عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئی تھی۔

"آواز کا خوبصورتی اور بدصورتی سے کیا تعلق۔ ایکسٹو تمہارا چیف تمہیں کسی گرامر سکول میں ہی داخل نہیں کرا دیتا۔ آواز تو رسیلی ہو سکتی ہے۔ سریلی ہو سکتی ہے بھدی ہو سکتی ہے۔ پھٹے ہوئے بانس کی طرح ہو سکتی ہے۔ چیختی ہوئی ہو سکتی ہے یا پھر کانوں کو بھلا لگنے والی ہو سکتی ہے یا ایسی بھی ہو سکتی ہے کہ جیسے دور کہیں کانسی کی گھنٹیاں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نچ رہی ہوں ۔ لیکن بدصورت اور خوبصورت تو بہر حال اسے نہیں کہا
جا سکتا ۔ کیونکہ خوبصورتی اور بدصورتی کا تعلق آنکھوں سے ہے اور
آنکھوں سے آواز کو دیکھا نہیں جا سکتا صرف کانوں سے سنا جا سکتا
ہے"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی ۔
"ابھی تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ میری بھی آواز خوبصورت
ہے"...... جولیا نے لطف لیتے ہوئے انداز میں کہا ۔
"میں نے غلط تو نہیں کہا ۔ آواز کی بھی اپنی ایک صورت ہوتی ہے
اب چیخ کی آواز سن کر تمہارے ذہن میں کسی ہنستی ہوئی لڑکی کی
صورت تو نہیں آسکتی اور قہقہے کی آواز سن کر تم یہ تو نہیں سوچ سکتی
کہ قہقہہ مارنے والا مر رہا ہے ۔ اس سے ظاہر ہوا کہ یہ آواز کی ایک
صورت ہوتی ہے اور جب صورت ہوتی ہے تو وہ خوب بھی ہو سکتی ہے
اور بد بھی"...... عمران نے الٹے دلائل دینے شروع کر دیئے ۔
"تم سے خدا سمجھے تمہارے پاس ہر انداز کی باتیں موجود رہتی
ہیں"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا ۔
"خدا کو کیا ضرورت ہے کہ وہ مجھے سمجھے اس نے تو مجھے بنایا ہے اور
ہر بنانے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو سب سے زیادہ سمجھتا ہے ۔ ہاں اگر
تم سمجھ جاؤ تو یہ میری خوش قسمتی ہو گی"...... عمران نے فلسفیانہ لہجے میں
کہا ۔
"میں تو تمہیں تم سے بھی زیادہ سمجھتی ہوں"...... جولیا نے مسکراتے
ہوئے کہا ۔

"اچھا کمال ہے ۔ حیرت ہے ۔ واقعی"...... عمران نے آنکھیں
پھیلاتے ہوئے کہا ۔
"ہاں بالکل ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پتھر دل، کٹھور، لاابالی، لاپرواہ،
دوسروں کے جذبات سے کھیلنے والے ۔ احمق اور نانسنس آدمی
ہو"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔
"ارے واہ اس قدر خصوصیات ہیں مجھ میں ۔ مجھے تو علم ہی نہ تھا ۔
میں بھی سوچتا تھا کہ آخر خواتین مجھے دیکھتے ہی کیوں پسند کرنے لگ
جاتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی ۔
"منہ دھو رکھو تمہیں اور عورتیں پسند کریں گی ۔ اپنی شکل دیکھی
ہے کبھی"...... جولیا بھی اب لطف لینے پر اتر آئی تھی ۔
"عورتیں ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ یہ کیا کہہ رہی ہو ۔ یہاں ایک مسئلہ بنی
ہوئی ہے اور تم کہہ رہی ہو عورتیں ۔ نہیں موجودہ مہنگائی کے دور میں
یہ جمع کا صیغہ استعمال نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا ۔
"کون ایک مسئلہ بنی ہوئی ہے"...... جولیا نے جان بوجھ کر
پوچھا ۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی ۔
"ہے ایک بیچاری اور تو کوئی پوچھتا نہیں اسے ۔ مجھے اس پر رحم آ
گیا ۔ میں نے سوچا کہ چلو میں ہی پوچھ لیتا ہوں اور بس پوچھنے کی دیر
تھی ۔ اب وہ میرے گلے کا ہار بننے کی کوشش میں لگی ہوئی ہے ۔ لیکن
تمہیں معلوم ہے کہ وہ مجھے پسند نہیں ہے ۔ میں تو کسی اور کو پسند کرتا

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہوں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون ہے وہ کس کی بات کر رہے ہو"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب کیا کرو گی اس کے بارے میں پوچھ کر چلو چھوڑو اپنی بات کرو سناؤ دل لگ گیا ہے تمہارا پاکیشیا میں گھر تو یاد نہیں آتا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے اپنا سر دوسری طرف کر لیا اور جولیا کا ہاتھ ایک دھماکے سے سیٹ کے ایک حصے پر پڑا۔ اگر عمران فوری طور پر سر نہ ہٹا لیتا تو جولیا کا ہاتھ یقیناً اس کے چہرے پر ہی پڑتا۔

"کیا ہوا مس جولیا خیریت"...... اچانک عقب سے خاور اور صفدر دونوں نے پوچھا۔ وہ دونوں عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"کچھ نہیں خاور تم یہاں آجاؤ۔ یہ احمق ہے میں اس کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتی"...... جولیا نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ قدرے شرمندگی کے تاثرات بھی نمایاں تھے کیونکہ جہاز کے تمام مسافر ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ چند لمحوں بعد ہی خاور عمران کے ساتھ والی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا تھا عمران صاحب۔ مس جولیا تو بے حد غصے میں نظر آرہی ہیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسے کہا تھا کہ خاور تمہاری سیکرٹ سروس کا انتہائی ذہین

عقلمند اور فعال ممبر ہے۔ بس اس بات پر غصہ کھا گئی۔ اب تم خود ہی بتاؤ کہ کیا میں نے غلط کہا تھا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"ظاہر ہے آپ نے یہ نہیں کہا تھا۔ اگر ایسا کہا ہوتا تو مس جولیا کو غصہ کیوں آجاتا"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں آ سکتا ناں۔ بس یہی بات ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"کون سی بات"...... خاور نے چونک کر پوچھا۔

"اب کون کون سی باتیں بتاؤں۔ چھوڑو۔ ہو سکتا ہے تمہیں بھی غصہ آجائے۔ جولیا خاور کا معنی پوچھ رہی تھی اور میں نے بتا دیا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خاور کا معنی۔ کیا معنی بتایا تھا آپ نے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاور کے دو ہی تو معنی ہوتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے سے متعلق ہیں۔ یعنی مشرق اور سورج اور میں نے اسے یہی دو معنی بتائے بس اس بات پر غصہ آگیا"...... عمران نے کہا۔

"اس میں غصے والی کون سی بات ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ مس جولیا کا تعلق مغرب سے رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہاں رہا ہے پھر"........ خاور بھی پوری طرح لطف لے رہا تھا۔

"پھر کیا ہے سب جانتے ہیں کہ مشرق مشرق ہوتا ہے اور مغرب مغرب۔ دونوں ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے۔ غصے والی بات تو ہے"........ عمران نے کہا۔

"آپ کا مطلب کیا ہے۔ ذرا کھول کر بات کریں۔ میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آ رہی"........ خاور نے پہلی بار الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جولیا کا خیال تھا کہ مشرق مغرب مل سکتے ہیں۔ یعنی خاور اور جولیا میں نے کہا کہ نہیں مل سکتے بیچ میں روشن یعنی تنویر آ جاتا ہے بس اس بات پر اسے غصہ آ گیا"........ عمران نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا اور خاور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ نے تنویر کا نام کیوں لیا۔ اپنا نام کیوں نہیں لیا"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا نام۔ میرا اس سارے معاملے سے کیا تعلق میرا معاملہ تو بڑا سیدھا سادھا سا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سیدھا سادھا ہوتا تو آج ہیر رانجھا کا قصہ اس قدر مشہور کیوں ہوتا"........ خاور نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب یہ درمیان میں ہیر رانجھا کا قصہ کہاں سے آ گیا"۔ عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ ہیر رانجھا کے درمیان اصل فساد ہیر کے

چچا کیدو نے ڈالا تھا"........ خاور نے کہا۔

"ہاں معلوم ہے مگر"........ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر کیدو نہ ہوتا تو ہیر رانجھا کی شادی ہو جاتی اور مسئلہ ختم۔ نہ ہیر کو مرنا پڑتا اور نہ رانجھا کو اور نہ مس جولیا کو غصہ آتا اور نہ آپ کو تھپڑ کھانا پڑتا"........ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب۔ میں تو سمجھتا تھا کہ جس طرح شکل سے عقل مند نظر آتے ہو۔ اسی طرح ذہنی طور پر بھی ہو گے۔ لیکن لگتا ہے تمہارے اندر بھی حماقت کے جراثیم بلکہ جراثیموں کی پوری فوج موجود ہے"۔ عمران نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ ہمیں کبھی لفٹ ہی نہیں کراتے۔ بلکہ میں تو کہوں گا کہ آپ ہم سے بات ہی نہیں کرتے۔ جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تک ہی آپ کی باتوں کا تمام سٹاک ختم ہو جاتا ہے اور میں، نعمانی، صدیقی اور چوہان چاروں منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ آج بھی اگر مس جولیا مجھے یہاں بیٹھنے کا حکم نہ دیتیں تو آپ سے اتنی باتیں نہ ہو سکتیں"........ خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آئندہ خیال رکھوں گا بھائی۔ اب تک کی معافی۔ لیکن وہ کیدو والے سلسلے کی تم نے وضاحت نہیں کی"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کم کا معنی تو جانتے ہی ہوں گے آپ"........ خاور نے باقاعدہ استادوں کے سے انداز میں کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہاں عم چچا کو کہتے ہیں اور عم زاد چچا کے بیٹے کو"...... عمران نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا اسے واقعی خاور کی بات کا مطلب سمجھ نہ آیا تھا۔
"اور آپ ہیں عم ران ۔ران اگر اکیلا لفظ استعمال کیا جائے تو اس
کا مطلب ہوتا ہے ٹانگ کا وہ حصہ جو گھٹنے سے اوپر ہوتا ہے ۔لیکن جب
اسے مرکب کی صورت میں استعمال کیا جائے تو اس کا مطلب ہوتا ہے
چلانے والا، کرنے والا۔ جیسے حکمران، حکم چلانے والا یا حکم کرنے والا
اور آپ کا نام چونکہ مرکب ہے ۔اس لئے عمران کا معنی ہوا چچا جو چلنے
والا ہو اور کیدو بھی ہیر کا چچا تھا اور بیساکھی کے سہارے ہی چلتا تھا۔
اس لئے مشرق اور مغرب کے درمیان آپ بھی کیدو بن سکتے ہیں ۔آپ
نے خواہ مخواہ تنویر کا نام لیا"...... خاور نے پوری تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
"مجھے اب تمہاری پرسنل فائل دیکھنی پڑے گی ۔مجھے تو لگتا ہے تم
سکول میں پڑھاتے پڑھاتے سیکرٹ سروس میں شامل ہو گئے ہو"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور بھی بے اختیار ہنس پڑا۔
"ویسے آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے نام کا اصل مطلب کیا ہے
اسی لئے بیچارہ تنویر میرا نام سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ جاتا ہے"۔عمران نے
کہا اور خاور ایک بار پھر ہنس پڑا۔
"دوسرا مطلب بھی یہی بنتا ہے ۔ظالم سماج"...... خاور نے
مسکراتے ہوئے کہا۔
"وہ کیسے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران کا معنی ہے ۔معاشرہ، سماج اور جب مشرق مغرب آپس
میں آپ کی وجہ سے نہ ملیں گے تو لامحالہ لفظ ظالم آپ کے ساتھ لگا دیا
جائے گا"...... خاور بھی آج پورے موڈ میں تھا۔
"ارے واہ تم نے تو میرے بھی کان کاٹ دیئے ہیں ۔بہت خوب۔
تم سے تو جولیا ہی اچھی تھی جس سے بہر حال میں نے چہرہ بچا لیا۔لیکن
تم سے کان نہ بچ سکے"...... عمران نے کہا اور خاور عمران کی اس
خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے
درمیان مزید کوئی بات ہوتی ۔ایک ایئر ہوسٹس تیزی سے ان کی
طرف آئی۔
"مائیکل آپ ہیں"...... ایئر ہوسٹس نے قریب آکر خاور سے
مخاطب ہو کر کہا۔
"اوہ نہیں میں ہوں فرمایئے"...... عمران نے چونک کر کہا۔
"آپ کا فون ہے ۔فون روم میں آجایئے"...... ایئر ہوسٹس نے کہا
اور آگے بڑھ گئی۔
"فون کس کا ہو سکتا ہے"...... خاور نے حیران ہو کر کہا۔
"ایک ہی شخصیت ہے ۔جسے معلوم ہے کہ ہم ان حلیوں میں ہیں
اور جہاز پر سفر کر رہے ہیں اور ہمارے نام یہ ہے اور کون ہو سکتا
ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا
وہ عمران کا اشارہ سمجھ گیا تھا کہ فون ایکسٹو کا ہو گا ۔عمران تیز تیز قدم
اٹھاتا فون روم کی طرف بڑھ گیا۔اس نے پہلے فون روم کا دروازہ بند

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کیا اور پھر رسیور اٹھالیا۔

"لیس"...... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل آپ آگئے"...... دوسری طرف سے جہاز کے عملے کے کسی آدمی کی آواز سنائی دی۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"او کے ہولڈ آن کریں میں بات کراتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ہیلو"...... بلیک زیرو نے صرف لفظ ہیلو کہا لیکن لہجہ وہی مخصوص ہی تھا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنا موجودہ کاغذات کی رو سے نام بتاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ دونوں بزنس سپاٹس پر ہمارے آدمی پہنچ گئے ہیں اگر کوئی خاص بات ہوئی تو وہ آپ کو وہیں فون کر لیں گے۔ بزنس کا ہی حوالہ دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اسی طرح مخصوص لہجے میں کہا۔

"شکریہ جناب"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کمرے سے باہر آگیا۔

"کوئی خاص بات تھی کیا"...... خاور نے اس کے بیٹھتے ہی کہا۔

"نہیں صرف یہ اطلاع تھی کہ اس فلائٹ کے دونوں سپاٹس پر

تمہارے چیف کے خاص آدمی پہنچ چکے ہیں اگر وہاں کوئی خاص بات ہوئی تو وہ مجھے فون کر دیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"خاص بات کیا ہونی ہے۔ ہم نے باہر تو نہیں جانا"...... خاور نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کتنی بار بتاؤں کہ ہمارے مقابل انتہائی تیز لوگ ہیں اس لئے ہر طرف سے محتاط رہنا پڑتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارے یہ میک اپ وغیرہ سب بیکار چلے جائیں۔ انہیں اطلاع مل چکی ہو اور کوئی بھی کارروائی ہو سکتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر پہلے سٹاپ پر وہ ایک گھنٹہ ایئر پورٹ پر رہے لیکن کوئی کال نہ آئی۔ جب وہاں سے فلائٹ روانہ ہوئی تو تھوڑی دیر بعد ہی ایئر ہوسٹس نے ایک بار پھر عمران کو آکر فون آنے کا کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہیلو میں کیپ ڈے سے جیکب بول رہا ہوں۔ بزنس کے سلسلے میں آپ سے بات کرنی تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا بات ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مسٹر مائیکل کیپ ڈے میں بزنس کے سلسلے میں ایک سرگرمی سامنے آئی ہے۔ آپ کے بارے میں ایئر پورٹ سے تفصیلات حاصل کی گئی ہیں کہ کیا آپ فلائٹ میں سوار ہیں یا نہیں۔ آپ کے نام کے ساتھ ساتھ آپ کے دوسرے ساتھیوں کے بھی باقاعدہ نام لئے گئے ہیں"...... جیکب نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اوہ کون لوگ ہیں وہ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔
"مقامی گروپ ہے۔ البتہ ان میں سے ایک آدمی ایکریمین لگتا ہے۔ اب آپ جیسے حکم کریں۔ کہیں تو ان کو راستے سے ہٹا دیا جائے"۔ جیکب نے کہا۔

"نہیں اس طرح دوسرے لوگ بھی آ سکتے ہیں اور ضروری نہیں کہ ان کا علم تمہیں ہو سکے۔ تم ایسا کرو کہ اس ایکریمین کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو اس طرح کور کرو کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور پھر اس سے پوری کارروائی معلوم کرو کہ وہ بزنس کے سلسلے میں کیا کرنا چاہتے ہیں۔ پھر اس آدمی کی جگہ اپنا آدمی بھیج دو اور مجھے فوری اطلاع دو باقی باتیں بعد میں ہوں گی"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر واپس سیٹ پر آ گیا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھائی ہوئی تھی خاور نے شاید اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی دیکھ کر ہی اس سے کوئی بات نہ کی تھی پھر تقریباً آدھے سے زیادہ سفر گزر گیا تو ایک بار پھر عمران کو فون کی اطلاع دی گئی۔ عمران اٹھ کر دوبارہ فون روم میں پہنچ گیا۔ اس نے رسیور اٹھا لیا اور چند لمحوں بعد اس کی بات جیکب سے کرا دی گئی۔

"یس مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"جیکب بول رہا ہوں جناب بزنس سرگرمی انتہائی خطرناک ہے۔

اس لئے جناب بزنس ٹاک سپیشل کوڈ میں ہی کی جا سکتی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کی پیشانی پر شکنیں سی پھیل گئیں۔
"ٹھیک ہے کرو بات"...... عمران نے سپیشل کوڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ جہاز میں کال سنسر نہیں کی جاتی کیونکہ جہازوں میں کال انتہائی اہم بزنس ٹاکس یا انتہائی اہم ایمرجنسی کی صورت میں ہی کی جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود جیکب کا سپیشل کوڈ میں بات کرنے کا مطلب تھا کہ کوئی انتہائی خطرناک ترین بات ہو رہی ہے۔

"مسٹر مائیکل کیپ ڈے سے جب جہاز فلائی کرے گا تو جہاز کو فضا میں کسی انتہائی خفیہ بم سے تباہ کرنے کی پلاننگ کی گئی ہے لیکن جس آدمی کو کور کیا گیا ہے۔ اسے تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ البتہ اس نے یہ ضرور بتایا ہے کہ کیپ ڈے پر پہلے یہ چیک کیا جائے گا کہ کیا آپ لوگ اس فلائٹ پر سوار ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ سوار ہوئے تو پھر یہ کارروائی کی جائے گی۔ اس کارروائی کا مکمل چارج اس ایکریمین کے پاس ہے"...... جیکب نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"اب آپ کہیں تو اس ساری کارروائی کو روک دیا جائے"۔ جیکب نے کہا۔
"نہیں روکا نہ جائے۔ اس طرح وہ لوگ دوسروں کو سامنے لے آئیں گے۔ ہم کیپ ڈے سے سلپ ہو جائیں گے اس طرح جہاز کے

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

مسافر بھی بچ جائیں گے اور ہم بھی۔ تم اس سلسلے میں کیپ ڈے پر ایسے انتظامات کرو کہ ہم خفیہ طور پر وہاں سے نکل کر کسی محفوظ مقام پر پہنچ سکیں وہاں سے ہم میک اپ لباس اور کاغذات تبدیل کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ جب انہیں معلوم ہوگا کہ آپ سوار نہیں ہوئے تو وہ کارروائی خود ہی روک دیں گے اور آپ یہ بھی چاہتے ہیں کہ انہیں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ آپ کب اور کہاں گئے ہیں"۔ جیکب نے جواب دیا۔

"ہاں کیا تم انتظامات کر لو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں آسانی سے جناب۔ آپ جب ایئرپورٹ پر اتریں گے تو آپ ایک ایک کر کے شمالی سمت واقع انکوائری آفس میں پہنچ جائیں۔ آپ کے تمام نام مجھے معلوم ہیں۔ وہاں انکوائری پر جو آدمی بھی موجود ہو گا۔ آپ صرف اپنا نام اور لفظ گڈنس بتائیں گے تو وہ آپ کو خاموشی سے سائیڈ روم میں بھجوا دے گا۔ وہاں سے آپ کو میں پک کر لوں گا اور آپ کو انتہائی خفیہ طریقے سے محفوظ مقام پر پہنچا دیا جائے گا"۔ جیکب نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ پوری طرح محتاط رہنا"...... عمران نے کہا

"آپ قطعی بے فکر رہیں جناب مجھے اس کی اہمیت کا پوری طرح احساس ہے"...... جیکب نے جواب دیا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھا اور واپس اپنی سیٹ پر آگیا۔ اس نے جیب سے ایک کاغذ

نکال کر اس پر ممبرز کے لئے مختصر طور پر ہدایات لکھنی شروع کر دیں اور پھر کاغذ خاور کے ہاتھ میں دے دیا۔ خاور نے کاغذ پڑھا اور پھر مڑ کر اس نے کاغذ عقب میں موجود جولیا کو دے دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کاغذ تمام ممبرز تک پہنچ کر واپس عمران کے پاس آگیا اور عمران مطمئن ہو گیا۔ کیپ ڈے پر جیسے ہی فلائٹ اتری سب نے ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ واقعی ایک مکان میں اس طرح پہنچ گئے کہ وہاں ایئرپورٹ پر کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو سکی تھی۔ جیکب انہیں یہاں چھوڑ کر واپس چلا گیا تاکہ مزید کارروائی کے بارے میں رپورٹ حاصل کر سکے۔

"یہ سب کیا ہوا ہے عمران صاحب"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا اور عمران نے تفصیلات بتا دیں تو سب کے چہروں پر بے اختیار سنسنی سی پھیلتی چلی گئی۔

"اوہ اگر جیکب ان جگہوں پر اپنے آدمی نہ بھیجتا تو ہمیں تو احساس ہی نہ ہوتا اور جہاز کو اڑا دیا جاتا"...... سب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہیں اپنے اور دوسرے ساتھیوں کے میک اپ میں جہاز میں آدمی بھیجنے چاہئیں تھے۔ اس کا انتظام جیکب آسانی سے کر سکتا تھا۔ اس طرح وہ جہاز اڑا کر پوری طرح مطمئن ہو جاتے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں جہاز میں موجود بے گناہ مسافر مارے جاتے اور میں ایسا نہیں چاہتا تھا"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا اور دوسرے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"جیکب بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

"اتنی دیر بعد کیوں کال کی ہے۔ فلائٹ نے تو صرف ایک گھنٹہ رکنا تھا"...... عمران نے کہا۔

"انہوں نے کارروائی کر دی ہے جناب اور جہاز فضا میں پھٹ گیا ہے۔ تمام مسافر اور عملہ ہلاک ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے جیکب نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے پناہ غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیوں جب ہم اس میں سوار ہی نہ ہوئے تھے تو پھر ایسا کیوں کیا گیا ہے"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ ایئر پورٹ پر موجود رہے۔ میں ان کی نگرانی کرتا رہا۔ ایک بار ان کے درمیان کھلبلی سی مچی اور وہ لوگ اس ایکریمین کے ساتھ ایک سائیڈ پر کافی دیر تک میٹنگ کرتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے کس وقت کارروائی کی اور کس طرح کی۔ اس کا مجھے علم نہیں ہو سکا لیکن فلائٹ جانے کے باوجود وہ ایئر پورٹ پر موجود رہے تھے۔ اس لئے میں بھی وہاں موجود رہا۔ پھر ایئر پورٹ پر اچانک خطرے کے سائرن بج اٹھے اور اس کے ساتھ ہی اعلان کیا گیا کہ ولنگٹن جانے والی فلائٹ یہاں سے پچاس کلو میٹر دور سمندر کے اوپر

فضا میں پھٹ جانے کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے۔ یہ اعلان سنتے ہی وہ سب تیزی سے واپس جانے لگے میں نے اس ایکریمین کی چیکنگ کی وہ اپنے ساتھیوں سمیت جائے حادثہ پر پہنچا۔ جہاں پولیس اور اعلیٰ حکام موجود تھے اور سمندر سے جہاز کا ملبہ اور لاشیں نکالی جا رہی تھیں لیکن جب وہاں معلوم ہوا کہ تباہی اس قدر مکمل تھی کہ کوئی لاش بھی سلامت نہیں مل سکی۔ بلکہ سب کے پرزے اڑ گئے ہیں تو وہ ایکریمین اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس ایئر پورٹ پہنچ گیا اور کافی دیر تک وہاں ٹریفک مینجر کے دفتر میں بیٹھا رہا پھر واپس چلا گیا اور اب وہ ہوٹل ابرٹو میں موجود ہے۔ چونکہ ساری صورت حال آپ کو بتانی تھی اس لئے میں نے اب کال کی ہے"...... دوسری طرف سے جیکب نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سوچا تھا کہ جہاز کے بے گناہ مسافر بچ جائیں گے لیکن ایسا نہ ہو سکا"...... عمران نے اس بار ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"اب مزید کیا حکم ہے جناب"...... جیکب نے پوچھا۔

"میں وہیں ہوٹل ابرٹو میں آرہا ہوں۔ میرے ساتھ ایک ساتھی بھی ہو گا۔ تم وہیں رکو۔ اگر یہ ایکریمین کہیں جائے تو تم نے اس کی نگرانی کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسے اغوا کر کے آپ کے پاس نہ پہنچا دیا جائے"...... جیکب نے کہا۔

"کیا تم آسانی سے ایسا کر سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"جی ہاں یہاں میرا پورا گروپ ہے اور ایکریمین اکیلا ہے۔ کام آسانی سے ہو جائے گا"....... جیکب نے جواب دیا۔

"او۔کے پھر ایسا ہی کرو۔ بس اس بات کا خیال رکھنا کہ کسی کو اس اغوا کا علم نہیں ہونا چاہئے۔ سب یہیں سمجھیں کہ وہ ایکریمین اپنی مرضی سے ہوٹل سے باہر گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"ایسا ہی ہوگا جناب"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کاش یہ جہاز بچ جاتا"....... عمران نے رسیور رکھ کر دکھ بھرے لہجے میں کہا۔

"ان لوگوں نے یہ کارروائی اس لئے کی ہوگی تاکہ انہیں سزا نہ دی جاسکے کہ ہم لوگ ان کی نگرانی سے غائب ہو گئے ہیں"....... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ اس ایکریمین کو اغوا کرا رہے ہیں۔ اس سے اس کے سرپرست چونک نہ پڑیں گے۔ اگر اسے اغوا نہ کیا جاتا تو وہ لوگ مطمئن رہتے"....... صفدر نے کہا۔

"ہاں بات تو ایسی ہی تھی۔ لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ یہ ساری کارروائی کس نے کرائی ہے۔ ظاہر ہے جس نے بھی یہ کارروائی کرائی ہے۔ اسے پاکیشیا سے نہ صرف ہماری روانگی کا پوری طرح علم تھا بلکہ وہ ہمارے ناموں اور حلیوں سے بھی واقف تھا اور ایسا آدمی یقیناً بلیک تھنڈر کے سیکشن یا مین ہیڈ کوارٹر میں کوئی اہم عہدیدار ہی ہو

سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ایک کار کوٹھی میں داخل ہوئی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر جیکب بیٹھا ہوا تھا۔ باقی سیٹیں خالی تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی کار کا ہارن اور پھاٹک کھلنے کی آواز سن کر باہر برآمدے میں ہی آگئے تھے۔

"میں اسے لے آیا ہوں جناب"....... جیکب نے کار سے اترتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی پرابلم"....... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب میرے آدمی پولیس یونیفارم میں اس کے کمرے میں گئے اور پوچھ گچھ کے لئے اپنے ساتھ ہوٹل سے باہر لے آئے۔ پھر راستے میں اسے گیس کی مدد سے بے ہوش کر دیا گیا اور اسے میری کار میں منتقل کر دیا گیا اور میں اسے یہاں لے آیا ہوں"....... جیکب نے جواب دیا اور پھر اس نے وہاں موجود اپنے آدمیوں کو اس بے ہوش شخص کو جو کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان پڑا ہوا تھا اٹھا کر نیچے تہہ خانے میں لے جانے کی ہدایات دینی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد اس ایکریمین کو وسیع تہہ خانے میں کرسی پر بٹھا کر اچھی طرح رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ عمران پوچھ گچھ کے لئے اکیلا وہاں گیا تھا۔ البتہ جیکب اس کے ساتھ تھا۔ باقی ساتھی باہر ہی رہے تھے۔

"تمہارے پاس خنجر تو ہوگا"....... عمران نے جیکب سے پوچھا۔

"میرے پاس تو نہیں ہے۔ البتہ اس عمارت میں ضرور ہوگا"۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جیکب نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کے جا کر خنجر لے آؤ۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہو گا۔ اس لئے آسانی سے زبان نہ کھولے گا"....... عمران نے کہا اور جیکب سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اس بے ہوش ایکریمین کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جیکب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار خنجر موجود تھا۔ عمران نے اس سے خنجر لے کر جیب میں ڈال لیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"....... عمران نے کہا اور جیکب سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور اس کا دہانہ بے ہوش ایکریمین کی ناک سے لگا دیا چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے واپس جیب میں ڈالا اور پیچھے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس ایکریمین کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے اور چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ چند لمحوں تک اس کی آنکھوں میں لاشعوری کیفیت طاری رہی۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہوتا چلا گیا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ ظاہر ہے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا"....... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ میں کہاں ہوں۔ وہ تو پولیس ہیڈ کوارٹر سے

دو پولیس آفیسرز آئے تھے انہوں نے بتایا تھا کہ چیف مجھ سے ملنا چاہتا ہے تو میں ان کے ساتھ ہوٹل سے باہر نکلا تھا پھر اچانک کوئی نامانوس سی بو میری ناک سے ٹکرائی اور میں بے ہوش ہو گیا اور اب میں یہاں ہوں اور تم لوگ۔ یہ سب کیا چکر ہے۔ کون ہو تم"....... اس ایکریمین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا تعلق بھی پولیس سے ہی ہے۔ تم نے نام نہیں بتایا"۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام جوزف ہے۔ میں سیاح ہوں۔ میرے کاغذات بھی درست ہیں اور میں نے کوئی غیر قانونی حرکت بھی نہیں کی پھر یہ سب کچھ کیا ہے"....... ایکریمین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر جوزف کیا تمہیں پاکیشیا سے آنے والوں کے حلیے معلوم نہ تھے"....... عمران نے کہا تو جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا سے آنے والوں کے حلیے۔ کیا مطلب"....... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چلو میں تمہیں تمہاری کارروائی بتا دیتا ہوں۔ تمہیں بتایا گیا ہے کہ پاکیشیا سے ولنگٹن جانے والی فلائٹ سے مائیکل اور اس کے ساتھی سفر کر رہے ہیں۔ فلائٹ ولنگٹن پہنچنے سے پہلے کیپ ڈے میں سٹاپ کرے گی۔ تم نے چیک کرنا ہے کہ یہ لوگ دوبارہ فلائٹ میں سوار ہوتے ہیں یا کیپ ڈے میں ہی ڈراپ ہو جاتے ہیں اور اگر سوار ہوں تو تم نے ایسی کارروائی کرنی ہے کہ جہاز فضا میں ہی کریش ہو جائے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اور یہ لوگ ہلاک ہو جائیں"........ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا تو جوزف کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"اب تمہیں سب کچھ یاد آگیا ہوگا اور یہ بھی یاد آگیا ہوگا کہ میرا نام مائیکل ہے۔ تمہیں یقیناً حلیوں کی تفصیل بتائی گئی ہو گی تاکہ تم نگرانی کر سکو۔ اچانک ہوش میں آنے کی وجہ سے شاید تم پہلے مجھے نہ پہچان سکے ہو گے لیکن اب تم نے یقیناً مجھے پہچان لیا ہوگا"........ عمران نے کہا۔

"میں۔ میں تو اس سارے سلسلے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ نجانے تم کیا کہہ رہے ہو"...... جوزف نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تمہیں جب یہ علم ہو گیا تھا کہ ہم سب یہاں ایئرپورٹ پر پہنچ کر پراسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں تو پھر تم نے اس جہاز کو تباہ کرنے کی کارروائی کیوں کی تھی جب کہ تمہیں خاص طور پر کہا گیا تھا کہ جب ہم اس میں سوار ہوں تو کارروائی کی جائے"...... عمران نے کہا۔

"تم نجانے کیا کہہ رہے ہو۔ میں کہہ تو رہا ہوں کہ نہ میرا کسی کارروائی سے کوئی تعلق ہے اور نہ میں کسی کو جانتا ہوں۔ میں تو ایک عام سا سیاح ہوں اور بس"........ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم بغیر تشدد کے زبان کھول دو کیونکہ ہماری تم سے براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے۔ لیکن تمہیں شاید اپنی قوت ارادی پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی بھروسہ

ہے"........ عمران نے جیب سے خنجر نکالتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تمہیں کوئی بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ میرا واقعی کسی چیز سے کوئی تعلق نہیں ہے"........ جوزف نے جواب دیا۔

"تمہارے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں کہ تم تربیت یافتہ آدمی ہو۔ اگر تم عام سیاح ہوتے تو خنجر کو دیکھتے ہی لامحالہ تمہارے چہرے پر خوف کے تاثرات ضرور پیدا ہوتے بہرحال ابھی تمہیں سارا تعلق یاد آ جائے گا۔ مجھے غائب شدہ یادداشت کو بحال کرنے کا بڑا اکسیری نسخہ معلوم ہے"........ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جوزف کوئی جواب دیتا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور جوزف کے حلق سے نکلنے والی زوردار چیخ سے تہہ خانہ گونج اٹھا۔ خنجر کی تیز دھار سے عمران نے اس کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کاٹ دیا تھا اور ابھی اس کی پہلی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا ہاتھ دوبارہ حرکت میں آیا اور اس بار تہہ خانہ یکے بعد دیگرے کئی چیخوں سے گونج اٹھا۔ جوزف کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا۔ اس کا جسم بندھے ہونے کے باوجود بری طرح پھڑک رہا تھا اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو گیا تھا آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں اور وہ مسلسل دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔ دونوں نتھنے کٹنے کی وجہ سے اس کی پیشانی کے درمیان نیلے رنگ کی ایک موٹی سی رگ ابھر آئی تھی۔

"اب دیکھو کیسے تمہاری یادداشت بحال ہوتی ہے"........ عمران نے کہا اور خنجر ایک طرف پھینک کر اس نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی رگ میں مار دیا۔ جوزف کی حالت یکلخت
انتہائی غیر ہو گئی۔ اس کا پورا جسم اور چہرہ پسینے میں شرابور ہو گیا۔ اس
کا منہ کھل گیا تھا اور وہ اس طرح سانس لے رہا تھا جیسے اس کا سانس
سینے میں اٹک رہا ہو۔ ساتھ ہی ہلکی ہلکی چیخیں بھی نکل رہی تھیں۔

"بتاؤ کیوں کیا تھا تم نے ایسا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا
اور رگ پر دوسری ضرب لگائی۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔ اوہ۔ اوہ گاڈ۔ یہ۔ یہ۔ کس طرح کا عذاب ہے
اوہ۔ اوہ رک جاؤ۔ رک جاؤ"...... جوزف نے ہذیانی انداز میں چیختے
ہوئے کہا۔

"تیسری ضرب تمہاری روح میں شگاف ڈال دے گی۔ جسم کی
ایک ایک رگ ٹوٹ جائے گی۔ بولو۔ کس لئے کیا تھا تم نے
ایسا"...... عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ مم۔ مم مجھے پانی
پلاؤ۔ میں مر رہا ہوں۔ مم۔ مم"...... جوزف کی حالت واقعی حد سے
زیادہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔

"اسے پانی پلا دو جیکب"...... عمران نے کہا اور جیکب سر ہلاتا ہوا
ایک طرف کو بڑھ گیا۔ اس نے ایک الماری کھولی۔ اس میں سے
شراب کی ایک بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے شراب کی
بوتل جوزف کے منہ سے لگا دی۔ جوزف اس طرح غٹاغٹ شراب پیتا
چلا گیا جیسے پیاسا اونٹ پانی پیتا ہے۔ جب آدھی سے زیادہ بوتل اس

کے حلق سے اتر گئی تو جیکب نے بوتل ہٹا لی۔ شراب پینے کی وجہ سے
جوزف کی حالت پہلے کی نسبت کافی سدھر گئی تھی۔

"یہ آخری موقعہ ہے جوزف اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تم سچ سچ سب
کچھ بتا دو تو اب بھی تم اپنی جان بچا لو گے۔ تم ایک درمیانے آدمی ہو
اور ہمارے لئے بیکار ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ اب بتانا ہی پڑے گا۔ تم نے جو عذاب دیا ہے وہ
تو موت سے بھی بدتر ہے۔ میں نے یہ کارروائی اس لئے کی ہے کہ تم
لوگ پراسرار طور پر ایئر پورٹ سے غائب ہو گئے تھے پہلے میں نے
کوشش کی کہ تمہیں ٹریس کر سکوں لیکن تمہارے متعلق جب کچھ
معلوم نہ ہو سکا تو میں نے کارروائی مکمل کرنے کا پلان بنایا کیونکہ مجھے
معلوم تھا کہ اگر میں نے یہ اطلاع دی کہ تم ہماری نگرانی کے باوجود
غائب ہو گئے ہو۔ تو پھر وہ لوگ یقیناً مجھے موت کے گھاٹ اتار دیتے۔
جب کہ کارروائی کرنے کے بعد تمہاری لاشیں تو دستیاب ہونی ہی نہ
تھیں اس طرح میری جان بچ سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے کارروائی کر دی
ایک مسافر کے سامان میں خصوصی ساخت کا بم خاموشی سے ڈال دیا
گیا۔ جسے چیک نہ کیا جا سکتا تھا اور فلائٹ روانہ ہو گئی۔ پھر میں نے
ریموٹ کنٹرول کی مدد سے بم فائر کر دیا اور جہاز کریش ہو گیا۔ میں
وہاں موقع پر گیا۔ وہاں جب میری تسلی ہو گئی کہ کوئی لاش نہیں ملی تو
میں واپس ایئر پورٹ گیا۔ ٹریفک مینجر کو میں نے بھاری رشوت دے
کر اس سے کاغذات میں تبدیلی کرا دی جس کے مطابق تم لوگ کیپ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ڈے ایئر پورٹ پر ڈراپ نہیں ہوئے بلکہ تم جہاز میں سوار ہو گئے تھے
پھر میں واپس ہوٹل گیا اور میں نے خصوصی ٹرانسمیٹر پر کارروائی کی
تکمیل کی اطلاع دے دی ۔ اس کے بعد پولیس والے پہنچ گئے ۔ میں
نے سمجھا کہ سیاح ہونے کی وجہ سے رسمی کارروائی ہو رہی ہے چنانچہ
میں ان کے ساتھ چلا گیا"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کارروائی کا حکم تمہیں کس نے دیا تھا"...... عمران نے پوچھا

"میرا تعلق ناراک کی ایک تنظیم ہائی سکائی سے ہے"...... جوزف
نے جواب دیا۔

"اس گروپ کا چیف کون ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں
ہے"...... عمران نے کہا۔

"چیف کا نام رابرٹ ہے اور ہیڈ کوارٹر ناراک کے ایسٹ ایونیو
میں واقع رابرٹ کلب کے نیچے تہہ خانوں میں ہے"...... جوزف نے
جواب دیا۔

"کیا تمہیں رابرٹ نے خود بھیجا تھا اور وہ بم بھی تمہیں اس نے خود
دیا تھا"...... عمران نے پوچھا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جیکب فون لے آؤ"...... عمران نے جیکب سے کہا اور جیکب سر
ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"سنو جوزف تم نے جس طرح تعاون کیا ہے اس طرح تم واقعی
اپنی جان بچا لو گے ۔ اب تم نے صرف اتنا کرنا ہے کہ رابرٹ کو فون
کر کے اس سے پوچھو کہ آئندہ کے لئے اس کے کیا احکامات ہیں"

عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن پلیز اگر تم وہاں جاؤ اور
جو کارروائی کرو میرا نام درمیان میں نہ آنا چاہیے ورنہ رابرٹ مجھے دوسرا
سانس بھی نہ لینے دے گا ۔ وہ حد درجہ سفاک اور سخت آدمی ہے"۔
جوزف نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے تعاون کیا تو ہمیں کیا ضرورت ہے تمہارا نام سامنے
لانے کی ۔ بلکہ تمہاری کارروائی سے تو ہمیں فائدہ ہوا ہے کہ وہ لوگ
اب ہمیں مردہ سمجھ کر مطمئن ہو چکے ہوں گے"...... عمران نے جواب
دیا اور جوزف کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔ چند لمحوں
بعد جیکب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔

"اس میں لاؤڈر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ہے"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اب رابرٹ کا فون نمبر بتاؤ جس پر تمہاری اس سے براہ راست
بات ہوتی ہے"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور
جوزف نے ایک نمبر بتا دیا۔

"یہاں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر کیا ہے"...... عمران نے جیکب
سے پوچھا اور جیکب نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے رابطہ نمبر پریس کیا اور
پھر ناراک کا رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے جوزف کا بتایا ہوا
نمبر پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور
فون پیس جیکب کی طرف بڑھا دیا ۔ جیکب نے فون پیس بندھے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہوئے جوزف کے کان لگا دیا۔

"یس"...... ایک آواز فون پیس سے سنائی دی۔

"جوزف بول رہا ہوں کیپ ڈے سے باس سے بات کراؤ"۔ جوزف نے کہا۔

"ہولڈ آن کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"باس میں جوزف بول رہا ہوں۔ اب میرے لئے مزید کیا حکم ہے"...... جوزف نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے اس حادثے کی پولیس رپورٹ حاصل کی ہے"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس باس۔ پولیس کو ابھی تک پتہ نہیں چل سکا کہ جہاز کیسے کریش ہوا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"تمہارے فوری ایسا کرنے سے کہیں پولیس کو شک نہ پڑ جائے وہ لامحالہ وہاں غیر ملکیوں کی نگرانی کر رہی ہو گی۔ اس لئے تم دو چار روز وہیں رکو اور سیاحوں کی طرح سیر و تفریح کرو۔ جب مکمل طور پر کارروائی ختم ہو جائے تو پھر واپس آجانا اور سنو اب مجھے کال بھی نہ کرنا ہو سکتا ہے پولیس فارن فون کالیں بھی چیک کر رہی ہو اور تمہارے انداز سے بھی کسی کو مشکوک نہیں ہونا چاہئے"...... رابرٹ نے اسے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے کہا اور پھر جب دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو جیکب نے فون پیس ہٹایا اور اسے آف کر دیا۔

"تمہاری اس تنظیم کا کسی بڑی تنظیم سے بھی تعلق ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ چیف کے ہی رابطے ہوں گے۔ ہمیں تو صرف حکم دیا جاتا ہے اور حکم کی تعمیل پر انتہائی خطیر معاوضہ مل جاتا ہے"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"تم نے صرف اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لئے جہاز میں سوار سینکڑوں بے گناہ مسافروں کو ہلاک کر دیا ہے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجبوری تھی۔ میں نے اپنی جان بھی تو بچانی تھی"...... جوزف نے جواب دیا۔

"لیکن اس قدر بے گناہ افراد کی ہلاکت کا انتقام لینا میری بھی مجبوری ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے جھک کر فرش پر پڑا ہوا خون آلود خنجر اٹھا لیا۔

"مگر۔ مگر۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"۔ جوزف نے یکلخت گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم انسان نہیں ہو۔ درندے ہو۔ تم نے قتل عام کیا ہے۔ سینکڑوں خاندانوں کو تباہ کر دیا ہے۔ ایسے خاندانوں کو جن کا کوئی گناہ ہی نہ تھا اور تم جیسے درندوں کو زندہ چھوڑنا بذات خود بہت بڑی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

درندگی ہے"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں موجود خون آلود خنجر سیدھا جوزف کے دل میں پیوست ہو گیا۔ جوزف کے حلق سے ایک تیز چیخ نکلی۔ اس کا جسم چند لمحوں تک پھڑکتا رہا۔ پھر اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھتی چلی گئیں اور وہ ساکت ہو گیا۔

"اس کے چہرے کو کچل کر لاش گٹر میں پھینک دینا"....... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ساتھ کھڑے جیکب سے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا جناب"....... جیکب نے جواب دیا۔

"اب ہم نے فوری طور پر ناراک پہنچنا ہے۔ یہاں سے کوئی چارٹرڈ طیارہ مل سکے تو زیادہ بہتر ہے اور کاغذات بھی نئے بنوانے ہوں گے"....... عمران نے تہہ خانے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"آپ میک اپ کر لیں۔ میں اس میک اپ میں آپ کی تصویریں بنا لیتا ہوں۔ تصویریں بنتے ہی ایک گھنٹے کے اندر کاغذات تیار ہو جائیں گے اور طیارہ بھی بک ہو جائے گا"....... جیکب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا معلوم ہوا اس آدمی سے"....... صفدر نے پوچھا تو عمران نے اسے مختصر طور پر بتا دیا۔

"تو اب تمہارا پروگرام ناراک جانے کا ہو گیا ہے"....... جولیا نے کہا۔

"ہاں فی الحال تو ارادہ یہی ہے"....... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ ہمیں ولنگٹن ہی جانا چاہئے۔ اب وہ لوگ ہماری طرف سے مطمئن ہوں گے۔ ہم آسانی سے کام کر سکیں گے۔ لیکن ناراک میں جیسے ہی ہم نے رابرٹ کو چھیڑا انہیں اطلاع مل جائے گی اور وہ ہوشیار ہو جائیں گے"....... خاور نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ واقعی تمہارا خیال درست ہے۔ او کے جیکب اب ہم نے ولنگٹن جانا ہے"....... عمران نے جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جیسے آپ کی مرضی جناب"....... جیکب نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو پھر میک اپ کا کام شروع کر دیں۔ تاکہ جلد از جلد یہاں سے نکل سکیں"....... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ختم شد

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ہنگامہ خیز ناول

گولڈن ایجنٹ

حصہ دوم

مصنف ——— مظہر کلیم ایم۔اے

• کیا بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ بیروفین عمران اور اس کے ساتھیوں کو دوبارہ گھیرنے میں کامیاب ہوا ——— یا ——— ؟

پریٹی ——— بلیک تھنڈر کے سب سیکشن انچارج کی نوجوان بیٹی اور جولیا کے درمیان ہونے والا خوفناک مقابلہ۔ کیا جولیا مارشل آرٹ میں پریٹی کا مقابلہ کر سکی یا؟

جاسٹی ——— ایسے مخبر گروپ کی چیف جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو حیرت انگیز طور پر انتہائی کم وقت میں نہ صرف ٹریس کر لیا بلکہ ان سب کو گولیوں سے اڑا دیا ——— کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ——— ؟

جاسٹی ——— جسے اغوا کرنے کی ڈیوٹی تنویر کے ذمے لگائی گئی تو تنویر نے اپنے مخصوص ڈائریکٹ ایکشن کا کھل کر مظاہرہ کرنا شروع کر دیا اور ہر طرف لاشیں ہی لاشیں نظر آنے لگیں کیا تنویر اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکا۔ یا

• عمران اور بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ کے درمیان ہونے والی پہلی ملاقات ——— انتہائی حیرت انگیز۔ انتہائی دلچسپ

• تیز رفتار ایکشن۔ اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ناول

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

ریڈ فلیگ

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ریڈ فلیگ ——— نوادرات چوری کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم جس نے مصر سے ایک نوادر چوری کر کے پاکیشیا میں فروخت کر دیا ———

سیکرٹ ایجنسی ——— مصر کی سرکاری ایجنسی جس نے براہ راست نوادر کی چوری میں سرسلطان کو ملوث کر دیا ——— کیا واقعی سرسلطان اس چوری میں ملوث تھے ——— یا

لیلی ——— سیکرٹ ایجنسی کی رکن جو سرسلطان کی چوری کا ثبوت لے کر عمران کے فلیٹ پر پہنچ گئی اور پھر سرسلطان نے بھی اقرار کر لیا ——— کیا واقعی ———

ریڈ فلیگ ——— جس کا سربراہ ایک ایسا آدمی تھا جس کے بارے میں کسی کو بھی تصور تک نہ تھا ——— وہ آدمی کون تھا ——— ؟

روڈی ——— ریڈ فلیگ کے ایکشن گروپ کا چیف جو ریڈ فلیگ کے خلاف عمران کے ساتھ مل گیا ——— کیوں ——— انتہائی حیرت انگیز سچویشن ———

کیا عمران ریڈ فلیگ کے خلاف مشن مکمل کرنے اور اس کے سربراہ کو سامنے لانے میں کامیاب ہو سکا ——— یا ——— نہیں ——— ؟

انتہائی حیرت انگیز اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات

سسپنس اور ایکشن سے بھرپور منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com
Scanned By Waqar Azeem Pakistanipoint

بلیک ورلڈ شیطان کی دنیا' شیطان اور اس کے کارندوں کی دنیا جہاں سیاہ قوتوں کا راج ہے۔ جہاں انسانیت کے خلاف ہر سطح پر شیطانی انداز میں کام جاری رہتا ہے۔

پروفیسر البرٹ شیطانی دنیا کا ایک ایسا کردار جو شیطان کا نائب تھا اور جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کے خاتمے کے لئے ایک خوفناک شیطانی منصوبے پر کام شروع کر دیا۔ یہ منصوبہ کیا تھا ——— ؟

رعمیس ایک ایسا جادوئی زیور جو صدیوں پہلے ایک شیطانی معبد کے پجاری کی ملکیت تھا اور پروفیسر البرٹ کو اس کی تلاش تھی۔ کیوں؟ وہ اس سے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا تھا

جبوتی ایک شیطانی قوت۔ جو انتہائی خوبصورت عورت کے روپ میں عمران سے ٹکرائی اور اس کا دعویٰ تھا کہ عمران اس کی شیطنیت سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا کیا واقعی ایسا ہوا ——— ؟ کیا جبوتی اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی ——— ؟

بلیک ورلڈ جس کے مقابل عمران' جوزف' جوانا اور ٹائیگر سمیت جب میدان میں آئے تو عمران کو پہلی بار احساس ہوا کہ بلیک ورلڈ کی شیطانی قوتیں کس قدر طاقتور اور خوفناک قوتوں کی مالک ہیں۔

بلیک ورلڈ ایک ایسی پراسرار' سحر انگیز اور انوکھی دنیا جس کا ہر معاملہ عام دنیا سے ہٹ کر تھا۔

بلیک ورلڈ جس کی پراسرار اور انوکھی قوتوں کے مقابل عمران کو بالکل منفرد انداز میں جدوجہد کرنی پڑی۔ انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی جدوجہد۔

وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کے خوفناک پنجوں میں پھنس کر رہ گئے اور ان کے بچ نکلنے کی کوئی راہ باقی نہ رہی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی شیطانی قوتوں کا شکار ہو گئے۔ یا ؟

بلیک ورلڈ جس کے خلاف طویل جدوجہد کے بعد آخر کار ناکامی ہی عمران کا مقدر بنی۔ کیوں اور کیسے؟ کیا واقعی عمران ناکام ہو گیا تھا۔ یا ؟

بلیک ورلڈ جس کے خلاف کام کرتے ہوئے عمران کو عام دنیاوی اسلحے کی بجائے قطعی مختلف انداز کی طاقت کا سہارا لینا پڑا۔ وہ طاقت کیا تھی ؟

قطعی مختلف انداز کی کہانی ۔ انتہائی منفرد انداز کی جدوجہد
تحیر اور سحر کی فسوں کاریوں میں لپٹی ہوئی ایک پراسرار دنیا کی کہانی
ایک ایسا ناول جو اس سے قبل صفحہ قرطاس پر نہیں ابھرا

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ "گولڈن ایجنٹ" کا دوسرا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ بلیک تھنڈر کے سلسلے کا یہ ناول اس حصے میں اپنے عروج کی طرف بڑھ رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ پہلا حصہ پڑھنے کے بعد آپ اس حصے کو پڑھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہوں گے لیکن اگر آپ اپنے خطوط اور ان کے جوابات بھی ملاحظہ کر لیں تو اس سے یقیناً آپ کی دلچسپی میں اضافہ ہی ہو گا۔

بھلوال ضلع سرگودھا سے محمد عرفان شیخ صاحب لکھتے ہیں۔ "یوں تو آپ کا ہر ناول اپنی جگہ ایک شاہکار کا درجہ رکھتا ہے لیکن "بلاسٹڈ اٹیک" نے واقعی مجھے بے پناہ متاثر کیا ہے۔ اس ناول میں آپ کے قلم کی جولانیاں اپنے پورے زوروں پر دکھائی دیتی ہیں۔ اس ناول کے چند مناظر کو آپ نے جس انداز میں لکھا ہے اس سے واقعی قارئین کی آنکھوں میں آنسو رواں ہو گئے۔ جاسوسی ناول میں اس قدر متاثر کن مناظر واقعی آپ کے قلم کی بے پناہ طاقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے آپ واقعی ایک منفرد قلمکار ہیں"۔

محترم محمد عرفان شیخ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ سچے جذبات کی جہاں بھی ترجمانی ہو وہاں پڑھنے والے ضرور متاثر ہوتے ہیں۔ "بلاسٹڈ اٹیک" کے جن مناظر کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بھی انہی سچے اور پرخلوص جذبات پر مشتمل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے قارئین کو بے حد متاثر کیا ہے۔

بورے والا سے فرح ناز صاحبہ لکھتی ہیں۔ "میں آپ کی خاموش قاری ہوں لیکن جب آپ مسلسل اتنے اچھے ناول لکھتے ہیں تو انسان کب تک خاموش رہ سکتا ہے۔ مجبور ہو کر یہ خاموشی توڑنی پڑتی ہے اور میں نے بھی اسی مجبوری کی وجہ سے یہ خط لکھا ہے۔ اب جبکہ میں نے خاموشی توڑ دی ہے تو ایک خامی کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ جولیا کے کردار نے اب بور کرنا شروع کر دیا ہے۔ بحیثیت سیکرٹ ایجنٹ اسے اس قدر جذباتی نہیں ہونا چاہئے جتنی اب وہ ہو چکی ہے۔ اس کی نہ اپنی کوئی سوچ رہی ہے نہ کوئی پلاننگ۔ بس وہ عمران کی باتوں پر یا روتی رہتی ہے یا خوش ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اب جولیا کو کسی مشن کے دوران ختم کر دیا جائے تو بہتر ہے اور اس کی جگہ کوئی نئی لڑکی ٹیم میں شامل کی جائے تاکہ اس بوریت سے تو نجات مل سکے"۔

محترمہ فرح ناز صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ جہاں تک آپ نے جولیا کے کردار کے بارے میں لکھا ہے تو بے شمار قارئین نے جولیا کی اس جذباتیت پر تنقید کی ہے لیکن وہ اس حد تک نہیں گئے جس حد تک آپ چلی گئی ہیں کہ جولیا کا کردار ہی ختم کر دیا جائے۔ انسان پر مختلف موڈ طاری ہوتے رہتے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ جولیا کا یہ جذباتی موڈ مستقبل میں بھی قائم رہے۔ ویسے بھی آپ کے جذبات سے آگاہ ہونے کے بعد اسے لامحالہ اپنے موڈ میں تبدیلی لانی پڑے گی۔ اس لئے بے فکر رہیں آپ کی بوریت بھی یقیناً جلد ہی دور ہو جائے گی۔

قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ سے اصغر سہیل چوہان صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں البتہ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آتی کہ عمران ویسے تو جھوٹ بولنے والوں سے نفرت کرتا ہے لیکن خود وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان سے مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے کہ وہ ایکسٹو نہیں ہے۔ وہ انہیں سچ سچ بتا کیوں نہیں دیتا اس جھوٹ کو نبھانے کے لئے اسے کتنے جتن کرنے پڑتے ہیں۔ اگر وہ یہ سچ بول دے تو اسے بہت سے بکھیڑوں سے خود بخود نجات مل جائے گی اور بلیک زیرو کو بھی دانش منزل سے نکل کر ٹیم کے ساتھ کام کرنے میں آسانی ہو جائے گی"۔

محترم اصغر سہیل چوہان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی بات اس حد تک تو درست ہے کہ عمران اگر اپنے ساتھیوں کو بتا دے کہ وہ ایکسٹو ہے تو اسے بہت سے بکھیڑوں سے نجات مل جائے گی لیکن میرا خیال ہے کہ اگر وہ ایسا کر بھی دے تو اس کے ساتھی ہی اس پر یقین نہیں کریں گے کیونکہ ایکسٹو کا جو تصور ان کے ذہنوں میں راسخ ہو چکا ہے عمران اپنے عام مزاج کے لحاظ سے اس پر پورا نہیں اترے گا۔ باقی رہی یہ بات کہ عمران نے ایکسٹو کا یہ سیٹ اپ کیوں قائم کر رکھا ہے تو آپ نے اس بات پر شاید غور نہیں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کیا کہ عمران کو اس سیٹ اپ کی وجہ سے کام کرنے کی بے حد آزادی
مل جاتی ہے ورنہ بطور ایکسٹو وہ فیلڈ میں اتنی آزادی سے کام نہیں کر
سکتا۔ آپ نے ایکسٹو کے اس خصوصی سیٹ اپ کو جھوٹ قرار دیا ہے
لیکن میرے خیال میں ایکسٹو کے اس سیٹ اپ کو جھوٹ کی بجائے
سیکرٹ کہیں تو زیادہ بہتر ہے اور وہ سیکرٹ سروس کا ہی چیف ہے اور
اگر وہ خود سیکرٹ کو سیکرٹ نہ رکھ سکے تو پھر اسے سیکرٹ سروس کا
چیف رہنے کا بھی حق نہیں رہتا۔ امید ہے اب آپ کی الجھن دور ہو گئی
ہو گی۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

ساحل سمندر پر ہر طرف عورتوں اور مردوں کا جم غفیر موجود تھا۔
چونکہ موسم ایسا تھا کہ اس موسم میں سن باتھ بے حد لطف دیتا تھا اور
آج ویسے بھی تعطیل تھی۔ اس لئے ساحل سمندر پر پیر رکھنے کی جگہ باقی
نہ رہی تھی۔ بیروفین بھی ایک جگہ چھتری کے نیچے لیٹا ہوا میوزک سننے
اور شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک نوجوان اور
دلکش لڑکی اسی کی طرح چھتری کے نیچے لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ
میں ایک رسالہ تھا اور وہ رسالہ پڑھنے میں منہمک نظر آ رہی تھی۔

"کیا بات ہے پریٹی آج تم یہاں اکیلی نظر آ رہی ہو۔ وہ سمتھ کہاں
ہے جو ہر وقت سائے کی طرح تمہارے ساتھ چمٹا رہتا ہے"۔ بیروفین
نے موسیقی بند کرتے ہوئے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا

"سمتھ کی بات مت پوچھو مجھ سے"...... لڑکی نے رسالہ ایک
طرف ہٹاتے ہوئے بیروفین کی طرف چہرہ موڑتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"کیوں کیا ہوا۔ کیا لڑائی ہو گئی ہے اس سے"...... بیروفین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اس نے وعدہ خلافی کرنی شروع کر دی ہے۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اس بار وہ مجھے جزیرہ ہوائی لے جائے گا لیکن پھر اس نے بات ہی نہیں کی"...... پریٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے اوہ اچھا تو اس لئے ناراض ہو رہی ہو۔ مجھے معلوم ہے وہ ایک کاروباری چکر میں پھنس گیا تھا اس لئے نہ جا سکا ہو گا۔ چلو غصہ تھوک دو میں اسے سمجھاؤں گا کہ وہ تم سے وعدہ خلافی نہ کرے گا"۔ بیروفین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ تمہارا بھتیجا ضرور لگتا ہے۔ لیکن وہ قطعی احمق آدمی ہے۔ کاش وہ تمہاری طرح عقل مند ہوتا۔ بالکل نانسنس ہے وہ"...... پریٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر میری طرح عقل مند ہوتا تو پھر میری طرح ہمیشہ کنوارہ ہی رہتا۔ اسے احمق ہی رہنے دو۔ اسی صورت میں وہ تمہیں پروپوز بھی کر سکے گا مگر تم فکر مت کرو اب وہ تمہارے ساتھ ضرور جائے گا اور سارا خرچہ بھی میرے ذمے ہو گا۔ اب بولو اب تو ناراضگی دور ہوئی ہے یا نہیں"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی کے چہرے پر جیسے مسرت کے فوارے سے پھوٹ پڑے۔

"شکریہ بیروفین تم کتنے اچھے ہو"...... لڑکی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سمتھ کو میں جانتا ہوں وہ تو تمہارا دیوانہ ہے۔ وہ تو تمہاری ناراضگی برداشت ہی نہیں کر سکتا"...... بیروفین نے کہا۔

"یہی بات وہ باقی لڑکیوں سے بھی کرتا ہو گا"...... پریٹی نے مسکراتے ہوئے کہا تو بیروفین بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہاں اس سے ملتی جلتی بات تو ہو سکتی ہے لیکن یہ بات صرف تمہارے لئے ہے"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بیروفین ایک بات تو بتاؤ۔ دیکھو سچ بتانا"...... اچانک پیریٹی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون سی بات"...... بیروفین نے اس کے لہجے میں سنجیدگی محسوس کرتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

"کیا تم می کے بھی دوست رہے ہو"...... پریٹی نے کہا تو بیروفین بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سے کس نے کہا ہے"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"می ایک بار کہہ رہی تھیں کہ بیروفین بڑا شاندار آدمی ہے"۔ پریٹی نے جواب دیا۔

"کس سے کہہ رہی تھی"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ڈیڈی سے"...... پریٹی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"پھر تمہارے ڈیڈی نے کیا جواب دیا"...... بیروفین نے اسی طرح مسکراتے ہوئے پوچھا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ڈیڈی نے کیا کہنا تھا۔ وہ ہنس کر چپ ہو گئے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ڈیڈی ممی کو کتنا چاہتے ہیں۔ میں تو بعض اوقات حیران ہو جاتی ہوں کہ ایسی محبت تو مشرق کے لوگوں میں ہوتی ہے۔ جب کہ ڈیڈی کا کوئی تعلق بھی مشرق سے نہیں رہا"...... پریٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے اور اسی لئے میں نے تمہاری ممی کو پروپوز نہیں کیا تھا۔ ورنہ تمہاری ممی مجھے اس قدر پسند تھی کہ میں لازماً اسے پروپوز کرتا لیکن فورڈ میرا گہرا دوست ہے۔ اس لئے میں راستے سے ہٹ گیا۔ ویسے ایک بات ہے پریٹی تمہاری ممی انتہائی شاندار عورت ہے"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور میرے متعلق کیا خیال ہے۔ کیا میں ممی سے کم ہوں"۔ پریٹی نے مصنوعی غصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"تم اس کی ہی تو بیٹی ہو۔ اس لئے تم اس سے کم کیسے ہو سکتی ہو"۔ بیروفین نے جواب دیا اور پریٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

"پھر سمتھ نے اب تک مجھے پروپوز کیوں نہیں کیا"...... پریٹی نے کہا۔

"اسے تمہارے ڈیڈی سے ڈر لگتا ہے۔ اس کا گنجا سر اور بڑی بڑی مونچھیں دیکھ کر"............ بیروفین نے کہا۔ تو پریٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اسے کیوں ڈر لگتا ہے۔ ڈیڈی تو اسے بے حد پسند کرتے

ہیں"...... پریٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ تو مجھے بھی معلوم ہے۔ کئی بار فورڈ نے سمتھ کے لئے پسندیدگی کا اظہار بھی کیا ہے"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ میں سمجھ گئی وہ مجھے پروپوز ہی نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے ٹال رہا ہے"...... پریٹی نے ایک بار پھر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ وہ فطرتاً معصوم سی لڑکی تھی۔

"ارے ارے پھر ناراض نہ ہو جانا۔ چلو ٹھیک ہے۔ تم اس کے ساتھ ہوائی سے ہو آؤ۔ پھر میں اس سے سنجیدگی سے بات کروں گا۔ تمہاری ممی کو تو اعتراض نہ ہو گا"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ممی کو کیا اعتراض ہو گا۔ بلکہ ممی تو خوش ہوں گی کہ ان کے دوست کا بھتیجا ان کی بیٹی کو پروپوز کر رہا ہے"...... پریٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ بیروفین کوئی جواب دیتا اچانک اس کے ساتھ رکھے ہوئے بیگ میں سے ٹوں ٹوں کی ہلکی ہلکی آوازیں نکلنے لگیں اور بیروفین اور پریٹی دونوں چونک پڑے۔ بیروفین ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بیگ اٹھا کر اس کی زپ کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اسی میں سے نکل رہی تھیں۔ بیروفین نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو فورڈ کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے فورڈ کی آواز سنائی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

آئیڈیل پبلک لائبریری

دی تو پریٹی بے اختیار چونک پڑی۔

"یس بیروفین اٹنڈنگ یو اوور"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا ہو رہا ہے۔ تمہاری رہائش گاہ سے پتہ چلا کہ تم ساحل پر گئے ہوئے ہو اوور"...... فورڈ کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہاں تمہاری بیٹی پریٹی بھی یہاں موجود ہے۔ سمتھ سے ناراض ہو رہی تھی۔ بڑی مشکل سے منایا ہے اوور"...... بیروفین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا تو وہ بھی ساتھ ہے۔ مجھے کہہ رہی تھی کہ سمتھ اچھا نہیں ہے وعدہ خلافی کرتا ہے۔ کوئی وعدہ کیا ہو گا اس نے پریٹی کے ساتھ اوور"...... فورڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ہوائی لے جانے کا وعدہ کیا تھا۔ پھر کاروباری چکر میں پھنس کر بھول گیا تھا۔ میں اسے سمجھاؤں گا۔ بہرحال اب پریٹی کی ناراضگی دور ہو گئی ہے اوور"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"وہ تو ظاہر ہے ہونی تھی۔ اس کی ماں بھی اس طرح جلدی ناراض ہو جاتی ہے اور پھر جلدی ہی مان بھی جاتی ہے۔ سنو میں نے پاکیشیا مشن کے سلسلے میں ہی تمہیں کال کیا ہے اوور"...... فورڈ نے کہا تو بیروفین بے اختیار چونک پڑا۔

"اس سلسلہ میں کیوں۔ وہ تو مسئلہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی سب ختم ہو گئے ہیں اوور"...... بیروفین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو وہ ختم ہو چکے ہیں لیکن ایک بات مشکوک ہے اور وہ یہ کہ جس آدمی نے کیپ ڈے میں کارروائی کی تھی۔ اس کی لاش ایک گٹر میں بہتی ہوئی پولیس کو ملی ہے۔ اس کا چہرہ تو کچل کر بگاڑ دیا گیا تھا لیکن اس کی کلائی پر اس کا نام لکھا ہوا موجود تھا۔ پھر اس کے لباس سے ایک پلاسٹک کے تھیلے میں بند اس کے کاغذات بھی دستیاب ہو گئے۔ وہاں وہ آدمی جنہوں نے اس کارروائی میں اس کی معاونت کی تھی۔ اس کے متعلق جانتے تھے۔ انہوں نے اس کی اطلاع ناراک میں رابرٹ کو دی۔ رابرٹ نے وہاں اس کی موت کی تحقیقات کے لئے اپنا خاص آدمی بھیجا اور اس آدمی نے جو رپورٹ دی ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے اوور"...... فورڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ دی ہے اوور"...... بیروفین نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس آدمی کو شک پڑا کہ جوزف کو اس کارروائی کی وجہ سے ہی خاص طور پر ہلاک کیا گیا ہے تو اس نے اس کی معاونت کرنے والے ایک آدمی کو علیحدہ گھیر لیا اور پھر اس آدمی نے تشدد کے بعد زبان کھول دی۔ اس نے کہا ہے کہ پاکیشیا سے آنے والے عمران اور اس کے ساتھی کیپ ڈے ایئرپورٹ پر پراسرار طور پر غائب ہو گئے تھے۔ جوزف نے صرف رابرٹ کی سختی سے بچنے کے لئے جہاز کو اڑوا دیا اور پھر ٹریفک منیجر کو بھاری رقم دے کر اس نے کاغذات تبدیل کرا دیئے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

تاکہ کاغذات کی وجہ سے یہی پتہ چل سکے کہ وہ لوگ تباہی کے وقت جہاز میں موجود تھے۔اس اطلاع کے بعد اس نے ٹریفک منیجر کو گھیرا اور ٹریفک منیجر نے بھی اقرار کر لیا کہ واقعی ایسا ہوا ہے۔چنانچہ اس آدمی نے اس کی اطلاع رابرٹ کو دی اور رابرٹ نے اس کی اہمیت کے پیش نظر مجھے براہ راست اطلاع دے دی۔اوور"...... فورڈ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ہمیں باقاعدہ ڈاج دیا گیا ہے اور وہ لوگ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں اوور"...... بیروفین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور مجھے یقین ہے کہ جوزف ان کے ہاتھ ہی لگا ہوگا اور انہوں نے اس سے سب کچھ اگلوا کر اسے ہلاک کر دیا اوور"...... فورڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس آدمی نے انہیں زیادہ سے زیادہ رابرٹ کے متعلق بتایا ہوگا۔البتہ اب رابرٹ کو علیحدہ کرنا پڑے گا اوور"...... بیروفین نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اب عمران اور اس کے ساتھی رابرٹ کو ہی گھیریں گے۔اس لئے میں نے رابرٹ کو بھی الرٹ کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی میں نے ایک اور گروپ کو بھی اس کی اور اس کے کلب کی نگرانی پر تعینات کر دیا ہے۔یہ لوگ یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کی موت کی وجہ سے ان کے متعلق سب مطمئن ہوں گے اس لئے وہ بھی اطمینان سے رابرٹ کے پاس پہنچیں گے اس طرح وہ رابرٹ کے

آدمیوں کی گولیوں کا نشانہ بن جائیں گے اور اگر ان سے بچ بھی گئے تو دوسرا گروپ لامحالہ انہیں ختم کر دے گا اوور"...... فورڈ نے کہا۔

"نہیں وہ رابرٹ جیسے بدمعاشوں کے بس کا روگ نہیں ہیں۔تم فوری طور پر رابرٹ کو فنش کرادو تاکہ وہ رابرٹ سے تمہارے متعلق یا میرے متعلق کوئی کلیو نہ حاصل کر سکیں اوور"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔میں ایسا ہی کرتا ہوں اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بیروفین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا چکر ہے بیروفین"...... پریٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک پاکیشیائی گروپ ہے۔میں نے ان کے ملک کے خلاف مشن مکمل کیا ہے۔اس لئے وہ اب مجھے تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔تمہارے ڈیڈی بھی اس چکر میں ملوث ہیں۔اس لئے اس نے کال کیا ہے"...... بیروفین نے سامان پیک کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس چکر میں سمتھ کو کہنا نہ بھول جانا کہ وہ مجھے ہوائی لے جائے"...... پریٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بالکل نہیں بھولوں گا۔تم فکر مت کرو"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... پریٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور بیروفین اس کی معصومیت پر بے اختیار ہنس پڑا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تھوڑی دیر پہلے ولنگٹن پہنچا تھا۔ یہاں پہنچتے ہی عمران نے اپنے مخصوص ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے سب سے پہلے ایک کوٹھی اور دو کاریں حاصل کی تھیں اور وہ سب اس وقت اس کوٹھی میں ہی موجود تھے۔ عمران نے کوٹھی پہنچتے ہی ایک بار پھر اپنے سمیت سب کے چہرے واش کیے اور پھر نیا میک اپ کر دیا۔

"نئے میک اپ کی کیا ضرورت تھی"....... جولیا نے پوچھا۔

"اب یہ یہاں مستقل رہے گا۔ میں کوئی شک باقی نہیں رکھنا چاہتا۔ ہو سکتا ہے کہ اس جوزف کی موت کا انہیں علم ہو جائے اور وہ وہاں سے ہمارے ان حلیوں کے متعلق تفصیلات حاصل کر لیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں واقعی"....... جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب تم اس جنیڈا سے ملنے جاؤ گے"....... تنویر نے کہا۔

آئیڈیل پبلک لائبریری

"ظاہر ہے [illegible] جاؤں گا۔ کیونکہ جنیڈا ادھیڑ عمر عورت ہے اور ایسی عورتیں تم جیسے باوقار افراد کو ہی پسند کرتی ہیں۔ مجھ جیسے نوجوان کو اس نے کہاں گھاس ڈالنی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ کیونکہ وہ عمران کی بات کا مطلب اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ تم ساتھ جاؤ میں اور تنویر بھی تو جا سکتے ہیں"....... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم وہاں جا کر کیا کرو گی"....... عمران نے پوچھا۔

"وہی جو تم نے کرنا ہے"....... جولیا نے جواب دیا۔

"اچھا۔ لیکن میں نے تو اس کے حسن اور وقار کی تعریف کرنی ہے۔ کیا تم کر سکو گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"نہیں یہ کام تو مجھ سے نہیں ہو گا"....... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"چلو یہ کام تنویر کر لے گا۔ کیوں تنویر"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے۔ اس بوڑھی گھوڑی کی تعریفیں کرتا پھروں۔ میں تو اس کی گردن دبا کر اس سے سب کچھ اگلوا لوں گا"....... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"گردن ہی دب گئی تو کیا اگلوا سکو گے۔ البتہ وہ تم پر آنکھیں ضرور نکالے گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار تنویر بھی

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

مسکرا دیا۔

"پھر آپ کا اب پروگرام کیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"جنیڈا سے ہمیں براہ راست کوئی مطلب نہیں ہے۔ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہم نے اس سے فورڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں جو اس کا دوست رہا ہے۔ اس کے لئے جنیڈا کو کسی ایسے طریقے سے گھیرنا پڑے گا کہ اس کی اطلاع اور کسی کو نہ ہو سکے۔ یہاں فارن ایجنٹ مالکم موجود ہے۔ میں نے مالکم سے کہہ دیا ہے کہ وہ جنیڈا کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دے اس سے اطلاع ملنے کے بعد کوئی پروگرام بنایا جا سکے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مالکم کو اس کوٹھی کے فون نمبر کا علم ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اسی کے ذریعے تو یہ کوٹھی حاصل کی گئی ہے ورنہ اجنبیوں کو کون اس طرح پراپرٹی دیتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ولیم بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"مالکم بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جنیڈا تو کاناڈا گئی ہوئی ہے۔ وہاں کوئی کاروباری سلسلہ ہے۔ البتہ اس کی بیٹی پریٹی رہائش گاہ پر موجود ہے"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی عمر ہے پریٹی کی۔ گود میں اٹھا کر بہلانا تو نہ پڑے گا اسے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب نوجوان لڑکی ہے اور انتہائی آزاد خیال۔ جنیڈا کی اکلوتی بیٹی ہے اور جنیڈا اس سے بے حد محبت کرتی ہے"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جنیڈا نے کس سے شادی کی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"فورڈ سمتھ نام کا کوئی آدمی ہے۔ لیکن وہ اس کے ساتھ نہیں رہتا"...... مالکم نے جواب دیا۔

"فورڈ سمتھ۔ اوہ اس کا حلیہ معلوم ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ سر سے گنجا ہے اور بڑی بڑی مونچھیں ہیں اس کی"۔ مالکم نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ۔ پھر تو اصل مسئلہ ہی حل ہو گیا۔ جنیڈا سے ہم نے اس فورڈ کے بارے میں ہی تو معلومات حاصل کرنی تھیں۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ ان دونوں نے شادی کر لی ہے۔ ایسا کرو تم فورڈ کے

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بارے میں معلومات حاصل کرو کہ وہ کہاں مل سکتا ہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر میں معلوم کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جس قدر جلد ہو سکے معلومات حاصل کر کے اطلاع دو۔ تاکہ کام کو آگے بڑھایا جا سکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ مسئلہ تو حل ہوا اور ہم لمبے چکر سے بچ گئے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"مالکم بول رہا ہوں جناب"...... دوسری طرف سے مالکم کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سوری سر اس کے متعلق باوجود بے پناہ کوشش کے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ ویسے وہ نہ کسی کلب میں آتا جاتا ہے اور نہ اس کی کوئی ایسی سرگرمی ہے کہ اسے ٹریس کیا جا سکے۔ بس کبھی کبھار جنیڈا کے ساتھ اس کے کلب میں نظر آ جاتا ہے۔ لیکن وہاں بھی کوئی اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا"...... مالکم نے جواب دیا۔

"اس کی بیٹی کو تو معلوم ہو گا کہ اس کا ڈیڈی کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب"...... مالکم نے جواب دیا۔

"کیا تم اس کی بیٹی کو اغوا کرا سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب میرا کام صرف معلومات حاصل کرنا ہے اور بس"۔ مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے اس کی رہائش گاہ کے بارے میں بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"جنیڈا کی رہائش گاہ اس کے کلب کی ایک سائیڈ پر ہی ہے۔ اسے جنیڈا ہاؤس کہا جاتا ہے"...... مالکم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں خود چیک کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جولیا تم میرے ساتھ چلو گی جب کہ باقی ساتھی یہیں رہیں گے۔ اب اس کی بیٹی سے مل کر فورڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی پڑیں گی"...... عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں سوار جنیڈا کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جنیڈا کلب خاصی بڑی اور وسیع عمارت پر مشتمل تھا۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر دونوں اتر کر کلب کی عمارت کی طرف چل پڑے۔ لیکن وہ کلب کے مین گیٹ سے اندر جانے کی بجائے باہر کی طرف بڑھتے چلے گئے اور کلب کی عمارت ختم ہونے پر وہ گھوم کر اس کی عقبی سائیڈ پر پہنچے تو وہاں ایک طرف ایک رہائشی عمارت علیحدہ موجود تھی جس کا مین گیٹ بند تھا اور مین گیٹ پر

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جنیڈا ہاؤس کی پلیٹ موجود تھی۔ گیٹ سے باہر ایک مسلح دربان بھی موجود تھا۔

"مس پریٹی اندر موجود ہیں"...... عمران نے قریب جا کر اس دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہیں۔ کیوں"...... دربان نے عمران ا[illegible] سر سے پیر تک غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسے کہو کہ اوہالو سے پرنس چارمنگ [illegible]ٹری کے ساتھ آیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا وہ تمہیں جانتی ہے۔ میں نے تو تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا"۔ دربان نے بڑے مشکوک لہجے میں کہا۔

"پہلے نہیں دیکھا تو اب تو دیکھ لیا ہے یا اب بھی نہیں دیکھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور دربان منہ بناتے ہوئے مڑا اور چھوٹا پھاٹک کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

"آؤ جولیا"...... عمران نے کہا اور تیزی سے اس چھوٹے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ دربان تیز تیز قدم اٹھاتا پورچ اور اس کے پیچھے بنے ہوئے برآمدے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ برآمدے میں ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔

"کون ہے تھامس"...... اس لڑکی نے اونچی آواز میں پوچھا اور پھر وہ عمران اور جولیا کو پھاٹک سے اندر آتے دیکھ کر چونک پڑی۔

"اوہالو سے کوئی پرنس چارمنگ اپنی سیکرٹری کے ساتھ آئے ہیں۔

آپ سے ملنا چاہتے ہیں"...... دربان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرنس چارمنگ اچھا۔ وہ تو آ رہے ہیں۔ نام تو خوبصورت ہے"...... لڑکی نے برآمدے سے اترتے ہوئے کہا تو دربان نے مڑ کر دیکھا۔

"تو یہ ہے پریٹی۔ جنیڈا اور فورڈ کی بیٹی"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا او[illegible]ان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جی فرمایئے [illegible]یٹی ہے۔ میں نے تو پہلے کبھی آپ کو نہیں دیکھا"...... پر[illegible]ران اور جولیا کے قریب آنے پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فرماتے ہیں مس پریٹی۔ لیکن پرنس کا فرمان اب اتنا عام تو نہیں ہو سکتا کہ یہاں پورچ میں ہی جاری ہو جائے۔ کم از کم آپ پرنس چارمنگ کا اتنا لحاظ تو کریں گی ہی کہ اسے ڈرائنگ روم میں بٹھائیں اور خاص طور پر جب اس کی سیکرٹری بھی ساتھ ہو اور جہاں تک دیکھنے کی بات ہے تو کاش میں پہلے آپ کو دیکھ لیتا"...... عمران نے آخر میں ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا تو پریٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ آیئے۔ تشریف لایئے"۔ پریٹی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے برآمدے سے گزر کر ایک راہداری سے ہوتی ہوئی ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئی جو خاصا وسیع و عریض تھا اور اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تشریف رکھیں"...... پریٹی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جولیا اس کے سامنے صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"مس پریٹی پہلے یہ بتائیں کہ یہاں آپ کی رہائش گاہ پر کل کتنے ملازم ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں یہ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... پریٹی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پرنس چارمنگ جب بھی کہیں جاتا ہے تو [illegible] ملازمین کو تحفہ ضرور دیتا ہے۔ گو اب پرنس چارمنگ کے پاس کوئی سلطنت تو نہیں رہی لیکن اس کے باوجود پرنس تو بہرحال وہ ہے۔ اس لئے میں پوچھنا چاہتا تھا کہ مجھے یہاں آپ کا کتنا نقصان اٹھانا پڑے گا"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو پریٹی [illegible] کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ فکر نہ کریں یہاں صرف تین ملازم ہیں۔ ممی زیادہ ملازم رکھنے کی قائل ہی نہیں ہیں"...... پریٹی نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو یہ کام سیکرٹری بھی سرانجام دے سکتی ہے۔ جاؤ سیکرٹری اور جا کر تینوں ملازمین کو تحفے دے آؤ"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے یہ کیا کر رہی ہیں بیٹھیں۔ ہمارے ملازم کوئی تحفہ وغیرہ نہیں لیتے"...... پریٹی نے چونک کر تیز لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں مس پریٹی۔ اگر وہ نہیں لیتے تو آپ ان سے بعد میں لے لینا لیکن پرنس کی توہین نہ کریں پلیز"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور پریٹی کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ ہیں کون اور کیا چاہتے ہیں"...... پریٹی نے اس بار قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں اب آپ کو بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی لئے تو میں نے سیکرٹری کو باہر بھیجا تھا۔ کیونکہ یہ سیکرٹری بڑی حاسد ہے۔ ذرا ہم نے کسی کی تعریف کی تو اس کا چہرہ بگڑنے لگ جاتا ہے۔ اب آپ خود ہی بتائیں مس پریٹی۔ بھلا ہماری سیکرٹری اس قابل ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ جب کہ اس کے سامنے واقعی پریٹی موجود ہو"۔ عمران نے بڑے رومانٹک لہجے میں کہا تو پریٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی

"ویسے سچ پوچھیں تو آپ کی سیکرٹری بے حد خوبصورت ہے"۔ پریٹی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ سے زیادہ نہیں ہو سکتی مس پریٹی۔ آپ کو دیکھنے کے بعد تو مجھے سیکرٹری چڑیل کی بڑی بہن لگنے لگ گئی ہے۔ کیا حسن ہے آپ کا۔ آپ بالکل اس نیک پری جیسی معصوم حسن کی مالکہ ہیں جو لوگوں کی مدد کرتی ہے۔ آپ یقین کریں جب بھی میں نیک پری کی کتاب پڑھتا ہوں۔ نیک پری خواب میں آ کر مجھ سے ملاقات کرتی ہے لیکن خواب تو خواب ہی ہوتا ہے۔ جب کہ آج مجھے جاگتے ہوئے نیک پری سے ملاقات کا موقع مل گیا ہے"...... عمران نے کہا تو پریٹی کے چہرے پر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بے اختیار رنگ سے بکھر گئے۔

"بہت شکریہ پرنس چارمنگ آپ کی اس مختلف انداز کی تعریف کا شکریہ۔ ویسے آپ باتیں [illegible] لوگوں کی طرح کرتے ہیں۔ کیا آپ مشرق میں رہے ہیں"...... پریٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس حسن کی تلاش میں مشرق بھی گیا تھا کہ شاید پری جیسا حسن مشرق میں ہی ملتا ہے۔ لیکن مس پریٹی آپ یقین کریں کہ مشرق میں حسن ضرور موجود ہے۔ لیکن ایک بھی لڑکی آپ جیسے معصوم اور ملکوتی حسن کی مالک نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور پریٹی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ارے میں نے آپ سے پینے کے لئے تو کچھ پوچھا ہی نہیں"۔ اچانک پریٹی نے چونک کر کہا۔

"رہنے دیں بس آپ سامنے بیٹھی رہیں۔ بس سمجھ لیں کہ سب کچھ پی لیا۔ جب آنکھوں کی پیاس بجھ جائے تو پھر کونسی پیاس باقی رہ سکتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ پریٹی کوئی جواب دیتی۔ جولیا اندر داخل ہوئی اور اس نے [illegible] عمران کو اشارہ کیا اور خاموشی سے آکر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"مس پریٹی۔ آپ کی ممی باہر گئی ہوئی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ممی۔ ہاں۔ کیوں۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا"...... پریٹی نے چونک کر پوچھا۔

"باہر کھڑے دربان نے بتایا تھا۔ لیکن آپ کے ڈیڈی وہ کہاں

ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"ڈیڈی یہاں نہیں رہتے۔ کہاں رہتے ہیں۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے۔ لیکن یہ آپ نے اچانک ممی ڈیڈی کے بارے میں کیوں پوچھنا شروع کر دیا ہے اور ہاں آپ نے بتایا نہیں کہ آپ کس کام سے آئے ہیں"...... پریٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کے ڈیڈی کا کوئی فون نمبر تو ہوگا۔ جس پر آپ ان سے بات کر سکتی ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں فون پر تو بات نہیں ہو سکتی۔ البتہ ایمرجنسی کی صورت میں ٹرانسمیٹر پر بات ہو سکتی ہے لیکن"...... پریٹی نے جواب دیا۔

"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"مگر۔ مگر کیوں۔ تم کون ہو اور کیوں پوچھ رہے ہو"...... پریٹی نے بھی اب سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"لڑکی جو تم سے کہا جا رہا ہے۔ ویسے ہی کرو ورنہ ابھی ایک لمحے میں گولیوں سے چھلنی کر دوں گی"...... یکلخت جولیا نے جیکٹ کی جیب سے ایک ریوالور نکال کر اس کا رخ پریٹی کی طرف کرتے ہوئے کہا اور پریٹی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"نکل جاؤ تم دونوں یہاں سے ورنہ"...... یکلخت پریٹی نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی پریٹی کی چیخ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کمرے میں گونجی اور پریٹی اچھل کر صوفے پر گری۔

"اس بار اگر کوئی فالتو لفظ منہ سے نکالا تو گولی دل میں اتر جائے گی"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے سیکرٹری مس پریٹی بڑی معصوم سی خاتون ہیں۔ یہ خود ہی ابھی بتا دیں گی"...... عمران نے آگے بڑھ کر پریٹی کو بازو سے پکڑ کر سیدھا کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران بے اختیار اچھل کر ایک طرف ہٹا اور اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ پریٹی چیختی ہوئی اچھل کر منہ کے بل نیچے قالین پر جا گری۔ پریٹی نے واقعی انتہائی ماہرانہ انداز میں عمران کے پہلو میں [illegible] کا خوفناک وار کرنا چاہا تھا۔ لیکن عمران کے اچانک اچھل کر ایک طرف ہو جانے کی وجہ سے وہ گھومتی ہوئی منہ کے بل قالین پر جا گری تھی۔

"یہ گویا تو باقاعدہ اچھل کود بھی کر لیتی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ پریٹی کے [illegible] والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے پریٹی کی کنپٹی پر پوری قوت سے لات جما دی تھی۔

"تم اسے گڑیا کہہ رہے ہو۔ اس جیسی لڑکیاں تو فتنہ ہوتی ہیں فتنہ"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ البتہ پریٹی کنپٹی پر ایک ہی بھرپور ضرب کھا کر پہلو کے بل نیچے گری تو چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئی تھی۔

"اس کا مطلب ہے۔ اب اس سے باقاعدہ پوچھ گچھ کرنی پڑے گی

لیکن یہاں ہم غیر محفوظ ہیں۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے۔ اس کے ملازموں کا کیا کیا ہے تم نے"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"انہیں بے ہوش کر دیا تھا۔ کہو تو جا کر ختم کر آؤں"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں تم جا کر ان کا خاتمہ کر دو۔ کیونکہ اب ہمیں پریٹی کا بھی خاتمہ کرنا ہو گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی تیزی سے باہر نکل گئی۔ عمران نے جھک کر پریٹی کے منہ اور ناک کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی پریٹی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو گیا۔ پھر جیسے ہی پریٹی کی آنکھیں کھلیں عمران نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر صوفے پر ڈال دیا اور پھر پریٹی کے حلق سے چیخ سی نکلی۔

"اب اگر تم نے ذرا بھی حرکت کی تو ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا شاید اس کے لہجے کا اثر تھا کہ تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی پریٹی یکلخت ساکت ہو گئی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ تم"...... پریٹی نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"دیکھو پریٹی تم ایک نوجوان لڑکی ہو اور ابھی تم نے عمر گزارنی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے اس خوبصورت چہرے کو اس طرح

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

مسخ کر دیا جائے کہ لوگ تمہارے چہرے سے ہی نفرت کرنے لگیں
اس لئے جو کچھ کہہ رہا ہوں۔اس پر عمل کرو"........ عمران کا لہجہ بے حد
سرد تھا۔اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز
دھار خنجر نکال لیا۔اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی۔

"خنجر مجھے دو۔پھر دیکھو میں اس کا چہرہ کیسے بگاڑتی ہوں"........ جولیا
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم۔تم جو کہو گے میں کروں گی۔مجھے مت مارو۔پلیز"۔یکلخت
پریٹی نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کا
تمام اکڑ اور ضد اپنے چہرے کے بگڑنے کے تصور سے ہی ختم ہو گئی ہے۔

"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر۔جس سے تم اپنے ڈیڈی سے بات کرتی
ہو"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ میرے بیڈ روم میں ہے۔ڈیڈی نے مجھے دیا ہوا ہے"۔پریٹی
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے تمہارا بیڈ روم۔بتاؤ۔سیکرٹری جا کر لے آئے گی"۔
عمران نے کہا تو پریٹی نے جلدی سے بیڈ روم کی لوکیشن بتانی شروع کر
دی اور ساتھ ہی اس نے اس الماری کے متعلق بھی بتا دیا جس میں
ٹرانسمیٹر موجود تھا اور جولیا خاموشی سے واپس مڑی اور کمرے سے باہر
چلی گئی۔

"تم۔تم وہ پاکیشیائی تو نہیں ہو۔جو بیروفین کے دشمن ہو"۔
اچانک پریٹی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔اس کے چہرے پر

حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا"........ عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

"کل میں ساحل سمندر پر گئی تھی۔وہاں بروفین بھی میرے ساتھ
موجود تھا۔وہاں ڈیڈی نے بیروفین کو کال کیا تھا۔ڈیڈی نے بیروفین
کو بتایا تھا کہ کسی جوزف کی لاش ملی ہے۔ڈیڈی نے عمران کا نام بھی
لیا تھا۔پھر میں نے بیروفین سے پوچھا کہ کیا چکر ہے تو اس نے بتایا کہ
کوئی پاکیشیائی گروپ ہے جو اس کے خلاف کام کر رہا ہے۔میں نے
اس لئے پوچھا ہے کہ تم لوگ بالکل دشمنوں جیسے انداز میں مجھے مار
رہے ہو۔حالانکہ یہاں ولنگٹن میں آج تک کسی نے جرأت نہیں کی کہ
میری طرف ٹیڑھی آنکھ سے بھی دیکھ سکے"........ پریٹی نے جواب دیا۔

"بیروفین سے تمہارا کیا تعلق ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"وہ ڈیڈی اور ممی کا دوست ہے۔اس کا بھتیجا سمتھ میرا دوست ہے
وہ مجھے پروپوز کرنے والا ہے"........ پریٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل سے وہ ساری بات بتاؤ جو تمہارے ڈیڈی اور
بیروفین کے درمیان ہوئی تھی"........ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں
کہا۔

"مجھے سب کچھ تو یاد نہیں ہے"........ پریٹی نے کہا۔

"لفظ بلفظ سب کچھ دوہرا دو"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا مجھے ذہن پر زور ڈالنے دو"........ پریٹی نے خوفزدہ ہوتے
ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے فورڈ اور بیروفین کے درمیان

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

"بیروفین کا حلیہ کیا ہے"........ عمران نے پوچھا تو پریٹی نے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"بیروفین کہاں رہتا ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ اس نے کبھی بتایا ہی نہیں"........ پریٹی نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ پریٹی درست کہہ رہی ہے۔

"اس کا بھتیجا اور تمہارا دوست سمتھ کہاں رہتا ہے اور کیا کرتا ہے"........ عمران نے کہا۔

"وہ۔ وہ سمتھ نشانہ بازی کا کلب چلاتا ہے۔ سمتھ شوٹنگ کلب کے نام سے رابرٹ روڈ پر ہے وہ۔ اس کی رہائش لکی پلازہ میں ہے۔ وہ بھی رابرٹ روڈ پر ہی ہے"........ پریٹی نے جواب دیا۔ اسی لمحے جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک سنگل فریکونسی کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔

"تمہارے ڈیڈی کا نام فورڈ ہے"........ عمران نے پوچھا تو پریٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ڈیڈی کا حلیہ کیا ہے"........ عمران نے پوچھا تو پریٹی نے حلیہ بتا دیا۔

"تمہارے ڈیڈی کا دفتر کہاں ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ڈیڈی نے کبھی نہیں بتایا۔ بس اتنا بتایا ہے کہ وہ بزنس کرتے ہیں۔ ڈیڈی کبھی کبھار ہی ملنے آتے ہیں یا پھر کبھی

مجھے ضرورت پڑے تو ڈیڈی کو کال کر کے کہہ دیتی ہوں"........ پریٹی نے جواب دیا۔

"اب میری بات سنو تم نے ڈیڈی کو کال کر کے اسے فوراً یہاں اپنی رہائش گاہ پر بلوانا ہے جو تمہارا جی چاہے کہو۔ لیکن تمہارے ڈیڈی کو دس منٹ کے اندر یہاں آنا چاہئے اور سنو اگر تم نے اسے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس بھی نہ لے سکو گی"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر کی نوک اس کے گال سے لگا دی۔

"ڈیڈ........ ڈیڈی نہیں آئیں گے۔ وہ اس طرح نہیں آتے۔ چاہے میں مر ہی کیوں نہ جاؤں وہ کسی اور کو بھیج دیں گے۔ خود نہیں آتے ایک بار میں گھر میں اکیلی تھی کہ گھر میں آگ لگ گئی میں اپنے کمرے میں پھنس گئی۔ میں نے ڈیڈی کو کال کیا مگر ڈیڈی نہیں آئے۔ انہوں نے فائر بریگیڈ کو اور اپنے آدمیوں کو بھجوا دیا۔ بعد میں وہ جب آئے تو میں نے گلہ کیا تو ڈیڈی نے کہا ان کا کام ہی ایسا ہے کہ وہ نہیں آ سکتے"۔ پریٹی نے جواب دیا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اچھا چلو ڈیڈی سے بات کرو اور اس سے پوچھو کہ بیروفین کہاں رہتا ہے"........ عمران نے کہا تو پریٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے اشارے پر جولیا نے ٹرانسمیٹر پریٹی کی طرف بڑھا دیا۔ پریٹی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو پریٹی کالنگ اوور"........ پریٹی نے بٹن دبا کر کال دینا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

شروع کر دی۔

"یس فورڈ اسٹینڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ لہجے میں حیرت تھی۔

"ڈیڈی بیروفین نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ سمتھ کو کہے گا کہ وہ مجھے ہوائی لے جائے۔ اس کے بعد نہ ہی بیروفین نے بات کی اور نہ سمتھ نے۔ آپ مجھے بیروفین کی رہائش گاہ بتائیں میں اسے ساتھ لے کر آج سمتھ سے فیصلہ کر ہی لوں اوور"...... پریٹی نے کہا۔

"ارے ارے اتنا غصہ۔ ایک تو تمہیں غصہ بہت جلدی آجاتا ہے بیروفین یہاں نہیں ہے وہ ناراک گیا ہوا ہے۔ تم ایسا کرو سمتھ سے خود ہی بات کر لو۔ وہ سمجھدار لڑکا ہے۔ تمہاری بات مان جائے گا۔ اگر نہ مانے تو پھر مجھے بتانا میں خود اس سے بات کروں گا اوور"...... دوسری طرف سے بڑے محبت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اچھا ڈیڈی چلو یہ بھی کر دیکھتی ہوں اوور اینڈ آل"...... پریٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور جولیا نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔ لیکن دوسرے لمحے پریٹی کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل پہلے صوفے پر گری اور پھر نیچے فرش پر جا گری۔ عمران نے مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی کنپٹی پر اچانک مار دیا تھا نیچے گر کر وہ ایک لمحے کے لئے تڑپی اور پھر ساکت ہو گئی۔

"اسے ساتھ لے جانا پڑے گا۔ یہ فورڈ کی لاڈلی ہے اور اس کی جان کے عوض فورڈ کو سامنے آنا ہی پڑے گا"...... عمران نے دوسری ہاتھ

میں پکڑا ہوا خنجر واپس جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں کلب سے اسے کیسے نکال کر لے جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ دربان جو پھاٹک پر موجود تھا۔ اس کا کیا ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ تو باہر ہی موجود ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تو آؤ میرے ساتھ میں اسے اندر گھسیٹ کر ختم کرتا ہوں۔ تم جا کر پارکنگ سے کار لے آؤ۔ میں پھاٹک کھول دوں گا۔ کار اندر لے آنا۔ اسے ہم عقبی سیٹوں کے درمیان ڈال کر خاموشی سے نکل جائیں گے۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسے تم اٹھاؤ گے یا میں اٹھاؤں"...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں اٹھاتی ہوں"...... جولیا نے جلدی سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی پریٹی کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پھاٹک کے قریب پہنچ گئے۔ جولیا ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ عمران نے آگے بڑھ کر چھوٹا پھاٹک کھولا اور دوسرے لمحے اس نے باہر موجود دربان کو گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اندر کھینچ لیا۔ دربان کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کا جسم چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"یہ کیسے کر دیا تم نے کہ پکڑ کر اچھالتے ہوئے گردن ہی توڑ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ڈالی"۔ جولیا نے پریٹی کو نیچے زمین پر لٹاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو مجھے پسند نہ آئے۔ اس کی گردن توڑنے کے مجھے ایک سو ایک طریقے آتے ہیں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اور پھر وہ چھوٹے پھاٹک سے گزر کر باہر چلی گئی جب کہ عمران چھوٹے پھاٹک کے قریب ہی اس کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔ اس کی نظریں باہر لگی ہوئی تھیں۔ لیکن شاید اس طرف کوئی نہ آتا تھا۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد جولیا کار چلاتی ہوئی پھاٹک کے سامنے پہنچ گئی۔ عمران نے بڑا پھاٹک کھولا اور جولیا کار اندر لے آئی۔ عمران نے پھاٹک بند کیا اور پھر فرش پر پڑی ہوئی بے ہوش پریٹی کو اٹھا کر اس نے کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان لٹا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر بڑا پھاٹک کھول دیا۔ جولیا نے تیزی سے کار کو ٹرن دیا۔ اور پھاٹک سے باہر لے آئی۔ عمران نے اندر سے پھاٹک بند کیا اور پھر چھوٹے پھاٹک سے وہ باہر آگیا۔ چند لمحوں بعد کار جنیڈا کلب کے مین گیٹ سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ساتھ لے آیا تھا جو اس نے کار کے ڈیش بورڈ میں رکھ دیا تھا۔ عمران کو صرف یہ ڈر تھا کہ رہائش گاہ تک پہنچتے پہنچتے راستے میں کہیں پولیس چیکنگ نہ ہو جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا اور وہ بغیر کسی ڈسٹربنس کے اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ جولیا نے جیسے ہی کار پورچ میں روکی۔ عمران نے نیچے اتر کر عقبی دروازہ کھولا اور پریٹی کو

باہر نکال کر اس نے کاندھے پر ڈالا اور اندرونی عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

"یہ کسے لے آئے ہیں آپ عمران صاحب"....... صفدر نے پوچھا۔ وہ اور دوسرے ساتھی برآمدے کی طرف آ رہے تھے۔

"یہ پریٹی ہے جنیڈا اور فورڈ کی بیٹی۔ میں نے سوچا شاید تنویر کا زاویہ نگاہ بدل جائے اور وہ میرے زاویہ نگاہ میں گڑبڑ ڈالنے سے باز آجائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی سٹنگ روم میں اس نے پریٹی کو صوفے پر لٹا دیا۔

"تمہیں اسے اٹھانے کی اس قدر جلدی کیوں تھی"....... اسی لمحے جولیا نے پیچھے آتے ہوئے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"م۔ م میں نے سوچا کہ تم کہاں تک بوجھ اٹھاؤ گی۔ نازک کندھے میں بل پڑ گیا تو گردن ٹیڑھی ہو جائے گی اور گردن ٹیڑھی ہو گئی تو....." عمران نے کہنا شروع کیا لیکن دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔ کیونکہ جولیا کا بازو گھوم گیا تھا۔

"ارے ارے ابھی سے ٹیڑھے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے ہیں"۔ عمران نے کہا اور جولیا بے اختیار شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑی۔

"صفدر تم شکیل اور خاور کو ساتھ لے جاؤ۔ تم نے اس پریٹی کے دوست اور بیروفین کے بھتیجے سمتھ کو اس کے شوٹنگ کلب یا رہائش گاہ سے اغوا کر کے یہاں لے آنا ہے"........ عمران نے اچانک صفدر مخاطب ہو کر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

" بیروفین کے بھتیجے کو۔ یہ کہاں سے ٹپک پڑا"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور عمران نے مختصر طور پر پریٹی سے ہونے والی گفتگو دوہرادی۔

" اوہ اس کا مطلب ہے کہ کیپ ڈے میں ہماری کارروائی کے بارے میں انہیں علم ہو چکا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں اور اس سے یہ بھی علم ہو گیا ہے کہ اس ساری کارروائی کے پیچھے بیروفین اور فورڈ کا ہاتھ ہے۔ جہاں تک بیروفین کا تعلق ہے وہ تو سپر ایجنٹ ہے اس لئے جو مشن اس کے ذمے لگایا جائے صرف وہی ڈیل کرتا ہے۔ چنانچہ یہ ساری کارروائی یقیناً فورڈ نے کی ہو گی اور فورڈ کی اس کارروائی کا مطلب ہے کہ میری توقع کے مطابق فورڈ بلیک تھنڈر کے سیکشن کا اہم عہدیدار ہے اور اب جبکہ بیروفین اور اس کا اس قدر گہرا تعلق سامنے آیا ہے تو یقیناً فورڈ سے ہمیں اس لیبارٹری کا علم ہو سکتا ہے۔ جہاں پاکیشیائی سائنس دان عالم رضا کو رکھا گیا ہے اور جہاں فارمولے کی کاپی بھجوائی گئی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب آپ سمتھ کو اغوا کر کے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... خاور نے پوچھا۔

" سمتھ بیروفین کا بھتیجا ہے۔ اس لئے یقیناً وہ بیروفین کی رہائش گاہ کے متعلق جانتا ہو گا۔ میں بیروفین کے گرد بھی گھیرا ڈالنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

" اس لڑکی پریٹی کے اس طرح اغوا سے وہ چونک نہ پڑیں گے"۔

آئیڈیل پبلک لائبریری

صفدر نے کہا۔

"چونک تو وہ پڑیں گے لیکن اس فورڈ کو اس کے بل سے نکالنے کے لئے اس لڑکی کا اغوا ضروری تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب کیا آپ اس فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر سے " ایچ وی ایس " مشین کے ذریعے فورڈ کی قیام گاہ کا سراغ نہیں لگا سکتے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

" اوہ ہاں واقعی۔ ٹھیک ہے۔ فی الحال سمتھ کے اغوا کو رہنے دو۔ فورڈ ہاتھ آگیا تو پھر اسی سے بیروفین کے بارے میں بھی علم ہو جائے گا اور فی الحال ہمارے لئے بیروفین سے زیادہ فورڈ اہم ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مالکم کی آواز سنائی دی۔

" ولیم بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنا فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ یس سر"...... دوسری طرف سے مالکم نے جواب دیا۔

" مالکم۔ فریکونسی چیک کرنے والی جدید مشین " ایچ وی ایس " کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" ایچ وی ایس " نہیں جناب میں نے تو یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اچھا ایسا کرو یہاں اس مارکیٹ سے جہاں ایسی مشینیں فروخت ہوتی ہے۔جدید ترین "ایچ وی ایس" مشین خرید لو اور ساتھ ہی اس میں فیڈ کرنے والا ولنگٹن اور اس کے گردونواح کا نقشہ بھی خرید لینا اور پھر یہ دونوں چیزیں ہمارے پاس بھیج دو۔ جس قدر بھی جلد ہو سکے"........ عمران نے کہا۔

"بہتر"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

بیروفین نے کار الپائن کلب کے مین گیٹ کے قریب روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ نیچے اتر آیا۔مین گیٹ کے سامنے کھڑا ہوا دربان اسے دیکھ کر تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بیروفین کو سلام کیا۔

"جاسٹی دفتر میں ہے"......... بیروفین نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر مادام موجود ہیں دفتر میں"......... دربان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے یہ چابی لو اور کار پارکنگ میں لگا کر چابی دفتر میں لے آنا"۔ بیروفین نے چابی دربان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔مین گیٹ کے سامنے سے گزر کر وہ عمارت کے اختتام پر پہنچ گیا جہاں سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ اکٹھی دو دو

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سیڑھیاں پھلانگتا ہوا وہ اوپر ایک برآمدے میں پہنچا۔ برآمدے کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس کے باہر جاسٹی کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ بیروفین نے دروازے کو کھولنے کے لئے اس کا ہینڈل گھمایا لیکن دروازہ اندر سے بند تھا۔ بیروفین نے دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے"...... دروازے کی سائیڈ پر دیوار میں موجود جالی سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ تلخ سا تھا۔

"یہ دروازہ بند کر کے بیٹھنے کی کیا تک ہے جاسٹی۔ کیا کر رہی ہو اندر"...... بیروفین نے بھی تلخ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ بیروفین تم ایک منٹ"...... جالی سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا اور بیروفین اندر داخل ہوا تو دروازے کے سامنے ایک نوجوان لڑکی کھڑی تھی۔

"میں ایک خاص فائل کو دیکھ رہی تھی۔ اس لئے میں نے ڈسٹربنس سے بچنے کے لئے دروازہ بند کر دیا تھا"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کی فائل ہے"...... بیروفین نے کمرے میں موجود میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بینک کے حساب کتاب کی ہے"...... جاسٹی نے جواب دیا اور بیروفین بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوہ اچھا۔ پھر تو واقعی دروازہ بند ہونا ہی چاہئے"...... بیروفین نے ہنستے ہوئے کہا اور میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی کرسی پر اطمینان سے بیٹھ

گیا۔

"ویسے اب تمہیں شاید جاسٹی بھول گئی ہے۔ پتہ ہے کتنے عرصے بعد چکر لگایا ہے تم نے"...... اس بار جاسٹی نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی ریوالونگ کرسی پر جا کر بیٹھ گئی تھی اور اس نے میز پر موجود فائل بند کر کے اسے دراز میں رکھ دیا۔

"تم بھولنے کی چیز ہو جاسٹی۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا کام کس قسم کا ہے"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو صبر کر جاتی ہوں"...... جاسٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے شراب کی دو چھوٹی بوتلیں نکال کر اس نے ایک بوتل بیروفین کی طرف بڑھا دی اور دوسری اپنے سامنے رکھ لی۔ بیروفین نے بوتل کھولی اور اسے منہ سے لگا لیا اور پھر ایک لمبا گھونٹ لے کر اس نے بوتل کو واپس میز پر رکھ دیا۔

"جاسٹی تم نے میرا ایک کام کرنا ہے اور وہ بھی فوری طور پر"۔ بیروفین نے کہا تو جاسٹی بے اختیار چونک پڑی۔

"کام کیسا کام"...... جاسٹی نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک گروپ یہاں آیا ہوا ہے۔ پاکیشیا کا رہنے والا ہے۔ میں اسے ہر قیمت پر اور فوری طور پر ٹریس کرانا چاہتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اس معاملے میں پورے ولنگٹن میں مشہور ہو کہ تم چاہو تو پاتال

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

میں چھپے ہوئے آدمی کو بھی تلاش کر سکتی ہو"........ بیروفین نے کہا۔

"تم نے درست سنا ہے۔ لیکن کون لوگ ہیں وہ"........ جاسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ میں نے پاکیشیا میں پچھلے دنوں ایک مشن مکمل کیا ہے۔ گو یہ مشن انتہائی خاموشی سے مکمل کیا گیا لیکن اس کے باوجود ان لوگوں نے نجانے کس طرح یہ سراغ لگا لیا کہ یہ مشن میں نے مکمل کرایا ہے۔ یہ لوگ میرے پیچھے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ انہیں ٹریس کر کے ختم کرا دوں"........ بیروفین نے کہا۔

"ان کی تفصیل کیا ہے۔ کوئی اشارے"........ جاسٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تفصیل کیا بتاؤں۔ ان کے لیڈر کا نام علی عمران ہے۔ اس کے ساتھ ایک عورت اور چار مرد ہیں۔ میک اپ کے یہ ماہر ہیں"۔ بیروفین نے کہا۔

"یعنی پانچ مرد اور ایک عورت۔ ان کے قدوقامت کوئی ایسی نشانی جس سے انہیں ٹریس کیا جا سکے"........ جاسٹی نے کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں۔ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی ولنگٹن آ رہے ہیں۔ ہم نے انہیں راستے میں ہی ختم کرنے کی پلاننگ کی۔ کیپ ڈے پر ان کے جہاز میں ایک خصوصی بم رکھوا دیا گیا۔ ہمارے آدمی نے یہی رپورٹ دی کہ وہ لوگ جہاز میں

موجود تھے۔ جہاز کریش ہو گیا"........ بیروفین نے کہا۔

"ارے اوہ تو وہ کیپ ڈے والا حادثہ تم نے کرایا تھا"۔ جاسٹی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ان لوگوں کے خاتمے کے لئے ایسا کرایا گیا۔ ہم مطمئن ہو گئے کہ یہ لوگ ختم ہو چکے ہیں۔ لیکن پھر اطلاع ملی کہ کیپ ڈے میں ہمارا وہ آدمی ہلاک ہو چکا ہے۔ ہم نے انکوائری کرائی تو پتہ چلا کہ دراصل ہمارے آدمی نے ہم سے غلط بیانی کی تھی۔ یہ لوگ کیپ ڈے میں ہی سلپ ہو گئے تھے اور پھر انہوں نے ہمارے آدمیوں کو پکڑ کر اس سے اگلوا لیا۔ اس طرح انہیں پتہ چل گیا کہ یہ کام کس نے کرایا ہے۔ اس آدمی کا تعلق ناراک سے تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ یہ لوگ ناراک جائیں گے۔ لیکن کیپ ڈے میں مزید پڑتال سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ چارٹرڈ جہاز کے ذریعے سیدھے ولنگٹن آئے ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ انہیں یہ علم ہو گیا ہے کہ یہ ساری کارروائی میں نے کرائی ہے۔ اب یہ لوگ مجھے ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے۔ گو میں ان سے ڈرتا نہیں ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں انہیں ٹریس نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں ٹریس کرو اور میں ان پر موت بن کر جھپٹ پڑوں"........ بیروفین نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہارے اس مشن کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہو گا"........ جاسٹی نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہاں ظاہر ہے۔ تم سے کون سی بات چھپی ہوئی ہے"۔ بیروفین نے شراب کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"بلیک تھنڈر کا فورڈ بھی تمہارے ساتھ ان لوگوں کے خاتمے میں شامل ہوگا"...... جاسٹی نے کہا۔

"ہاں"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں کام شروع کرا دیتی ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں ہی ان لوگوں کو تلاش کر لیا جائے گا"۔ جاسٹی نے جواب دیا اور بیروفین کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کیونکہ اسے جاسٹی کے گروپ کے بارے میں اچھی طرح علم تھا کہ ولنگٹن میں اس سے زیادہ تیز اور فعال گروپ دوسرا تھا ہی نہیں۔ جاسٹی نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس آرتھر سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"جاسٹی بول رہی ہوں آرتھر"...... جاسٹی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جو ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے اور جن کا لیڈر علی عمران ہے۔ بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ بیروفین کے پیچھے پاکیشیا سے ولنگٹن پہنچا ہے۔ پاکیشیا سے

ولنگٹن وہ اس پرواز میں آرہے تھے جو کیپ ڈے کے قریب فضا میں ہی تباہ ہو گئی تھی۔ بیروفین اور بلیک تھنڈر کے فورڈ کو ان لوگوں کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے ناراک کے رابرٹ گروپ کی مدد سے کیپ ڈے میں اس جہاز کو فضا میں تباہ کرا دیا۔ لیکن رابرٹ کے آدمی نے دھوکہ کیا تھا۔ یہ گروپ کیپ ڈے میں سلپ ہو گیا تھا۔ لیکن اس نے اپنی ناکامی چھپانے کے لئے جہاز تباہ کرا دیا۔ بہرحال اس گروپ نے رابرٹ گروپ کے اس آدمی کو کور کر لیا اور پھر اس آدمی سے یقیناً انہیں بیروفین یا فورڈ کے بارے میں علم ہو گیا ہوگا۔ اس آدمی کو ہلاک کر دیا گیا اور یہ گروپ کیپ ڈے سے ایک چارٹرڈ جہاز کے ذریعے ولنگٹن پہنچے ہیں اور اب ہم نے انہیں ٹریس کرنا ہے۔ تم کیپ ڈے سے ان کے حلیے وغیرہ معلوم کرو۔ ولنگٹن پہنچ کر انہوں نے ٹیکسیاں وغیرہ ہائر کی ہوں گی۔ کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوں گے یا کسی پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے کوئی رہائش گاہ اور کار انہوں نے حاصل کی ہو گی۔ ان سب باتوں کی تفصیل سے اور فوری پڑتال کرو۔ فورڈ اور بیروفین کے ملنے جلنے والوں یا ان کے متعلقین کی نگرانی بھی کرو اور پھر اس جگہ کی بھی نگرانی کراؤ جس کا تھوڑا یا زیادہ تعلق بیروفین اور فورڈ سے ہو۔ میں ہر صورت میں چند گھنٹوں کے اندر اندر اس گروپ کو ٹریس کرانا چاہتی ہوں"...... جاسٹی نے کہا۔

"یس مادام ہو جائے گا"...... دوسری طرف سے بااعتماد لہجے میں کہا گیا اور جاسٹی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"گڈ۔ اس کام میں تمہاری ذہانت واقعی لاجواب ہے"۔ بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو آج میرا گروپ ولنگٹن میں سب سے آگے ہے"۔ جاسٹی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور بیروفین مسکرا دیا۔

"اب مجھے رپورٹ کب تک مل جائے گی"...... بیروفین نے کہا۔

"تم کہاں ٹھہرے ہوئے ہو۔ میرا مطلب ہے آج کل کس ٹھکانے پر ہو"...... جاسٹی نے کہا۔

"راسٹرم روڈ والی کوٹھی میں۔ اس کا فون نمبر تو تمہیں معلوم ہے"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہو سکتا ہے رپورٹ لے کر میں خود ہی وہاں آ جاؤں ویسے میں تمہیں ایک مشورہ دوں گی۔ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم میک اپ میں رہو"...... جاسٹی نے کہا تو بیروفین ہنس پڑا۔

"میں نے میک اپ جان بوجھ کر نہیں کیا۔ میں تو چاہتا ہوں کہ یہ گروپ مجھے ٹریس کرے تاکہ کم از کم اس طرح یہ سامنے تو آئے گا"...... بیروفین نے کہا۔

"لیکن سامنے آنے کی بجائے اگر انہوں نے دور سے ہی گولی چلا دی تو پھر"...... جاسٹی نے کہا۔

"نہیں انہیں اس طرح میری جان لینے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا وہ کوئی عام مجرم گروپ نہیں ہے اور نہ ہی انہیں مجھ سے کوئی ذاتی دشمنی ہے۔ ویسے بھی سیکرٹ سروس اس انداز میں کام نہیں کرتی جس طرح

عام مجرم گروپ کرتے ہیں"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"تو پھر یہ تمہیں تلاش کیوں کر رہے ہیں"...... جاسٹی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میں نے ان کے ملک سے ایک فارمولا اڑایا ہے اور ان کے ملک کے ایک سائنس دان کو اغوا کیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ میں نے اس سائنس دان کو اپنی کوٹھی میں تو نہیں چھپا کر رکھا ہو گا اور نہ ہی اس فارمولے کو میں نے اپنی ذاتی لائبریری میں رکھ چھوڑا ہو گا۔ ظاہر ہے دونوں کسی لیبارٹری میں ہی ہو سکتے ہیں۔ لیکن کہاں۔ یہ لوگ لامحالہ یہی کچھ جاننے کے لئے مجھے تلاش کر رہے ہوں گے اس لئے یہ مجھے دور سے گولی چلا کر ہلاک نہیں کر سکتے۔ یہ مجھے پکڑنے کی کوشش کریں گے تاکہ مجھ سے اس بارے میں معلومات حاصل کریں"۔ بیروفین نے کہا۔

"لیکن اگر تم نے بلیک تھنڈر کے لئے یہ مشن مکمل کیا ہے تو اتنا تو میں بھی جانتی ہوں کہ تمہیں خود اس بارے میں علم نہ ہو گا کہ یہ سائنس دان اور فارمولا کہاں ہیں"...... جاسٹی نے کہا۔

"ہاں تم درست کہہ رہی ہو لیکن انہیں تو یہ بات معلوم نہ ہو گی"...... بیروفین نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ تم سپر ایجنٹ ہو۔ اب تمہیں مجبور تو نہیں کیا جا سکتا"...... جاسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم خود رپورٹ لے کر میری رہائش گاہ پر آؤ گی تو پھر وہاں

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ٹھہرنے کے لئے میں بھی تو تمہیں مجبور نہ کر سکوں گا صرف درخواست ہی کر سکوں گا"...... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا تو جاسٹی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اور اگر میں نے تمہاری درخواست مسترد کر دی تو پھر"۔ جاسٹی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر میں تمہارے ساتھ تمہاری رہائش گاہ پر چلا جاؤں گا اور وہاں اپنے ٹھہرنے کی تمہاری درخواست فوراً منظور کر لوں گا"۔ بیروفین نے جواب دیا تو جاسٹی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"چلو میں ہی تمہاری درخواست منظور کر لوں گی ۔ وعدہ رہا"۔ جاسٹی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر ان دونوں کے درمیان اسی طرح کی لگاوٹ بھری باتیں ہوتی رہیں ۔ ساتھ ساتھ وہ شراب بھی سپ کرتے رہے۔

"اچھا اب میں چلتا ہوں ۔ تم رپورٹ لے کر آجانا۔ میں تمہارا منتظر رہوں گا"...... بیروفین نے اٹھتے ہوئے کہا اور جاسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مڑ کر جاتا ہوا بیروفین رک گیا۔ جاسٹی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس جاسٹی بول رہی ہوں"...... جاسٹی نے کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں مادام ۔ ہم نے اس گروپ کا سراغ لگا لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جاسٹی کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اتنی جلدی کس طرح ۔ کہاں ہیں وہ لوگ"...... جاسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بیروفین کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے گو اسے دوسری طرف سے آنے والی آواز سنائی نہ دے رہی تھی لیکن جاسٹی کے بولے ہوئے فقرے اسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر لیا گیا ہے۔ اسی لمحے جاسٹی نے فون کے نیچے لگا ہوا لاؤڈر کا بٹن دبا دیا تو دوسری طرف سے آرتھر کی آواز بیروفین کو بھی سنائی دینے لگی۔

"مادام آپ کے حکم پر میں نے ہر طرف آدمیوں کی ڈیوٹی لگا دی ۔ اس سلسلے میں فورڈ کی بیوی جنیڈا کی رہائش گاہ کی بھی نگرانی کا حکم میں نے دے دیا۔ جنیڈا کلب میں ہمارے آدمی موجود ہیں ۔ وہ جب کلب کے اندر جنیڈا کی رہائش گاہ پر پہنچے تو باہر دربان موجود نہ تھا۔ یہ انتہائی حیرت انگیز بات تھی کیونکہ مادام جنیڈا کے حکم کے مطابق ان کی رہائش گاہ پر چوبیس گھنٹے ایک دربان بہر حال موجود رہتا ہے اور کئی سالوں سے یہ معمول ہے اور سب اس بارے میں جانتے ہیں ۔ دربان کو موجود نہ پا کر ہمارے آدمیوں نے اندر جھانکا تو دربان کی لاش پھاٹک کے قریب اندر پڑی نظر آئی ۔ سائیڈ پھاٹک بھی کھلا ہوا تھا۔ ہمارے آدمی اندر گئے تو وہاں تینوں ملازموں کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا۔ لیکن مادام جنیڈا اور فورڈ کی بیٹی پریٹی وہاں موجود نہ تھی اور جنیڈا کے متعلق ہمارے آدمیوں کو معلوم تھا کہ وہ ملک سے باہر گئی ہوئی ہیں جب کہ پریٹی رہائش گاہ میں موجود تھی۔ جو کہ اب غائب ہو چکی تھی۔ یہ انتہائی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

غیر معمولی بات تھی اس لئے ہمارے آدمیوں نے تحقیقات شروع کی تو ایسے شواہد مل گئے کہ ایک عورت اور ایک مرد کو دربان کے ساتھ کوٹھی کے اندر جاتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ پھر نیلے رنگ کی ایک کار بھی اس پھاٹک کے اندر جاتی دیکھی گئی تھی۔ پارکنگ سے معلومات پر پتہ چل گیا کہ یہ کار پارکنگ میں روکی گئی تھی۔ وہاں معمول کے مطابق اس کا نمبر اور ماڈل وغیرہ کی تفصیلات کمپیوٹر میں موجود تھیں۔ اس میں بھی ایک عورت اور ایک مرد ہی سوار ہو کر آئے تھے۔ لیکن واپسی میں صرف اکیلی عورت کار لے کر گئی تھی۔ مرد ساتھ نہ تھا۔ چنانچہ اس کار کی تلاش شروع کی گئی تو اطلاع مل گئی کہ اس کار کو سٹی کالونی میں جاتے دیکھا گیا ہے۔ اسے وہی عورت چلا رہی تھی اور مرد اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں کے علاوہ اور کوئی آدمی کار میں نہ تھا۔ پھر اس کالونی میں تلاش شروع ہوئی تو اے بلاک کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں یہ کار کھڑی دیکھ لی گئی اور اب بھی وہیں موجود ہے۔ ہم نے سپیشل ٹیلی ویو سے اندر چیکنگ کرائی تو اندر نہ صرف فورڈ کی بیٹی پریٹی موجود ہے بلکہ ایک عورت اور پانچ مرد بھی موجود ہیں۔ پریٹی بے ہوش ہے۔ اب اس کوٹھی کی نگرانی کی جا رہی ہے"...... آرتھر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے بیروفین کہو تو اس کوٹھی کو بموں سے اڑا دیا جائے"...... جاسٹی نے کہا۔

"نہیں اس طرح پریٹی بھی ہلاک ہو جائے گی اور میں اس کی

ہلاکت نہیں چاہتا۔ تم ایسا کرو کہ اس کے اندر ناٹ الیون گیس فائر کرا دو۔ یہ گیس اس قدر زود اثر ہوتی ہے کہ ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں اثر کر جاتی ہے اس طرح یہ لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر ہم پریٹی کو باہر نکال لیں گے اور انہیں آسانی سے ہلاک کر دیں گے"...... بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کام تم کرو گے یا میرے آدمی کر ڈالیں"...... جاسٹی نے کہا۔

"میں تو کسی صورت میں بھی سامنے نہیں آنا چاہتا۔ اس لئے یہ کام تمہارے آدمی ہی کریں گے لیکن انہیں خاص طور پر محتاط رہنے کا کہہ دینا۔ یہ دنیا کا سب سے خطرناک ترین گروپ ہے"...... بیروفین نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس بات کی تم فکر نہ کرو جاسٹی گروپ کبھی کوئی غلطی نہیں کرتا تم نے دیکھ لیا کہ کتنی جلدی ہم نے انہیں ٹریس کر لیا"...... جاسٹی نے فخریہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے فون کے مائیک سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"ہیلو آرتھر اب میری ہدایات اچھی طرح سن لو۔ تم نے ان ہدایات پر عمل کرنا ہے"...... جاسٹی نے کہا۔

"یس مادام"...... آرتھر نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی میں فوری طور پر ناٹ الیون گیس کے کم از کم دس کیپسول فائر کرا دو۔ اس کے بعد تمہارے آدمی اندر جائیں گے اور فورڈ کی بیٹی پریٹی کو باہر لے آئیں گے اور باقی وہاں موجود سب افراد کو گولیوں سے چھلنی کر دیا جائے گا۔ پریٹی کو واپس اس کی رہائش گاہ پر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

چھوڑ دینا اور تمہارا کام ختم۔ لیکن خیال رکھنا کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے“......... جاسٹی نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں مادام“......... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مجھے فوراً رپورٹ دو میں تمہاری رپورٹ کی منتظر رہوں گی“۔ جاسٹی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”بہت خوب جاسٹی واقعی تم اور تمہارا گروپ قابل داد کارکردگی کے مالک ہیں“......... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے دیکھ لیا خود۔ اب بتاؤ اب رپورٹ لے کر تمہاری رہائش گاہ پر آنے والی بات تو ختم ہو گئی“......... جاسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب جشن فتح منایا جائے گا جاسٹی اور تم جانتی ہو کہ میں جشن کس طرح منانے کا عادی ہوں“......... بیروفین نے مسکراتے ہوئے کہا تو جاسٹی بے اختیار ہنس پڑی۔ اس کا چہرہ مسرت سے گلنار ہو رہا تھا۔

”ویسے ایک بات تو بتاؤ بیروفین کیا اس گروپ کے خاتمے کا تمہیں بلیک تھنڈر سے کاشن ملا ہوا ہے یا تم اپنے طور پر یہ سب کچھ کر رہے ہو“۔ جاسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اصل میں علی عمران کو ہیڈ کوارٹر نے باقاعدہ سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔ یعنی ایسی لسٹ میں جس میں درج ناموں کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن موجودہ حالات میں ہیڈ کوارٹر نے صرف اس کے خاتمے کی مشروط اجازت دی ہے کہ جب لیبارٹری کو خطرہ پیش آ جائے

تو اس کو ختم کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن میں نے اور فورڈ نے مل کر ذاتی طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ انہیں اس طرح ختم کیا جائے کہ ہم سامنے بھی نہ آئیں اور ان کا خاتمہ بھی ہو جائے اسی لئے رابرٹ گروپ کے ذریعے جہاز کریش کرا دیا گیا۔ لیکن یہ پھر بھی بچ نکلے“......... بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پریٹی کو ان لوگوں نے کیوں اغوا کیا ہو گا“......... جاسٹی نے پوچھا۔

”ہو سکتا ہے ان کے ذہن میں یہ بات ہو کہ وہ اس سے فورڈ کے بارے میں معلومات حاصل کریں لیکن وہ معصوم لڑکی صرف اتنا جانتی ہے کہ اس کا باپ فورڈ ہے۔ باقی وہ اس کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتی“......... بیروفین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ارے ہاں فورڈ کو بھی تو اطلاع دینی چاہیئے کہ اس کی بیٹی کو اس طرح اغوا کیا گیا ہے“......... جاسٹی نے چونک کر کہا۔

”ابھی نہیں۔ جب پریٹی واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائے گی اور یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو پھر“......... بیروفین نے جواب دیا اور جاسٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جاسٹی نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس جاسٹی بول رہی ہوں“......... جاسٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

”آرتھر بول رہا ہوں مادام“......... دوسری طرف سے آرتھر کی آواز سنائی دی چونکہ اس بار لاؤڈر کا بٹن آن تھا اس لئے آرتھر کی آواز میز کی

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دوسری طرف کرسی پر بیٹھا ہوا بیروفین بھی بخوبی سن رہا تھا۔

"یس کیا رپورٹ ہے"........ جاسٹی نے پوچھا۔

"وکٹری مادام۔آپ کی ہدایات کے مطابق عمل کیا گیا ہے۔پریٹی کو وہاں سے نکال کر اس کی رہائش گاہ پر پہنچا دیا گیا ہے اور کوٹھی میں موجود اس گروپ کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے"........ آرتھر نے جواب دیا۔

"گڈ"......... جاسٹی نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جناب سپر ایجنٹ بیروفین صاحب آپ کا مشن مکمل ہو گیا"۔ جاسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اس کارکردگی کو دیکھ کر تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ میں تو خواہ مخواہ سپر ایجنٹ کہلاتا ہوں اصل سپر ایجنٹ تو تم ہو بہرحال آج رات جشن فتح منایا جائے گا۔بولو ابھی چلو گی یا شام کو آؤ گی"۔ بیروفین نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی میں نے کئی کام کرنے ہیں۔پھر جشن بھی تو رات کو ہی منایا جانا ہے۔اس لئے ابھی جا کر کیا کروں گی۔شام کو ہی آؤں گی"۔ جاسٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔کے میں تمہارا شدت سے انتظار کروں گا گڈ بائی"۔ بیروفین نے کہا اور تیزی سے واپسی کے لئے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ بیروفین

کے باہر جانے کے بعد جاسٹی کرسی سے اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔اس نے دروازہ کھولا اور عقبی کمرے میں پہنچ گئی۔یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔اس نے دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر ایک الماری کے خفیہ خانے سے اس نے ایک جدید ساخت کا چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر کمرے کے درمیان موجود میز پر رکھ کر وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔تو ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو جے۔ایس۔ون کالنگ اوور"........ جاسٹی نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس ایس۔ایچ۔اٹنڈنگ یو اوور"......... چند لمحوں بعد ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"ایس۔ایچ۔ون سے بات کرائیں اوور"....... جاسٹی نے کہا۔

"سپیشل کوڈ اوور"........ دوسری طرف سے اسی مشینی سی آواز نے جواب دیا۔

"ڈبل سٹار۔اوور"........ جاسٹی نے جواب دیا۔

"او۔کے اوور"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ایس۔ایچ۔ون اٹنڈنگ اوور"......... بولنے والے کے لہجے میں بے حد وقار تھا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"جاسٹی بول رہی ہوں باس اوور"...... جاسٹی نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تم ۔ کیا بات ہے ۔ کیسے کال کی ہے اوور"...... اس بار دوسری طرف سے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"باس بیروفین اور فورڈ نے مل کر پاکیشیائی علی عمران اور اس کے گروپ کے خلاف کام کیا ہے ۔ میں نے سوچا کہ آپ کو رپورٹ دے دوں اوور"...... جاسٹی نے کہا۔

"بیروفین اور فورڈ نے عمران کے خلاف کیا مطلب میں سمجھا نہیں اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اس عمران کے خلاف باس جس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور جسے مین ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے اوور"...... جاسٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا سمجھ گیا۔ لیکن کیوں ۔ انہیں تو ایسی ہدایات نہیں دی گئی تھی اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"بیروفین بتا رہا تھا کہ مین ہیڈ کوارٹر نے عمران کے خاتمے کی مشروط اجازت دے دی ہے اوور"...... جاسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں لیکن اس وقت جب وہ سپیشل لیبارٹری کے لئے خطرہ بنتے اور اس لیبارٹری کو ٹریس کرنا ہی ان کے لئے ناممکن ہے اور پھر اس کی حفاظت کے لئے تو علیحدہ گروپ ہے ۔ بیروفین کو اگر کوئی ایسی اطلاع

ملتی کہ عمران اس لیبارٹری تک پہنچ رہا ہے تو اصول کے مطابق وہ اس کی اطلاع مجھے دینے کا پابند تھا ۔ وہ خود کیوں سامنے آیا ہے اور پھر فورڈ کو تو قطعاً اس بارے میں کوئی ہدایت نہیں کی گئی تھی اوور"۔ ایس ۔ ایچ ۔ ون نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بہرحال اب تو اس گروپ کا خاتمہ بھی کیا جا چکا ہے اوور"۔ جاسٹی نے جواب دیا۔

"خاتمہ کیا جا چکا ہے ۔ کس کا عمران کا ۔ کیا کہہ رہی ہو اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یس باس اور یہ کام میرے گروپ نے کیا ہے بیروفین کے کہنے پر"...... جاسٹی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اوہ پوری تفصیل بتاؤ اوور"...... دوسری طرف سے انتہائی تیز لہجے میں کہا گیا تو جاسٹی نے بیروفین کے آنے سے لے کر آخر تک کی تمام کارروائی کی لفظ بلفظ تفصیل بتا دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ بیروفین نے سپر ایجنٹ ہونے کے باوجود حکم عدولی کی ہے اور فورڈ اپنی حماقت کی وجہ سے نظروں میں آ گیا ہے اور تم بھی سن لو جاسٹی جب تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ عمران کے متعلق مشروط اجازت دی گئی ہے اور یہ شرط پوری نہیں ہوئی تو تمہیں بھی سیکشن ہیڈ کوارٹر کی اجازت کے بغیر کوئی کارروائی نہیں کرنی چاہئے تھی اوور"...... ایس ۔ ایچ ۔ ون نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو جاسٹی کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"بب بب باس میں نے تو سپر ایجنٹ کے حکم کی تعمیل کی ہے۔
آپ نے خود ہی یہ قانون بنایا ہوا ہے کہ سپر ایجنٹ کے حکم کی تعمیل ہم
سب پر لازم ہے اوور"......... جاسٹی نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے۔اس قانون کی وجہ سے تمہیں صرف وارننگ دی
جاتی ہے۔لاسٹ وارننگ۔لیکن فورڈ اور بیروفین دونوں کو اس کی
سزا ملے گی اور اگر آئندہ تم نے ایسی غلطی کی تو پھر تمہیں بھی سزا بھگتنی
ہوگی اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے اسی طرح سرد لہجے میں کہا
گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔جاسٹی نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا۔اس کا زرد پڑا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔ویسے
اس کا جسم موت کے خوف سے پسینے میں بھیگ گیا تھا۔
"اوہ اوہ۔شاید کوئی نیکی کام آ گئی ہے۔ورنہ"......... جاسٹی نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے
دوبارہ الماری کے خفیہ خانے میں رکھ کر اس نے الماری بند کی اور
ڈھیلے ڈھیلے قدموں سے واپس اپنے دفتر کی طرف چل پڑی۔
"اچھا ہوا میں نے کال کر دی۔ورنہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بہرحال
اپنے طور پر اس کا علم ہو جاتا تو پھر میری موت یقینی تھی"......... جاسٹی
نے کہا اور دفتر میں جا کر وہ کرسی پر جیسے ڈھیری ہو گئی۔ظاہر ہے اسے
معلوم تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اپنے احکامات پر کس قدر سختی سے اور
کس قدر تیزی سے عمل کراتا ہے۔اس لئے بیروفین اور فورڈ دونوں کا
اب تک یا تو خاتمہ بھی ہو چکا ہو گا یا پھر چند منٹوں بعد بہرحال ہو جائے

گا۔اس نے میز کی دراز سے شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکالی۔اس کا
ڈھکن کھولا اور اسے منہ سے لگا کر لمبے لمبے گھونٹ لینے میں مصروف ہو
گئی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

مالکم نے کار جیسے ہی سٹی کالونی کی طرف موڑی ۔ اس کے قریب سے دو کاریں انتہائی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی آگے نکل گئیں اور ان میں سے ایک کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدمی کو دیکھ کر مالکم بے اختیار چونک پڑا ۔ وہ اس آدمی کو پہچانتا تھا ۔ اس کا نام ہیری تھا اور یہ جاسٹی گروپ کا فیلڈ انچارج تھا ۔ جاسٹی گروپ کے بارے میں بھی وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ گروپ مخبری کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے اور ولنگٹن کا سب سے تیز اور فعال گروپ سمجھا جاتا ہے جس کے مخبروں کا جال پورے ولنگٹن میں اس طرح پھیلا ہوا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ولنگٹن کا ہر دوسرا شہری جاسٹی گروپ سے کسی نہ کسی طرح تعلق رکھتا ہے ۔ ان کاروں کے سٹی کالونی میں مڑنے سے اس کے ذہن میں بے اختیار عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھیں ۔ اس نے تیزی

سے کار آگے بڑھائی اور پھر عمران والی کوٹھی کی سائیڈ پر اس نے ہیری کی کار کھڑی دیکھ لی ۔ اس نے تیزی سے کار ایک سائیڈ پر روکی اور جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی ۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن دبا دیا ۔

" ہیلو ہیلو مالکم کالنگ اوور "...... مالکم نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کر دیا ۔

" یس ولیم اٹنڈنگ یو اوور "...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی ۔

" ولیم صاحب میں سٹی کالونی سے ہی بات کر رہا ہوں ۔ آپ کی کوٹھی کے گرد جاسٹی گروپ کے آدمی موجود ہیں اور یہ جاسٹی گروپ ولنگٹن کا سب سے تیز اور فعال گروپ ہے اور اس کا تعلق بھی بلیک تھنڈر سے بتایا جاتا ہے ۔ میں اس لئے رک گیا ہوں تاکہ میں ان کی نظروں میں نہ آسکوں اوور "...... مالکم نے جواب دیا ۔

" اوہ اچھا لیکن یہ کس قسم کا گروپ ہے میرا مطلب ہے کہ یہ گروپ کس قسم کی کارروائی میں ملوث رہتا ہے اوور " ۔ عمران نے پوچھا

" مخبری سے لے کر ہر قسم کے دھندے میں اور انتہائی خطرناک ترین گروپس میں سے ایک ہے اوور "...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اس کا انچارج کون ہے اور ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اوور " ۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی انچارج مادام جاسٹی ہے الپائن کلب کی مالکہ اوور"۔ مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو گروپ ہماری نگرانی کر رہا ہے۔اس کا انچارج کون ہے۔کتنے افراد ہیں یہ سب اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"دو کاریں تو میرے قریب سے گزری ہیں۔چھ افراد تو میں نے ان میں دیکھے ہیں۔اس کے علاوہ مجھے علم نہیں ہے کہ اور کتنے افراد ہوں گے۔ان کا انچارج ہیری ہے اوور"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ اوور"...... عمران نے پوچھا تو مالکم نے پوری تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

"او۔کے تم وہیں رکو۔میں اس گروپ کے خلاف کام کرتا ہوں۔پھر میں تمہیں خود ہی کال کروں گا اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔مالکم نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔لیکن اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔اسے معلوم تھا کہ ہیری اور اس کے ساتھی انتہائی منجھے ہوئے اور تربیت یافتہ افراد ہیں۔اس لئے وہ آسانی سے قابو میں نہ آ سکیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے عمران کا نام بھی سن رکھا تھا۔وہ ابھی حال ہی میں فارن ایجنٹ مقرر ہوا تھا کیونکہ پہلے ایک فارن ایجنٹ ہلاک ہو گیا تھا۔اس کی جگہ اسے رکھا گیا تھا۔اس لئے یہ کیس

بطور فارن ایجنٹ اس کا پہلا کیس تھا۔لیکن ظاہر ہے اس کا کام تو عمران کے حکم کی تعمیل کرنا تھا کیونکہ چیف ایکسٹو نے اسے بھی حکم دیا تھا کہ وہ عمران کی مکمل امداد کرے۔پھر تقریباً نصف گھنٹے کے انتظار کے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی اور مالکم نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ولیم کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"یس مالکم اٹنڈنگ یو اوور"...... مالکم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم اطمینان سے آ سکتے ہو مالکم۔ہیری اور اس کے سارے ساتھی ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں۔باقی باتیں زبانی ہوں گی اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔مالکم نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے سائیڈ سیٹ پر رکھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ویسے اسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ تمام کام انتہائی خاموشی سے مکمل کر لیا گیا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو سکی۔تھوڑی دیر بعد اس نے کار گیٹ کے سامنے جا کر روکی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو پھاٹک کھلتا چلا گیا اور مالکم کار اندر لے گیا۔اس نے پورچ میں جا کر کار روک دی اور نیچے اتر آیا۔

"آیئے عمران صاحب آپ کے منتظر ہیں"...... برآمدے میں موجود عمران کے ایک ساتھی نے کہا اور مالکم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔تھوڑی دیر بعد وہ اس کے ساتھ چلتا ہوا ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا۔جہاں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران موجود تھا اور اس کے ساتھ ہی فرش پر ہیری اور اس کے آٹھ ساتھی بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

"آپ نے کمال کر دیا عمران صاحب۔ یہ تو انتہائی تیز اور فعال گروپ ہے۔ مگر آپ نے انتہائی خاموشی سے سارا کام مکمل کر لیا ہے"...... مالکم نے تہہ خانے میں داخل ہوتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کام وہی اچھا ہوتا ہے جو خاموشی سے کیا جائے۔ ویسے تم نے اطلاع دے کر ہمیں ایک بڑی پریشانی سے بچا لیا ہے۔ کیونکہ جاسٹی گروپ کے یہاں تک پہنچ جانے اور پھر اس کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہونے کا مطلب ہے کہ پریٹی کے اغوا کا علم فورڈ کو ہو چکا ہے اور یہ لوگ پریٹی کے پیچھے یہاں تک پہنچے ہیں۔ اس لئے اب ہمیں فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر کی مدد سے فورڈ کے اڈے کو ٹریس کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اب یہ خود ہی سب کچھ بتائیں گے۔ تم ہمیں صرف یہ بتا دو کہ ان میں سے ہیری کا اسسٹنٹ کون ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ہیری کا اسسٹنٹ ہے راجر"۔ مالکم نے ایک بے ہوش آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"صفدر تم خاور کے ساتھ جا کر باہر موجود ان کی کاریں اندر لے آؤ اور کاروں کی مکمل تلاشی لو اور اسلحے کے علاوہ جو سامان بھی ہو وہ یہاں لے آؤ"...... عمران نے اپنے ساتھی صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور

صفدر باہر کی طرف مڑ گیا۔

"تنویر تم ہیری اور اس کے اسسٹنٹ راجر دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر باندھ دو"...... عمران نے دوسرے ساتھی سے کہا اور پھر عمران کے دوسرے ساتھی اس کی ہدایات پر عمل کرنے میں مصروف ہو گئے۔ اسی لمحے عمران کا ایک اور ساتھی اندر داخل ہوا۔

"عمران صاحب۔ یہ سپیشل ٹیلی ویو عمارت کی عقبی طرف موجود تھا"...... عمران کے ساتھی نے جس کا نام کیپٹن شکیل تھا اندر آتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ لوگ اس طرح کام کر رہے تھے"...... عمران نے ٹیلی ویو بٹن کیپٹن شکیل کے ہاتھوں سے لیتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور اس کا ساتھی خاور اندر داخل ہوئے۔ صفدر کے ہاتھ میں ایک ٹرانسمیٹر اور ایک چھوٹی سی مشین تھی جس کے درمیان چھوٹی سی سکرین موجود تھی۔

"عمران صاحب یہ سپیشل ٹیلی ویو کار رسیور بھی کار میں موجود تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں کیپٹن شکیل اس کا بٹن پہلے ہی تلاش کر چکا ہے۔ اگر مالکم ہمیں اطلاع نہ کرتا تو ہم واقعی ٹریپ کر لئے گئے تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب اس سپیشل ٹیلی ویو کی موجودگی میں تو مالکم صاحب کی کال بھی رسیور پر سنی گئی ہو گی۔ اس کے باوجود یہ لوگ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

مطمئن تھے"....... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

" یہ ساؤنڈ لیس ٹیلی ویو ہے۔اس میں آواز کچھ نہیں کی جا سکتی صرف تصویریں دیکھی جا سکتی ہیں"....... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" مالکم کیا یہ ہیری براہ راست جاسٹی سے بات کرتا ہے یا درمیان میں کوئی اور سلسلہ بھی ہے"....... عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ہیڈ کوارٹر انچارج آرتھر ہے ۔یہ تمام گروپ آرتھر کو ہی رپورٹ دیتا ہے اور پھر آرتھر ہی جاسٹی سے بات کرتا ہے اور جو ہدایات وہ دے ۔وہ آرتھر ہیری کو دے دیتا ہے"....... مالکم نے جواب دیا۔

" تنویر اس ہیری کو ہوش میں لے آؤ"....... عمران نے تنویر سے کہا۔

" تنویر صاحب ایک منٹ"....... اچانک مالکم نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو روکتے ہوئے کہا تو تنویر رک گیا اور حیرت سے مالکم کی طرف دیکھنے لگا ۔جب کہ عمران اور دوسرے ساتھی بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے ۔

" عمران صاحب یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے اور مجھے یہ لوگ پہچانتے ہیں ۔اس لئے اگر میں ان کے سامنے آ گیا اور یہ لوگ کسی بھی طرح بچ نکلے تو پھر میری جان کو ہر لحہ خطرہ ہی رہے گا ۔اگر میرا یہاں مزید کام ہو تو میں کسی دوسرے کمرے میں رک جاتا ہوں اور اگر نہ ہو تو پھر مجھے اجازت دے دیں"....... مالکم نے کہا۔

" تم وہ " ایچ وی ایس " مشین اور نقشہ لے آئے ہو"۔ عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں کار میں موجود ہے"....... مالکم نے جواب دیا۔

" او ۔کے تم یہ مشین اور نقشہ صفدر کے حوالے کر دو اور پھر واپس چلے جاؤ"....... عمران نے کہا تو مالکم سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اس کے ساتھ ہی تہہ خانے سے باہر آیا تھا۔ مالکم نے کار کی ڈگی میں موجود مشین کا ڈبہ اٹھا کر صفدر کے حوالے کر دیا۔

" اس کے اندر نقشہ بھی موجود ہے"...... مالکم نے صفدر سے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مالکم کار میں بیٹھا اور کار کو ٹرن دے کر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سٹی کالونی سے نکل کر تیزی سے اپنے دفتر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

الپائن کلب کی عمارت خاصی وسیع اور شاندار تھی۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے مسلسل کاریں اندر آجا رہی تھیں۔ ایک سیاہ رنگ کی کار کمپاؤنڈ گیٹ کے قریب ایک سائیڈ پر رکی تو کار کے دروازے کھلے اور اس میں سے جولیا اور تنویر باہر آگئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خاور تھا۔

"تم عقبی گلی کے کنارے پر کار لے جاؤ"...... جولیا نے سٹیئرنگ پر بیٹھے ہوئے خاور سے مخاطب ہو کر کہا اور خاور نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"آؤ تنویر"...... جولیا نے تنویر سے کہا اور تیزی سے کمپاؤنڈ گیٹ کراس کر کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ تنویر اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ وہ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے۔ مین گیٹ کراس کر کے وہ ہال میں داخل ہوئے اور پھر سائیڈ پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ہال عورتوں اور مردوں سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ لیکن وہاں

عام کلبوں جیسا شور شرابہ قطعاً نہ تھا۔ ہال میں موجود افراد کی زیادہ تر تعداد اپنے چہروں اور لباس سے اعلیٰ طبقے کی نمائندگی کرتے تھے۔ کاؤنٹر پر دو خوبصورت مقامی لڑکیاں موجود تھیں۔

"مادام جاسٹی سے کہو کہ "ایس ایچ" سے لوزین اور مائیکل آئے ہیں اور فوراً ملنا چاہتے ہیں"...... جولیا نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی۔ کیا فرمایا۔ کہاں سے"...... لڑکی نے چونک کر کہا۔

"ایس ایچ اور سنو تم نے صرف بات دوہرانی ہے اور بس"۔ جولیا کا لہجہ مزید خشک ہو گیا تھا۔

"یس میڈم"۔ لڑکی نے جواب دیا اور کاؤنٹر پر موجود ایک انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے مارگریٹ بول رہی ہوں جناب۔ کاؤنٹر پر ایک خاتون اور ایک صاحب آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ مادام سے ملنا چاہتے ہیں اور "ایس ایچ" سے آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے نام لورین اور مائیکل بتائے ہیں"...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے جواب سن کر کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"منیجر صاحب سے بات کر لیجئے۔ وہی آپ کو مادام سے ملوا سکتے ہیں"...... لڑکی نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اس کے ہاتھوں سے لے لیا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"یس لورین بول رہی ہوں"...... جولیا کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"مادام تو کلب میں موجود نہیں ہیں۔ آپ اپنا پتہ اور فون نمبر بتا دیں۔ جیسے ہی وہ تشریف لائیں گی آپ کا پیغام ان تک پہنچا دیا جائے گا اور وہ خود آپ سے رابطہ کر لیں گی"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آپ تو دفتر میں موجود ہیں۔ اگر آپ ذمہ دار آدمی ہیں تو پھر آپ سے بھی ملا جا سکتا ہے۔ ہم نے صرف ایک پیغام دینا ہے اور بس"۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ تشریف لے آیئے۔ رسیور کاؤنٹر گرل کو دے دیجئے"...... دوسری طرف سے منیجر نے کہا اور جولیا نے رسیور لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر"...... لڑکی نے رسیور لے کر کہا۔

"بہتر سر"...... لڑکی نے دوسری طرف سے کی جانے والی بات سن کر کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے آدمی کو بلایا جس کے سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا۔

"انہیں منیجر صاحب کے کمرے میں لے جاؤ"...... کاؤنٹر گرل نے جولیا اور تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس آدمی سے کہا۔

"آیئے جناب"...... سپروائزر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جولیا اور تنویر اس کے پیچھے چلتے ہوئے بائیں ہاتھ پر ایک راہداری میں مڑ گئے تھوڑی دیر بعد وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ جس پر

آرنلڈ کا نام اور منیجر کے عہدے کی پلیٹ موجود تھی۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"...... جولیا نے سپروائزر سے کہا اور سپروائزر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"فوری ایکشن"...... جولیا نے تنویر کی طرف گردن گھماتے ہوئے کہا اور تنویر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

"یس کم ان"...... اندر سے وہی آواز سنائی دی جو جولیا نے فون پر سنی تھی اور جولیا نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا اور شاندار انداز میں سجا ہوا دفتر تھا۔ میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جو شکل و صورت سے ہی خالصتاً کاروباری آدمی لگتا تھا۔

"تشریف لایئے جناب۔ میرا نام آرنلڈ ہے اور میں کلب کا منیجر ہوں"...... اس ادھیڑ عمر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا لیکن جولیا نے اندر داخل ہوتے ہی قدم سست کر دیئے جب کہ تنویر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے مصافحے کے لئے بڑھا ہوا منیجر کا ہاتھ تھام لیا۔ دوسرے لمحے منیجر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر سائیڈ پر ایک دھماکے سے جا گرا اور وہیں لوٹ پوٹ سا ہونے لگا۔ تنویر نے اس سے ہاتھ ملاتے ہی اپنے بازو کو تیزی سے قوس کی صورت میں گھما دیا تھا اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ نہ صرف منیجر اچھل کر سائیڈ پر جا گرا تھا بلکہ اس کا وہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بازو بھی کندھے سے اتر گیا تھا جو اس نے مصافحے کے لئے بڑھایا تھا۔ تنویر نے پلک جھپکنے میں جھک کر منیجر کو گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اس نے اسے ایک طرف پڑے ہوئے صوفے پر بٹھا دیا۔ منیجر کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ منیجر سنبھلتا۔ تنویر نے اس کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر بازو کو مخصوص انداز میں گھمایا تو کمرہ ایک بار پھر منیجر کی چیخ سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی کڑک کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور منیجر اس بار جھٹکا کھا کر گھوما اور نیچے قالین پر گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ اس کا دوسرا بازو بھی کاندھے سے اتر چکا تھا۔ جولیا نے مڑ کر دروازے کو اندر سے لاک کر دیا تنویر نے ایک بار پھر جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور دوبارہ صوفے پر پھینک دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ اور اس سے معلوم کرو کہ مادام جاسٹی کہاں ہے"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے ایک ہاتھ سے منیجر کا سر پکڑ کر اسے صوفے کی پشت سے دبایا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے گال پر پے در پے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ چند تھپڑ کھانے کے بعد منیجر چیختا ہوا ہوش میں آگیا۔ اس کی حالت بے حد خستہ ہو رہی تھی۔

"کہاں ہے جاسٹی۔ فوراً بتا دو ورنہ ابھی گردن توڑ دوں گا"۔ تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ اس نے ہاتھ اس کی گردن پر رکھ کر انگوٹھے پر دباؤ ڈال دیا۔

"وہ۔ وہ۔ اپنی رہائش گاہ پر ہیں"...... منیجر نے رک رک کر بتایا۔

"کہاں ہے رہائش گاہ پوری تفصیل سے پتہ بتاؤ"...... تنویر نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"ٹام روڈ پر سرخ رنگ کی عمارت۔ جاسٹی ہاؤس۔ نمبر ایکس سی ون"...... منیجر نے جواب دیا۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ"...... تنویر نے پوچھا تو منیجر نے نمبر بتا دیا۔

"اس کی رہائش گاہ پر کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں"۔ اس بار جولیا نے سوال کیا۔

"سات مسلح افراد ہیں اور تلاشی کے بغیر کوئی اندر نہیں جا سکتا اور مادام بغیر وقت دیئے کسی کو نہیں ملتیں"...... منیجر نے جواب دیا۔ تو تنویر نے جولیا کی طرف دیکھا اور جولیا کے سر ہلانے پر تنویر نے اپنے اسی ہاتھ کو جو اس نے منیجر کے سر پر رکھا ہوا تھا مخصوص انداز میں گھما دیا۔ کٹک کی آواز کے ساتھ ہی منیجر کے حلق سے بھینچی بھینچی سی چیخ نکلی اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"اسے اٹھا کر صوفے کے پیچھے ڈال دو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے تین فون سیٹ کے رسیور اٹھا کر میز پر رکھ دیئے اور چوتھا انٹر کام کا رسیور بھی اس نے میز پر رکھا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تنویر نے منیجر کی لاش کو اٹھا کر صوفے کے پیچھے اس طرح ڈال دیا کہ جب تک صوفہ نہ ہٹایا جاتا منیجر کی لاش دستیاب نہ ہو سکتی تھی اور پھر وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر آگئے۔ البتہ جولیا نے باہر موجود ایک کارڈ کو پلٹ دیا۔ اب کارڈ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

پر نو ڈسٹربنس لکھا ہوا سامنے آ گیا تھا اور پھر دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کلب سے باہر آ گئے۔

"خاور کی طرف چلتے ہیں"....... جولیا نے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ عمارت کے اختتام پر سائیڈ روڈ تھا۔ وہ اس پر گھوم گئے اور چند لمحوں بعد وہ خاور کی کار تک پہنچ گئے۔

"کیا ہوا آپ اس طرف سے آ رہے ہیں"....... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ مادام جاسٹی اپنی رہائش گاہ پر ہے۔ ٹام روڈ پر سرخ رنگ کی عمارت"....... جولیا نے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا جب کہ تنویر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

"اوہ پھر تو عمران صاحب سے بات کرنی چاہئے"...... خاور نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیوں عمران سے کیوں بات کرنی چاہئے"........ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے جھک کر کہا۔

"عمران صاحب نے مادام جاسٹی کو اغوا کر کے رہائش گاہ پر لے آنے کی ہدایت اس لئے دی تھی کہ کلب کے دفتر میں تفصیلی پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی۔ اب جب کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر ہے تو پھر اسے وہاں سے اغوا کر کے لے جانا وقت ضائع کرنے کے مترادف ہو گا۔ وہیں اس کی رہائش گاہ پر ہی اس سے پوچھ گچھ ہو سکتی ہے"...... خاور نے کہا۔

"ہاں تم ٹھیک کہتے ہو۔ کسی پبلک فون بوتھ کے قریب کار روک دو میں عمران سے بات کرتی ہوں"........ جولیا نے خاور کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن مس جولیا ایک بات کا دھیان رکھیں یہ جاسٹی بلیک تھنڈر کی ایجنٹ ہے اور اس مینجر کی لاش زیادہ دیر تک چھپی نہیں رہ سکتی۔ اس لئے اگر ہم نے وقت ضائع کیا تو وہ غائب بھی ہو سکتی ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"اوہ تمہاری بات بھی درست ہے۔ ٹھیک ہے پہلے اس پر قابو پا لیں پھر وہاں سے عمران کو فون کر لیں گے"........ جولیا نے کہا اور اس بار خاور نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس سرخ عمارت کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ خاصی بڑی عمارت تھی۔

"میرا خیال ہے کہ عقبی طرف سے اندر چلنا چاہئے"......... خاور نے کار روکتے ہوئے کہا۔

"نہیں وقت ضائع ہو گا۔ ہمارے پاس سائیلنسر لگے مشین پسٹل ہیں ہم فائرنگ کرتے ہوئے اس تک جلدی اور آسانی سے پہنچ جائیں گے"۔ تنویر نے اپنی فطرت کے عین مطابق کہا۔

"اوکے پھر تم ہی اس ریڈ کو لیڈ کرو"........ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ"......... تنویر نے خوش ہو کر کہا اور کار سے نیچے اتر گیا۔

"خاور کار کو پارکنگ میں روکو ورنہ ابھی پولیس آ جائے گی"۔ جولیا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جولیا کے نیچے اترتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی اور پھر کافی آگے جا کر اس نے اسے پارکنگ کے لئے مخصوص جگہ پر روکا اور نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور واپس جولیا اور تنویر کی طرف آنے لگا۔ جو اس کے انتظار میں کھڑے ہوئے تھے۔ سڑک کراس کر کے وہ عمارت کے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ تنویر نے کال بیل بٹن پر انگلی رکھی اور کچھ دیر رکھ کر اسے ہٹایا۔

"کون ہے"...... ستون میں نصب جالی سے ایک کرخت مردانہ آواز سنائی دی۔

"مادام سے کہو کہ "ایس ایچ" سے مائیکل لورین اور جیری آئے ہیں اٹ از ایمرجنسی"...... تنویر نے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو کون ہے"...... چند لمحوں بعد اسی جالی سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مائیکل فرام "ایس ایچ" میرے ساتھ مس لورین اور جیری ہیں۔ آپ سے ایک اہم پوائنٹ پر بات کرنی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"او۔ کے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سائیڈ پھاٹک کھل گیا۔ تو وہ تینوں اندر داخل ہوئے۔ پھاٹک کی سائیڈ پر دو مسلح افراد بڑے چوکنا انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔

"آپ کے پاس جو ہتھیار ہیں وہ پلیز یہاں دے دیں واپسی پر مل جائیں گے"...... ایک مسلح دربان نے ان تینوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک ریوالور نکال کر ان مسلح افراد کی طرف بڑھا دیا۔ خاور نے بھی اس کی پیروی کی۔ جب کہ جولیا خاموش کھڑی رہی۔

"آگے راہداری میں سکریننگ ہو گی جناب اس لئے"...... محافظ نے ریوالور لیتے ہوئے کہا۔

"ہم یہاں حملہ کرنے تو نہیں آئے کہ باقاعدہ مسلح ہو کر آتے۔ یہ ریوالور تو روٹین میں ساتھ رہتے ہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میرا تو فرض تھا کہ آپ کو اطلاع دوں"۔ محافظ نے جواب دیا تو تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جولیا اور خاور بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔ برآمدے میں تین مسلح افراد موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے برآمدے کے درمیان موجود ایک دروازہ کھول دیا۔ اندر ایک راہداری تھی جس کے آخر میں ایک اور بند دروازہ نظر آ رہا تھا۔

"تشریف لے جائیے سر"...... اس مسلح محافظ نے کہا۔

"لیکن ہمارے پاس خنجر تو ہیں کیا خنجر بھی چیک ہوں گے"۔ اچانک تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دیا۔

"یس سر وہ ہمیں دے دیں"...... مسلح محافظ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔کے"...... تنویر نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود تھا۔ اس کے ساتھ ہی کریک کریک کی آوازیں ابھریں اور وہ تینوں چیختے ہوئے نیچے گر گئے۔

"ارے کیا ہوا تمہیں۔ کیا ہوا"...... تنویر نے چیخ کر کہا۔ اس کا سائیلنسر لگا مشین پسٹل بجلی کی سی تیزی سے واپس جیب میں چلا گیا تھا۔

"کیا ہوا"...... پھاٹک کے قریب موجود دونوں مسلح افراد چیختے ہوئے برآمدے کی طرف دوڑ پڑے۔

"یہ اچانک گر گئے ہیں"...... تنویر نے مڑ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ ایک بار پھر جیب سے باہر آیا اور ایک بار پھر کریک کریک کی آوازیں سنائی دیں اور دوڑ کر برآمدے کی طرف آتے ہوئے دونوں مسلح محافظ چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔

"آداب"...... تنویر نے دروازہ کھول کر اندر راہداری کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چھت میں موجود بلبوں کا نشانہ لے کر ان پر فائر کرنا شروع کر دیا۔ جولیا اور خاور نے بھی فائرنگ شروع کر دی اور وہ تینوں دوڑتے ہوئے راہداری کے دوسرے سرے پر پہنچ گئے۔ دوڑتے دوڑتے تنویر نے پوری قوت سے لکڑی کے دروازے پر کاندھے کی زوردار ضرب لگائی اور بند دروازہ ایک دھماکے

سے کھل گیا اور تنویر اچھل کر دوسری طرف گیا۔ اس کے پیچھے جولیا اور خاور بھی باہر آ گئے اور اس کے ساتھ ہی تنویر کے مشین پسٹل نے ایک بار پھر گولیاں اگلنی شروع کر دیں اور دوسری طرف موجود دو مسلح محافظ چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ آگے ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ جس کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ وہ تینوں سمجھ گئے کہ اس دروازے کے پیچھے مادام جاسٹی موجود ہو گی۔ تنویر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے دروازے پر زور سے دستک دی۔

"کون ہے"...... سائیڈ پر لگی ہوئی جالی سے مادام جاسٹی کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل، لورین اور جیری فرام "ایس ایچ""...... تنویر نے جواب دیا۔

"او۔کے"...... مادام جاسٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازے کے اوپر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا اور دروازہ آٹو میٹک انداز میں کھلتا چلا گیا۔ تنویر خاموشی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جولیا اور خاور بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان اور سمارٹ عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی تیز نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"بیٹھو"...... اس عورت نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے"...... تنویر نے مصافحے کے انداز میں ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور مادام جاسٹی نے بھی لاشعوری طور پر اس سے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ سے ہوتی ہوئی نیچے قالین پر گری اور اس کے ساتھ ہی تنویر کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر تیزی سے اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی جاسٹی ایک اور چیخ مار کر یکلخت ساکت ہو گئی۔

"خاور اب باہر جا کر جو نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دو"۔ تنویر نے مڑ کر خاور سے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"گڈ تمہارا انداز واقعی لیڈرانہ ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس طرح کام کرنے میں لطف بھی آتا ہے۔ عمران کی طرح بھاگ دوڑ، نگرانی، معلومات، منصوبہ بندی مجھے قطعی پسند نہیں ہے"...... تنویر نے کہا۔

"عمران کا اپنا انداز ہے اور تمہارا اپنا۔ لیکن ایسے حالات میں تمہارا انداز زیادہ بہتر ثابت ہوتا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ مسرت کی شدت سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اب کیا پروگرام ہے کار میں ڈال کر لے چلیں اسے" یا آپ عمران کو فون کریں گی"...... تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اسے لے ہی جایا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ یہ عجیب

سا مکان ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کسی وقت کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے"۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر مادام جاسٹی کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر وہ کمرے سے باہر آ گیا جولیا بھی اس کے پیچھے ہی باہر آ گئی۔ اسی لمحے خاور واپس آتا دکھائی دیا۔

"وہی سات افراد تھے اور ساتوں ہی ختم ہو چکے ہیں"...... خاور نے کہا۔

"تم جا کر کار اندر لے آؤ خاور۔ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے ساتھ ہی لے جائیں۔ یہاں کسی بھی وقت کوئی گڑبڑ ہو سکتی ہے"...... جولیا نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے مس جولیا یہ اچھا فیصلہ ہے"...... خاور نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں مادام جاسٹی سمیت پھاٹک کے قریب پہنچ گئے۔ اسی لمحے پھاٹک کی دوسری طرف سے کار کی آواز سنائی دی تو جولیا نے پھاٹک کا کنڈہ ہٹایا اور اسے کھول دیا۔ تنویر ایک طرف ہٹ گیا تھا۔ خاور کار اندر لے آیا تو جولیا نے پھاٹک بند کر دیا۔ تنویر نے عقبی سیٹ کا دروازہ کھولا اور مادام جاسٹی کو دونوں سیٹوں کے درمیان لٹا کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھ چکی تھی اور خاور نے کار کو آگے بڑھا کر اسے ٹرن دے کر پھاٹک کی طرف موڑا تو تنویر نے اس دوران پھاٹک کھول دیا اور خاور کار باہر لے گیا۔ تنویر نے پھاٹک بند کیا۔ اس کا کنڈہ لگایا اور پھر سائیڈ گیٹ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سے باہر آکر اس نے اسے باہر سے بند کیا اور پھر باہر رکی ہوئی کار کا
عقبی دروازہ کھول کر وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی خاور
نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

عمران نے کار ایک بڑے سے کمرشل پلازہ کی مخصوص پارکنگ
میں روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھ صفدر بھی
کار سے نیچے اتر آیا۔ کار لاک کر کے اور پارکنگ بوائے سے ٹوکن لے
کر وہ دونوں پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ دونوں ہی
ایکریمین میک اپ میں تھے۔

"کیا وہ مخبر یہاں کمرشل پلازہ میں رہتا ہے"...... صفدر نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"رہتا نہیں ہے یہاں کام کرتا ہے"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا اور صفدر بھی مسکرا دیا۔ لفٹ کے ذریعے وہ چوتھی
منزل پر پہنچ گئے۔ جہاں ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے دفاتر تھے۔ ایک
کمرے کے دروازے پر اسسٹنٹ مارکیٹنگ مینیجر کی پلیٹ لگی ہوئی تھی
عمران نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

تھا۔ جس میں چار میزیں لگی ہوئی تھیں جن پر مختلف افراد بیٹھے اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ایک طرف اندھے شیشے کا کیبن بنا ہوا تھا جس کے باہر کاؤنٹر کے پیچھے ایک مقامی لڑکی موجود تھی۔

”جونی کو کہو کہ پرنس آف ڈھمپ کے آدمی آئے ہیں“...... عمران نے اس لڑکی کے پاس جا کر کہا۔

”پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب“...... لڑکی نے حیران ہو کر کہا۔

”پرنس چارمنگ کا جدید نام ہے“...... عمران نے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار مسکرا دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

”سر دو صاحبان آئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ وہ پرنس آف ڈھمپ کے آدمی ہیں“...... لڑکی نے کہا۔

”جی۔ جی سر۔ پرنس آف ڈھمپ ہی کہا ہے انہوں نے“۔ لڑکی نے دوسری طرف سے جواب سن کر عمران اور صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”یس سر“...... لڑکی نے چند لمحے رک کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”تشریف لے جائیے جناب باس آپ کے منتظر ہیں“...... لڑکی نے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کے تاثرات تھے۔

”ویسے آپ بھی کسی پرنسز سے کم نہیں ہیں“...... عمران نے مسکراتے ہوئے لڑکی سے کہا اور دروازہ کھول کر کیبن میں داخل ہو گیا۔ لڑکی کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔ صفدر

عمران کے پیچھے تھا۔ کیبن خاصا بڑا تھا۔ اس کے آخری حصے میں ایک میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر لیکن مضبوط جسم اور چوڑے چہرے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

”تشریف رکھیے۔ آپ نے واقعی پرنس آف ڈھمپ کا نام لیا ہے“...... اس آدمی نے غور سے عمران اور صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ نہ ہی کرسی سے اٹھا تھا اور نہ اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔

”اگر مجھے معلوم ہوتا کہ پرنس آف ڈھمپ بچارے کا نام اس قدر حقیر ہے کہ گرانڈ جونی اٹھ کر استقبال کرنا بھی اپنی توہین سمجھتا ہے تو میں اس نام کی بجائے علی عمران کہہ دیتا“...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا تو میز کے پیچھے بیٹھا ہوا جونی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم۔ عمران۔ خود۔ اوہ سوری مجھے دراصل توقع ہی نہ تھی کہ تم اس طرح اچانک بھی آ سکتے ہو“...... جونی نے کہا اور جلدی سے میز کے پیچھے سے نکل کر عمران کے گلے سے چمٹ گیا۔

”ارے ارے اب تو کوئی تیسرا نام لینا پڑے گا۔ مثلاً جینی“۔ عمران نے کہا تو جونی بے اختیار ہنستا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

”اب اگر یہ نام لیا تو شوٹ کر دوں گا سمجھے۔ پچھلی بار تم نے اسے نجانے کیا پٹی پڑھا دی کہ مجھے چار دن تک کمرے سے باہر سونا پڑا“...... جونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اچھا۔ کیوں کیا کمرے میں گرمی زیادہ ہو گئی تھی"........ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور جونی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"اس قدر گرمی کہ جہنم بن گیا تھا۔ جینی اس طرح بگڑی تھی کہ بس کچھ نہ پوچھو اور میں نے بھی کمرے سے باہر ہوتے ہوئے تمہیں ایک لمحے میں ایک ہزار گالیاں دی تھیں"...... جونی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"کیا تمہارا یہ کمرہ محفوظ ہے"........ عمران نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"محفوظ۔ اوہ اچھا ایک منٹ"...... جونی نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"راشیل اب جب تک میں نہ کہوں۔ تم نے یہی سمجھنا ہے کہ میں دفتر میں موجود نہیں ہوں"........ جونی نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کے کناروں پر لگے ہوئے بہت سے بٹنوں میں سے دو بٹن پریس کر دیئے اور خود واپس آ کر اسی صوفے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے"........ جونی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"فورڈ کو جانتے ہو۔ گنجے سر اور بڑی بڑی مونچھوں والا فورڈ"۔ عمران نے کہا تو جونی چونک پڑا۔

"ہاں کیوں"........ جونی کے لہجے میں تشویش تھی۔

"اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ اس کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے۔ لیکن میں نے یہ معلوم کرنا ہے کہ اس کا عہدہ کیا ہے"........ عمران نے کہا۔

"وہ ولنگٹن سب سیکشن کا انچارج ہے"........ جونی نے جواب دیا۔

"صرف ولنگٹن سب سیکشن کا"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور یہ بات حتمی ہے"....... جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بیروفین بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے۔ اس کا فورڈ سے کیا تعلق ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"دونوں گہرے دوست ہیں"........ جونی نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران خاموش ہو گیا۔

"تم مجھے اصل مسئلہ بتاؤ۔ تم کیا جاننا چاہتے ہو"........ جونی نے عمران کو خاموش دیکھ کر کہا۔

"میرے ملک سے ایک سائنس دان کو بیروفین نے اغوا کیا پھر اس سائنس دان کا فارمولا پراسرار انداز میں وہاں سے اڑا لیا گیا۔ میں اس سائنس دان اور اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے آیا ہوں پہلے میرا خیال تھا کہ فورڈ کا تعلق بلیک تھنڈر کے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہو گا۔ وہ وہاں کسی اہم عہدے پر ہو گا۔ اس لئے اس سے لیبارٹری کا پتہ چل جائے گا۔ جہاں وہ سائنس دان ہے۔ میں نے اس کی بیٹی کو اغوا کر لیا۔ میں سمجھا تھا کہ اسے فورڈ کے بارے میں

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

تفصیلات معلوم ہوں گی لیکن وہ ایک عام سی معصوم لڑکی ہے۔اسے اپنے ڈیڈی کے بارے میں کچھ پتہ نہیں۔اس کی بیوی جنیڈا ملک سے باہر ہے۔چنانچہ میں نے اس کی بیٹی کو واپس بھجوادیا ہے۔اسی دوران یہاں کے ایک جاسٹی گروپ نے ہماری رہائش گاہ پر ریڈ کرنے کی کوشش کی لیکن میں نے انہیں پکڑ لیا اور پھر میں نے اپنے طور پر جاسٹی کو یہ یقین دلا دیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم ہو چکی ہے۔لیکن اپنے ساتھیوں کو جاسٹی کو اغوا کرنے کے لئے بھجوادیا ہے اور میں خود یہاں تمہارے پاس آگیا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم بلیک تھنڈر کے پائے کی تنظیموں کے بارے میں مخبری کا دھندہ اونچے پیمانے پر کرتے ہو۔میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں اس بارے میں علم ہو۔ لیکن اب تمہارے اس جواب نے کہ فورڈ صرف سب سیکشن کا انچارج ہے۔سارا معاملہ ہی ٹیڑھا کر دیا ہے۔اب فورڈ کے پیچھے جانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جاسٹی کو تم نے اغوا کرالیا ہے یا ابھی کرانا ہے"...... جونی نے کہا۔

"میرے ساتھی اسے اغوا کرنے کے لئے اس کے کلب گئے ہوئے ہیں۔کیوں"...... عمران نے پوچھا۔

"اگر جاسٹی تمہارے ہاتھ آجائے تو تمہارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے"...... جونی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب کیا جاسٹی کوئی خاص چیز ہے"...... عمران نے حیران

ہو کر کہا۔

"خاص الخاص سمجھو۔ولنگٹن میں وہ واحد عورت ہے۔جسے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سب سے زیادہ علم ہے اس لئے کہ جاسٹی پہلے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کام کر چکی ہے۔وہ سیکشن چیف کی فرینڈ رہی ہے پھر اسے ایک جلدی بیماری ہو گئی اور اسے واپس بھجوا دیا گیا۔تم خود جانتے ہو کہ بلیک تھنڈر کس قدر بااصول تنظیم ہے اور اصول کے تحت جاسٹی کو واپس بھجوانے کی بجائے اسے گولی مار دینی چاہئے تھی لیکن اس کی بجائے صرف اتنا کیا گیا کہ اس کے دماغ کا خصوصی آپریشن کر کے اس کی سابقہ یادداشت سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع اور اس کی تفصیلات کے بارے میں ختم کر دی گئی"...... جونی نے جواب دیا تو عمران بڑی حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

"یہ سب باتیں تمہیں کیسے معلوم ہوئی ہیں"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جونی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کہیں تم یہ تو نہیں سوچ رہے کہ میرا اپنا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"...... جونی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی میں یہی سوچ رہا ہوں بلکہ میں تو سوچ رہا ہوں کہ کہیں تم ہی تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف نہیں ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جونی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں نے جس قدر گہری بات تمہیں بتائی ہے۔اس کے بعد تو تمہیں واقعی ایسا ہی سوچنا چاہئے تھا۔لیکن میرا کوئی تعلق اس تنظیم

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سے نہیں ہے ۔اصل بات یہ ہے کہ جس ڈاکٹر نے جاسٹی کا آپریشن کر
کے اس کی یادداشت ختم کی تھی ۔وہ میرا دوست تھا۔اس نے مجھے اس
بارے میں تفصیلات بتائی تھیں ۔اسے فوت ہوئے دو سال گزر چکے
ہیں"........جونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ جاسٹی کا رابطہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف
سے ابھی تک ہو گا"........عمران نے کہا۔
"ہاں ظاہر ہے ۔ہو سکتا ہے کہ چیف یہاں اس کے پاس آتا جاتا
رہتا ہو یا اسے وہاں اپنے پاس بلوا لیتا ہو ۔کیونکہ اکثر جاسٹی طویل
عرصے کے لئے اچانک غائب ہو جاتی ہے ۔ویسے ایک بات بتا دوں ۔
مجھے تمہارے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے لیکن جاسٹی کو کسی
صورت میں کم نہ سمجھنا ۔ہاں اگر جاسٹی تمہارے ہاتھ نہ آسکے تو پھر
تمہارا کام صرف ایک صورت میں ہو سکتا ہے کہ پیکارڈ کلب کے مالک
پیکارڈ کی حسین وجمیل بیٹی لزا کو اغوا کرا کر اس سے معلومات حاصل
کر لینا ۔جہاں تک میں نے سنا ہے لزا آج کل سیکشن چیف کے زیادہ
قریب ہے اور جاسٹی اور لزا کے درمیان اس سلسلے میں رقابت بھی
چلتی رہتی ہے ۔کئی بار جاسٹی نے لزا کو قتل کرانے کی کوشش بھی کی
ہے ۔لیکن پیکارڈ کی وجہ سے وہ ہمیشہ بچ نکلتی ہے ۔پیکارڈ بھی جاسٹی کا
دشمن ہے لیکن وہ کھل کر سامنے نہیں آتا"........جونی نے جواب دیا۔
"او کے جونی بہت بہت شکریہ"........عمران نے کرسی سے اٹھتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑی مالیت کے

نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اسے جونی کے سامنے رکھ دیا۔
"میری طرف سے جینی کے لئے کوئی تحفہ خرید لینا"........عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کتنے تحفے دو گے جینی کو"........جونی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے گڈی اٹھائی ۔اسے میز کی دراز میں ڈال کر اس
نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بٹن دبا دیئے۔
"او ۔کے ۔اجازت"........عمران نے کہا اور پھر جونی سے مصافحہ
کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
"میرا خیال تھا کہ جونی رقم نہیں لے گا"........صفدر نے کار میں
بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔
"وہ واقعی رقم نہیں لیتا ۔یہ تو میں اس کی بیوی جینی کے تحفے کے
لئے اس کو رقم دیتا ہوں"........عمران نے کہا اور صفدر بھی ہنس پڑا۔
"اب کیا پروگرام ہے"........صفدر نے چند لمحوں بعد پوچھا۔
"پہلے رہائش گاہ پر چلتے ہیں ۔اگر تنویر جاسٹی کو لے آیا ہے تو پھر پہلے
ٹی سے بات چیت کر لیتے ہیں ۔اگر مسئلہ پھر بھی حل نہ ہوا تو پھر لزا
ے بارے میں سوچیں گے"........عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات
ں سر ہلا دیا ۔تھوڑی دیر بعد وہ رہائش گاہ پر پہنچ گئے تنویر اور دوسرے
تھی وہاں موجود تھے۔
"جاسٹی کو لے آئے ہو"........عمران نے کار سے اترتے ہی تنویر
ے پوچھا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہاں"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے جواب دیا اور پھر اس نے کلب سے لے کر
اس کی رہائش گاہ تک سارے حالات بتا دیئے۔

"ویری گڈ تنویر عورتوں کو اغوا کرنے کے تو تم سپیشلسٹ ہو"۔
عمران نے اس کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا جہاں جاسٹی ایک
کرسی پر بندھی ہوئی بے ہوش بیٹھی ہوئی تھی اور جولیا اور دوسرے
ساتھی بھی وہاں موجود تھے اور تنویر سمیت سب اس کی بات سن کر بے
اختیار ہنس پڑے۔

"تم صفدر کے ساتھ کہاں گئے تھے"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"میں اس جاسٹی کا حدود اربعہ معلوم کرنے گیا تھا تاکہ اگر کوئی
سکوپ ہو تو چلو تنویر کا کام بن جائے گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے بات کرتے
ہوئے آخر میں بات کا رخ تنویر کی طرف پھیرتے ہوئے کہا کیونکہ جولیا
کے ہونٹ بھینچنے لگ گئے تھے۔

"تم اپنی بلا میرے گلے نہ ڈالا کرو سمجھے۔ ورنہ پھر چیف کو شکایت
ہو گی"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم درمیان سے ہٹ رہے
اب تو چھوہارے منگوانے ہی پڑیں گے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کرسی
بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے چونک کر کہا۔

"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں اپنی بلا اپنے ہی گلے میں ڈا
رکھا کروں۔ بھئی تم نے اس بلا کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے ا

یہ تو تم جانتے ہو کہ جسے تم بلا کہتے ہو۔ میں اسے کچھ اور کہتا ہوں مثلاً
زندگی۔ بہار وغیرہ وغیرہ"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا کے چہرے پر تو
بے اختیار شفق سی پھوٹ پڑی جب کہ کمرے میں موجود باقی افراد
سوائے تنویر کے ہنس پڑے پھر اس سے پہلے کہ تنویر کوئی جواب دیتا۔
اچانک جاسٹی کے منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی اور وہ سب جاسٹی کی طرف
متوجہ ہو گئے۔

"تمہیں یہاں پہنچے کتنی دیر ہوئی ہے"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جولیا سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"دس منٹ تو ہو ہی گئے ہوں گے کیوں"۔۔۔۔۔۔ جولیا نے چونک
کر پوچھا۔

"ابھی تک یہاں کسی کے یہاں نہ پہنچنے کا مطلب ہے کہ تمہاری
نگرانی نہیں ہو سکی۔ میں اس انتظار میں تھا کہ شاید تم اپنے پیچھے کسی
کو لگا آئے ہو"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا تم ہمیں احمق سمجھتے ہو"۔۔۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ابھی تک تو نہیں سمجھا۔ اگر کہو تو سمجھنا شروع کر دیتا ہوں"۔
عمران نے جواب دیا۔

"یہ۔ یہ۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو"۔۔۔۔۔۔ اچانک جاسٹی کے
منہ سے نکلا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت تھی۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ ہم کون ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو جاسٹی غور سے عمران کو دیکھنے لگی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں تم وہ پاکیشیائی گروپ تو نہیں ہو"...... جاسٹی نے یکلخت چونک کر کہا۔

"لیکن تمہیں رپورٹ تو مل چکی ہے کہ انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے۔ پھر تم نے یہ بات کیسے سوچی"...... عمران نے کہا۔

"ایک تو تمہاری مخصوص آواز اور دوسرا یہ کہ ولنگٹن میں کم از کم اور کسی میں یہ ہمت نہیں ہو سکتی کہ وہ مجھ پر اس طرح ہاتھ ڈال سکے۔ اس کا مطلب ہے کہ میں اس بار واقعی ڈاج کھا گئی ہوں"۔ جاسٹی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں مس جاسٹی تمہارے آدمی آرتھر کو فون کرنے والا ہیری نہ تھا میں خود تھا۔ ہیری اور اس کے ساتھی تو بیچارے لاشوں کی صورت میں نیچے تہہ خانے میں پڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو جاسٹی کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔

"تم۔ تم کیا چاہتے ہو"...... جاسٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں یہ کام کس نے سونپا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"بیروفین نے"...... جاسٹی نے جواب دیا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی کہ کس طرح بیروفین اس کے پاس آیا اور اسے یہ کام دیا اور پھر بیروفین کے بیٹھے بیٹھے ہی ساری کارروائی مکمل ہو گئی اور وہ مطمئن ہو کر چلا گیا۔

"لیکن بیروفین کو تو یہ معلوم ہے کہ علی عمران کا نام مین ہیڈ کوارٹر

نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔ وہ کیسے میرے خاتمے کے لئے کام کر سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تمہارا نام ہے علی عمران"...... جاسٹی نے چونک کر کہا۔ اب وہ اور بھی زیادہ غور سے عمران کو دیکھنے لگی تھی۔

"اگر تمہیں پسند نہ ہو تو اسے بدلا بھی جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جاسٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کاش ایسا ہو سکتا۔ بیروفین نے مجھے تمہارے متعلق ایسی باتیں بتائی ہیں کہ مجھے تو حقیقتاً تم سے ملنے کا بے حد اشتیاق پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن میں مجبور تھی۔ اگر میں بیروفین کے سامنے تمہیں زندہ رکھنے کا حکم دیتی تو بیروفین مشکوک ہو جاتا اور وہ انتہائی ظالم اور سفاک آدمی ہے۔ لیکن اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم زندہ ہو گے اور تم سے ملاقات بھی ہو جائے گی"...... جاسٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس بات کا"...... جاسٹی نے چونک کر پوچھا۔

"اس بات کا کہ بیروفین میرے قتل کا حکم کیسے دے سکتا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"بیروفین واقعی ایسا نہ کر سکتا تھا۔ لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر نے تمہاری موت کی مشروط اجازت مین ہیڈ کوارٹر سے لے لی تھی اور یہ شرط تھی لیبارٹری کے خطرے کی۔ لیکن بیروفین موقع سے فائدہ اٹھانا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

چاہتا تھا"...... جاسی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کیا اب تک بیروفین زندہ ہے"...... اچانک عمران نے کہا تو جاسی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... جاسی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جاسی تم نے اب تک جو کچھ بتایا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ تم بیروفین سے بھی زیادہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں جانتی ہو۔ مجھے پہلے ہی تمہارے متعلق اطلاعات مل چکی ہیں کہ تم سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کام کرتی رہی ہو اور سیکشن چیف کی دوست رہی ہو۔ پھر تمہیں کوئی خاص قسم کی جلدی بیماری ہو گئی تھی تمہیں سیکشنز ہیڈ کوارٹر سے یہاں ولنگٹن بھجوا دیا گیا۔ حالانکہ اصول کے تحت تمہیں گولی مار دی جانی چاہئے تھی لیکن یہ اطلاعات کنفرم نہ تھیں۔ لیکن اب تم نے جس انداز میں بات کی ہے اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم نے میرے اور میرے ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے میں اپنے طور پر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ضرور اطلاع دی ہو گی کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کے اپنے بھی مخبر ہوتے ہیں اور اگر ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع مل گئی کہ بیروفین نے اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے اور چونکہ کام تم نے سرانجام دیا ہے اس لئے تم بھی اس کے ساتھ لپیٹ میں آجاؤ گی۔ اس لئے میں نے پوچھا ہے کہ کیا بیروفین اب زندہ بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا

تو جاسی کے چہرے پر یقین نہ کرنے والے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"تم۔ تم۔ تمہیں یہ سب کچھ کیسے معلوم ہو گیا ہے"...... جاسی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو یہ بھی معلوم ہے کہ آج کل پیکارڈ کی بیٹی لزا کے تعلقات سیکشن چیف سے تمہاری نسبت زیادہ قریبی ہیں اور اس سلسلہ میں تم نے کئی بار لزا کو ہلاک کرانے کی بھی کوششیں کی ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو جاسی کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم اس قدر جانتے ہو۔ کس نے بتائی ہیں یہ سب باتیں تمہیں"...... جاسی نے مر جانے کی حد تک حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے ابھی تک میرے سوال کا جواب نہیں دیا جاسی"۔ عمران نے ایک بار پھر کہا۔

"مجھے معلوم نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے مر چکا۔ ہو سکتا ہے زندہ ہو"۔ جاسی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تنویر"...... اچانک عمران نے مڑ کر تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"مس جاسی کو اپنے حسن کے متعلق کچھ غلط فہمی ہو گئی ہے شاید۔ اس کی غلط فہمی دور کر دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ابھی لو۔ یہ کون سا مشکل کام ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جیب سے خنجر نکال کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تم خواہ مخواہ وقت ضائع کرو گے عمران۔ مجھ سے تمہیں کچھ حاصل نہ ہو سکے گا"...... جاسٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر مس جاسٹی کے چہرے کا کوئی عضو کٹنا نہیں چاہیئے۔ بس اتنا کر دو کہ اسے دیکھ کر لوگ کراہت سے منہ پھیر لیا کریں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"او۔ کے"...... تنویر نے کہا اور دوسرے لمحے جاسٹی کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی۔ تنویر کے خنجر نے اس کے ایک گال کو آدھے سے زیادہ چیر ڈالا تھا۔

"ارے ارے ابھی سے۔ ابھی تو تمہارے چہرے کو تجریدی آرٹ کا شاہکار بننا ہے۔ تنویر ان معاملات میں بے پناہ مہارت رکھتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتی ہوں۔ بیروفین مر چکا ہے"۔ جاسٹی نے چیختے ہوئے کہا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو دوسرا وار کرنے سے روک دیا۔ جاسٹی کے گال سے خون بہہ بہہ کر اس کے گلے میں جا رہا تھا۔

"جولیا پانی لا کر اس کے گال پر ڈالو۔ تاکہ اس کا خون بہنا بند ہو جائے۔ بعد میں سپیشل کریم لگا دیں گے۔ پھر زخم کا نشان تک ختم ہو جائے گا۔ مس جاسٹی کو احساس ہو گیا ہے کہ حسن کی کیا قدر و قیمت ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"بیروفین اور فورڈ دونوں مر چکے ہوں گے کیونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے انہیں سزا سنا دی تھی۔ مجھے لاسٹ وارننگ دی گئی تھی"۔ جاسٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فورڈ کو کیوں مارا گیا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"فورڈ اور بیروفین مل کر تمہارے خلاف کام کر رہے تھے" جاسٹی نے جواب دیا۔ اسی لمحے جولیا واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا جگ تھا۔ اس نے جگ کا پانی جاسٹی کے چہرے پر انڈیل دیا اور خون جو پہلے ہی کافی کم پڑ گیا تھا اب بالکل ہی رک گیا اور جاسٹی کا چہرہ جو تکلیف کی شدت سے کافی حد تک بگڑا ہوا نظر آرہا تھا پانی کی ٹھنڈک کی وجہ سے کافی حد تک نارمل ہو گیا تھا۔

"جاسٹی میں تم سے سیکشن چیف کا نام بھی نہ پوچھوں گا اور نہ ہی یہ پوچھوں گا کہ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم مجھے صرف اتنا بتا دو کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں پاکیشیائی سائنس دان کو رکھا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات مجھے کیسے معلوم ہو سکتی ہے۔ میں اس قدر اہم تو نہیں ہوں"...... جاسٹی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ بیروفین نے فارمولے کی کاپی تمہیں لا کر دی تھی اور تم نے اسے براہ راست لیبارٹری میں بھجوایا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"نہیں یہ غلط ہے۔ کاپی مجھے ضرور دی گئی تھی لیکن میں نے اسے اصول کے مطابق ریلوے کے لاکرز روم کے ایک سپیشل لاکر میں رکھ دیا تھا وہاں سے کون لے کر گیا ہے اس کا مجھے علم نہیں ہے"۔ جاسٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا نمبر ہے اس لاکر کا"...... عمران نے پوچھا۔

"سپیشل فور زیرو"...... جاسٹی نے جواب دیا اور عمران کرسی سے اٹھا اور مڑ کر کمرے سے باہر آگیا۔ جولیا بھی اس کے ساتھ ہی باہر آگئی۔ عمران نے دوسرے کمرے میں آکر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ریلوے کلوک روم کے مینجر کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس ریلوے کلوک روم مینجر آفس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر صاحب سے بات کرائیں میں الپائن کلب سے بول رہا ہوں"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مینجر رابرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک آواز

سنائی دی۔

"آرتھر فرام الپائن کلب"...... عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ فرمائیے جناب۔ کیا حکم ہے سر"...... مینجر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ آرتھر کا زر خرید غلام ہو۔

"سپیشل لاکر نمبر فور زیرو میں پچھلے دنوں ایک پیکٹ رکھوایا گیا تھا تمہیں معلوم ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس سر معلوم ہے سر"...... مینجر نے جواب دیا۔

"کون لے گیا تھا یہ پیکٹ"...... عمران نے لہجے کو مزید سخت کرتے ہوئے کہا۔

"وہی جیرالڈ سر۔ وہی جو پہلے لے جاتا ہے۔ انٹر نیشنل کارپوریشن کا مینجر جناب۔ میں ساتھ تھا اس کے جناب"...... مینجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نگرانی تو نہیں ہوئی"...... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا۔ اب کیسے ہو سکتی تھی"...... مینجر نے جواب دیا۔

"اوکے۔ بس یہی معلوم کرنا تھا"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"انٹرنیشنل کارپوریشن کے منیجر مسٹر جیر اللہ کا نمبر چاہئے ۔ آفس کا بھی اور رہائش گاہ بھی"...... عمران نے کہا اور آپریٹر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دونوں نمبر بتا دیئے اور عمران نے شکریہ ادا کر کے پہلے آفس کے نمبر ڈائل کیے لیکن وہاں سے معلوم ہوا کہ آفس ایک گھنٹہ پہلے بند ہو چکا ہے تو عمران نے رہائش گاہ کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی ۔

"مسٹر جیر اللہ سے بات کرائیں میں مادام جاسٹی بول رہی ہوں"...... اس بار عمران نے جاسٹی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہیلو جیر اللہ بول رہا ہوں ۔ آپ نے کیسے فون کیا ہے مادام"۔ چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی جس کے لہجے میں شدید حیرت موجود تھی ۔

"جیر اللہ پچھلے دنوں تم نے ریلوے کلوک روم کے سپیشل لاکر سے ایک پیکٹ حاصل کیا تھا"...... عمران نے جاسٹی کے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس میڈم ۔ اب آپ کے سامنے تو انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ لیکن آپ یہ کیوں پوچھ رہی ہیں ۔ جب کہ اس بارے میں تو بات کرنا بھی جرم ہے"...... جیر اللہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیر اللہ وہ پیکٹ منزل تک نہیں پہنچا اور اس کی انکوائری "ایس ایچ" نے میرے ذمے لگائی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے مادام میں نے تو یہ پیکٹ حسب

سابق بلیڈز کے بڑے پیکٹ کے اندر رکھ کر کنساٹا کی زیرو کارپوریشن کو بائی پوسٹ بھجوا دیا تھا اور اس پر خاص دائرہ بھی لگا دیا تھا ۔ مسٹر جانی آسکر سٹور کیپر کی سپیشل رسید بھی مجھے واپس پہنچ چکی ہے"۔ دوسری طرف سے انتہائی تیز لہجے میں کہا گیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ تم نے ایسا کیا ہے"...... عمران کا لہجہ سرد ہو گیا تھا۔

"بالکل مادام ۔ میں طویل عرصے سے یہ کام کر رہا ہوں ۔ آج تک کبھی کوتاہی نہیں ہوئی"...... دوسری طرف سے بااعتماد لہجے میں جواب دیا گیا۔

"اس سپیشل رسید کا نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ایک منٹ میں فائل دیکھ کر بتاتا ہوں مادام"...... جیر اللہ نے کہا اور فون پر چند لمحوں کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو مادام"...... چند لمحوں بعد جیر اللہ کی آواز سنائی دی ۔

"یس"...... عمران نے جاسٹی کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مادام سپیشل رسید کا نمبر سکس ون سکس ہے"...... دوسری طرف سے جیر اللہ نے جواب دیا۔

"او ۔ کے میں چیک کر لوں گی ۔ ویسے اس جانی آسکر سے تم ذاتی طور پر بھی واقف ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"یس مادام ایک دو بار ملاقات ہو چکی ہے ۔ سپیشل میٹنگ کے دوران"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"او۔کے اب یہ کہنے کو تو ضرورت نہیں ہے کہ اس انکوائری کے بارے میں تم نے زبان سے کوئی لفظ ادا نہیں کرنا"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ میں سمجھتا ہوں"...... دوسری طرف سے جیرالڈ نے کہا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کچھ دیر ریسٹ کرنا چاہتا ہو۔

"تم تو تمام مشن فون کے ذریعے ہی مکمل کر لینا چاہتے ہو"۔ ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹیلی فون اس وقت تک ہمارے کام کا ہے جب تک اس پر تصویر والا سسٹم نہیں آتا۔ اب تم خود سوچو۔ اگر تصویر والا فون ہوتا تو جیرالڈ مجھے دیکھ کر کیسے یقین کر لیتا کہ مادام جاسمی بول رہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا ہنس پڑی۔

"تم سے کچھ بعید نہیں ہے کہ تم صرف آواز ہی تبدیل نہ کر لو بلکہ اپنی جسمانی ساخت بھی ساتھ ہی تبدیل کر لو"...... جولیا نے کہا اور اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو کم از کم تنویر کا غصہ تو دور کرایا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور جولیا بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی اور عمران نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی

"کنساٹا کے رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور کنساٹا کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے ساتھ ہی انکوائری کا جنرل نمبر بھی ڈائل کر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"زیرو کارپوریشن کے مسٹر جانی آسکر کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا۔

"زیرو کارپوریشن میں جانی اسکر کے نام پر کوئی علیحدہ نمبر نہیں ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر نے بتایا۔

"وہ وہاں سٹور کیپر ہیں"...... عمران نے کہا۔

"پھر سٹور کا نمبر بتا دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر کنساٹا کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے ساتھ ہی آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر جانی آسکر سے بات کرائیں۔ میں ولنگٹن سے انٹرنیشنل کارپوریشن کا منیجر جیرالڈ بول رہا ہوں"...... اس بار عمران نے جیرالڈ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہیلو آسکر بول رہا ہوں"........ بولنے والے کے لہجے میں حیرت کا
عنصر نمایاں تھا۔

"جیرالڈ بول رہا ہوں جانی آسکر انٹرنیشنل کارپوریشن ولنگٹن
سے"........ عمران نے کہا۔

"میں نے پہچان لیا ہے۔ لیکن آپ نے پہلے تو کبھی فون نہیں
کیا"...... آسکر نے مشکوک سے لہجے میں کہا۔ وہ شاید وہی فطرت کا
آدمی تھا۔

"اس سے پہلے کبھی ضرورت بھی تو نہیں پڑی۔ تم نے پچھلے دنوں
دائرے والا پیکٹ وصول کیا تھا اور سپیشل رسید نمبر سکس ون سکس
بھی مجھے بھجوادی تھی"........ عمران نے جیرالڈ کے لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے یاد ہے پھر"...... آسکر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"لیکن وہ پیکٹ منزل مقصود پر نہیں پہنچا اور "ایس ایچ" نے اس
کی انکوائری میرے ذمے لگائی ہے۔ کیونکہ میرے پاس تمہاری جاری
کردہ رسید موجود ہے۔ اس لئے "ایس ایچ" کی نظروں میں اس میں
میری کوئی کوتاہی نہیں ہو سکتی۔ اب تم بتاؤ کہ پیکٹ کیوں نہیں
پہنچا"۔ عمران نے لہجے کو سخت کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میں نے پیکٹ ملنے پر حسب سابق سپیشل
گروپ کے سازینو کو کال کیا تھا اور سازینو نے خود آکر مجھ سے پیکٹ
وصول کیا اور مجھے رسید دے دی۔ جو میرے پاس موجود ہے" دوسری
طرف سے آسکر نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ سازینو ہی تھا"........ عمران نے سرد
لہجے میں کہا۔

"اوہ یس میں اسے اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ ہمیشہ وہی آکر ہی مجھ
سے مال لیتا ہے"...... آسکر نے جواب دیا۔

"کس طرح کال کیا تھا۔ طریقہ کار تفصیل سے بتاؤ تاکہ میں مزید
چیکنگ کر سکوں"........ عمران نے کہا۔

"طریقہ کار کیا ہوتا ہے۔ میں نے سازینو کے ہوٹل پیراٹ فون کیا
اور سازینو کو کوڈ زیرو زیرو ون بتا دیا اور بس۔ سازینو آگیا"۔ آسکر نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کس نمبر پر فون کیا تھا"........ عمران نے پوچھا۔

"اس کے ذاتی نمبر پر"...... آسکر نے جواب دیا اور ساتھ ہی نمبر بھی
بتا دیا۔

"او۔ کے میں اب خود مزید چیکنگ کر لوں گا اور سنو "ایس ایچ"
کے حکم کے مطابق چونکہ یہ انکوائری ٹاپ سیکرٹ ہے۔ اس لئے تم
نے اس سلسلے میں کسی سے کوئی بات نہیں کرنی"........ عمران نے
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور
عمران نے او کے کہہ کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر کنساٹا کے رابطہ
نمبروں کے ساتھ ساتھ انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انتہائی پیچیدہ سسٹم بنایا ہوا ہے انہوں نے"........ جولیا نے کہا تو

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہوٹل پیراٹ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہوٹل پیراٹ"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سازینو سے بات کرائیں۔ میں جانی آسکر بول رہا ہوں"۔ عمران نے اس بار جانی آسکر کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"سازینو ایک ہفتے کی سپیشل چھٹی پر ہے۔ ایک ہفتے بعد فون کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ سپیشل چھٹی کا کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"شاید اس کی چھٹی عام حالات میں ڈیو نہ ہو گی۔ اس لئے کوئی سپیشل انداز کی چھٹی لی گئی ہو گی"...... جولیا نے جواب دیا۔

"پھر اسے یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ سپیشل چھٹی پر ہے۔ میرا خیال ہے یہ کوئی خاص کوڈ ہے"...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پیراٹ ہوٹل"...... وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"وہ سپیشل چھٹی والے صاحب واپس آ گئے ہیں یا نہیں"۔ عمران نے آسکر کے لہجے میں کہا۔

"کون صاحب بول رہے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جانی آسکر"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ نے دوبارہ کال کرنے میں اتنی دیر کیوں کی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لائن خراب ہو گئی تھی۔ مل نہیں رہی تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سازینو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جانی آسکر بول رہا ہوں سازینو"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... سازینو کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"وہ پیکٹ جو تم مجھ سے لے گئے تھے۔ وہ منزل مقصود پر نہیں پہنچا "ایس ایچ" انکوائری کر رہا ہے۔ ابھی ولنگٹن سے جیرالڈ کا فون آیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"ولنگٹن سے جیرالڈ وہ کون ہے"...... سازینو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اسے نہیں جانتے۔ مجھے پیکٹ وہی بھجواتا ہے"...... آسکر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ لیکن میں نے تو تمہیں رسید جاری کر دی تھی"۔ سازینو نے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو ساری بات اب تم پر آ گئی ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہیں پہلے بتا دوں"........ عمران نے کہا۔

"مجھ پر کیسے بات آسکتی ہے۔ میں نے سپیشل لیبارٹری کو پیکٹ بجوا دیا تھا اور "ایس ایچ" سے مجھے یہی حکم دیا گیا تھا"........ سازینو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے۔ میں نے تو احتیاطاً فون کیا تھا"........ عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں "ایس ایچ" کو خود ہی جواب دے دوں گا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"شکر ہے۔ کہیں تو جا کر یہ فون کا سلسلہ بند ہوا۔ یہ تو شیطان کی آنت کی طرح پھیلتا ہی چلا جا رہا تھا"........ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرا تو آواز اور لہجہ بدل بدل کر گلا ہی خراب ہو گیا ہے۔ تم تو صرف اطمینان سے بیٹھی سنتی ہی رہی ہو"........ عمران نے کہا اور جولیا نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا پروگرام ہے۔ اس سازینو کی بات سے تو یہی اندازہ

ہوتا ہے کہ یہ سپیشل لیبارٹری کنساٹا میں ہی ہے"........ جولیا نے کہا۔

"فی الحال کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ویسے ہمیں اب فوری طور پر کنساٹا پہنچنا ہو گا۔ لیکن اس طرح کہ وہاں ہمارے استقبال کے لئے موجود لوگوں کو ہماری آمد کا پتہ نہ چل سکے"........ عمران نے کہا۔

"ہماری آمد کا۔ کیا مطلب۔ انہیں کیسے پتہ چلے گا کہ ہم وہاں پہنچ رہے ہیں"........ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے سازینو کی بات نہیں سنی۔ اس نے یہی کہا ہے کہ اسے "ایس ایچ" نے بتایا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ "ایس ایچ" یعنی سیکشن ہیڈ کوارٹر کا اس سے براہ راست رابطہ ہے اور اب وہ یقیناً "ایس ایچ" سے رابطہ قائم کرے گا اور ظاہر ہے "ایس ایچ" نے تو کسی سے نہیں کہا کہ فارمولے والا پیکٹ لیبارٹری نہیں پہنچا۔ اس لئے وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ یہ چیکنگ کون کر رہا ہے اور ہماری اس چیکنگ کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ یہاں بھی ہمیں تلاش کیا جائے۔ تم نے تو دیکھا ہے کہ جاسٹی گروپ نے صرف اس کار کی بنیاد پر چند لمحوں میں ہمیں ٹریس کر لیا تھا اگر مالکم ہمیں بروقت اطلاع نہ دیتا تو ہمارا حشر وہی ہوتا جس کا جاسٹی اور بیروفین نے منصوبہ بنایا تھا"........ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں اب واپس اسی کمرے کی طرف جا رہے تھے جہاں وہ جاسٹی کو بندھا ہوا چھوڑ آئے تھے۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ایک فائل سامنے رکھے اسے پڑھنے میں مصروف تھی کہ اچانک کمرے میں ہلکی سی موسیقی کی آواز ابھری تو لڑکی بے اختیار اچھل پڑی ۔ اس نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور فائل بند کر کے اس میں رکھی اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے ایک سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔ دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں پھلانگتی ہوئی ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئی ۔ وہاں ایک دیوار کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی ۔ موسیقی کی آواز اس مشین سے ہی نکل رہی تھی اور اس مشین پر دو مختلف رنگوں کے بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے ۔ مشین کے درمیان ایک بڑی سی سکرین تھی جو روشن نہ تھی ۔ لڑکی نے جلدی سے آگے بڑھ کر مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا ۔

دوسرے لمحے مشین سے موسیقی کی آواز نکلنی بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی لیکن اس سکرین پر اس لڑکی کی ہی تصویر ابھر آئی تھی ۔ بالکل اس طرح جیسے آئینے میں عکس نظر آتا ہے ۔ چند لمحوں تک لڑکی بے حس و حرکت کھڑی رہی ۔ پھر یکلخت سکرین آف ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لڑکی نے مشین کے دو اور بٹن دبا دیئے ۔

"ہیلو بوبی جی تھری اٹنڈنگ" .... لڑکی نے تیز لہجے میں کہا ۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کال کرو" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین کے سارے بلب یکلخت بجھ گئے ۔ لڑکی جس نے اپنا نام بوبی بتایا تھا ۔ تیزی سے مڑی اور ایک سائیڈ پر موجود الماری کو کھول کر اس نے اس کے اندر سے ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا ۔ بوبی نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے کمرے کے درمیان موجود میز پر رکھا اور پھر کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھ گئی ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا ۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور" .... لڑکی نے بار بار کال دینا شروع کر دی ۔

"یس ۔ ایس ایچ اٹنڈنگ یو اوور" .... چند لمحوں بعد ایک مشینی سی آواز سنائی دی ۔

"ایس ۔ ایچ ۔ ون سے بات کراؤ اوور" .... لڑکی نے کہا ۔

"کوڈ پلیز اوور" .... دوسری طرف سے اسی مشینی آواز نے کہا ۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"جی۔ تھری۔ بوبی۔ اوور"......... لڑکی نے جواب دیا۔

"او۔ کے ویٹ کرو اوور"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ایس۔ ایچ۔ ون جیکسن سپیکنگ اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے جیکسن۔ کیوں سپیشل کال دی ہے اوور"۔ بوبی نے حیرت بھرے لیکن بے تکلف لہجے میں کہا۔

"تمہارے لئے ایک اہم کام نکل آیا ہے بوبی اوور"........ دوسری طرف سے جیکسن نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ میں تو فارغ رہ رہ کر مرجانے کی حد تک بور ہو گئی تھی۔ کیا کام ہے۔ جلدی بتاؤ اوور"........ بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنا ہے تم نے۔ کرو گی اوور"........ جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف۔ کیا مطلب۔ کیا مجھے پاکیشیا جانا ہو گا اوور"........ بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں کنساٹا میں ہی وہ لوگ آرہے ہیں اوور"........ جیکسن نے کہا۔

"کنساٹا میں۔ اوہ گڈ شو۔ کیسے۔ کیوں تفصیل بتاؤ اوور"۔ بوبی نے حیرت اور مسرت کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ کچھ عرصہ پہلے سپر ایجنٹ بیروفین نے ایک پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو ولنگٹن میں ایک سائنس کانفرنس کے بعد اغوا کیا تھا اور پھر اس اغوا کو چھپانے کے لئے ایک ہوائی حادثہ کیا گیا اور اس سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو سپیشل لیبارٹری پہنچا دیا گیا۔ کسی کو اس اغوا کا علم نہ ہو سکا اور پاکیشیا میں سرکاری طور پر سمجھا گیا کہ ڈاکٹر عالم رضا واقعی اس حادثے میں ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کی لاش بھی پاکیشیا بھجوا دی گئی اور وہاں اس کی باقاعدہ شناخت کرا کر اسے دفن کر دیا گیا۔ ڈاکٹر عالم رضا جس فارمولے پر کام کر رہا تھا۔ اس فارمولے پر اس سے یہاں کام لیا جانے لگا۔ لیکن پھر اس فارمولے کی ضرورت پڑ گئی۔ کیونکہ ایک خاص حد کے بعد ریسرچ آگے نہ بڑھ رہی تھی۔ چونکہ یہ کام پہلے بھی بیروفین نے مکمل کیا تھا۔ اس لئے مین ہیڈ کوارٹر نے میرے سیکشن کو ہی یہ نیا مشن بھی سونپ دیا اور میں نے بیروفین کو اس مشن پر پاکیشیا بھجوایا۔ مشن انتہائی خطرناک تھا۔ وہ فارمولا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں تھا اور اس کی کاپی وہاں سے اس طرح حاصل کرنی تھی کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے۔ بیروفین نے میرے مشورے پر باقاعدہ منصوبہ بندی کی اور پھر اس منصوبہ بندی کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ کاپی وہاں سے نکال لانے میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن بعد میں چند شواہد کی بنا پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر عالم رضا والا کیس بھی اوپن ہو گیا۔ مختصر یہ کہ پاکیشیا کا خطرناک ایجنٹ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ وہاں سے یہ فارمولا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اور اس سائنس دان کو واپس لے آنے کا مشن لے کر روانہ ہو گیا۔
چونکہ سائنس دان اور فارمولا دونوں سپیشل لیبارٹری میں تھے۔ اس
لئے ہم مطمئن تھے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی صورت
بھی اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے گی اور خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلی
جائے گی۔ بیروفین کو اس کی اطلاع دے دی گئی کہ وہ سائیڈ پر رہے۔
عمران کا نام چونکہ مین ہیڈ کوارٹر کی طرف سے جاری کردہ سیف لسٹ
میں شامل ہے۔ اس لئے میں نے مین ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے یہ
بات منوالی کہ اگر عمران کی وجہ سے سپیشل لیبارٹری کو خطرہ درپیش
ہوا تو ہم عمران کے خلاف کام کر سکتے ہیں۔ مین ہیڈ کوارٹر نے اس کی
اجازت دے دی اور میں نے ولنگٹن کے سب سیکشن انچارج فورڈ اور
بیروفین دونوں کو اس بات کی اطلاع کر دی کہ انہوں نے عمران کے
خلاف کوئی کام نہیں کرنا۔ جب تک وہ سپیشل لیبارٹری کے لئے خطرہ
نہ بن جائے اور اس سلسلہ میں بھی ان دونوں کو اس اصول کا علم تھا
کہ ایسی صورت میں بھی انہوں نے مجھے اطلاع دینی تھی۔ لیکن بیروفین
اور فورڈ دونوں نے ہدایات کو نظرانداز کرتے ہوئے براہ راست ہی
عمران سے ٹکرانے کی منصوبہ بندی کر لی۔ انہوں نے پاکیشیا سے
معلومات حاصل کر لیں کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی طیارے پر
ولنگٹن آ رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس طیارے کو فضا میں ہی کریش
کرنے کی پلاننگ کر لی اور پھر طیارہ کیپ ڈے کے قریب تباہ کرا دیا
گیا۔ لیکن عمران اور اس کے ساتھی پہلے ہی طیارے سے سلپ ہو چکے

تھے اس لئے ان کا یہ منصوبہ ناکام رہا۔ لیکن انہوں نے مجھے اس بارے
میں کوئی اطلاع نہ دی۔ پھر انہوں نے دوسری منصوبہ بندی ولنگٹن
میں کی۔ انہوں نے جاسٹی کے ذریعے اس گروپ کو ٹریس کر کے ختم
کرانے کی کوشش کی۔ بیروفین چونکہ سپر ایجنٹ تھا اس لئے جاسٹی نے
ہدایات کو نظرانداز کرتے ہوئے اس کے حکم کی تعمیل کی اور عمران
اور اس کے گروپ کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرا دیا اور"........
دوسری طرف سے جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے خلاف میں نے کام کرنا ہے اور وہ کنساٹا آ رہے ہیں اور اب
تم کہہ رہے ہو کہ جاسٹی نے انہیں ختم کرا دیا اور"........ بوبی نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"مجھے جاسٹی نے یہی رپورٹ دی تھی کہ اس نے بیروفین کے کہنے پر
یہ کام کر دیا ہے۔ میں نے اسے تو ہدایات کی خلاف ورزی کرنے پر
لاسٹ وارننگ دے دی اور ساتھ ہی اسے بتا دیا کہ بیروفین اور فورڈ
کو سزا دے دی گئی ہے لیکن بیروفین چونکہ سپر ایجنٹ تھا اور فورڈ بھی
طویل عرصے سے بلیک تھنڈر کے ساتھ منسلک تھا اس لئے ان کی
موت کی سزا کی توثیق مین ہیڈ کوارٹر سے کرائی جانی ضروری تھی۔
چنانچہ میں نے مین ہیڈ کوارٹر کو تفصیلی رپورٹ دے دی۔ مین
ہیڈ کوارٹر نے بیروفین اور فورڈ دونوں کو لاسٹ وارننگ کے احکامات
دے دیئے اور اس کے ساتھ ہی حکم دیا کہ جاسٹی کو انڈر گراؤنڈ کر دیا

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جائے اور بیروفین اور فورڈ دونوں کو بھی حکم دے دیا گیا کہ وہ تاحکم ثانی مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ رہیں گے۔ چنانچہ میں نے مین ہیڈ کوارٹر کے حکم پر جب اس بارے میں معلومات حاصل کرائیں تو مجھے اطلاع ملی کہ جاسٹی اور اس کا گروپ انچارج ہیری اپنے چھ ساتھیوں سمیت غائب ہے۔ جاسٹی کو اس کی رہائش گاہ سے اغوا کیا گیا ہے۔ وہاں اس کے محافظوں کی لاشیں ملی ہیں اور اس کی چیکنگ راہداری کی تمام مشینری کو گولیوں سے توڑ پھوڑ دیا گیا ہے اور باوجود شدید کوشش کے ان کا پتہ نہیں چلایا جا سکا۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی جاسٹی گروپ کے ہاتھوں ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہوں نے الٹا جاسٹی اور اس کے گروپ کو ٹریپ کر لیا ہے لیکن میں مطمئن تھا کہ وہ جاسٹی سے کچھ حاصل نہ کر سکیں گے۔ سازینو کے بارے میں تم جانتی ہو کہ وہ سپیشل لیبارٹری کی سپیشل سپلائی کا آخری آدمی ہے۔ وہ فارمولا جو بیروفین نے حاصل کیا تھا اس کا پیکٹ سپلائی کے پہلے مرحلے میں جاسٹی کے حوالے کیا گیا تھا۔ جاسٹی نے اسے ولنگٹن کے ریلوے کلوک روم کے سپیشل لاکر میں رکھوا دیا اور وہاں سے انٹرنیشنل کارپوریشن کے جیرالڈ نے اسے حاصل کیا اور جیرالڈ نے اسے کنساٹا کے جانی آسکر کو بھیج دیا۔ جانی آسکر سے یہ پیکٹ سازینو نے حاصل کیا اور سازینو نے اسے سپیشل لیبارٹری پہنچا دیا۔ اب سازینو نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ جانی آسکر نے اسے فون کر کے کہا ہے کہ وہ پیکٹ لیبارٹری نہیں پہنچا اور "ایس ایچ" اس بارے میں انکوائری کر رہا ہے۔

میں اس پر چونک پڑا۔ کیونکہ میں نے ایسی کوئی ہدایت نہ کی تھی چنانچہ جانی آسکر سے پوچھ گچھ کی گئی تو اس سے بتایا کہ اس سے جیرالڈ نے فون پر بات کی تھی۔ جیرالڈ سے جب پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے بتایا کہ اس نے فون پر جاسٹی نے بات کی تھی اور جس وقت جاسٹی کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو اس وقت سے پہلے جاسٹی اغوا ہو چکی تھی۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ ساری کارروائی عمران کی ہے۔ اسے یقیناً جاسٹی سے یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ بیروفین نے اسے وہ پیکٹ دیا تھا اور اس نے وہ پیکٹ کلوک روم کے سپیشل لاکر میں رکھوا دیا تھا عمران جیسے آدمی نے لامحالہ یہ معلوم کر لیا ہو گا کہ وہاں سے پیکٹ جیرالڈ نے حاصل کیا ہے۔ عمران آوازوں اور لہجوں کی نقل کرنے میں بے پناہ مہارت رکھتا ہے۔ لہٰذا اس نے جاسٹی کی آواز میں جیرالڈ۔ جیرالڈ کی آواز میں جانی آسکر اور جانی آسکر کی آواز میں سازینو سے بات کی چونکہ سازینو کا تعلق براہ راست مجھ سے ہے اس لئے سازینو نے اپنے طور پر جانی آسکر کو لفٹ نہ کرائی۔ لیکن بہرحال اس کی بات سے عمران کو یہ معلوم ہو گیا کہ فارمولا ولنگٹن سے کنساٹا پہنچا اور سازینو نے اسے لیبارٹری میں پہنچا دیا۔ چنانچہ وہ لامحالہ اب کنساٹا آئے گا اور سازینو سے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔ چنانچہ میں نے اسے ٹریپ کرنے کے لئے ایک نئی منصوبہ بندی کی ہے۔ اصل سازینو کو فوری طور پر ہلاک کرا دیا گیا ہے اور اس کی جگہ دوسرا آدمی سامنے لایا گیا ہے۔ عمران نے اس کی شکل نہیں دیکھی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے سازینو کے بارے میں پوچھ گچھ کرے اور اس کا حلیہ معلوم کرنے کی کوشش کرے۔ اس لئے دوسرے آدمی پر سازینو کا سپیشل میک اپ بھی کرا دیا گیا ہے۔ چونکہ عمران نے اس کی آواز اور لہجہ سن لیا ہے۔ اس لئے اسے سازینو کی آواز اور لہجے کی نقل کرنے کی پریکٹس بھی کرا دی گئی ہے۔ اب یہاں سے تمہارا رول شروع ہو گا۔ تم نے اپنے گروپ کے ساتھ اس سازینو کی اس طرح نگرانی کرنی ہے کہ جیسے ہی عمران اس سازینو تک پہنچے تم نے عمران پر ہاتھ ڈال دینا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تمہاری طرف سے عمران کو معمولی سی ڈھیل بھی نہیں ملنی چاہیے۔ تم نے اسے بغیر ایک لمحہ ضائع کیے اس پر گولی چلا دینی ہے۔ بعد میں اس کے ساتھیوں کا شکار کھیلنا ہے۔ بولو۔ کیا تم اس مشن کے لئے تیار ہو اوور"۔ جیکسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا عمران کے خاتمے پر مین ہیڈ کوارٹر خاموش رہے گا اوور"...... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس نے اجازت دے رکھی ہے کہ جب سپیشل لیبارٹری کو خطرہ ہو تو عمران کو ہلاک کیا جا سکتا ہے اور اب واقعی عمران کی ذات سے سپیشل لیبارٹری کو حقیقی خطرہ پیش آ چکا ہے اوور"...... جیکسن نے کہا۔

"لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ میں سازینو کے ذریعے ہی عمران کو ٹریپ کروں اوور"...... بوبی نے کہا۔

"کیا مطلب تم کیا کہنا چاہتی ہو اوور"...... جیکسن نے چونک کر کہا۔

"دیکھو جیکسن تمہیں معلوم ہے کہ میں گولڈن ایجنٹ ہوں۔ مین ہیڈ کوارٹر سے میرا براہ راست تعلق ہے۔ اس لئے میں تمہاری ہدایات کی پابند نہیں ہوں۔ میں بلیک تھنڈر کی سپر ایجنٹ ہوں۔ لیکن ایسی سپر ایجنٹ جو کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ماتحت نہیں ہے بلکہ براہ راست مین ہیڈ کوارٹر کے انڈر ہوں اور میرا کام کرنے کا طریقہ اپنا ہے میری طویل عرصے سے یہ خواہش تھی کہ میں عمران جیسے کسی سپر سیکرٹ ایجنٹ سے ٹکراؤں تاکہ مین ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہو سکے کہ میں گولڈن ایجنٹ بننے کے لائق ہوں لیکن آج تک اس کا موقع نہ آیا تھا۔ اب تمہاری وجہ سے یہ موقع سامنے آ گیا ہے۔ ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو جس طرح عمران نے صرف فون کر کے تمہاری سپلائی چین ٹریس کر لی ہے اس سے تمہاری نااہلی سامنے آتی ہے اور اگر میں تمہاری اس نااہلی کی رپورٹ مین ہیڈ کوارٹر کو دے دوں تو تم جانتے ہو کہ تمہیں کیا سزا مل سکتی ہے۔ لیکن چونکہ تم میرے ذاتی دوست ہو اس لئے میں ایسا نہیں کروں گی۔ لیکن تم مجھے ہدایات نہیں دو گے۔ تمہارا اب مشن صرف اتنا ہے کہ سپیشل لیبارٹری تک عمران کو نہ پہنچنے دیا جائے اور اگر وہ اس تک پہنچنے کی کوشش کرے تو اسے ہلاک کر دیا جائے۔ لیکن یہ مشن میں اپنے انداز میں مکمل کروں گی۔ تم یہ سازینو وغیرہ کا چکر ختم کر دو۔ عمران اتنا احمق نہیں ہو گا جتنا تم نے اسے سمجھ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لیا ہے کہ وہ اتنی آسانی سے ٹریپ ہو جائے گا اوور"...... بوبی نے اس
بار خاصے سخت سے لہجے میں کہا۔
"ارے ارے ایک تو میں نے تمہیں کام دیا ہے۔ دوسرا تم مجھ پر
ہی ناراض ہو رہی ہو۔ یہ اچھا انصاف ہے اوور"...... جیکسن نے
ہنستے ہوئے کہا۔
"کام تو دیا ہے تم نے لیکن ساتھ ہدایات کیوں دی ہیں۔ کیا میں
احمق ہوں اوور"...... بوبی کا غصہ بدستور تھا۔
"اچھا۔ اچھا ٹھیک ہے۔ میں اپنے الفاظ مع اپنی منصوبہ بندی کے
واپس لیتا ہوں۔ اب تو خوش ہو اوور"...... جیکسن نے کہا۔
"اب ہوئی ناں بات۔ بہرحال تم بے فکر رہو مشن مکمل ہو جائے
گا۔ اسے میری طرف سے گارنٹی سمجھو اوور"...... بوبی نے اس بار ہنستے
ہوئے جواب دیا۔
"او۔ کے ٹھیک ہے۔ لیکن اگر تم دوبارہ ناراض نہ ہو جاؤ تو اتنا
بتا دو کہ تم نے کیا پلاننگ کی ہے اوور"...... جیکسن نے کہا۔
"میں عمران سے دوستی کروں گی اور دیکھوں گی کہ وہ کس طرح
سپیشل لیبارٹری کو ٹریس کرتا ہے۔ جب میں اس نتیجے پر پہنچوں گی کہ
اس نے لیبارٹری کو ٹریس کر لیا اور اب وہ فارمولا اور ڈاکٹر کو واپس
حاصل کرنے میں کامیاب ہونے والا ہے تو میں عمران اور اس کے
ساتھیوں کو موت کے گھاٹ اتار دوں گی اوور"۔ بوبی نے کہا۔
"لیکن بوبی یہ عمران عورت بیزار قسم کا آدمی ہے۔ تم جانتی تو

اس کے متعلق اوور"...... جیکسن نے کہا۔
"ہاں مجھے معلوم ہے۔ تم فکر نہ کرو میں بھی مرد بیزار عورت ہوں
اور دو بیزاروں کے درمیان دوستی جلدی ہو جاتی ہے اوور"...... بوبی
نے ہنستے ہوئے کہا۔
"او۔ کے پھر میں نقلی سازینو کو ہٹا دیتا ہوں اور اس کی موت کی
خبر چھپانے کا آرڈر بھی کینسل کر دیتا ہوں اوور"...... جیکسن نے کہا۔
"ہاں ایسا ہی کرو۔ تاکہ میں دیکھوں کہ عمران اس کے بعد کیا کرتا
ہے اوور"...... بوبی نے کہا۔
"او۔ کے اوور اینڈ آل"...... جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا۔ بوبی نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر
اس نے واپس الماری میں رکھا اور مڑ کر اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی
طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس اپنے دفتر میں پہنچ گئی تھی۔ اس
نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہی میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا
اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"بوبی بول رہی ہوں ڈان"...... بوبی نے سرد لہجے میں کہا۔
"اوہ یس مس بوبی حکم فرمایئے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ
لہجے میں کہا گیا۔ چونکہ بوبی نے سب کو خاص طور پر حکم دے رکھا تھا
کہ اسے مادام یا میڈم نہ کہا جائے بلکہ مس بوبی کہا جائے۔ اس لئے
سے مس بوبی ہی کہا جاتا تھا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"پاکیشیا کا سپر سیکرٹ ایجنٹ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ
کنساٹا پہنچ رہا ہے۔ کنساٹا کے تمام ہوٹلوں اور ٹیکسی ڈرائیوروں کو
کہہ دو کہ وہ اب سے کنساٹا پہنچنے والے ہر اجنبی کے بارے میں تمہیں
باقاعدہ رپورٹ دیں اور تم نے ہر اجنبی کے بارے میں چھان بین کرنی
ہے عمران کی فائل تمہارے آفس کی لائبریری میں موجود ہے۔ اس میں
اس کا حلیہ اور قدوقامت کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ عمران
میک اپ کا ماہر ہے۔ اس لئے حلیے کی کوئی اہمیت نہیں۔ لیکن
قدوقامت اور جسمانی ساخت کو آسانی سے تبدیل نہیں کیا جا سکتا اس
لئے اس پوائنٹ کو سامنے رکھ کر تم نے تمام اجنبیوں کو چیک کرنا
ہے جس پر عمران کا شبہ ہو۔ تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے۔ لیکن
نہ ہی انہیں چھیڑنا ہے اور نہ نگرانی کرنی ہے اور ہاں عمران کی ایک اور
خاص صفت اس کا مذاق ہے۔ وہ زیادہ دیر تک سنجیدہ نہیں رہ سکتا اس
لئے ایسے اجنبی افراد جو اس کی جسمانی ساخت کے حامل ہوں اور گفتگو
میں مزاح کریں۔ ان کی خاص طور پر چیکنگ کرنی ہے"...... بوبی
نے کہا۔

"یس مس بوبی سمجھ گیا ہوں"...... دوسری طرف سے ڈان نے
اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور دوسری بات سنو۔ پیراٹ ہوٹل کا چیف سپروائزر سازینو کو تم
جانتے ہو تم"...... بوبی نے کہا۔

"اچھی طرح جانتا ہوں"...... ڈان نے جواب دیا۔

"عمران اس کی تلاش میں آ رہا ہے اور اسے ہیڈ کوارٹر کے حکم پر
ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس لئے تم نے زیادہ توجہ پیراٹ ہوٹل پر رکھنی
ہے۔ عمران وہاں لازماً فون کر کے یا ویسے کسی ویٹر کو رقم وغیرہ دے
کر سازینو کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کرے گا اس طرح
تم اس کا کلیو حاصل کر سکتے ہو۔ مجھے بہرحال یہ اطلاع فوری ملنی
چاہئے"...... بوبی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مس بوبی۔ کام ہو جائے گا"...... ڈان نے کہا اور بوبی
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب میں تمہیں بتاؤں گی عمران کہ بلیک تھنڈر کے گولڈن
ایجنٹ کیسے ہوتے ہیں۔ اب تک تمہارا واسطہ صرف سپر ایجنٹوں سے
ہی پڑا ہے گولڈن ایجنٹ بوبی سے آج تک نہیں پڑا"...... بوبی نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز کی دراز کھول کر دوبارہ وہی فائل باہر نکال لی
جو وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کال آنے سے پہلے پڑھ رہی تھی۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران کنساٹا ایئر پورٹ پر جہاز سے اترا تو اس کے ساتھ صرف خاور تھا۔ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے۔ عمران نے ولنگٹن سے چلتے ہوئے اپنے ساتھ صرف خاور کو رکھا تھا۔ جب کہ جولیا اور دوسرے گروپ کو اس نے علیحدہ ٹیم بنا کر یہاں اپنے سے پہلے بھجوا دیا تھا۔ کیونکہ اسے یقین تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو لامحالہ اس کی یہاں آمد کا انتظار ہو گا اور چونکہ بلیک تھنڈر کے پاس صرف اس کی فائل ہے۔ اس لئے ٹارگٹ بھی وہی ہو گا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ کنساٹا میں جولیا اور اس کے ساتھی اپنے طور پر سپیشل لیبارٹری کا سراغ لگائیں گے۔ جب کہ عمران علیحدہ کام کرے گا۔ سازینو کے بارے میں بھی اسے یقین تھا کہ یا تو اسے ہلاک کر دیا گیا ہو گا یا کم از کم انڈر گراؤنڈ ضرور کر دیا گیا ہو گا۔ اس لئے اس نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ وہ سازینو کے بارے میں براہ راست کوئی

معلومات حاصل نہ کریں بلکہ سپیشل لیبارٹری کی تلاش کے لئے دوسرے ذرائع استعمال کریں اور جب وہ سپیشل لیبارٹری کا سراغ لگا لیں تب عمران کو اطلاع دیں اور جولیا اور اس کے ساتھیوں نے اس چیلنج کو قبول کر لیا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے طور پر اس سے پہلے یہاں پہنچ گئے تھے۔ جب کہ عمران خاور کے ساتھ ان کے بعد والی فلائٹ میں اب یہاں پہنچا تھا۔ ایئر پورٹ کی عمارت سے نکل کر وہ ساتھ ہی موجود ٹیکسی سٹینڈ تک پہنچ گئے۔

"یس سر......... لائن میں سب سے آگے کھڑے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور نے ان کے لئے ٹیکسی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"سر وغیرہ ہم ولنگٹن میں ہی چھوڑ آئے ہیں۔ یہ سر ہی تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔ یہ آدمی کو زندگی انجوائے ہی نہیں کرنے دیتا۔ عزت کا خوف۔ لٹ جانے کا خوف اور نجانے کون کون سے خوف اس سر کی بدولت ہی آدمی کو ضرورت سے زیادہ شریف بنائے رکھتے ہیں۔ اس لئے ہمیں تم وہاں لے چلو جہاں ہم دل کھول کر زندگی کو انجوائے کر سکیں"......... عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔ جب کہ خاور مسکراتا ہوا عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ کس قسم کی انجوائے منٹ چاہتے ہیں جناب ذرا تفصیل بتا دیجئے۔ تاکہ میں آپ کو آپ کی ضرورت کے مطابق جگہ پر لے چلوں"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر عمران سے پوچھا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

" جہاں اچھا کھانا ملے۔ اچھا ماحول ہو۔ جہاں زندگی اپنے بھرپور انداز میں رقصاں ہو۔ لیکن ایک بات ہے۔ ہم اونچے درجے کی انجوائے منٹ چاہتے ہیں گھٹیا قسم کی نہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" میں آپ کو لاسٹن کلب لے چلتا ہوں۔ وہاں آپ کے مطلب کی ہر چیز مل جائے گی"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" کیا کلب میں رہائشی کمرے ہوں گے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" رہائشی کمرے اوہ نہیں وہ تو ہوٹل میں ہوتے ہیں"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

" تو پھر کسی کلب کی بجائے ہمیں ایسے ہوٹل میں لے چلو جہاں یہ سب چیزیں بھی مل جائیں اور ہم رہائش بھی رکھ سکیں۔ کلب تو کسی نہ کسی وقت بند ہو جائے گا اور پھر ہم سڑکوں پر مارے مارے پھرنے سے تو رہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب ایسا ہوٹل کنساٹا میں ایک ہی ہے۔ پیراٹ ہوٹل"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

" ارے ارے ہم انسان ہیں۔ سر کے بغیر ہی سہی۔ لیکن انسان تو بہرحال ہیں۔ تم نے ہمیں پیرٹ کیسے سمجھ لیا"...... عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

" پیرٹ نہیں جناب پیراٹ"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

" پیراٹ اچھا۔ چلو وضاحت ہو گئی ورنہ میں سمجھا تھا تم نے ہمیں پیرٹ یعنی طوطا سمجھ لیا ہے اور اب ہمیں طوطوں کے کسی ڈربے میں لے جاؤ گے جہاں چوری تو چلو مل جائے گی لیکن میاں مٹھو۔ بھی کہنا پڑے گا"...... عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

" پیراٹ ہوٹل واقعی ایک بڑا شاندار اور اعلیٰ معیار کا ہوٹل تھا جس میں مشینی جوا خانہ، گیم کلب ڈانسنگ فلور کے ساتھ ساتھ ایک جدید ساخت کا نہانے کا تالاب بھی تھا۔ وہاں نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں کی اس قدر تعداد نظر آ رہی تھی کہ جیسے یہ ہوٹل نہ ہو خواتین کا مینا بازار ہو۔ عمران اور خاور کو دوسری منزل پر کمرے مل گئے۔

" عمران صاحب کیا واقعی آپ اور میں یہاں صرف تفریح ہی کریں گے"...... خاور نے کمرے میں پہنچتے ہی کہا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ میرا نام ولیم ہے عمران نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ تفریح کرنا ہمارا حق ہے۔ آخر کب تک ہم صرف کام ہی کرتے رہیں گے۔ اب وہ لوگ کام کریں گے جو اس سے پہلے صرف تفریح کرتے رہے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن کام تو آپ کرتے رہے ہیں میں تو بقول آپ کے تفریح کرنے والوں میں سے ہوں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اب یہ اپنی اپنی قسمت ہے۔ تم دونوں طرف سے ہی فائدے میں رہے ہو"...... عمران نے جواب دیا اور خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن مجھے یقین ہے ولیم صاحب کہ آپ کے مقدر میں تفریح اور آرام کا کوئی خانہ نہیں رکھا گیا"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے واہ تم تو نجومی ہو کہ ذائچے کے ہر خانے کو دیکھ سکتے ہو۔ تفریح اور آرام کا خانہ نہیں ہے تو نہ سہی میں خود بنا لوں گا۔ تم یہ بتاؤ کہ سہرا باندھنے اور چھوہارے بانٹنے والا خانہ ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو خاور ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"وہ خانہ تو سب سے بڑا ہے لیکن"...... خاور نے بھی لطف لینے والے انداز میں کہا۔

"ارے یہی لیکن۔ اگر۔ مگر۔ جیسے الفاظ نے ہی تو اب تک سارا مسئلہ خراب کیے رکھا ہے۔ اگر یہ ہوتا۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن مسئلہ یہ ہے۔ یہی لفظ اگر لغت میں نہ ہوتے تو زندگی میں کتنی بہار ہوتی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور خاور ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"آپ میری بات تو پوری سن لیتے"...... خاور نے کہا۔

"لیکن کے بعد بات پوری کرنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ خواہ مخواہ زبان تھکانے کا فائدہ"...... عمران نے کہا۔

"میں تو کہہ رہا تھا لیکن آپ کی مجوزہ دولہن کے ذائچے میں آپ کا پسندیدہ خانہ نہیں ہے"...... خاور نے جلدی سے بات پوری کرتے

ہوئے کہا۔

"مجوزہ دلہن۔ کیا مطلب۔ یہ مجوزہ کہیں معجزہ کا ہم معنی تو نہیں ہے یا اسی سے تو نہیں بنا"...... عمران نے بڑے تشویش بھرے لہجے میں کہا تو خاور چونک پڑا۔

"مجوزہ۔ وہ کیا ہوتا ہے"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے بغیر کچھ پڑھے ہی نجوم سیکھ لیا۔ کمال ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ نجومی بننے کے لئے آدمی کو پہلے منشی فاضل ٹائپ کی کوئی چیز بننا پڑتا ہے۔ یہ تو کام ہی آسان ہے۔ خواہ مخواہ تیس بتیس سال کتابوں میں مغز کھپائی کرتا رہا ہوں۔ آسمان پر دو چار ستارے تاڑے۔ زمین پر انگلی سے لکیریں کھینچیں اور نجومی تیار۔ اب خانے جانیں اور پوچھنے والا جانے۔ نجومی صاحب کی جیب میں نوٹ تو بہرحال آئیں گے سو آئیں گے"...... عمران نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"پڑھی تو آپ نے سائنس ہے۔ لیکن لگتا ہے۔ آپ نے سائنس کی بجائے لسانیات میں ڈگریاں لے لی ہیں۔ ایسے ایسے الفاظ چھانٹ کر لے آتے ہیں کہ لغت میں ہی نہ ملیں۔ اب یہ مجوزہ کیا ہوتا ہے۔ میں نے تو آج سے پہلے یہ لفظ ہی نہیں سنا۔ کہیں یہ عجوبہ کی قبیل کا لفظ تو نہیں ہے"...... خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے نہیں عجوبہ تو فارسی زبان کا لفظ ہے۔ جب کہ مجوزہ عربی زبان کا۔ ایک اور لفظ ہوتا ہے۔ جیسے ہماری اخلاقیات میں بڑا اہم

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

درجہ حاصل ہے۔اب چاہے کسی کی رہائش گاہ دس ایکڑ پر پھیلی ہوئی ہو۔تاج محل سے زیادہ سنگ مرمر اس پر لگا ہوا ہو۔باتھ روم میں سونے کی پلیٹوں پر مبنی سینٹری فٹنگز ہوں۔لیکن اخلاقیات کے مطابق وہ اسے غریب خانہ کہنے پر مجبور ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ کا مطلب عجز اور انکسار تو نہیں ہے"...... خاور نے چونک کر کہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں کہ عقلمند کے لئے اشارہ کافی ہے۔تم تو واقعی عقل مند ہو"...... عمران نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس تعریف کا شکریہ۔لیکن اگر عجوزہ عجز کا ہم مطلب ہے تو عجوزہ معنی بہت انکساری۔بالکل ہی عاجزانہ ہو سکتا ہے۔لیکن اسے دلہن کے ساتھ کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے"...... خاور نے باقاعدہ بحث شروع کر دی۔

"واقعی جلد بازی نقصان دہ ہوتی ہے۔میں نے اگر جلد بازی میں تمہیں عقل مند کہہ ہی دیا تھا تو تمہیں خود تو خیال رکھنا چاہئے تھا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور خاور ایک بار پھر ہنس پڑا

"آپ نے خود ہی کہا تھا۔میں نے تو اپنے آپ کو عقل مند نہیں کہا تھا۔بہر حال میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ نے جلد بازی کی اور میں عقلمند نہیں ہوں۔لیکن میری بات کا تو جواب دیں"...... خاور نے کہا۔

"عجز کا معنی ہوتا ہے جھکاؤ۔بے حد جھکاؤ۔اس قدر جھکاؤ کہ سیدھا ہونے سے بھی عاجز ہو جائے۔اس لحاظ سے عجوزہ انتہائی بوڑھی عورت کو کہتے ہیں۔ایسی عورت جس کی بڑھاپے کی وجہ سے کمر بے حد جھک گئی ہو۔اب تم خود سوچو جب تم نے عجوزہ دلہن کہا تو میں نے چونکنا ہی تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو خاور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ویسے عمران صاحب دلہن بھی تو شرم کے مارے اس قدر جھک جاتی ہے کہ اسے بھی عجوزہ کہا جا سکتا ہے"...... خاور نے کہا تو عمران قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب اب تم نے اصل سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا ہے"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور خاور بھی بے اختیار مسکرا دیا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔اچانک دروازے پر دستک ہوئی تو وہ دونوں چونک پڑے۔دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کون ہے"...... خاور نے عمران کے اشارے پر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"دروازہ کھولیے"...... باہر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لو تم تو کہہ رہے تھے کہ خانہ ہی نہیں ہے۔یہ تو لگتا ہے کہ خانہ خود چل کر آ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا تو خاور نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دیا۔ دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت ایکریمین لڑکی کھڑی تھی۔ جس نے جینز کی پتلون کے اوپر جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

"میرا نام بوبی ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے اندر آتے ہوئے کہا اور آنے والی کے خاتون ہونے کے ناطے عمران احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کا نام بوبی نہ بھی ہوتا۔ تب بھی آپ اتنی ہی دلکش نظر آتیں ویسے میرا نام ولیم ہے اور یہ میرا ساتھی ہے مائیکل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا نام ولیم کی بجائے علی عمران بھی ہو تب بھی آپ اسی طرح وجیہہ اور دلکش ہی رہیں گے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران کے ساتھ ساتھ خاور بھی چونک پڑا۔

"ویسے آپ نے یہ ایشیائی نام کہاں سے یاد کر لیا ہے مس بوبی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بعض نام ایسے ہوتے ہیں جو بین الاقوامی طور پر مشہور ہوتے ہیں اب آپ اس علی عمران کے نام کو ہی لے لیں۔ پوری دنیا کی سیکرٹ سروسز اور زیر زمین تنظیمیں اس نام سے واقف ہیں۔ ویسے کیا میں بیٹھ سکتی ہوں یا ساری گفتگو ایسے ہی کھڑے کھڑے کرنی پڑے گی"۔ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

"تشریف رکھیں۔ آپ سے آنے سے پہلے میں اپنے ساتھی کے ساتھ

علم نجوم پر بات کر رہا تھا۔ لگتا ہے کنساٹا کی آب و ہوا نجوم کے لئے انتہائی سازگار ہے کہ آپ نے بھی نجومیوں کے سے انداز میں گفتگو شروع کر دی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بوبی کے کرسی پر بیٹھتے ہی عمران اور خاور بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ تو شراب نہیں پیتے مجھے معلوم ہے۔ اس لئے میں بھی آپ کے احترام میں شراب نہیں پیوں گی اور چونکہ آپ نے مجھ سے پوچھنا ہے کہ میں کیا پینا پسند کروں گی۔ اس لئے میں پہلے ہی بتا دوں کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہی لائم جوس پیوں گی"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا پہلے تو شاید شک تھا لیکن اب تو مجھے آپ کے نجومی ہونے کا اعتراف کرنا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا اور بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"شکریہ نجومی ہونا کوئی جرم نہیں ہے۔ یہ تو ایک علم ہے"۔ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مائیکل روم سروس والوں کو لائم جوس کا کہہ دو"...... عمران نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ خواہ مخواہ ان صاحب کو فرضی نام سے پکارنے کا تکلف کر رہے ہیں۔ یہ تو بہرحال مجھے معلوم ہے کہ ان صاحب کا نام مائیکل نہیں بلکہ ان کا نام بھی ایشیائی ہی ہو گا۔ اس لئے یہ تکلف چھوڑیں اور ان کو ان کے اصل نام سے پکاریں"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کہا۔

"یعنی آپ کا نجوم صرف میری حد تک ہی کام دیتا ہے۔ پھر تو میں واقعی خوش قسمت ہوں"......... عمران نے کہا تو بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"عمران صاحب بہتر ہے کہ میں مکمل وضاحت کر دوں تاکہ آپ کے چہرے اور آنکھوں میں جو حیرت کی جھلکیاں ہیں وہ بھی دور ہو جائیں اور آپ کے ذہن میں جو الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں وہ بھی ختم ہو جائیں۔ میرا نام بوبی ہے اور میرا یہاں کنساٹا میں ایک بڑا گروپ ہے جو بوبی گروپ ہی کہلاتا ہے اور میں نے انہیں خاص طور پر منع کر رکھا ہے کہ وہ مجھے مادام یا میڈم بوبی کہنے کی بجائے مس بوبی ہی کہا کریں۔ کیونکہ مادام اور میڈم کے لفظ سن کر مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں بوڑھی۔ بہت موٹی اور بھدی سی ہو گئی ہوں اور دوسری بات یہ کہ میں بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ ہوں۔ بلیک تھنڈر کے مرد ایجنٹ سپر ایجنٹ کہلاتے ہیں جب کہ عورتیں گولڈن ایجنٹ کہلاتی ہیں تو میں گولڈن ایجنٹ ہوں۔ ویسے میرا تعلق براہ راست مین ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر سے نہیں۔ لیکن اگر کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو میری ضرورت ہو تو وہ مجھے کام کے لئے کہہ سکتا ہے۔ اس کا کام کرنا یا نہ کرنا میرے اپنے اختیار میں ہے۔ کنساٹا میں میرے ذاتی ہوٹل کلب اور بار ہیں۔ بوبی کلب کے نام سے ایک بڑا کلب ہے۔ جہاں میرا دفتر بھی ہے۔ یہ تو ہے میرا تفصیلی تعارف۔ باقی رہی یہ بات

کہ میں تمہیں کیسے جانتی ہوں اور یہاں کیوں آئی ہوں تو اس کی تفصیل بھی بتا دیتی ہوں"......... بوبی بات کرتے کرتے آخر میں آپ سے تم پر آ گئی۔

"تمہیں مزید تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ لیکن یہاں گواہ صرف ایک ہے۔ جب کہ کم از کم دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے بس تم ایک اور گواہ کا انتظام کرو اور مسئلہ ختم"......... عمران نے بھی آپ کی بجائے اسے تم سے مخاطب کرتے ہوئے کہا اور بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تمہارا مطلب شاید شادی سے ہے۔ وہ بھی ہو جائے گی۔ لیکن ہمارے ہاں شادی سے پہلے کورٹ شپ ضروری ہے"......... بوبی نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"شادی۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میرا مطلب تھا کہ تمہاری یہ ساری جائیداد میں خریدنے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن خریداری کے معاہدے کے لئے دو گواہوں کی ضرورت ہوتی ہے"......... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور بوبی ایک بار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"سوری میں سمجھی تم شادی کی بات کر رہے ہو۔ ویسے جہاں تک جائیداد کا تعلق ہے۔ اگر تم یہاں کی شہریت اختیار کر لو تو یہ ساری جائیداد میں تمہیں تحفے کے طور پر دینے کے لئے تیار ہوں۔ یہ شرط بھی صرف اسی لئے ہے کہ یہاں کا قانون یہی ہے"....... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"شکریہ مس بوبی واقعی تم بے حد فراخدل خاتون ہو لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ تم دراصل چاہتی کیا ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
لیکن اسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے میں لائم جوس کے تین گلاس رکھے اندر داخل ہوا تو بوبی نے جو کچھ کہنے کے لئے منہ کھول رہی تھی یکلخت خاموش ہو گئی اور اب اس کے چہرے پر بھی انتہائی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔ ویٹر نے ایک ایک گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔

"تم ان میں سے کوئی بھی گلاس اٹھا لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا کیونکہ تم سیکرٹ ایجنٹ ہو اور مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ ایجنٹ اس بارے میں بے حد وہمی ہوتے ہیں اور ہو سکتا ہے تمہارے ذہن میں یہ بات آ جائے کہ شاید میں نے یہاں آنے سے پہلے ہی کوئی انتظام کر دیا ہو"....... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا کر اس نے لائم جوس کی چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"اس اعتماد کا شکریہ ویسے فکر مت کرو میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتی۔ ورنہ مجھے خود آنے کی ضرورت نہ تھی۔ میں تو صرف تمہاری کمپنی انجوائے کرنا چاہتی ہوں۔ کیونکہ میں نے تمہارے بارے میں بہت کچھ سن رکھا ہے"....... بوبی نے اپنے سامنے رکھا ہوا گلاس اٹھا کر اس سے چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"کہیں اس ٹیکسی ڈرائیور نے تو تمہیں اطلاع نہیں دے دی جس نے ایئرپورٹ سے ہمیں یہاں پہنچایا تھا۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ میں انجوائے کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس ٹیکسی ڈرائیور کی رپورٹ پر ہی مجھے تمہاری بابت معلوم ہوا ہے۔ مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر نے تمہاری یہاں آمد کے بارے میں بتا دیا تھا۔ چنانچہ میں نے اپنے گروپ کو تمہاری تلاش پر لگا دیا تھا۔ میں نے انہیں تمہاری جسمانی ساخت کے ساتھ ساتھ یہ خاص طور پر بتایا تھا کہ تم فطرتاً مزاح پسند ہو۔ اس لئے زیادہ دیر تک سنجیدہ نہیں رہ سکتے۔ جب تم ٹیکسی میں بیٹھے تو تم نے بیٹھتے ہی ٹیکسی ڈرائیور سے مزاحیہ باتیں شروع کر دیں۔ تمام ٹیکسی ڈرائیوروں کو میرے گروپ نے اس بارے میں ہدایات دے رکھی تھیں چنانچہ اس ٹیکسی ڈرائیور نے میرے گروپ کو اطلاع دی۔ اس نے مجھے اور میں یہاں آ گئی"....... بوبی نے بغیر کسی تکلف کے اعتراف کرتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار سر ہلا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بوبی نے اس کی نگرانی کا مختلف طریقہ اپنایا ہے کہ وہ اس کے ساتھ نتھی ہو جائے۔ تاکہ اگر وہ لیبارٹری کو تلاش کرنا چاہے تو نہ کر سکے اور اگر کرے تو انہیں معلوم ہو جائے۔ لیکن عمران کو چونکہ پہلے سے ہی ان سارے حالات کا اندازہ تھا۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر لیبارٹری کو تلاش کرنے کا کام جولیا اور اس کے ساتھیوں کے ذمے ڈال دیا تھا اور اتنی بات وہ جانتا تھا کہ

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

وہ جب چاہے گا۔ بوبی کو جھٹک دے گا۔ اسی لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

"تمہاری صاف گوئی مجھے پسند آئی ہے بوبی۔ اس لئے اب بتا دو کہ تمہارا مقصد کیا ہے تاکہ میں جس حد تک ممکن ہو سکے تمہارے مقصد کے حصول میں تمہارے ساتھ تعاون کر سکوں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہی تو میں بتا رہی تھی کہ تم نے ٹوک دیا۔ بہرحال میں مختصر بتا دیتی ہوں۔ تم نے ولنگٹن کے سب سیکشن انچارج فورڈ کی بیٹی کو اغوا کیا۔ تاکہ تم فورڈ کو تلاش کر سکو۔ لیکن بیروفین نے جاسٹی کی مدد سے تمہارا سراغ لگا لیا۔ جاسٹی ایک احمق عورت تھی۔ اس لئے وہ اپنے گروپ کی رپوٹوں پر ہی مطمئن ہو گئی کہ اس نے تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کرا دیا ہے۔ لیکن دراصل اس کا گروپ تمہارے ہاتھ لگ گیا تھا۔ بہرحال تم نے جاسٹی کی مدد سے آگے بڑھنے کی کوشش کی اور تم اپنے مقصد میں بے حد کامیاب بھی رہے۔ تم نے سپلائی لائن کو چیک کیا اور تمہاری یہ مہارت کہ تم کسی کی آواز اور لہجے کو فوری طور پر نقل کرنے کے ماہر ہو۔ تمہارے اس کام میں بے حد مدد کی۔ تم نے جاسٹی سے معلوم کر لیا کہ سپیشل لیبارٹری تک پہنچنے والا فارمولا بیروفین نے اسے دیا تھا اور جاسٹی نے اسے ریلوے کلوک روم کے سپیشل لاکر میں رکھ دیا تھا۔ تم نے معلوم کر لیا کہ وہاں سے اسے جیراللہ نے حاصل کیا۔ پھر تم نے جیراللہ سے جانی آسکر کا پتہ چلایا اور

جانی آسکر سے سازینو۔ سازینو کا تعلق براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تھا۔ اس لئے سازینو نے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کی تو سیکشن ہیڈ کوارٹر سارا کھیل سمجھ گیا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ اب تم کنساٹا پہنچ گئے اور سازینو کے ذریعے سپیشل لیبارٹری تک پہنچ گئے۔ چنانچہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے فوری طور پر سازینو کو ہلاک کرا دیا۔ تاکہ وہ تمہارے ساتھ نہ لگ سکے۔ چونکہ تمہارا نام مین ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔ اس لئے بلیک تھنڈر کا کوئی ایجنٹ تمہیں ہلاک نہیں کر سکتا۔ لیکن اب مین ہیڈ کوارٹر نے مشروط طور پر اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ اگر تم سپیشل لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے بعد اس کے لئے خطرہ بننے لگو تو تمہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ سازینو تک پہنچنے کا مطلب سیکشن ہیڈ کوارٹر نے یہ ہی لیا کہ تم لیبارٹری کے لئے خطرہ بن سکتے ہو۔ اس لئے اس نے مجھے کال کیا اور تمہاری آمد کا بتایا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ اگر تم سپیشل لیبارٹری کے لئے خطرہ بننے لگو تو میں تمہیں ہلاک کر دوں۔ اس نے اپنے طور پر منصوبہ بندی بھی کی لیکن میں نے اس کی منصوبہ بندی مسترد کر دی۔ میں اپنے انداز میں کام کرنے کی عادی ہوں۔ چنانچہ میں نے تمہیں ٹریس کیا اور یہاں تمہارے پاس پہنچ گئی اور میں نے سب کچھ تمہیں صاف صاف بتا دیا ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر کے مطابق صرف ایک شرط پر تمہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے میں بھی اس وقت تک تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کروں گی جب تک میں یہ نہ سمجھ لوں کہ تم واقعی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لیبارٹری کے لئے خطرہ بن سکتے ہو تب تک تم یہاں میرے مہمان ہو
یہ ہوٹل بھی میری ملکیت ہے۔ اس لئے یہاں تم سے کوئی چارجنگ
نہیں کی جائے گی۔ اگر تم میری کمپنی پسند کرو تو میں حاضر ہوں"۔ بوبی
نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بے حد شکریہ مس بوبی۔ میں ضرور تمہاری کمپنی انجوائے کروں گا
لیکن اس وقت جب میں سپیشل لیبارٹری تلاش کر لوں گا اور وہاں سے
اپنے ملک کے سائنس دان اور فارمولے کو واپس پاکیشیا بھجوا دوں
گا"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ ویسے اگر تم اسے کوئی دھمکی
وغیرہ نہ سمجھو تو یہ بتا دوں کہ یہاں کنساٹا میں رہتے ہوئے تم ہر وقت
میری نگرانی میں رہو گے اور ایک اور بات بھی بتا دوں کہ یہ ٹھیک
ہے کہ میں بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ ہوں۔ لیکن واقعی مجھے بھی
اس سپیشل لیبارٹری کے بارے میں علم نہیں ہے حتیٰ کہ ایسی
لیبارٹریوں کا علم سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی نہیں ہوتا۔ سازینو نے وہ
فارمولا یقیناً سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھجوا دیا ہو گا اور پھر سیکشن ہیڈ کوارٹر
سے بھی اسی طرح کی سپلائی چین چلی ہو گی اور نجانے یہ فارمولا کہاں
پہنچا ہو گا"......... بوبی نے کہا۔

"پھر تو سیکشن ہیڈ کوارٹر نے تمہیں خواہ مخواہ تکلیف دی۔ جب
لیبارٹری ہی یہاں موجود نہیں ہے تو میں کیسے اس کے لئے خطرہ بن
سکتا ہوں اور تمہیں کیسے معلوم ہو گا کہ میں کس وقت لیبارٹری کے

لئے خطرہ بن چکا ہوں"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی
بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ اوہ واقعی۔ اس پوائنٹ پر تو میں نے خود بھی غور نہیں کیا تھا
گڈ۔ تم واقعی انتہائی عقل مند آدمی ہو۔ جو تم نے فوراً یہ بات سوچ لی
بہر حال اب میں نے مشن لے لیا ہے۔ اس لئے اب اسے نبھانا تو پڑے
گا"......... بوبی نے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"عورتیں واقعی چاہے مشرق کی ہوں یا مغرب کی ایک جیسی ہی
ہوتی ہیں۔ تم نے مشن کو نبھانے کی بات کی ہے جب کہ ہمارے
مشرق کی عورتیں شوہر کو نبھانے کی بات کرتی رہتی ہیں"۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"او۔ کے میں نے تمہارا بے حد وقت لیا ہے۔ میری طرف سے بوبی
کلب آنے کی دعوت قبول کر لو اور مجھے اجازت دو"......... بوبی نے
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر دعوت قبول کر سکتا ہوں"......... عمران نے بھی
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کون سی شرط"......... بوبی نے چونک کر پوچھا۔

"کہ تم جس ٹرانسمیٹر یا مشین کے ذریعے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے
رابطہ کرتی ہو وہ مجھے دکھا دینا"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف دکھا دوں گی بلکہ تمہارے سامنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو
کال بھی کروں گی وعدہ رہا"......... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

تیزی سے واپسی کے لئے مڑ گئی۔ جب وہ کمرے سے باہر چلی گئی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔ جب کہ خاور نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک جدید انداز کا گائیکر نکالا اور کمرے کی چیکنگ شروع کر دی۔ عمران خاموش بیٹھا رہا۔

" یہاں کوئی ڈکٹا فون نہیں ہے"...... خاور نے گائیکر کو آف کر کے واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

" بلیک تھنڈر سائنسی طور پر بے حد ایڈوانس ہے۔ اس لئے کسی عام سے ڈکٹا فون کی ان سے توقع ہی نہیں کی جا سکتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ کس ٹائپ کی ایجنٹ ہے۔ میری تو سمجھ میں نہیں آیا"۔ خاور نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" بلیک تھنڈر نے بھی واقعی بھانت بھانت کے جانور بھر رکھے ہیں اپنے چڑیا گھر میں۔ یہ محترمہ گولڈن ایجنٹ ہیں۔ کل کوئی پلاٹینیم ایجنٹ آ جائے گا اور پرسوں کوئی ڈائمنڈ ایجنٹ"...... عمران نے کہا اور خاور بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

" ویسے اب آپ کا پروگرام کیا ہے۔ اب یہ میک اپ اور یہ نام دونوں ہی فضول ہو چکے ہیں"...... خاور نے کہا۔

" پروگرام سے کیا ہونا ہے۔ تفریح کریں گے۔ گھومیں گے پھریں گے۔ سیر کریں گے اور مس بوبی کی میزبانی کا لطف اٹھائیں گے۔ جب

بور ہو جائیں گے تو چندہ لے کر واپس چلے جائیں گے اور پاکیشیا جا کر سفر نامہ کنساٹا لکھنا شروع کر دیں گے۔ جس میں گولڈن ایجنٹ کا ذکر ہو گا۔ نتیجہ یہ کہ سفر نامہ ہاتھوں ہاتھ بکے گا اور آغا سلیمان پاشا کی تنخواہوں کے بل کا کچھ حصہ تو ادا ہو ہی جائے گا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

" آؤ اب کافی دیر ہو گئی ہے کمرے میں بند بیٹھے بیٹھے۔ چلو چل کر کنساٹا کی سیر کریں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا چند لمحوں بعد وہ ہوٹل سے باہر نکل کر پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ سڑکوں پر جس طرح کاروں کا رش تھا اسی طرح فٹ پاتھ پر بھی پیدل چلنے والوں کا خاصا رش تھا۔ عمران چلتے چلتے ایک پبلک بوتھ کے سامنے رکا۔ اس نے جیب سے سکے نکال کر اس میں ڈالے اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس چارلس سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں کنساٹا سے"...... عمران نے کہا۔

" اوہ اوہ پرنس تم اور کنساٹا میں۔ خیریت"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ہاں ایک کام تمہارے ذمے لگانا ہے۔ مس بوبی کو جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

" بوبی۔ ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں"...... چارلس نے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسے شادی کا پیغام بھجوانا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے چارلس بے اختیار ہنس پڑا۔

" سوری پرنس۔ واقعی یہ کیوں والا لفظ غلط استعمال ہو گیا ہے۔ بہرحال بتاؤ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ تم نے ولنگٹن سے فون تو کیا تھا لیکن یہ نہ بتایا تھا کہ تم خود کنساٹا آ رہے ہو"...... چارلس نے کہا۔

" ہاں اس وقت پروگرام میں کنساٹا کی سیاحت شامل نہیں تھی"۔ عمران نے جواب دیا اور چارلس بے اختیار ہنس پڑا۔

" میں نے بوبی کا نام اس لئے لیا تھا کہ بوبی ہوٹل پیراث میں آ کر مجھ سے ملی اور اس نے اپنے متعلق اور میرے متعلق سب کچھ بتا دیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کہا ہے کہ جب تک میں یہاں رہوں گا وہ میری نگرانی کراتی رہے گی۔ تم یقیناً پیراث ہوٹل کے سازینو کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتے ہی ہو گے"...... عمران نے کہا۔

" کچھ کیا۔ بہت کچھ جانتا ہوں۔ لیکن اسے تو دو روز پہلے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"...... چارلس نے کہا۔

" ہاں مجھے معلوم ہے۔ تم صرف اتنا کرو کہ مجھے سازینو کی رہائش گاہ اور اس کی بیوی بچوں کے بارے میں تفصیل بتا دو"...... عمران نے کہا۔

" سازینو غیر شادی شدہ آدمی تھا اور ہوٹل پیراث میں ہی رہتا تھا۔ اسے انتظامیہ نے ایک کمرہ دے رکھا تھا۔ چوتھی منزل کمرہ نمبر ساٹھ"۔

چارلس نے کہا۔

" کیا وہ مستقل طور پر کنساٹا کا رہنے والا تھا یا کہیں باہر سے آیا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں کنساٹا کے شمال مغربی علاقے جاوش کا رہائشی تھا۔ وہاں اس کا آبائی مکان اب بھی موجود ہے وہ ہر ویک اینڈ پر باقاعدگی سے اس مکان میں جا کر رہتا تھا"...... چارلس نے جواب دیا۔

" اس کے مکان کا اتہ پتہ بتا دو"...... عمران نے کہا۔

" جاوش میں سازینو ہاؤس کسی سے بھی پوچھ لینا وہ بتا دے گا"۔ چارلس نے جواب دیا۔

" کیا وہ مکان اب بند ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں اس کا بھائی رابرٹ وہاں رہتا ہے۔ اس نے وہاں فارم بنایا ہوا ہے۔ وہ بھی غیر شادی شدہ ہے اور اکیلا ہی رہتا ہے"۔ چارلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے جیب سے رومال نکالا اور ڈائل کو رومال کی مدد سے اچھی طرح صاف کر کے وہ مڑا اور ایک طرف کھڑے خاور کی طرف بڑھ گیا۔

" میں نے چیک کرنے کی کوشش کی ہے عمران صاحب کہ کوئی نگرانی تو نہیں کر رہا۔ لیکن کوئی آدمی نظر تو نہیں آیا"...... خاور نے کہا۔

" ہو سکتا ہے انہوں نے کوئی سائنسی سسٹم اختیار کر رکھا ہو۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بہرحال چلو ہم نے شمالی مغربی علاقے جاڈش جانا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک خالی ٹیکسی کو اشارہ کر دیا۔

"یس سر"....... ٹیکسی ڈرائیور نے ان کے اندر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"جاڈش لے چلو"....... عمران نے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ ٹیکسی شہر سے باہر نکل کر آگے بڑھتی چلی گئی حتیٰ کہ وہ دیہاتی علاقے میں پہنچ گئی اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی طویل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک چھوٹے سے قصبے میں پہنچ گئے۔

"اگر تم یہاں ویٹ کر سکو تو ہم نے واپس بھی جانا ہے۔ ویٹ کرنے کا معاوضہ علیحدہ ملے گا"....... عمران نے کہا۔

"پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے سر"....... ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے خاور کو ٹیکسی میں ہی رہنے کا اشارہ کیا اور خود وہ ٹیکسی سے اتر کر ایک دکاندار کی طرف بڑھ گیا۔

"سازینو ہاؤس کہاں ہے"....... عمران نے دکاندار سے پوچھا۔

"سازینو ہاؤس۔ آگے چلے جائیں دائیں ہاتھ پر پہلی سڑک مڑتے ہی سازینو ہاؤس آ جائے گا۔ کافی بڑی عمارت ہے"....... دکاندار نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور واپس ٹیکسی میں آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو پتہ بتا کر آگے بڑھنے کے لئے کہا۔

"آپ نے سازینو ہاؤس جانا تھا تو مجھے بتایا ہوتا"....... ٹیکسی ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے جا کر مس بوبی کو بتا دینا تھا کہ میں نے تم سے سازینو

ہاؤس کا پتہ پوچھا تھا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ یہاں ہر ٹیکسی ڈرائیور کو آپ کی تصویر دے دی گئی ہے اور ساتھ ہی ہدایات بھی دے دی گئی ہیں کہ آپ جہاں جائیں۔ جس سے ملیں آپ کی رپورٹ دی جائے"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس کا معاوضہ بھی تمہیں ملتا ہے یا صرف خدمت خلق ہی کرتے ہو"....... عمران نے کہا تو ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

"کنساٹا میں چلنے والی تمام ٹیکسیاں مس بوبی کی ملکیت ہیں۔ یہاں ان کی اجازت کے بغیر کوئی ٹیکسی نہ خرید سکتا ہے اور نہ چلا سکتا ہے ورنہ دوسرے روز نہ اس کی ٹیکسی نظر آتی ہے اور نہ وہ خود لیکن اس کے باوجود جب کوئی کام ہمارے ذمے لگایا جاتا ہے تو اس کا علیحدہ معاوضہ دیا جاتا ہے"....... ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیکسی کو دائیں ہاتھ پر بائی روڈ پر موڑا اور پھر ایک بڑی سی عمارت کے سامنے جا کر روک دیا۔ جس کے ستون پر سازینو ہاؤس کی نیم پلیٹ موجود تھی۔

"آپ سازینو کے بھائی رابرٹ سے ملنے آئے ہیں"....... ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی روکتے ہوئے کہا۔

"میں تو صرف سازینو ہاؤس دیکھنے آیا ہوں۔ بڑی شہرت سنی تھی اس کی۔ اب اگر اس کے بھائی سے ملاقات ہو جائے تو اور بات

www.paksociety.com

Scanned by. Waqar Azeem Pakistanipoint

ہے"....... عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

" سازینو کا بھائی رابرٹ مس بوبی کے گروپ کا خاص آدمی ہے۔ البتہ اگر آپ سازینو کے بارے میں کوئی خاص بات معلوم کرنا چاہتے ہیں تو اس کی گرل فرینڈ جینکی سے مل لیں۔ وہ بھی اسی قصبے میں رہتی ہے"....... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

" تمہارا نام کیا ہے۔ تم تو خاصے کام کے آدمی لگتے ہو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام فریڈ ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے معلوم ہے کہ آپ دراصل پاکیشیائی ہیں اور آپ کا نام علی عمران ہے۔ آپ میک اپ میں ہیں"....... فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے بوبی نے یہ اطلاع دی ہو گی"....... عمران نے کہا اس نے نیچے اترنے کا ارادہ فی الحال ترک کر دیا تھا۔

" جی ہاں لیکن اگر آپ مجھ پر اعتماد کریں تو میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ اس لئے نہیں کہ مجھے آپ سے کوئی لالچ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ میں بوبی کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں۔ بوبی نے میرے چھوٹے بھائی کو معمولی سی بات پر گولی مار دی تھی اور میں نے دل ہی دل میں قسم کھائی تھی کہ میں بوبی سے اپنے بھائی کا انتقام ضرور لوں گا۔ لیکن ظاہر ہے کہ میں کھل کر تو بوبی کو گالی بھی نہیں دے سکتا۔ لیکن میرا عہد میرے سینے میں زندہ ہے اور اب آپ سے مل کر مجھے نجانے کیوں احساس ہوا ہے کہ اگر میں خفیہ طور پر آپ سے تعاون کروں تو میں

اپنے بھائی کا انتقام لے سکتا ہوں۔ اب آپ کی مرضی آپ چاہے مجھ پر اعتماد کریں یا نہ کریں"....... فریڈ نے کہا تو عمران نے اس کے لہجے سے ہی محسوس کر لیا کہ فریڈ جو کچھ کہہ رہا ہے دل سے کہہ رہا ہے۔

" سوچ لو۔ ہم نے تو بہرحال یہاں سے واپس چلے جانا ہے لیکن تم نے یہیں رہنا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں کھل کر سامنے نہیں آ سکتا یہ میری مجبوری ہے۔ لیکن میں ویسے آپ کے بہت کام آ سکتا ہوں۔ میں نے رپورٹ ہی دینی ہے۔ دیتا رہوں گا۔ لیکن وہ باتیں جو آپ کہیں گے۔ اس طرح اگر آپ کا کام اس بوبی کے خلاف ہو سکتا ہے تو میرا انتقام پورا ہو جائے گا"....... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میری بات سنو ہم ایک انتہائی خوفناک بین الاقوامی مجرم تنظیم کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ یہ بوبی اس تنظیم کی ایجنٹ ہے۔ اس تنظیم نے ایک ایسی لیبارٹری بنا رکھی ہے۔ جہاں وہ پوری دنیا کے انسانوں کے خلاف ایک ہتھیار بنانے پر کام کر رہی ہے۔ اس نے ہمارے ملک پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اس کے فارمولے سمیت اغوا کر کے یہاں جبراً رکھا ہوا ہے۔ ہمیں دراصل اس لیبارٹری کی تلاش ہے"....... عمران نے کہا۔

" سوری جناب مجھے تو اس لیبارٹری کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے آج تک اس بارے میں کسی سے سنا ہے اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ یہ لیبارٹری کم از کم کنساٹا میں نہیں ہے۔ اگر

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہوتی تو لامحالہ کہیں نہ کہیں سے اس بارے میں کوئی بات میرے
کانوں میں پڑجاتی ۔ میں گذشتہ اٹھارہ سالوں سے ٹیکسی چلا رہا ہوں ۔
میرا اٹھنا بیٹھنا ڈرائیور لوگوں میں ہی ہوتا ہے ۔ آخر اس لیبارٹری میں
کوئی سامان کوئی خوراک تو سپلائی ہوتی ہی ہوگی اور یہ سپلائی لامحالہ
کوئی ڈرائیور ہی لے جاتے ہوں گے ۔ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً ہمیں معلوم
ہو جاتا"...... فریڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور عمران
اس کی ذہانت پر دل ہی دل میں داد دینے پر مجبور ہو گیا ۔ اس نے واقعی
انتہائی ذہانت سے یہ دلیل دی تھی اور عمران نے اس کے سامنے
لیبارٹری والی بات کی ہی اسی لئے تھی کہ اسے معلوم تھا کہ ڈرائیور طبقے
کو ایسی چیزوں کا کسی نہ کسی واسطے سے بہرحال علم ہو جاتا ہے ۔ لیکن
اب فریڈ کی بات سن کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ لیبارٹری بہرحال
کنسانا میں نہیں ہے ۔

"سازینو کو اس بارے میں علم تھا ۔ اس لئے ہمارے یہاں پہنچنے
سے پہلے ہی سازینو کو راستے سے ہٹا دیا گیا ہے ۔ سازینو نے لامحالہ کسی
نہ کسی سے اس بارے میں کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی بات ضرور کی ہو
گی ۔ میں ایسا آدمی تلاش کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا ۔

"یہ باتیں آپ کو نہ سازینو کے بھائی سے معلوم ہو سکتی ہیں اور نہ
اس کی دوست لڑکی سے ۔ سازینو کو میں اچھی طرح جانتا ہوں ۔ سازینو
ہوٹل سروس کرنے سے پہلے کچھ عرصہ ٹیکسی ڈرائیور رہا تھا ۔ اس لحاظ
سے اس سے میرے تعلقات تھے ۔ گو یہ تعلقات دوستانہ تو نہ تھے ۔

صرف ہیلو ہیلو اور چند لمحے اٹھنے بیٹھنے تک ہی محدود تھے ۔ لیکن مجھے
سازینو کی طبیعت اور فطرت کے بارے میں معلوم ہے ۔ وہ انتہائی گہرا
آدمی تھا ۔ کسی کو کبھی کسی صورت بھی اپنے راز میں شریک نہ کرتا تھا
البتہ میں آپ کو ایک ٹپ دے سکتا ہوں لیکن یقین سے نہیں کہہ سکتا
کہ آپ کو کامیابی ہو گی"...... فریڈ نے کہا ۔

"تم بتاؤ"...... عمران نے کہا ۔

"اس کا ایک ہی گہرا دوست ہے ۔ اسبارٹو کلب کا سپروائزر فشر ۔ یہ
دونوں ہم راز بھی ہیں اور راتیں تقریباً ان کی اکٹھی ہی گزرتی تھیں جب
سے سازینو ہلاک ہوا ہے فشر کو اس قدر صدمہ ہوا ہے کہ اس نے
کلب سے چھٹی لے لی ہے اور آج کل وہ اپنی رہائش گاہ میں رہتا ہے ۔ ہو
سکتا ہے اسے اس بارے میں کچھ معلوم ہو"...... فریڈ نے کہا تو عمران
کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی ۔

"کہاں رہتا ہے فشر"...... عمران نے پوچھا ۔

"شہر میں ایک رہائشی کالونی ہے جاسٹرڈ ۔ وہیں اس کا مکان ہے
جس کا نمبر سیونٹی ون ہے بلاک سی"...... فریڈ نے جواب دیا ۔

"ٹھیک ہے پھر وہیں چلو"...... عمران نے کہا ۔

"آپ یہاں اس رابرٹ سے مل لیں تاکہ میں رپورٹ دے سکوں
اس کے بعد میں آپ کو جاسٹرڈ کالونی کے پہلے چوک پر اتار دوں گا ۔ فشر
سے آپ خود جا کر ملیں ۔ اس طرح میں رپورٹ دینے سے بچ جاؤں
گا"...... فریڈ نے کہا ۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تم چلو۔ یہی رپورٹ دے دینا کہ سازینو ہاؤس جا کر عمران باہر سے ہی واپس لوٹ گیا تھا اور سنو تم ہمیں واپس ہمارے ہوٹل ڈراپ کر دو ہم خود ہی جاسٹرڈ کالونی پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا تو فریڈ نے سر ہلا دیا اور ٹیکسی آگے بڑھانے لئے گیا۔ پھر ایک گھنٹہ انہیں واپسی میں لگ گیا۔ ٹیکسی جب ہوٹل کے سامنے جا کر رکی تو عمران نے جیب سے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر فریڈ کو دے دی۔

"یہ رکھ لو"...... عمران نے کہا۔

"آپ مجھے ٹیکسی آفس فون کر کے کسی بھی وقت طلب کر سکتے ہیں اور ہاں ایک خاص بات بھی بتا دوں بوبی کے گروپ کے آدمیوں کی خاص نشانی نیلے رنگ کی پٹی ہے جو ان کے کالر میں لگی ہوتی ہے"...... فریڈ نے آہستہ سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹیکسی سے اتر کر وہ خاور کے ساتھ واپس ہوٹل کے کمرے میں آ گیا۔

"اب اس فشر کے پاس جانے کا کب ارادہ ہے"...... خاور نے پوچھا۔

"فی الحال کھانا وغیرہ کھا لیں پھر پروگرام بنائیں گے"...... عمران نے کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کنساٹا کے ایک ہوٹل میں جولیا اور اس کے ساتھیوں نے مختلف ناموں سے کمرے بک کرائے ہوئے تھے۔ انہیں کنساٹا آئے آج دوسرا روز تھا۔ لیکن باوجود ادھر ادھر بھاگ دوڑ کے وہ کوئی ایسا کلیو حاصل نہ کر سکے تھے جس سے انہیں اس سپیشل لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکتا۔ بظاہر وہ سیاحوں کے انداز میں شہر میں گھومتے پھرتے رہتے تھے اور ایسی جگہیں خاص طور پر جا کر دیکھتے تھے جنہیں سیاح دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف ٹرک اڈوں کے منیجروں اور غذا اور ایسی دوسری ضروریات سپلائی کرنے والے بڑے بڑے اداروں کے آدمیوں سے ملاقاتیں کر کے اس لیبارٹری کے بارے میں کھوج لگانے کی کوشش کی لیکن کہیں سے بھی انہیں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ اس وقت وہ سب سیاحوں کے روپ میں کنساٹا کے سنٹرل گارڈن کے ایک خوبصورت پلاٹ میں

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

گھاس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک کے گلے میں کیمرہ لٹکا ہوا تھا۔ اس پلاٹ میں صرف وہی موجود تھے دوسرے افراد دیگر پلاٹوں اور روشوں پر گھوم پھر رہے تھے۔

"اس طرح ہم کب تک مارے مارے پھرتے رہیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کنساٹا میں یہ لیبارٹری نہیں ہے"...... تنویر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"کنساٹا میں نہ ہوگی لیکن بہرحال اس کا سراغ یہیں سے ملتا ہے۔ ورنہ عمران کبھی بھی ہمیں یہاں نہ بھیجتا اور نہ خود آتا"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ عمران نے ہمیں خراب کرنے کے لئے یہاں بھیجا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں جب عمران نے اس پیکٹ کی سپلائی چین کو چیک کیا تھا تو میں اس کے ساتھ موجود تھی اور یہاں کے سازینو نے جس انداز میں بات کی تھی۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ سازینو کا اس لیبارٹری سے براہ راست تعلق ہے۔ لیکن اب کیا کیا جائے سازینو کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"سازینو کی ہلاکت بتا رہی ہے کہ لیبارٹری کا سراغ یہاں سے مل سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن کس طرح۔ یہی بات تو سمجھ میں نہیں آرہی"...... صفدر

نے کہا۔

"عمران بھی یہاں آیا ہوا ہے اور لامحالہ وہ اس سلسلے میں بھاگ دوڑ بھی کر رہا ہوگا۔ اگر ہم عمران کی نگرانی کریں تو یقیناً کوئی کام کی بات ہاتھ آسکتی ہے۔ یہ اہم بات ہے کہ ہم اس سے پہلے اس کام کی بات کا نتیجہ حاصل کر لیں"...... تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے عمران کی فوقیت تسلیم کر لی"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"فوقیت تو تسلیم کرنی ہی پڑتی ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ذہن ہی ایسا دیا ہے"...... تنویر نے کہا اور ایک بار پھر سارے ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں سازینو کو ہلاک کرنے والوں کو ٹریس کرنا چاہئے۔ لامحالہ یہ لوگ وہی ہو سکتے ہیں جن کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہوگا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"اور اگر اسے کسی پیشہ ور قاتل سے ہلاک کرایا گیا ہو تو پھر"۔ تنویر نے کہا۔

"میں نے سرسری سی معلومات حاصل کی تھیں۔ ان کے مطابق سازینو کی ہلاکت میں یہاں کے ایک زیر زمین گروپ بوبی کا ہاتھ ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ایک ہی بات ہوئی۔ اب اس بوبی گروپ کا تو تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے نہیں ہو سکتا"...... صفدر نے جواب دیا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanpoint

"ہمیں معلوم تو کرنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے۔ کوئی کلیو مل ہی جائے"....... کیپٹن شکیل نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں بہر حال کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے۔ اس لئے کیپٹن شکیل کی تجویز پر ہی عمل کر لیتے ہیں"....... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میں ابھی معلوم کر کے آتا ہوں کہ اس بوبی گروپ کا چیف کون ہے اور پھر اس چیف کی گردن پکڑ لیں گے سب کچھ سامنے آ جائے گا"....... تنویر نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کیبنے کی طرف بڑھ گیا جو اس سنٹرل گارڈن کے ایک کونے میں تھا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے بعد وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر خاصا جوش و خروش نمایاں تھا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ بوبی دراصل ایک عورت ہے۔ یہ اسی کا گروپ ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بوبی کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے۔ یہاں کنسانا میں اس کا ہی سکہ چلتا ہے۔ یہاں کے تقریباً تمام بڑے بڑے ہوٹل، کلب، بارز اور جوئے خانے اسی کی ملکیت ہیں"....... تنویر نے واپس آکر انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا۔

"کیسے پتہ چلا کہ اس کا تعلق کسی بین الاقوامی تنظیم سے ہے"۔ صفدر نے پوچھا۔

"میں نے یہاں کے ایک بوڑھے ویٹر کو خاصا بڑا معاوضہ دے کر اس سے معلومات حاصل کی ہیں۔ وہ بوبی کلب میں بھی ملازمت کر چکا

ہے"....... تنویر نے جواب دیا۔

"اگر یہ بات درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بوبی براہ راست بلیک تھنڈر سے منسلک ہے"....... جولیا نے کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"بوبی اپنے کلب میں ہی اٹھتی بیٹھتی ہے اور وہاں اس کا باقاعدہ دفتر ہے"....... تنویر نے کہا۔

"چلو پھر اس کے کلب چلتے ہیں وہاں جا کر جیسی بھی صورت حال ہو گی ویسے ہی کر لیں گے۔ لیکن ایک بات میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس بوبی کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے تو پھر یہ کوئی عام مجرم نہیں ہو گی اور نہ ہی اس قدر لاپرواہ ہو گی کہ جو چاہے جب بھی چاہے اس پر ہاتھ ڈال سکے۔ اس لئے معمولی سی غلطی ہمیں مہنگی بھی پڑ سکتی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"دیکھو صفدر تم یہ بوڑھوں جیسی باتیں میرے سامنے نہ کیا کرو۔ تم لوگ یہیں ٹھہرو میں جا کر اس لڑکی کی گردن دبا کر اس سے سب کچھ معلوم کر آتا ہوں۔ اس طرح اگر ہم سوچنے سمجھنے کے چکر میں رہ گئے تو ہم ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکیں گے"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے صفدر۔ اس سے پہلے کہ وہ لوگ ہمارے بارے میں چوکنا ہوں ہمیں ان پر ہاتھ ڈال دینا چاہیئے"....... کیپٹن شکیل جیسے آدمی نے بھی تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"لیکن کس طرح ۔ کیا ہم دندناتے ہوئے اس کے دفتر میں داخل ہو جائیں۔ کیا اس نے اپنی حفاظت کے لئے کوئی انتظامات نہ کر رکھے ہوں گے"....... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں سیاحوں کے روپ میں اس سے ملنا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"اور اگر اس نے سرے سے ملنے سے ہی انکار کر دیا تو"....... تنویر نے کہا۔

"دیکھو تنویر یہ ضروری نہیں ہے کہ بوبی سے ہمیں واقعی ہمارے مطلب کی بات معلوم ہو سکے اور اس پر ہاتھ ڈالنے کے بعد بہر حال ہم اس قدر آزادی سے یہاں گھوم پھر بھی نہ سکیں گے۔ اس لئے جو کچھ کرنا ہے اسے اچھی طرح سوچ سمجھ لو"....... صفدر نے جواب دیا۔

"تم چلو تو سہی یہ سوچنے سمجھنے والا کام وہاں بھی تو ہو سکتا ہے"۔ تنویر نے اپنی فطرت کے مطابق کہا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"او۔کے چلو"....... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر بوبی کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"مسٹر وہاں بوبی کلب میں سیاحوں کے مطلب کی کوئی چیز ملتی بھی ہے یا"....... صفدر نے عقبی سیٹ سے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار چونک پڑا۔

"جی وہاں ہر چیز ملتی ہے۔ جو بھی آپ طلب کریں۔ مس بوبی تو

کنساٹا کی مالک ہے"....... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ مس بوبی کسی سے ملاقات بھی کرتی ہے۔ اس کی شہرت سن سن کر تو مجھے اس سے ملنے کا شوق ہو گیا ہے"....... ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

"جی بالکل ملتی ہے وہ بے حد سوشل خاتون ہیں"....... ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ڈرائیور نے اسے بوبی کلب کی وسیع اور عالیشان عمارت کے سامنے اتار دیا۔ اور وہ سب بوبی کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے کلب کا ہال بے حد وسیع اور شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ وہاں منشیات کھلے عام سپلائی کی جا رہی تھیں اور منشیات کے دھوئیں سے ہال بھرا ہوا تھا۔

"کیا یہاں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں منشیات کا دھواں نہ ہو۔ اور ہم اطمینان سے بیٹھ سکیں"....... صفدر نے ایک ویٹرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں ادھر دائیں طرف سپیشل ہال ہے آپ ادھر چلے جائیں"۔ ویٹرس نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہ سب اس راہداری کی طرف مڑ گئے اور لوگ بھی ادھر آجا رہے تھے۔ راہداری کے اختتام پر ایک بند دروازہ تھا جسے کھول کر جب وہ دوسری طرف گئے تو یہ ایک نسبتاً چھوٹا ہال تھا۔ لیکن یہاں کی فضا منشیات کے دھوئیں سے یکسر پاک تھی اور وہاں موجود افراد بھی اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے تھے۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

وہ چاروں ایک میز کے گرد بیٹھ گئے اسی لمحے ایک ویٹرس تیزی سے ان کے قریب آئی۔

"کیا یہاں شراب کے علاوہ بھی پینے کو کچھ ملتا ہے"......... جولیا نے ویٹرس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں یہ دیکھئے یہ مینو"....... ویٹرس نے ایک چھپا ہوا بڑا سا کارڈ ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اناناس سے بنا ہوا مشروب سب کے لئے لانے کا کہہ دیا اور تھوڑی دیر بعد اناناس کا مشروب سپلائی کر دیا گیا۔

"کیا ہم مس بوبی سے مل سکتے ہیں۔ ہم اس کلب کے شاندار انتظامات دیکھ کر ان کے حسن انتظام سے بے حد متاثر ہوئے ہیں"۔ صفدر نے ویٹرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں معلوم کرتی ہوں جناب۔ اگر ان کے پاس وقت ہوگا تو شاید وہ ملاقات پر آمادہ ہو جائیں۔ ویسے وہ بے حد مصروف رہتی ہیں"۔ ویٹرس نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئی۔

"نہ ملے گی تو زبردستی مل لیں گے"........ تنویر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد ویٹرس ان کے پاس آئی۔

"جی مس بوبی نے ملاقات کا وقت دے دیا ہے۔ آئیے میرے ساتھ"۔ ویٹرس نے کہا تو وہ سب کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک دروازے پر پہنچے۔

"یہاں سے آگے تشریف لے جائیں۔ آخر میں مس بوبی کا آفس ہے اور وہ آفس میں موجود ہیں"......... ویٹرس نے کہا اور واپس مڑ گئی۔ جولیا جو سب سے آگے تھی۔ اس نے دروازے کو دبا کر کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں ایک دروازہ تھا۔ راہداری میں قالین بچھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی راہدری کے دونوں اطراف کی دیواروں پر انتہائی قیمتی اور مشہور پینٹنگز لگی ہوئی تھیں۔ وہ سب ان پینٹنگز کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ بند دروازے پر پہنچ کر جولیا نے اسے دبایا تو دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ جولیا نے ہاتھ اٹھا کر اس پر دستک دی۔

"یس کم ان"........ ایک نسوانی آواز سائیڈ کی دیوار میں لگی ہوئی جالی سے سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ سامنے موجود بڑی سی میز کے پیچھے ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ جس نے جینز کی پتلون اور جیکٹ پہن رکھی تھی اس کے سر پر بالوں کے درمیان سرخ رنگ کی ایک پٹی بندھی ہوئی تھی جس کے درمیان ایک بڑا سا کلپ لگا ہوا تھا۔

"آئیے۔ آئیے تشریف لائیے۔ میرا نام بوبی ہے"........ لڑکی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا لیکن اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ نہ بڑھایا تھا۔

"آپ نے وقت دیا مس بوبی۔ اس کے لئے ہم آپ کے مشکور

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہیں"........ صفدر نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں سیاح تو ہمارے مہمان ہوتے ہیں تشریف رکھیئے"........ بوبی نے مسکراتے ہوئے ایک طرف پڑے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جولیا اور اس کے ساتھی صوفوں پر بیٹھ گئے۔ بوبی دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھی اور اس کے ساتھ ہی یکلخت تیز سرسراہٹ کی آواز سنائی دی اور جولیا اور اس کے ساتھی جن صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے ان کے گرد شیشے کی چادریں سی زمین سے نکل کر چھت تک مل گئیں۔ وہ سب بے اختیار اٹھنے لگے لیکن دیواریں ان کے جسم کے اس قدر قریب تھیں کہ وہ اٹھ کر کھڑے بھی نہ ہو سکتے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ سب کیا ہے"........ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے منہ سے نکلا۔ میز کے پیچھے بیٹھی ہوئی بوبی انہیں صاف دکھائی دے رہی تھی۔ بوبی کے چہرے پر پراسرار سی مسکراہٹ تھی۔

"مجھے احساس ہی نہ تھا کہ عمران کے ساتھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان اس قدر آسانی سے بھی پکڑے جا سکتے ہیں"۔ بوبی کی طنزیہ آواز ان کے کانوں میں پڑی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم جب پینٹنگز والی راہداری سے گزر رہے تھے تو وہاں نصب خفیہ مشینوں نے میک آپ کے بغیر تمہارے چہرے اور تمہارے پاس موجود اسلحہ سب کی تفصیل یہاں مجھے دکھادی اور یہ مجھے معلوم تھا کہ عمران کے ساتھیوں میں ایک عورت اور چار مرد ہیں۔ ایک آدمی تو عمران کے ساتھ تھا۔ جب

کہ باقی ایک عورت اور تین مرد ٹریس نہ ہو رہے تھے لیکن تمہارے ایشیائی چہرے دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا کہ تم عمران کے ساتھی ہو"۔ بوبی کی آواز سنائی دی اور ان سب کے بے اختیار ہونٹ بھنچ گئے۔

"تم جو کچھ بولو گے وہ سب کچھ میں سن لوں گی"........ بوبی نے کہا۔

"کیا تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"........ اس بار جولیا نے کہا۔

"ہاں میں بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ ہوں۔ مرد سپر ایجنٹ ہوتے ہیں اور عورتیں گولڈن ایجنٹ"........ بوبی نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں ہم پر پہلے سے شک تھا کہ تم نے ملنے کا وقت دے دیا تھا"........ صفدر نے پوچھا۔

"نہیں میرے پاس وقت ہو تو میں سیاحوں اور دوسرے لوگوں سے ملتی رہتی ہوں۔ جب مجھے بتایا گیا کہ کچھ سیاح مجھ سے ملنا چاہتے ہیں تو چونکہ میرے پاس وقت تھا۔ اس لئے میں نے اجازت دے دی اور اس راہداری نے تمہاری اصلیت کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ ورنہ میں تو تمہیں سیاح ہی سمجھتی"........ بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا سارینو کو تم نے ہمارے خوف سے ہلاک کر دیا تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"تمہارے نہیں عمران کے خوف سے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں عمران سے مل چکی ہوں۔ میں نے اسے ساری تفصیل بتا دی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جب تم سپیشل لیبارٹری کے لئے خطرہ بننے لگے تو پھر تمہارے خلاف ایکشن لیا جائے۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اس لئے تمہاری نگرانی کی جائے گی اور اس کی نگرانی جاری ہے ۔ وہ سازینو کے پیچھے بھاگ رہا ہے ۔ شاید اس کا خیال ہے کہ سازینو اس لیبارٹری سے واقف تھا ۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔ میں گولڈن ایجنٹ ہونے کے باوجود اس سے واقف نہیں ہوں تو سازینو کیسے واقف ہو سکتا ہے "......... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تو پھر تم نے سازینو کو ہلاک کیوں کیا ہے "......... صفدر نے کہا ۔

" اس لئے کہ سازینو کا تعلق براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تھا اور سیکشن ہیڈ کوارٹر نہ چاہتا تھا کہ سازینو کے ذریعے عمران سیکشن ہیڈ کوارٹر سے واقف ہو جائے "....... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تم اب ہمارے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتی ہو "........ صفدر نے کہا ۔

" مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تم یہاں کیوں آئے ہو ۔ تم بھی سازینو کے پیچھے بھاگ رہے ہو ۔ تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ سازینو کو میرے آدمیوں نے ہلاک کیا ہے ۔ حالانکہ یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں ہے ۔ میں جو کچھ کرتی ہوں علی الاعلان کرتی ہوں ۔ سارے کنساٹا کو علم ہے کہ اسے میرے حکم پر گولی ماری گئی ہے ۔ بہرحال تمہارا خیال ہو گا کہ تم مجھ پر تشدد کر کے مجھ سے لیبارٹری کے بارے میں کلیو حاصل کر لو گے ۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ مجھے بھی اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے ۔ بلیک تھنڈر اپنے آدمیوں کو صرف اس حد تک آگاہ رکھتی ہے جس حد تک وہ چاہتی ہے ۔ میں نے یہ بات عمران کو بھی بتا دی تھی

اور تمہیں بھی بتا رہی ہوں ۔ حالانکہ بلیک تھنڈر کی طرف سے صرف عمران کے خلاف کارروائی سے روکا گیا ہے اور میں ایک بٹن دبا کر تمہیں زندگیوں سے محروم کر سکتی ہوں ۔ لیکن میں ایسا نہیں کروں گی ۔ میں تمہیں خیر سگالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے رہا کر رہی ہوں ۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اگر تم نے میرے آدمیوں کے خلاف کوئی معمولی سی کارروائی کی تو پھر چاروں طرف سے ہونے والی گولیوں کی بوچھاڑ سے تم اپنے آپ کو نہ بچا سکو گے "........ بوبی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے کسی بٹن کو دبایا تو سرسراہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی شیشے کی دیواریں پلک جھپکنے میں زمین میں غائب ہو گئیں ۔

" اب آپ بتائیں کہ آپ کیا پینا پسند کریں گے "........ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" میں تمہیں بتاتا ہوں "........ تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور باہر نکال لیا ۔

" تم بہت جذباتی لگتے ہو مسٹر ۔ میں نے بتایا بھی ہے کہ مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ آپ سب کی جیبوں میں اسلحہ موجود ہے ۔ اس کے باوجود اگر میں نے ان شیشے کی دیواروں کو ہٹا دیا ہے تو کچھ سوچ سمجھ کر ہی ہٹایا ہو گا ۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو ٹریگر دبا کر دیکھ لو ۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا "........ بوبی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور تنویر نے ٹریگر دبا دیا لیکن ٹریگر دبنے کے بعد نالی سے گولی نکلنے کی بجائے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

صرف کرچ کی آواز ہی سنائی دی اور تنویر کے چہرے پر مزید غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم نے دیکھ لیا اور یہ بھی بتا دوں کہ میری میز کے گرد نظر نہ آنے والی شعاعوں کا حصار بھی موجود ہے۔ اس لئے تم جسمانی طور پر بھی مجھ پر حملہ نہیں کر سکتے۔ اگر میں چاہوں تو تم سب ایک لمحے میں ڈھیر ہو سکتے ہو۔ لیکن میں نے پہلے ہی بتایا ہے کہ چونکہ تمہارا تعلق عمران سے ہے اور عمران کی میں دل سے عزت کرتی ہوں اس لئے میں نے خیر سگالی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں کہا۔ لیکن اب میں لاسٹ وارننگ دے رہی ہوں۔ اب اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر"...... بوبی نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اسے جیب میں ڈال لو"...... جولیا نے تنویر کا نام لئے بغیر اس سے کہا اور تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"شکریہ مس۔ آپ کے حکم کی جس طرح ان صاحب نے تعمیل کی ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ گروپ کی انچارج ہیں۔ لیکن سکرین پر آپ کا جو اصل چہرہ سامنے آیا ہے اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایشیائی نہیں ہیں بلکہ سوئس نژاد ہیں اور یہ بات میرے لئے نہایت حیرت انگیز ہے کہ ایک غیر ملکی خاتون پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل ہے اگر مناسب سمجھو تو اپنا نام بتا دو تاکہ بات چیت میں آسانی رہے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جولیا ہے اور میں پاکیشیا کی شہریت کی حامل ہوں۔ لیکن ایک بات بتاؤ کہ بلیک تھنڈر نے تمہیں ہمارے اور عمران کے خلاف حرکت میں آنے کا کیوں حکم دیا ہے جب کہ بقول تمہارے یہاں لیبارٹری بھی موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس بارے میں تم اپنے بقول کچھ جانتی ہو"...... جولیا نے کہا۔

"اچھا سوال ہے۔ یہی سوال مجھ سے عمران نے بھی کیا تھا اور میں لاجواب ہو گئی تھی۔ پھر واپس آ کر میں نے یہی بات سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کی تو سیکشن ہیڈ کوارٹر نے مجھے بتایا کہ ایسا صرف حفظ ماتقدم کے طور پر کیا گیا ہے"...... بوبی نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے مس بوبی۔ تمہارے اس حسن سلوک اور اس بے تکلفانہ گفتگو کو ہم یاد رکھیں گے۔ اب اجازت دو"...... صفدر نے اچانک کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھیں کچھ پی لیں۔ آپ میرے مہمان ہیں۔ ویسے آپ کو اب عمران سے علیحدہ رہنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب آپ ہماری نظروں میں آ چکے ہیں اور آپ کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی آپ کے متعلق پورے کنساٹا کو آگاہ کر دیا گیا ہے اب آپ کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک کارروائی ہماری نظروں میں رہے گی اور اگر آپ لوگوں کو معلوم نہ ہو تو میں بتا دوں کہ عمران ہوٹل پیراٹ کی دوسری منزل میں کمرہ نمبر ساٹھ میں رہ رہا ہے۔ اس نے اپنا فرضی نام ولیم رکھا ہوا ہے"۔ بوبی نے بھی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ٹھیک ہے۔ اس اطلاع کا شکریہ۔ اب اجازت دیں"...... صفدر نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے وہ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ ان کے دروازے تک پہنچتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا اور وہ ایک ایک کر کے اس راہداری میں پہنچ گئے جس میں پینٹنگز موجود تھیں۔ راہداری کو کراس کر کے وہ باہر آئے اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے وہ کلب کی اصل عمارت سے باہر آگئے۔

"یہ عجیب ایجنٹ ہے۔ میری سمجھ میں تو نہیں آئی"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی کا شکار ہے اور کچھ نہیں"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے لازماً اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں میرا بھی یہی خیال ہے اور اب اس سے ملنے کے بعد یہ بات طے ہے کہ اس سپیشل لیبارٹری کا سراغ بہرحال کنساٹا سے ہی ملے گا ورنہ بلیک تھنڈر کو ضرورت ہی نہ تھی کہ وہ اپنے ایجنٹ کو سامنے لے آتی"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو اب پھر کیا پروگرام ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے۔ اب ہمیں پہلے عمران سے مل لینا چاہئے۔ بوبی اس سے مل چکی ہے۔ اگر عمران اس نتیجے پر پہنچا کہ بوبی کو لیبارٹری کے بارے میں علم ہے تو وہ لامحالہ اسے آسانی سے واپس نہ جانے دیتا یا

اب تک اس پر ہاتھ ڈال چکا ہوتا۔ اس لئے ہمیں بوبی پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے عمران سے بات کر لینی چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن عمران نے ہمارا مذاق اڑانا شروع کر دینا ہے کہ ہم اب تک لیبارٹری کا سراغ ہی نہیں لگا سکے"...... تنویر نے کہا۔

"یہ بلیک تھنڈر کی لیبارٹری ہے کسی عام مجرم تنظیم کی نہیں ہے اس لئے اس کی تلاش آسان کام نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے اسے فون کر لیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے کسی منصوبے کے تحت ہم سے ملنا نہ چاہتا ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک پبلک فون کے پاس وہ جا کر وہ رک گئے۔ جولیا نے رسیور اٹھا کر انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کیونکہ انکوائری کو فون کرنے کے لئے سکے ڈالنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"پیراٹ ہوٹل کا نمبر دیں"...... جولیا نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ جولیا نے کریڈل دبایا۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل نے جیب سے سکے نکال کر فون بکس میں ڈالے تو جولیا نے انکوائری کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"پیراٹ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"کمرہ نمبر ساٹھ دوسری منزل مسٹر ولیم سے بات کرائیں"۔ جولیا نے کہا۔

"یس میڈم ہولڈ کریں میں معلوم کرتی ہوں کہ مسٹر ولیم کمرے میں ہیں یا نہیں"......... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو کون بول رہا ہے"......... بولنے والے کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"ولیم سے بات کراؤ۔ اسے کہو کہ جولیا اس سے بات کرنا چاہتی ہے"......... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ولیم بے چارہ بات کرنے کے کہاں قابل رہ گیا ہے۔ ہجر و فراق نے اس کی قوت گویائی ہی سلب کر لی ہے"......... اس بار دوسری طرف سے عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"یہ بوبی تم سے ملی تھی بلیک تھنڈر کی ایجنٹ"......... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری بھی بوبی سے ملاقات ہو چکی ہے"۔ عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہم ابھی اس کے کلب سے ہی آ رہے ہیں۔ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ تم سے مل چکی ہے اور تمہارا پتہ بھی اس نے بتایا تھا۔ ہم گئے تو تھے اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلوم کرنے۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ سازینو کو اس کے آدمیوں نے ہلاک کیا ہے اس لئے اس سے شاید کوئی کلیو مل جائے۔ لیکن اس نے اپنے دفتر سے پہلے ایک

راہداری بنا رکھی ہے جس میں خفیہ مشینیں نصب کر رکھی ہیں۔ اس طرح اس نے ہمارے میک اپ کے بغیر چہرے چیک کر لئے۔ چونکہ سارے ساتھی ایشیائی تھے اس لئے اس نے ہمیں پہچان لیا"......... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اور پھر خیر سگالی کے طور پر اس نے تمہیں چھوڑ دیا یہی بات ہے ناں"......... دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

"ہاں لیکن وہ تمہاری اس طرح تعریف کر رہی تھی جیسے تم اس کے آئیڈیل ہو۔ کیوں کر رہی تھی تعریف بولو"......... جولیا کے لہجے میں پھر غصہ عود کر آیا تھا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اب کیا کروں سوائے تمہارے باقی سب کو نجانے مجھ میں کیا نظر آتا ہے کہ بے اختیار تعریف کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ میں تو اب سوچ رہا ہوں کہ تمہاری آنکھیں کسی ماہر آنکھوں کے ڈاکٹر کو دکھاؤں"۔ عمران نے کہا۔

"تم ان کی آنکھیں دکھاؤ ڈاکٹر کو جو تمہاری تعریف کرتی ہیں۔ ان کی آنکھوں میں ہی فرق ہے"......... جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے تمہاری آنکھوں میں فرق نہیں ہے۔ کمال ہے میں نے تو اب تک خیال ہی نہیں کیا تھا۔ حیرت ہے کہ تمہاری دونوں آنکھوں کے درمیان فرق کو میں مارک ہی نہیں کر سکا"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"میں نے آنکھوں میں فرق کہا ہے آنکھوں کے درمیان نہیں کہا۔
بہرحال یہ باتیں بعد میں ہوں گی پہلے یہ بتاؤ کہ اب تم نے کیا سوچا ہے
بوبی کے کہنے کے مطابق تو اسے بھی لیبارٹری کا علم نہیں ہے اور
لیبارٹری بھی کنساٹا میں موجود نہیں ہے۔ہم نے اور تمام طریقے بھی
استعمال کر لئے ہیں کہیں سے بھی اس کا کوئی معمولی سا کلیو بھی نہیں
ملا ہے"........ جولیا نے کہا۔

"اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی۔کیونکہ میں نے بھی حتمی طور
پر تصدیق کر لی ہے کہ کنساٹا یا اس کے گردونواح میں کوئی لیبارٹری
وغیرہ نہیں ہے اس لئے اب تو بس کنساٹا کی سیر کریں گے اور پھر
واپس ولنگٹن چلے جائیں گے تم آجاؤ میں تمہارا منتظر ہوں"۔دوسری
طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔جولیا
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر مڑ کر اس نے اپنے
ساتھیوں کو عمران سے ہونے والی گفتگو بتا دی۔

"ٹھیک ہے آؤ پھر چلیں"........ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی انہوں نے ٹیکسی تلاش کرنا شروع کر دی۔

عمران خاور کو ساتھ لئے پیدل چلتا ہوا۔جاسٹرڈ کالونی پہنچ ہی گیا۔
کیونکہ نقشے کے مطابق پیراٹ ہوٹل سے جاسٹرڈ کالونی کا فاصلہ زیادہ
نہیں تھا۔جاسٹرڈ کالونی ایک عام سی رہائشی کالونی تھی اور بلاک سی تو
بالکل ہی چھوٹے چھوٹے ڈربے نما مکانوں پر مشتمل تھا۔ٹیکسی ڈرائیور
فریڈ نے اسے سازینو کے گہرے دوست فشر کے مکان کا جو نمبر بتایا تھا
اسے انہوں نے آسانی سے تلاش کر لیا۔مکان کے باہر فشر کی نیم پلیٹ
بھی موجود تھی۔اس لئے عمران نے اطمینان بھرے انداز میں کال بیل
کا بٹن دبا دیا۔چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکا باہر آ گیا۔

"فشر صاحب سے ملنا ہے۔میں سازینو مرحوم کا دوست ہوں اور
ولنگٹن سے آیا ہوں۔میرا نام ولیم ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا تشریف لائیے"....... نوجوان نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور
عمران اور خاور اس کے ساتھ اندر داخل ہوئے اور چند لمحوں بعد وہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ایک اوسط درجے کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"میں ڈیڈی کو اطلاع کرتا ہوں"...... نوجوان نے کہا اور واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر عام سا گھریلو لباس تھا۔ البتہ اس کے گلے میں موجود لاکٹ پر ایسا نشان موجود تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ فشر انتہائی مذہبی آدمی ہے۔

"میرا نام فشر ہے"...... آنے والے نے حیرت بھرے انداز میں عمران اور خاور کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ولیم ہے اور میرے ساتھی کا نام مائیکل ہے"...... عمران نے کہا اور پھر مصافحہ اور رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میرے لڑکے نے بتایا ہے کہ آپ ولنگٹن سے آئے ہیں اور آپ نے اپنے آپ کو سازینو کا دوست کہا ہے"...... فشر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جی ہاں میں نے ایسا ہی کہا ہے۔ لیکن یہ بات صرف آپ سے ملاقات کے لئے کہی گئی ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میری آج تک سازینو مرحوم سے کبھی ملاقات ہی نہیں ہوئی"...... عمران نے جواب دیا تو فشر کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"تو پھر آپ......" فشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے فشر کا لڑکا مشروبات کے دو گلاس اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے ایک ایک گلاس عمران اور خاور کے سامنے رکھ دیا اور خود خاموشی

سے باہر چلا گیا۔

"اس مہمان نوازی کا بے حد شکریہ۔ لیکن میں جو بات کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد شاید آپ ہماری مہمان نوازی کرنے کے روادار نہ ہوں۔ اس لئے بہتر ہے کہ یہ گلاس آپ واپس لے جانے کا کہہ دیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب آپ جو بھی ہیں۔ بہرحال میرے گھر تشریف لے آئے ہیں۔ اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں آپ کو مشروب بھی پینے سے روک دوں"...... فشر نے کہا تو عمران نے گلاس اٹھایا اور ایک چسکی لے کر اس نے گلاس واپس میز پر رکھ دیا۔

"مسٹر فشر آپ سازینو کے انتہائی گہرے دوست رہے ہیں اور آپ کے دوستانہ تعلقات اس قدر گہرے ہیں کہ اس کے قتل کے صدمے کی وجہ سے آپ رخصت لے کر گھر بیٹھ کر غم غلط کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ یہ موجودہ نفسانفسی کے دور میں ایک ایسی بات ہے جس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ میرا اور میرے ساتھی کا تعلق اقوام متحدہ کے ایک ادارے سے ہے اور وہ پوری دنیا میں رہنے والے انسانوں کی فلاح وبہبود اور ان کی سلامتی کے تحفظ کے لئے بنایا گیا ہے۔ اس ادارے کا نام آل ورلڈ پیس سیکورٹی ہے۔ یہ ادارہ ایسی تنظیموں کے خلاف کام کرتا ہے جو پوری دنیا کے لئے خطرہ بن کر سامنے آتی ہیں۔ آپ کو یقیناً معلوم ہو گا کہ سازینو ایسی ہی ایک مجرم اور انتہائی طاقتور تنظیم بلیک تھنڈر کا اہم آدمی تھا۔ بلیک تھنڈر نامی یہ بین الاقوامی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

تنظیم ایک سپیشل لیبارٹری میں ایک ایسا ہتھیار تیار کر رہی ہے جس
سے پوری دنیا کے انسانوں کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے انہوں
نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو اغوا کیا اور اس کا ایک فارمولا
بھی وہاں سے چرا لیا۔ اس فارمولے کو اس ہتھیار کے ایک اہم پرزے
کو بنانے کے لئے کام میں لانا تھا حکومت پاکیشیا نے اس بارے میں
ہمارے ادارے کو رپورٹ کی اور ہمارے ادارے نے اس سپیشل
لیبارٹری کو تلاش کرنے اور اسے تباہ کرنے کا مشن سنبھال لیا تاکہ
پوری دنیا کے انسانوں کو موت اور تباہی سے بچایا جا سکے۔ میں اس
ادارے کا ایجنٹ ہوں۔ میں نے جو انکوائری کی اس کے مطابق یہ
فارمولا جو ایک پیکٹ میں بند تھا۔ ولنگٹن کی ایک مجرمہ مادام جاسٹی
کے حوالے کیا گیا۔ مادام جاسٹی نے یہ پیکٹ ایک اور آدمی جیرالڈ کے
حوالے کیا جیرالڈ نے اسے یہاں کنساٹا میں ایک آدمی جانی آسکر کو بھجوا
دیا۔ جانی آسکر سے یہ پیکٹ آپ کے دوست سازینو نے حاصل کیا اور
سازینو نے یہ پیکٹ اس سپیشل لیبارٹری تک پہنچا دیا۔ اس لحاظ سے
سازینو ایک ایسا آدمی تھا جو سپیشل لیبارٹری کے محل وقوع کے
بارے میں جانتا تھا۔ لیکن یہ خبر بلیک تھنڈر کو پہنچ گئی اور کنساٹا میں
بلیک تھنڈر کی ایجنٹ مس بوبی نے فوری طور پر سازینو کو ہلاک کر
دیا۔ تاکہ ہم لوگ سازینو کے ذریعے اس سپیشل لیبارٹری تک نہ پہنچ
سکیں اور واقعی سازینو کی موت سے ہمارا راستہ مکمل طور پر رک گیا۔
لیکن ہم نے بہرحال پوری دنیا کے انسانوں کو بچانے کے لئے کام کرنا

تھا اس لئے ہمیں بہت بھاگ دوڑ کے بعد یہ حتمی طور پر معلوم ہو گیا کہ
سازینو کا کوئی راز ایسا نہ تھا جو آپ سے چھپا رہا ہو۔ بلیک تھنڈر کا
خیال آپ کی طرف نہیں گیا۔ ورنہ یقیناً آپ بھی اب تک مس بوبی
کے کسی آدمی کی گولی کا نشانہ بن چکے ہوتے۔ ہم پیدل چل کر اور
انتہائی خفیہ طریقے سے آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ پوری دنیا کے
انسانوں کی زندگیاں بچانے کے لئے ہمارے ساتھ تعاون کریں اور
ہمیں اس سپیشل لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔ اس
طرح نہ صرف آپ ایک انتہائی نیک کام کریں گے بلکہ آپ اپنے
دوست سازینو کے گناہوں کا بھی کفارہ ادا کریں گے۔ اب یہ آپ کی
مرضی ہے کہ آپ ایسا کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ نے تعاون کیا تو ہم
خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہو
سکے گی اور اگر نہ بتائیں گے تب بھی ہم آپ کو تو بہرحال کچھ نہیں کہہ
سکتے۔ ہم واپس چلے جائیں گے اور دوبارہ اپنی کوشش شروع کر دیں
گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن مسٹر ولیم اس لیبارٹری کو تباہ کرنے سے کیا حاصل ہو گا۔
اس پوری تنظیم کا خاتمہ نہ کر دیا جائے"...... فشر نے کہا۔

"اس کے لئے ہمارے ادارے کے بڑے بڑے گروپ کام کر رہے
ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ایسی تنظیمیں آسانی سے تو تباہ نہیں ہوا
کرتیں لیکن انسانیت کے لئے کام کرنے والے آخر کار فتح یاب ہوتے
ہیں۔ ہمیں مکمل یقین ہے کہ بہرحال آخری فتح نیکی کی ہو گی۔ باقی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جہاں تک اس لیبارٹری کا تعلق ہے یہ فوری خطرہ ہے۔اس لئے اس کا
فوری طور پر تباہ ہونا ضروری ہے"...... عمران نے جواب دیا۔
" لیکن سازینو کی موت کا کفارہ تو میں ادا کروں گا۔لیکن اس کی
موت کا انتقام کون لے گا"۔فشر نے جذباتی سے لہجے میں کہا۔
" اگر آپ یقین کریں تو یہ کام بھی ہم کریں گے۔ہمیں معلوم ہے
کہ مس بوبی اور اس کا پورا گروپ بلیک تھنڈر کا گروپ ہے اور مس
بوبی ہی دراصل سازینو کی موت کی ذمہ دار ہے۔ہم آپ کو یقین
دلاتے ہیں کہ سازینو کا انتقام لیا جائے گا۔گناہ گار ہونا علیحدہ بات ہے
لیکن کسی انسان کی اس طرح کیڑے مکوڑے کی طرح جان لے لینا
دوسری بات ہے۔یہ درست ہے کہ سازینو کا تعلق بھی بلیک تھنڈر
سے تھا لیکن سازینو بہرحال ایک جیتا جاگتا انسان تھا۔اس نے بلیک
تھنڈر سے کوئی غداری بھی نہ کی تھی۔لیکن اس کے باوجود اسے اس
طرح ہلاک کر دینا یہ زیادتی ہے اور اس کا انتقام لیا جائے گا"۔عمران
نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔
" اگر آپ اس نشان پر ہاتھ رکھ کر مجھے حلف دیں کہ آپ سازینو
کے قاتل کو ہلاک کریں گے اور اس کی موت کا انتقام لیں گے تو میں
آپ کو اس سپیشل لیبارٹری کا پورا پتہ بتا دیتا ہوں"...... فشر نے بھی
جذباتی لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے گلے میں پہنا ہوا لاکٹ اتار کر
عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا اور عمران نے اس کے کہنے کے مطابق
اس نشان پر ہاتھ رکھ کر حلف دے دیا۔

" شکریہ اب مجھے یقین آگیا ہے اور میرے دل کو سکون حاصل ہو
گیا ہے کہ سازینو کی موت کا بہرحال انتقام لیا جائے گا۔سازینو میرا
انتہائی گہرا دوست اور ہم راز تھا۔میں نے اسے ہزاروں لاکھوں بار منع
کیا تھا کہ وہ اس مجرم تنظیم سے رابطہ ختم کر دے لیکن اس کا کہنا تھا کہ
یہ انتہائی خطرناک تنظیم ہے۔اگر میں نے اس سے رابطہ ختم کیا تو یہ
مجھے مروا دے گی بہرحال اس نے وہ پیکٹ واقعی سپیشل لیبارٹری تک
پہنچایا تھا۔یہ سپیشل لیبارٹری کنساٹا سے شمال مغرب میں تقریباً تین
سو کلو میٹر کے فاصلے پر موجود پہاڑیوں جنہیں ایرک کہا جاتا ہے۔کے
اندر کہیں زیر زمین واقع ہے۔ان پہاڑیوں کے قریب ایک قصبہ ہے
جس کا نام ایرک فیلڈ ہے۔اس قصبے میں رہنے والے تمام افراد کا تعلق
اسی تنظیم سے ہے۔اس قصبے سے اس لیبارٹری کا خفیہ راستہ جاتا ہے
ایک بار مجھے سازینو نے بتایا تھا کہ اس قصبے کا شیرف لوتھر وہاں کا کرتا
دھرتا ہے۔سازینو جو کچھ لیبارٹری پہنچانا چاہتا تھا وہ لوتھر کے ہی حوالے
کرتا تھا۔وہ پیکٹ جس کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ بھی اس نے لوتھر کے
حوالے کیا تھا۔لوتھر نے وہاں باقاعدہ منظم فورس بنا رکھی ہے اور ان
پہاڑیوں پر انتہائی زبردست حفاظتی انتظامات بھی ہیں اور سازینو کے
بقول ایرک پہاڑیاں تو ایک طرف کوئی اجنبی آدمی اگر ایرک فیلڈ پہنچ
جائے تو اول تو وہاں داخل ہی نہیں ہونے دیا جاتا اور اگر وہ داخل ہو
جائے تو پھر وہ زندہ واپس نہیں آتا۔قانونی طور پر یہ سارا علاقہ پہاڑیاں
اور قصبہ کسی لارڈ ایرک کی ملکیت بتائی جاتی ہیں۔ہم نے تو کبھی اس

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لارڈ ایرک کو نہیں دیکھا۔ لیکن سنا ہے کہ وہ ہے۔ میں ایک بار سازینو کے ساتھ وہاں گیا تھا۔ اس سارے علاقے کے گرد باقاعدہ خار دار تاریں لگی ہوئی ہیں۔ جگہ جگہ حفاظتی چوکیاں اور چیکنگ ٹاور بنے ہوئے ہیں۔ قصبہ چھوٹا سا ہے لیکن وہاں ایئر پورٹ بھی ہے۔ بازار بھی اور لوگ بھی وہاں رہتے ہیں۔ وہاں کے رہنے والوں کو باقاعدہ ایک کارڈ جاری کیا جاتا ہے۔ کمپیوٹرائزڈ کارڈ۔ جس کے پاس یہ کارڈ نہ ہو۔ اسے اندر داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ سوائے اس کے جسے شیرف لوتھر خصوصی اجازت دے دے"۔ فشر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

" وہاں حکومت ایکریمیا کا کوئی کنٹرول نہیں ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

" ہے۔ لوتھر حکومت ایکریمیا کی طرف سے ہی وہاں کا شیرف ہے۔ لیکن چونکہ یہ علاقہ بالکل الگ تھلگ ہے اس لئے عام لوگ وہاں جاتے ہی نہیں"...... فشر نے جواب دیا۔

" لیکن وہاں غذا کی سپلائی کا کیا بندوبست ہے۔ ظاہر ہے یہ غذا یہاں سے ہی یعنی کنساٹا سے ہی جاتی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" نہیں میں نے سنا ہے کہ وہاں غذا سے بھرے ہوئے ہوائی جہاز ولنگٹن سے براہ راست آتے ہیں۔ ویسے وہ لوگ وہاں کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں"۔ فشر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" او۔ کے بے حد شکریہ۔ آپ فکر نہ کریں مجھے اپنا حلف یاد ہے اور یہ ضرور پورا ہو گا۔ ویسے ہماری آپ کی ملاقات ہی نہیں ہوئی اور آپ کا

اپنا مفاد بھی اسی میں ہے کہ آپ کسی کو یہ نہ بتائیں گے کہ آپ اور ہماری ملاقات ہوئی ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" میں جانتا ہوں اور شاید میں آپ کو بھی نہ بتاتا لیکن آپ نے اس قدر جذباتی انداز میں بات کی ہے کہ میں بتانے پر مجبور ہو گیا"۔ فشر نے بھی اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور خاور فشر سے اجازت لے کر اس کے مکان سے باہر آئے اور خاموشی سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ پیدل ہی واپس ہوٹل پہنچ گئے۔

" چلو کچھ...... " خاور نے کمرے میں آتے ہی کہنا چاہا لیکن عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

" ہاں چلو کچھ تو سیر کر لی۔ باقی پھر کر لیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور نے اس بار جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا اور ابھی وہ کرسیوں پر بیٹھے ہی تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس ولیم بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" مسٹر ولیم آپ کا فون ہے۔ کوئی خاتون آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"...... دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" خاتون اوہ اچھا بات کرائیں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" بات کریں"...... دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو کون بول رہا ہے"...... عمران نے آواز بدل کر بات کرتے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ولیم سے بات کراؤ اسے کہہ دو جولیا اس سے بات کرنا چاہتی ہے"........ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" ولیم بے چارہ اب بات کرنے کے کہاں قابل رہ گیا ہے ہجر و فراق نے اس کی قوت گویائی ہی سلب کر لی ہے"........ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

" یہ بوبی تم سے ملی تھی۔ بلیک تھنڈر کی ایجنٹ"........ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کا ٹکراؤ بھی بوبی سے ہو چکا ہے اور پھر جولیا نے اسے اس ٹکراؤ کے بارے میں تفصیل بھی بتا دی۔ کچھ دیر ہلکی پھلکی مزاحیہ گفتگو کرنے کے بعد عمران نے انہیں اپنے پاس آنے کا کہہ دیا اور ساتھ ہی انہیں یہ بھی بتا دیا کہ اس نے حتمی طور پر معلوم کر لیا ہے کہ سپیشل لیبارٹری یہاں موجود ہی نہیں ہے اس لئے اب وہ واپس ولنگٹن جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" کیا آپ کو شبہ ہے کہ یہاں بات چیت سنی جا رہی ہے"۔ خاور نے ایک کاغذ پر لکھ کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے زبان سے کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

بوبی نے مخصوص ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور پھر بار بار کال دینا شروع کر دی۔ سپیشل کوڈ دوہرانے کے بعد سیکشن انچارج جیکسن لائن پر آ گیا۔

" ہیلو بوبی کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے اوور"...... جیکسن نے کہا۔

" عمران اور اس کے ساتھی یہاں سے ناکام ہو کر واپس ولنگٹن چلے گئے ہیں اوور"...... بوبی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

" واپس چلے گئے ہیں۔ کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ بوبی اوور"۔ جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بوبی نے عمران کو ٹریس کرنے اور اس سے ملنے کے ساتھ ساتھ اتفاقاً اس کے گروپ کے اپنے دفتر آنے اور ان سے ہونے والی گفتگو تفصیل سے دوہرا دی۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ وہ مسلسل بھاگ دوڑ کر رہے ہیں اوور"۔ جیکسن نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ان کے پاس ایک ہی مہرہ تھا سازینو۔ عمران سازینو کی رہائش گاہ پر گیا لیکن اس کے بھائی نے اسے گھاس نہ ڈالی تو واپس آگیا۔ پھر وہ اپنے ساتھی کے ساتھ بازاروں میں پیدل پھرتا رہا۔ پھر واپس ہوٹل پہنچ گیا۔ ادھر عمران کے ساتھیوں نے ایک پبلک فون سے عمران کو کال کیا تو عمران نے انہیں بتایا کہ اس نے حتمی طور پر معلوم کر لیا ہے کہ سپیشل لیبارٹری یہاں موجود نہیں ہے اس لئے یہاں رہنا بے کار ہے۔ اب وہ اس کا سراغ لگانے واپس ولنگٹن جائیں گے۔ پھر اس کے ساتھی اس کے کمرے میں پہنچ گئے وہاں عمران نے انہیں تفصیل بتائی کہ اس نے ہر قسم کے کلیو پر کام کر دیکھا ہے۔ یہاں واقعی کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ اس کے ساتھیوں نے بھی ایسی ہی رپورٹیں دیں اور پھر انہوں نے ولنگٹن کے لئے ایک طیارہ چارٹرڈ کرایا اور اس پر سوار ہو کر چلے گئے۔ میرے آدمیوں نے انہیں روانہ کر کے مجھے رپورٹ دی ہے تو میں اب تمہیں رپورٹ دے رہی ہوں تاکہ اب ولنگٹن میں تم انہیں سنبھال سکو اوور"...... بوبی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بتایا ہے کہ تم اس سے ملی تھیں اوور"...... جیکسن نے کہا۔

"ہاں میں اس سے ملی تھی اور میں نے اسے پوری بات بتادی تھی کہ میں کون ہوں۔ میں نے اس پر ثابت کر دیا ہے کہ میں اس سے خوفزدہ نہیں ہوں اوور"...... بوبی نے کہا۔

"لیکن جب اسے تمہارے متعلق معلوم ہو گیا تھا تو پھر لامحالہ وہ

تم سے سپیشل لیبارٹری کے بارے میں ضرور پوچھ گچھ کرتا۔ اس نے تمہیں نظرانداز کیوں کر دیا اوور"...... جیکسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ میں نے اسے پہلی ملاقات میں ہی یقین دلا دیا تھا کہ میں لیبارٹری کے بارے میں کچھ نہیں جانتی اوور"...... بوبی نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے بوبی کہ وہ اتنی سی بات ہی نہ سمجھ سکے کہ اگر تمہیں لیبارٹری کے بارے میں معلوم نہیں ہے تو پھر تم اسے چیک کیوں کر رہی ہو اوور"...... جیکسن نے کہا۔

"اس نے یہ سوال مجھ سے کیا تھا جیکسن لیکن میں نے اسے بتایا کہ چونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا حکم ہے۔ اس لئے میں ایسا کر رہی ہوں اور اس نے یہ بات تسلیم کر لی اوور"...... بوبی نے کہا۔

"نہیں بوبی وہ ایسا آدمی ہی نہیں ہے کہ اتنی آسانی سے تمہاری بات مان سکے۔ تم نے جب اسے بتا دیا کہ تم اس وقت اس کے خلاف حرکت میں آؤ گی جب تمہیں معلوم ہوگا کہ وہ سپیشل لیبارٹری کے لئے خطرہ بن رہا ہے تو پھر یہ بات تو احمقوں کو بھی سمجھ آجانی چاہئے کہ تمہیں معلوم ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے اور عمران کب اس کے لئے خطرہ بن رہا ہے اوور"...... جیکسن نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"ہے تو ایسے ہی۔ لیکن اس نے پھر مجھ سے رابطہ ہی نہیں کیا اور ادھر ادھر گھوم پھر کر واپس چلا گیا۔ اب تو یہی کہا جا سکتا ہے کہ وہ واقعی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

احمق آدمی ہے اوور"........ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ قطعی احمق نہیں ہے بوبی۔ وہ حد درجہ ذہین اور شاطر آدمی ہے۔ اس نے یقیناً کسی نہ کسی طرح ایرک فیلڈ اور وہاں موجود لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی۔ اس لئے اس نے تمہیں یہی تاثر دیا ہے کہ وہ واپس ولنگٹن جا رہا ہے۔ اس نے تمہیں اس لئے چھیڑا ہو گا کہ تمہارے پاس کافی بڑا گروپ ہے اور اگر وہ تم سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرتا تو لامحالہ تمہارا گروپ بعد میں اس کے لئے پریشانی کا باعث بن سکتا تھا۔ اس لئے اس نے معلومات دوسرے ذرائع سے حاصل کیں اور تمہیں مطمئن کرنے کے لئے واپس چلا گیا۔ اب وہ اچانک لیبارٹری پر ریڈ کرے گا اور ظاہر ہے تم اپنے اطمینان کی وجہ سے کنساٹا میں بیٹھی رہ جاؤ گی اور تمہیں ہی اس وقت چلے گا جب وہ اپنا مشن مکمل کر کے جا چکا ہو گا اوور" جیکسن نے کہا۔

" لیکن وہ کہاں سے اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ وہ اور اس کے ساتھی مکمل طور پر ہماری نگرانی میں رہے ہیں حتیٰ کہ اس کا فون ٹیپ ہوا۔ اس کے کمرے میں جدید ترین ڈکٹا فون ... ساری بات چیت سنی گئی۔ بازاروں میں بھی انہوں نے جو بات کی وہ بھی ریکارڈ کی گئی۔ ان کے ایک ایک لمحے کا ریکارڈ ہمارے پاس موجود ہے اوور"........ بوبی نے تلخ لہجے میں کہا۔

" بوبی اسے معلوم ہے کہ بلیک تھنڈر انتہائی جدید ترین سا

آلات استعمال کرتی ہے۔ اس سے بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ کئی بار ٹکرا چکے ہیں اور جب تم خود بھی سامنے آگئیں تو لامحالہ اس نے اس سلسلے میں ہر ممکن احتیاط کی ہو گی۔ تم ایسا کرو بوبی کہ ایک تو تم فوری طور پر لوتھر کو کال کر کے الرٹ کر دو اور دوسرا یہ کہ تم اپنے خاص ساتھیوں کے ساتھ وہاں ایرک فیلڈ میں شفٹ ہو جاؤ۔ میں یہاں ولنگٹن میں چیکنگ کراتا ہوں۔ اگر وہ ولنگٹن میں رہے یا یہاں انہوں نے لیبارٹری کے بارے میں کوششیں کیں تو میں تمہیں اطلاع کر دوں گا۔ تم واپس آجانا اور اگر یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں تو پھر ان کا خاتمہ یقینی طور پر ہونا چاہئے اوور"........ جیکسن نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ احتیاطاً میں ایسا کر لیتی ہوں اوور"........ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ضرور ایسا کرو بوبی۔ اس خطرناک اور خوفناک آدمی کو اگر ذرا سی بھی ڈھیل مل گئی تو پھر نہ تم رہو گی اور نہ میرا سیکشن۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر ان معاملات میں کس قدر اصول پسند ہے اور مین ہیڈ کوارٹر نے تمہیں یہاں کنساٹا میں رکھا ہی اس لئے ہے کہ تم سپیشل لیبارٹری کی حفاظت کی ذمہ دار ہو۔ اسی طرح میں بھی اور میرا سیکشن بھی اور اگر اس لیبارٹری کو کچھ ہوا تو پھر نتیجہ تم اچھی طرح جانتی ہو اوور"........ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں سمجھتی ہوں۔ اگر وہ واقعی وہاں آیا تو پھر اسے خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ بوبی کیا کر سکتی ہے اوور"........ بوبی نے

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کاش عمران تم اس لیبارٹری تک پہنچ سکو تاکہ میں تمہیں بتا سکوں کہ بوبی کیا کر سکتی ہے"....... بوبی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو بوبی کالنگ اوور"....... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس لوتھر اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ منہ میں سیٹی رکھ کر بات کر رہا ہو۔

"لوتھر پاکیشیا سیکرٹ سروس سپیشل لیبارٹری کو ٹریس کرنے میں مصروف ہے۔ وہ وہاں سے اپنا سائنس دان اور فارمولا واپس حاصل کر کے لیبارٹری کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ وہ یہاں کنساٹا آئے تھے۔ لیکن بظاہر تو وہ ناکام ہو کر واپس ونگٹن چلے گئے ہیں۔ لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر کا خیال ہے کہ وہ ڈاج دے رہے ہیں۔ اس لئے تم ریڈ الرٹ ہو جاؤ اور پورے ایریے کو ریڈ الرٹ رکھو۔ میں خود اپنے چار ساتھیوں کے ساتھ وہاں آ رہی ہوں۔ تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچے تو میں ان کا خاتمہ کر سکوں۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پر پانچ سپیشل کارڈز میرے پاس بھجوا دو اوور"....... بوبی نے کہا۔

"یس مس بوبی میں ابھی بھجواتا ہوں اور ہم تو ہر وقت ریڈ الرٹ

ہی رہتے ہیں اوور"......... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ریڈ الرٹ کا مطلب ہے کہ کسی کو باہر مت جانے دو اور کسی کو کسی صورت بھی اندر نہ آنے دو۔ سپلائی وغیرہ اگر آنی ہو تو منسوخ کرا دو۔ تمام ٹاورز پر اور حفاظتی چوکیوں پر موجود افراد کو حکم دے دو کہ وہ کسی بھی مشکوک آدمی کو دیکھیں تو اسے بغیر ایک لمحہ توقف کیے ہلاک کر دیں اوور"......... بوبی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ تو خطرہ اس قدر ہے مس بوبی اوور".......... لوتھر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جو کچھ میں نے کہا ہے۔ اس سے بھی زیادہ سمجھو۔ اس لئے تو میں خود آ رہی ہوں اوور"......... بوبی نے جواب دیا۔

"یس مس بوبی اب میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

ختم شد

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ہنگامہ خیز ناول

گولڈن ایجنٹ ان ایکشن

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

- بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ جب ان ایکشن آئی تو کیا عمران اور اس کے ساتھی اس کے مقابلے پر ٹھہر سکے ——— یا ——— ؟
- سپیشل لیبارٹری ——— بلیک تھنڈر کی ایسی لیبارٹری ——— جس کی حفاظت گولڈن ایجنٹ کی ذمہ داری تھی اور گولڈن ایجنٹ نے اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا ——— کیا واقعی ——— ؟
- سپیشل لیبارٹری ——— جہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیائی سائنسدان کو اس کے فارمولے سمیت زندہ باہر نکالنا تھا ——— کیا ایسا ممکن بھی تھا ——— یا ——— نہیں ——— ؟
- وہ لمحہ ——— جب گولڈن ایجنٹ کے مقابل عمران کو کھلے عام شکست تسلیم کرنا پڑی ——— اور گولڈن ایجنٹ نے عمران کو شکست دینے کے باوجود زندہ واپس بھجوا دیا ——— کیوں ——— ؟
- وہ لمحہ ——— جب عمران کو اس کی زندگی میں پہلی بار اپنے مشن سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا گیا ——— وہ مجبوری کیا تھی ——— ؟ انتہائی حیرت انگیز سچوئیشن۔
- گولڈن ایجنٹ اور عمران کے درمیان ایسا مقابلہ ——— جس کا انجام ان دونوں کے لئے حیرت انگیز ثابت ہوا۔
- کیا عمران پاکیشیائی سائنس دان کو اس کے فارمولے سمیت لیبارٹری سے باہر نکالنے اور بلیک تھنڈر کی سپیشل لیبارٹری کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکا ——— یا ——— ؟
- کیا عمران بلیک تھنڈر کے مقابلے میں اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکا ——— یا ——— اس بار ناکامی واقعی اس کے مقدر میں لکھ دی گئی تھی۔
- انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ کہانی ——— جس میں ایکشن اور سسپنس اپنے عروج پر پہنچ گئے۔
- انتہائی تیز رفتار ایکشن ——— اعصاب کو چٹخا دینے والا سسپنس

انتہائی حیرت انگیز اور برق رفتاری سے بدلتے ہوئے
واقعات اور سنسنی خیز مقابلوں سے بھرپور کہانی
جو آپ کو مدتوں یاد رہے گی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

علی عمران اور میجر پرمود کے خوفناک ٹکراؤ پر مشتمل ایک حیرت انگیز ناول

گریٹ فائٹ

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

- پروفیسر بارکی ایک سائنسدان جو بلگارنیہ سے فرار ہو کر پاکیشیا پہنچ گیا۔ کیوں؟
- میجر پرمود۔ جو پروفیسر بارکی کو بلگارنیہ واپس لانے کیلئے پاکیشیا پر قیامت بن کر ٹوٹ پڑا —— کس انداز میں —— ؟
- میجر پرمود۔ جس نے دن دہاڑے پاکیشیا کے ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈکوارٹر پر اکیلے دھاوا بول دیا اور وہاں عمران کی موجودگی کے باوجود وہ اپنے مشن میں کامیاب رہا —— کیسے —— ؟
- علی عمران۔ جس نے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ایسے انداز میں گھیر لیا کہ میجر پرمود کا زندہ بچ نکلنا ناممکن ہو گیا —— مگر میجر پرمود اس طرح نکل گیا کہ عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گیا۔
- جوزف، جوانا اور عمران کی ویران پہاڑیوں میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں سے دوبدو جنگ —— ایک ایسا لمحہ جب جوزف سینکڑوں فٹ گہرائی میں جا گرا۔ اور جوانا کو زندگی میں پہلی بار زمین چاٹنے پر مجبور ہونا پڑا۔
- بلگارنیہ کی ناک میجر پرمود اور پاکیشیا کے ناقابل تسخیر علی عمران کے درمیان ایک خوفناک اور جان لیوا لڑائی —— اس لڑائی کا نتیجہ کیا نکلا —— ؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان ۵

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لافانی ایڈونچر

آپریشن ڈیزرٹ ون

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

- سپر پاور ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم "ڈیول ہاٹ" حکومت آران میں موجود اپنے یرغمالیوں کی رہائی کے لئے ایک خوفناک منصوبہ بناتی ہے۔
- حکومت آران کی سیکرٹ سروس "ڈیول ہاٹ" کے سامنے بے بس اور مجبور نظر آنے لگتی ہے اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران "ڈیول ہاٹ" کے خلاف میدان میں اتر آتے ہیں۔
- سپر پاور ایکریمیا کی دہشت ناک تنظیم اور عمران کے درمیان ایک خوفناک اور حیرت انگیز جنگ۔
- "آپریشن ڈیزرٹ ون" ایک ایسا منصوبہ جس کی ناکامی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مگر جب مقابلے میں عمران ہو تو —— ؟
- کیا ڈیول ہاٹ یرغمالیوں کو چھڑانے میں کامیاب ہو گئی —— ؟
- انتہائی خوفناک — انتہائی دلچسپ اور انتہائی حیرت انگیز ایڈونچر۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران، شاگل اور ریکھا کے کرداروں میں ایک ہنگامہ خیز ایکشن کہانی

سارتو مشن

مصنف ـــ مظہر کلیم ایم اے

سارتو مشن ـــ کافرستان کا ایک ایسا مشن جس کی کامیابی کے بعد وہ پاکیشیا کو ہمیشہ کے لئے اپنا غلام بنا سکتے تھے۔

سارتو مشن ـــ جس کی حفاظت کی ذمہ داری پاور ایجنسی پر تھی ـــ اور مادام ریکھا پاور ایجنسی کی چیف تھی۔

سارتو مشن ـــ جس کے تحفظ کے لئے کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد موت کا جال بُن دیا اور ـــ ؟

سارتو مشن ـــ جس کی تباہی کے لئے عمران اور اس کے ساتھی دیوانہ وار موت کی اندھی غاروں میں کودنے پر مجبور ہو گئے۔

سارتو مشن ـــ ایک ایسی لیبارٹری جسے ہر طرح مکمل طور پر ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا ـــ کیا یہ لیبارٹری تسخیر ہو سکی یا ـــ ؟

سارتو مشن ـــ جس کو تباہ کرنا تو ایک طرف اس تک پہنچنے کے لئے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مسلسل اور لمحہ بہ لمحہ یقینی موت سے دیوانہ وار لڑنا پڑا۔

سارتو مشن ـــ ویران اور بنجر پہاڑی سلسلوں میں قدم قدم پر بکھری ہوئی موت کے مقابلے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ایسی جان لیوا جدوجہد کہ جس کا ہر لمحہ یقینی موت کا لمحہ بن کر رہ گیا۔

سارتو مشن ـــ جس کو تباہ کرنے کے لئے جب تنویر اور دوسرے ممبرز آگے بڑھے تو مادام ریکھا نے انہیں گرفتار کر کے ان پر پٹرول چھڑک کر انہیں زندہ جلانے کا بھیانک منصوبہ بنایا ـــ کیا تنویر اور اس کے ساتھی واقعی زندہ جلا دیئے گئے ؟

- ریکھا کی پاور ایجنسی اور شاگل کی سیکرٹ سروس کے مقابلے میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایسے دلیرانہ اقدامات کہ جرأت اور بہادری کے الفاظ بھی اپنے آپ پر فخر کرنے لگے۔
- کیا سارتو مشن کامیاب ہو گیا ـــ یا عمران اور اس کے ساتھی اسے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ـــ یا خود موت کی گہری غاروں میں اُتر جانے پر مجبور ہو گئے ؟
- ہیلی کاپٹروں سے برسنے والی گولیاں ـــ میزائل بموں کی خوفناک بارش ـــ موت کی اندھی چٹانوں پر ایسے جان لیوا مقابلے جن کا تصور ہی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔
- مسلسل اور بے پناہ ایکشن اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور ایک یادگار کہانی۔

یوسف برادرز، پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ران سیریز
ایجنٹ اِن ایکشن
مظہر کلیم ایم اے
www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ نیا ناول آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ بلیک تھنڈر تنظیم سے آپ اچھی طرح واقف ہیں اور نہ صرف واقف ہیں بلکہ بلیک تھنڈر تنظیم کے سر ایجنٹ جس طرح عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آکر ٹکراتے رہتے ہیں ان کے منفرد انداز ان کی ذہانت اور کارکردگی کے ساتھ ساتھ بلیک تھنڈر کی سائنسی ایجادات میں پیشرفت اور انتہائی جدید ترین سائنسی ہتھیاروں کے کھلے عام استعمال کی وجہ سے اب بلیک تھنڈر کا سلسلہ آپ کے پسندیدہ سلسلوں میں سے ایک بن چکا ہے ۔ موجودہ ناول بھی بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ہی ناول ہے اور اس میں پہلی بار بلیک تھنڈر کی لیڈی ایجنٹ جسے گولڈن ایجنٹ کہا جاتا ہے عمران کے مقابل آئی ہے ۔ گولڈن ایجنٹ کے دلچسپ اور منفرد کردار سے آپ کا تعارف گذشتہ ناول " گولڈن ایجنٹ " میں ہو چکا ہے لیکن اس ناول میں گولڈن ایجنٹ ان ایکشن آئی ہے اور جس طرح گولڈن ایجنٹ کا کردار دلچسپ اور منفرد ہے اسی طرح اس کا ایکشن بھی انتہائی منفرد اور یادگار حیثیت رکھتا ہے مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا لیکن ناول کے مطالعے سے قبل ایک قاری کا خط بھی ملاحظہ کر لیجئے ۔

" پشاور سے عبدالرحمن صاحب لکھتے ہیں ۔ " میں عمر کے اس حصہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

میں ہوں جس میں نوجوانوں کے لئے لکھے گئے جاسوسی ناول پڑھنے کی طرف طبیعت راغب نہیں ہوتی۔ ریٹائر زندگی گزار رہا ہوں اور میرے مطالعے میں دینی علوم اور روحانیت کے سلسلے کی کتب ہی رہتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ بھی کرم ہے کہ روحانیت کے بارے میں صرف کتب ہی میرے مطالعے میں نہیں رہتیں بلکہ عملی طور پر بھی ایسے حضرات سے میری یاد اللہ ہے جو روحانیت میں خاصے بلند مراتب کے حامل ہیں۔ لیکن گذشتہ دنوں جب میں نے اپنے ایک بزرگ اور ثقہ دوست کے ہاتھوں میں خلاف معمول آپ کے جاسوسی ناول "بلیک ورلڈ اور بلیک پاورز" کا سیٹ دیکھا تو میں بے حد حیران ہوا۔ میرے پوچھنے پر ان صاحب نے جب بتایا کہ یہ جاسوسی ناول روحانیت جیسے لطیف اور گہرے موضوع پر لکھا گیا ہے تو آپ یقین کریں میں نے اس بات کو سرے سے تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ کیونکہ میرے نقطہ نظر سے روحانیت جیسے لطیف اور گہرے موضوع پر جاسوسی ناول لکھا ہی نہیں جا سکتا۔ اس پر میرے اس دوست نے بے حد اصرار کیا کہ اس سیٹ کو ضرور پڑھوں اور ان کے اصرار پر میں نے بادل نخواستہ اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ لیکن پھر جیسے جیسے میں اسے پڑھتا چلا گیا آپ کے قلم کے سحر نے مجھے اس طرح اپنی گرفت میں لے لیا کہ محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً میں دنیا ومافیہا سے بے خبر ہو گیا۔ آپ کے اس ناول کو پڑھنے کے بعد میرے ذہن میں جو فوری خیال آیا وہ یہی تھا کہ پوری دنیا کے جاسوسی ادب میں یہ پہلا اور انتہائی کامیاب تجربہ ہے۔ آپ نے روحانیت کے انتہائی نازک لطیف اور گہرے موضوع پر جس خوبصورت دلکش اور مثبت انداز میں جاسوسی ناول لکھا ہے اس سے نہ صرف آپ کے قلم کی عظمت اور آپ کی بے پناہ تخلیقی صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے بلکہ اس ناول میں آپ نے روحانیت کے ایسے ایسے گوشوں پر لکھا ہے جس سے صرف وہی شخص ہی واقف ہو سکتا ہے جو خود عملی طور پر روحانیت کے میدان کا شہ سوار ہو یا رہا ہو۔ یہ ناول لکھنا انتہائی مشکل کام تھا لیکن آپ نے جس خوبصورت اور معنی خیز انداز میں روحانیت کو جاسوسی ناول کا موضوع بنایا ہے اور جس طرح کلام الہیٰ کی عظمت اور قوت کو آج کے نوجوانوں کے سامنے آشکار کیا ہے اور جس مثبت انداز میں آپ نے اس ناول کے ذریعے نوجوانوں کو بے عملی کی بجائے عمل کی راہ دکھائی ہے اور جس دلکش انداز میں آپ نے روحانیت کے بعض انتہائی پیچیدہ ادق اور گہرے فلسفوں کی انتہائی سادہ، جامع اور پر اثر انداز میں خوبصورت وضاحت کی ہے ایسا صرف آپ ہی کر سکتے تھے۔ سچ پوچھیئے تو آپ نے یہ ناول لکھ کر موجودہ دور کے نوجوانوں کے دلوں میں ایمان کی روشنی کو منور کر دیا ہے اور ان کے ذہنوں میں مثبت اور تعمیری سوچ کو راسخ کر دیا ہے۔ موجودہ دور میں یہ ایک جہاد ہے اور اس کے لئے میں آپ کو دل کی گہرائیوں سے پر خلوص مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں نے آپ کو یہ خط صرف اس لئے لکھا ہے تاکہ آپ سے یہ فرمائش کر سکوں کہ موجودہ دور میں اس جہاد کو جاری رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اس موضوع پر ایسی ہی خوبصورت تحریریں لکھتے رہیں گے۔

محترم عبدالرحمن صاحب۔ آپ کے اس پرخلوص اور حوصلہ افزا خط پر میں آپ کا دلی طور پر مشکور ہوں۔ آپ جیسے بزرگوں کی طرف سے اس طرح کی حوصلہ افزائی میرے لئے یقیناً باعث افتخار ہے۔ آپ کی یہ بات درست ہے کہ روحانیت کے موضوع پر جاسوسی ناول لکھنے کے بارے میں بظاہر سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ لیکن میرے پیش نظر صرف جاسوسی ناول لکھنا ہی نہیں ہوتا بلکہ میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان ناولوں سے اپنے قارئین کو مثبت تعمیری اور بلند کرداری پر مبنی زندگی گزارنے کی راہ دکھا سکوں اور اسی مقصد کے پیش نظر میں نے یہ ناول بھی لکھا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور کرم کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ اس نے میری اس حقیر کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔ اس ناول کو میرے قارئین نے جس طرح پسند کیا ہے اور جس پرخلوص انداز میں قارئین نے اس تحریر کو سراہا ہے اس سے میرا یہ یقین اور پختہ ہو گیا ہے کہ ہم سب اور خاص طور پر نئی نسل کے دلوں میں ایمان کی بے پناہ تڑپ موجود ہے۔ اگر اس تڑپ کو درست راستے پر ڈال دیا جائے تو نہ صرف ان کی اپنی بلکہ ملک کی تقدیر بھی سنور سکتی ہے اور انشاء اللہ میں کوشش کرتا رہوں گا کہ اس موضوع پر مزید بھی لکھ سکوں۔

اب اجازت دیجئے | آپ کا مخلص

والسلام | مظہر کلیم ایم اے

چارٹرڈ طیارہ ولنگٹن کی بجائے ایک اور ایکریمی ریاست راگن کے دارالحکومت آجین کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے راستے میں ہی پائلٹ سے بات کر کے طیارے کو آجین لے کر جانے کا کہہ دیا تھا۔ چونکہ ولنگٹن کی نسبت آجین کا فاصلہ کنساٹا سے کم تھا اس لئے پائلٹ نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا۔ آجین کے ایئرپورٹ پر جیسے ہی طیارہ اترا۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایئرپورٹ سے باہر آیا اور پھر وہ بجائے ٹیکسیوں پر سوار ہو کر شہر میں جانے کے لوکل بس سٹاپ کی طرف بڑھ گئے۔ آجین کوئی بڑا شہر نہ تھا کیونکہ ریاست راگن ایک دیہاتی ریاست کہلائی جاتی تھی۔ یہاں پوری ریاست میں غلہ کاشت کیا جاتا تھا۔ اس لئے یہاں کا ماحول بھی یکسر دیہاتی سا ہی تھا۔ لوکل بس سٹاپ سے عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ بس میں سوار ہوا اور پھر آجین کے ایک علاقے رامور میں جا کر وہ اتر گئے۔ یہاں مکانات فاصلے فاصلے پر بنے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہوئے تھے اور خالصتاً دیہاتی سٹائل کے ہی تھے۔ عمران پیدل چلتا ہوا ایک بڑے سے مکان کے سامنے پہنچ گیا جو زرد رنگ کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا اور دوسرے مکانوں کی نسبت بڑا اور زیادہ شاندار تھا۔ باہر دو گھوڑے بھی بندھے ہوئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر پھاٹک کے ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد سامنے نظر آنے والے برآمدے میں ایک آدمی نظر آیا جو برآمدے سے اتر کر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ اس نے آ کر لکڑی کا بنا ہوا چھوٹا سا پھاٹک کھول دیا۔

"یس سر"....... اس آدمی نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمفرے سے کہو پرنس آف ڈھمپ آیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ"....... اس نوجوان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم جا کر کہو تو سہی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آیئے اندر آ جایئے"....... نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں لے کر برآمدے سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں لے آیا جہاں عام سی لکڑی کی بنچیں پڑی ہوئی تھیں۔

"بیٹھئے میں اطلاع کرتا ہوں"....... اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس کمرے سے باہر نکل گیا۔

"یہ ہمفرے کون صاحب ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"یہاں کا معروف لینڈ لارڈ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گینگسٹر بھی ہے۔ اس سارے علاقے کا کنگ کہلاتا ہے۔ ایک بار ولنگٹن کے ایک جوئے خانے میں اس سے مڈبھیڑ ہوئی تھی۔ خاصا دلچسپ آدمی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا چوڑے چہرے اور بھاری جبڑوں والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے قدیم ایکریمینز کی طرح سر پر ایک بڑا سا ہیٹ رکھا ہوا تھا۔ جینز کی پتلون اور اس پر چمڑے کی جھالر دار جیکٹ بھی اس نے پہنی ہوئی تھی۔ سائیڈوں میں ہولسٹر لٹکے ہوئے تھے جن میں سے بھاری ریوالوروں کے دستے جھانک رہے تھے۔ دیکھنے میں وہ قدیم انگریزی کاؤبوائے فلموں کا ہیرو نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سفاکی اور سختی کا تاثر انتہائی نمایاں تھا۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں سانپ جیسی چمک تھی۔

"کہاں ہے پرنس آف ڈھمپ"....... اس آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ پرنس تمہارے اس پھٹیچر سے مکان میں خود آئے گا۔ جہاں فرنیچر کی بجائے یہ لکڑی کی بنچیں رکھی ہوئی ہوں۔ ایسے لگتا ہے جیسے ہم کسی دیہاتی ریلوے سٹیشن کے کسی تھرڈ کلاس ویٹنگ روم میں کھڑے ہوں"....... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

میں منہ بناتے ہوئے کہا تو آنے والا بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ تم تم ۔ پرنس ۔ اوہ اوہ ۔ میں نے تمہاری آواز پہچان لی ہے"........ ہمفرے نے حیرت سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"ارے ارے وہیں رک جاؤ ۔ تم واقعی ریلوے انجن کی طرح دوڑے چلے آرہے ہو اور اگر تمہارے بریک فیل ہو گئے تو بیچارہ پرنس قالین بن کر فرش پر بچھا پڑا ہو گا"........ عمران نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے خوفزدہ سے لہجے میں کہا تو ہمفرے بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا اور اس نے جھپٹ کر عمران کو اپنے بازوؤں میں بھر لیا۔

"ارے ارے تم تو زندہ انسان ہو ۔ نرم نرم سے ۔ میں نے سمجھا کہ تم لوہے کے بنے ہو گے"........ عمران نے کہا اور ہمفرے ہنستا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ کیونکہ اس نے اپنی طرف سے عمران کو زور لگا کر بھینچا تھا لیکن عمران کے چہرے کے تاثرات میں ہلکی سی تبدیلی بھی نہ آئی تھی۔

"یہ مس جولیا ہیں اور یہ میرے ساتھی ۔ تفصیلی تعارف بعد میں اطمینان سے ہو گا"........ عمران نے کہا تو ہمفرے ہنستا ہوا عمران کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باری باری سب سے مصافحہ کیا لیکن جولیا نے اس کے مصافحے کے لئے بڑھتے ہوئے ہاتھ کے جواب میں ہاتھ بڑھانے کی بجائے صرف سر کو خم دے کر سلام کر دیا۔ ہمفرے کا چہرہ تیزی سے بگڑنے لگ گیا تھا۔

"مس جولیا نے دستانے نہیں پہن رکھے اور انہیں وہم ہے کہ اگر دستانوں کے بغیر انہوں نے کسی سے ہاتھ ملایا تو نامعلوم کون کون سے جراثیم ان کے ہاتھ کے ذریعے ان کے جسم میں سرایت کر جائیں گے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہمفرے کا بگڑتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہو گیا۔

"اوہ اچھا تو یہ بات ہے ۔ بہرحال آیئے میرے ساتھ"...... ہمفرے نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ انہیں ایک انتہائی شاندار لیکن دیہاتی انداز میں سجے ہوئے کمرے میں لے آیا یہاں صوفے موجود تھے اور شوخ رنگوں کا قالین بچھا ہوا تھا۔ یہاں وہ نوجوان بھی موجود تھا جو انہیں اندر لے آیا تھا۔

"یہ میرا بیٹا ہے جنیک اور جنیک یہ ہیں پرنس آف ڈھمپ ۔ وہی پرنس آف ڈھمپ جن کی باتیں میں تمہیں بتایا کرتا تھا اور یہ ہیں ان کے ساتھی"........ ہمفرے نے جنیک سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ڈیڈی کیا واقعی یہ وہی پرنس آف ڈھمپ ہیں ۔ آپ تو ان کی شہہ زوری ، طاقت اور پھرتی کے جو واقعات بتاتے ہیں وہ تو"۔ جنیک کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"ارے ارے یہ تمہارا ڈیڈی تو قدیم دور کا داستان گو لگتا ہے ۔ خواہ مخواہ دوسروں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جنیک کا مصافحے کے لئے بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لیکن دوسرے لمحے جیک کے چہرے پر تکلیف اور پریشانی کے تاثرات
نمودار ہوئے تو عمران نے مسکراتے ہوئے ہاتھ چھوڑ دیا۔ اس کے
ساتھ ہی کمرہ ہمفرے کے قہقہے سے گونج اٹھا۔

"اب دیکھا تم نے۔ اب معلوم ہوا کہ میں غلط کہتا تھا یا درست۔
تم سے علاقے کے سارے لوگ ہاتھ ملاتے ہوئے ڈرتے ہیں کہ تم
نے بڑے بڑے فولادی ہاتھ والوں کی ہڈیاں توڑ ڈالی ہیں۔ لیکن اب
بولو"...... ہمفرے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واقعی ڈیڈی اب مجھے آپ کی باتوں پر یقین آگیا ہے"...... جیک
نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"میں نے بھی اپنی عادت کے مطابق اسے پوری قوت سے بھینچا تھا
کوئی اور ہوتا تو اس کی چیخیں نکل جاتیں لیکن پتہ ہے کیا ہوا الٹا میرے
بازوؤں میں درد ہونے لگ گیا اور پرنس مجھے کہنے لگا کہ تم اس قدر نرم
کیوں ہو"...... ہمفرے نے کہا اور جیک بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ کن صاحب کا ذکر خیر ہو رہا ہے۔ مجھے تو ملواؤ ان سے"۔ عمران
نے بڑے معصومیت بھرے لہجے میں کہا تو ہمفرے اور جیک دونوں
بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بیٹھو پرنس اور آپ صاحبان بھی بیٹھیں۔ میں درمیانی آدمی ہوں
اس لئے پلیز مائنڈ نہ کریں۔ آپ سب صاحبان کے چہرے بتا رہے ہیں
کہ آپ کو میری اور پرنس کی ملاقات کی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ ان
سے میرا ٹکراؤ ایک جوئے خانے میں ہوا تھا۔ جوئے خانے میں جھگڑا ہو

گیا میرا حریف ایکریمیا کا مشہور ریسلر تھا اور اس نے حسب عادت مجھے
کراس بو کا چیلنج کر دیا۔ میں نے بھی چیلنج قبول کر لیا۔ کیونکہ اس
ساری ریاست میں کوئی آدمی میرے پنجے میں پنجہ ڈال کر اسے معمولی
سی حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔ بہت بڑی شرط لگ گئی۔ میں نے اپنا
سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔ لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ اس ریسلر نے ایک لمحے میں
میرا بازو میز پر لگا دیا۔ میں تو غصے اور ندامت سے پاگل ہو گیا۔ پھر اس
سے پہلے کہ جوا خانہ خون سے بھر جاتا۔ پرنس درمیان میں آگیا اور اس
نے مجھ سے بھی بڑی شرط لگا کر اس ریسلر کو چیلنج کر دیا۔ ریسلر نے
بڑے حقارت بھرے انداز میں پرنس کو دھتکار دیا۔ لیکن پرنس نے
شرط کی رقم دوگنی کر دی۔ یہ اتنی بڑی رقم تھی کہ میں بھی حیران رہ گیا
مجھے اپنا غصہ بھول گیا۔ اتنی بڑی رقم کی شرط شاید اس جوئے خانے میں
پہلے کبھی نہ لگی تھی۔ ریسلر نے شرط کی بھاری بھر کم رقم کی وجہ سے
چیلنج قبول کر لیا۔ پرنس نے اپنے ساتھی سے رقم لے کر میز پر رکھ دی
اور ریسلر کو بھی مجبور کیا کہ وہ بھی نقد رقم میز پر رکھے۔ ریسلر نے مجھ
سے جو رقم جیتی تھی۔ وہ بھی میز پر رکھی اور اپنی ساری رقم بھی لیکن
پرنس کی شرط سے پھر بھی وہ رقم کم تھی۔ چنانچہ اس نے جوئے خانے
کے مالک سے ادھار رقم لے کر اسے پورا کیا۔ سارا جوا خانہ اس میز کے
گرد اکٹھا ہو گیا تھا۔ مجھ سمیت سب کو سو فیصد یقین تھا کہ پرنس کوئی
پاگل ہے۔ کیونکہ پرنس کی جسامت اور اس کی جسمانی ساخت اس
ریسلر کے مقابلے میں ہاتھی اور چیونٹی جیسی تھی۔ لیکن جب اس

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ریسلر نے پرنس کے پنجے میں پنجہ ڈالا اور پرنس کے بازو کو جھٹک کر میز پر لگانے کے لئے زور لگایا تو ریسلر کا جسم پسینے میں نہا گیا۔ اس کا چہرہ بگڑ گیا۔ لیکن وہ پرنس کے بازو کو ایک انچ بھی حرکت نہ دے سکا اور سب کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں۔ جب ریسلر پورا زور لگا چکا تو پرنس نے بڑے اطمینان سے اس کے بازو کو اس طرح میز پر لگا دیا جیسے وہ ریسلر کا بازو نہ ہو بلکہ کسی بچے کا ہو۔ اس ریسلر نے دنگا فساد کرنے کی کوشش کی لیکن جوئے خانے کا مالک درمیان میں آ گیا۔ پرنس نے دوبارہ چیلنج کر دیا اور کہا کہ اس کی صرف ایک انگلی اگر ریسلر مروڑ کر دکھا دے تو اس سے دوگنی رقم اسے انعام میں ملے گی اور ریسلر نے یہ چیلنج بھی قبول کر لیا۔ لیکن ریسلر صاحب اپنا پورا زور لگانے کے باوجود پرنس کی چٹان جیسی انگلی کو ذرا بھی نہ مروڑ سکا اور پھر پرنس نے میز پر پڑی ہوئی اتنی قدر بھاری رقم میں سے اپنی رقم اٹھا کر اپنے ساتھی کو واپس دے دی۔ میری رقم مجھے دے دی اور باقی رقم اس ریسلر کو یہ کہہ کر واپس کر دی کہ وہ ایشیائی ریاست ڈھمپ کے پرنس ہیں اور صرف شوقیہ مقابلے کرتے ہیں۔ میں پرنس سے اس قدر متاثر ہوا کہ میں نے انہیں یہاں آنے کی دعوت دی اور پرنس یہاں دو روز تک میرے پاس رہے۔ یہ میرا بیٹا جیک ان دنوں اپنی ماں سے ملنے گیا ہوا تھا اس لئے یہ ان سے نہ مل سکا تھا"...... ہمفرے نے عمران کے ساتھیوں کو پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ اس قدر شہہ زور آدمی تھا۔ نہیں بھائی۔ اس نے یقیناً

کوئی جادو وغیرہ کر دیا ہو گا اس ریسلر پر۔ میں کیسے مان لوں کہ اتنے شہہ زور ریسلر کو کوئی عام سا آدمی اس طرح شکست دے دے"۔ عمران نے کہا تو ایک بار پھر سب ہنس پڑے۔

"جیک جاؤ اور شراب کے علاوہ کوئی اور مشروب تیار کر کے لے آؤ پرنس شراب نہیں پیتا اور یقیناً اس کے ساتھی بھی نہ پیتے ہوں گے"...... ہمفرے نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"واہ تمہاری یادداشت تو واقعی قابل داد ہے۔ اگر تم اس ریسلر سے یادداشت کا مقابلہ کرتے تو یقیناً جیت جاتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہمفرے ایک بار پھر دیہاتی انداز میں منہ پھاڑ کر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ہمفرے میری یادداشت تو بے حد کمزور ہے۔ لیکن اس کے باوجود مجھے یہ بات یاد ہے کہ تم نے ایک بار بتایا تھا کہ تم نے یہاں کسی لارڈ ایرک سے اراضی کا بہت بڑا قطعہ خریدا ہے"...... عمران نے کہا تو ہمفرے بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں میں نے کہا تھا۔ کیوں"...... ہمفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لارڈ ایرک زندہ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں زندہ ہے اور یہیں اس ریاست میں ہی رہتا ہے"۔ ہمفرے نے جواب دیا۔

"کنساٹا کے شمال مغرب میں پہاڑیاں ہیں۔ جنہیں ایرک

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

پہاڑیاں کہا جاتا ہے اور وہاں ایک گاؤں ہے جسے ایرک فیلڈ کہا جاتا ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ پہاڑیاں اور گاؤں کسی لارڈ ایرک کا ہے۔ کیا یہ وہی لارڈ ایرک ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں وہ اس کی آبائی جائیداد تھی لیکن وہ تو اس نے فروخت کر دی تھی کسی اور لارڈ نے خرید لی تھی"....... ہمفرے نے جواب دیا۔

"کیا تم مجھے اس لارڈ سے ملوا سکتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"کھل کر بات کرو پرنس تم کیا چاہتے ہو۔ میں یہاں کا کنگ ہوں اور لارڈ ایرک لارڈ ہوگا لیکن کنگ ہمفرے کے سامنے اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور تم میرے دوست ہو۔ بولو کیا چاہتے ہو۔ لارڈ ایرک جو تم چاہو گے وہی کرے گا"....... ہمفرے نے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"میں نے وہ علاقہ دیکھا ہے۔ مجھے وہ بے حد پسند آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے خرید لوں۔ لیکن وہاں کوئی نہیں بتاتا کہ اسے لارڈ ایرک سے کس نے خریدا تھا۔ لارڈ ایرک سے مل کر میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان سے یہ علاقہ کس نے خریدا تھا۔ تاکہ میں اس سے رابطہ کر کے اسے خرید لوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تو لارڈ کو فون کر کے بھی اس سے معلوم کی جا سکتی ہے"....... ہمفرے نے کہا۔

"نہیں میں اس سے ملنا چاہتا ہوں ذاتی طور پر۔ کیا تم یہ ملاقات کرا سکتے ہو"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم چاہو۔ میں خود تمہارے ساتھ چلتا ہوں"۔ ہمفرے نے کہا۔ اسی لمحے دو ملازم ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئے ٹرے میں مشروبات کے جام رکھے ہوئے تھے۔ سب نے ایک ایک گلاس اٹھا لیا۔

"تو کیا ہم سب چلیں گے یا صرف آپ اکیلے چلیں گے"۔ ہمفرے نے مشروب پیئے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ہم سب چلیں گے۔ کیونکہ اس ملاقات کے بعد ہم نے فوری طور پر ولنگٹن جانا ہے"....... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم لوگ ہمارے پاس کچھ روز نہیں ٹھہرو گے"۔ ہمفرے نے چونک کر کہا۔

"نہیں کنگ ہمفرے فی الحال نہیں لیکن میرا وعدہ کہ جب بھی فرصت ملی میں تمہاری میزبانی کو ضرور آزماؤں گا"....... عمران نے کہا تو ہمفرے بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ آؤ پھر چلیں"....... ہمفرے نے اٹھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی جیپ میں بیٹھے کھیتوں کے درمیان سے گزرنے والی سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ہمفرے تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک بہت بڑے محل نما عمارت میں داخل ہو گئے۔ لارڈ ایرک بوڑھا آدمی تھا۔ وہ ہمفرے سے مل کر بے حد خوش ہوا۔

"چلو کسی بہانے تم یہاں تک آئے تو سہی"....... لارڈ ایرک نے

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

تعارف کے بعد مسکراتے ہوئے ہمفرے سے کہا۔

"جب میں تمہاری طرح بوڑھا ہو جاؤں گا تو پھر آؤں گا"۔ ہمفرے نے کہا تو لارڈ ایرک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"لارڈ ایرک آپ ایرک فیلڈ میں کتنا عرصہ رہے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں تو پیدا ہی وہیں ہوا تھا۔ میری جوانی کا طویل عرصہ بھی وہاں گزرا ہے"...... لارڈ ایرک نے جواب دیا۔

"لارڈ ایرک پھر آپ نے یہ علاقہ کیوں فروخت کر دیا"...... عمران نے پوچھا۔

"کیوں فروخت کر دیا۔ یہ عجیب سوال ہے۔ معقول قیمت مل گئی میں نے فروخت کر دیا"...... لارڈ ایرک نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ایرک فیلڈ کے بارے میں بات کرنا پسند نہ ہو۔ اسی لمحے اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ ایرک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ ایرک نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں کنگ ہمفرے یہاں ہے"...... لارڈ نے دوسری طرف سے بات سنتے ہی کہا اور پھر رسیور ہمفرے کی طرف بڑھا دیا۔

"میرا فون۔ ابھی تو میں آیا ہوں"...... ہمفرے نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر لارڈ ایرک کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"یس ہمفرے بول رہا ہوں"...... ہمفرے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ پھر جیسے جیسے وہ دوسری طرف سے ہونے والی بات سن رہا تھا

اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرتے چلے آئے۔

"میں آ رہا ہوں۔ سب لوگوں کو اکٹھا کرو میں انہیں فنا کر دوں گا"...... کنگ ہمفرے نے چیختے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا"...... لارڈ ایرک نے کہا۔

"اس احمق سائمن کو موت کھینچ لائی ہے۔ اس نے آدمی اکٹھے کر کے میرے کھیتوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں اسے فنا کر دوں گا۔ تم پرنس یہاں لارڈ کے پاس رہو۔ میں ان کا خاتمہ کر کے یہیں واپس آؤں گا"...... ہمفرے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آپ تھکے ہوئے ہوں گے کچھ دیر آرام کر لیں۔ پھر اطمینان سے باتیں ہوں گی"...... لارڈ ایرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھی ہوئی گھنٹی اٹھا کر ہاتھ سے بجائی تو دو نوجوان اندر داخل ہوئے اور سر جھکا کر کھڑے ہو گئے۔

"مہمانوں کو مہمان خانے تک لے جاؤ اور سنو چیف کو کہہ دینا کہ یہ ہمارے خاص مہمان ہیں انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونی چاہئے"...... لارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"آپ جائیں میں لارڈ سے چند باتیں کر کے ابھی آ رہا ہوں۔ لارڈ آپ مجھے چند منٹ دیں گے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے بات

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کرنے کے ساتھ ساتھ لارڈ سے بھی مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ عمران لارڈ سے علیحدگی میں ملنا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ سب خاموشی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"آپ کچھ دیر آرام کر لیتے"...... لارڈ نے مہذب سے لہجے میں کہا۔

"آپ سے باتیں کرنے سے ہی مجھے آرام ملے گا۔ آپ جیسے بزرگ اور تجربہ کار آدمیوں کی صحبت کا ایک لمحہ صدیوں سے بھی زیادہ قیمتی ہوتا ہے"...... عمران نے کہا تو لارڈ کے چہرے پر یکلخت مسرت کی جگمگاہٹ ہونے لگ گئی۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ کیونکہ لارڈ ایرک بھی دوسرے لارڈوں کی طرح اپنی تعریف سن کر خوش ہونے کا عادی تھا۔

"آپ میرے ساتھ آئیں۔ میں اپنے خاص کمرے میں آپ کو لے چلتا ہوں"...... لارڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور چند لمحوں بعد وہ ایک انتہائی شاندار انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھے۔ لارڈ ایرک معذرت کر کے باتھ روم چلا گیا تو عمران نے اس کمرے کا سرسری نظروں سے جائزہ لینا شروع کر دیا۔ جائزہ لیتے ہوئے اس کی نظریں دیوار پر لگے ہوئے ایک فریم پر پڑیں تو وہ چونک پڑا۔ فریم کے اندر ایک سرٹیفکیٹ لگا ہوا تھا جو حکومت ایکریمیا کی طرف سے لارڈ ایرک کی حکومت کے لئے خدمات کے سلسلے میں دیا گیا تھا۔ اسی لمحے لارڈ ایرک باتھ روم سے باہر آ گیا۔

"میں معذرت خواہ ہوں پرنس۔ بڑھاپا بذات خود ایک بیماری

ہوتا ہے۔ باتھ روم میں مجھے بار بار جانا پڑتا ہے"...... لارڈ نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"میری تو پسندیدہ جگہ ہی باتھ روم ہے۔ جس قدر اطمینان اور سکون آدمی باتھ روم میں محسوس کرتا ہے اور کسی جگہ کر ہی نہیں سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لارڈ ایرک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"لارڈ ایرک آپ کو حکومت ایکریمیا نے حکومت کے لئے شاندار خدمات کے عوض باقاعدہ سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ ایسا سرٹیفکیٹ تو خاص خدمات پر ہی دیا جاتا ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہ کیسی خدمات تھیں"...... عمران نے دیوار پر موجود فریم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ اس دور کے قصے ہیں جب میں جوان تھا۔ جوانی کے دوران میں نے ایک ایسی مجرم تنظیم کے خلاف کام کیا تھا۔ جو حکومت ایکریمیا کے خلاف کام کر رہی تھی۔ ان خدمات کے صلے میں مجھے یہ سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا"...... لارڈ ایرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن بڑھاپے میں آدمی عملی جدوجہد نہ سہی۔ کم از کم ذہنی طور پر تو جدوجہد کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کر تو سکتا ہے۔ لیکن مختلف بیماریوں نے مجھے اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ میں کسی سے رابطہ کر سکوں اور کوئی بھی کام ہو بغیر رابطوں کے بہرحال نہیں کیا جا سکتا"...... لارڈ ایرک نے جواب دیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اور اگر رابطہ خود چل کر آپ کے پاس پہنچ جائے تو" .... عمران نے کہا تو لارڈ ایرک بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں" .... لارڈ ایرک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ ایرک آپ بنیادی طور پر ایک اچھے انسان ہیں ۔ آپ کا یہ سرٹیفکیٹ بتا رہا ہے کہ آپ نے واقعی جرائم کے خلاف بے مثال جدوجہد کی ہوگی کیونکہ اس قسم کا سرٹیفکیٹ حکومتیں بہت کم جاری کرتی ہیں ۔ اس لئے میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں ۔ اس کے بعد آپ خود فیصلہ کر لیں کہ آپ کیا تعاون کر سکتے ہیں ۔ کر سکتے ہیں یا نہیں" .... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیسی تفصیل" .... لارڈ نے اور زیادہ حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے بلیک تھنڈر کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

"اوہ ۔ اوہ اس قدر خوفناک تنظیم" .... لارڈ ایرک نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اور اس تنظیم نے ایرک پہاڑیوں میں خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی ہے ۔ جہاں پوری انسانیت کے خلاف استعمال ہونے والا ہتھیار تیار کیا جا رہا ہے" .... عمران نے کہا۔

"ایرک پہاڑیوں میں ۔ اوہ ویری بیڈ تو اس لئے مجھے اتنی بڑی رقم آفر کی گئی تھی ۔ میں بھی سوچتا تھا کہ کون اس قدر احمق ہو سکتا ہے کہ اس ویران سے علاقے کے لئے اتنی بڑی رقم ادا کرے گا" .... لارڈ ایرک

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خفیہ لیبارٹری کے لئے یہ جگہ انہیں مناسب لگی ہو گی ۔ رقم ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے" .... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن آپ کون ہیں ۔ ہمفرے نے تو آپ کا تعارف صرف دوست کہہ کر کرایا ہے ۔ لیکن آپ کی باتیں بتا رہی ہیں کہ آپ ہمفرے جیسے عام سے گینگسٹر کے دوست نہیں ہو سکتے" .... لارڈ ایرک نے کہا۔

"میرا تعلق پاکیشیا سے ہے ۔ میرا اصل نام علی عمران ہے ۔ میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے ۔ ہمفرے سے میری ملاقات کافی عرصہ پہلے ایک جوئے خانے میں ہوئی تھی ۔ وہاں میں نے اس کی مدد کی تھی ۔ اس لئے اس سے ملاقات رہنے لگی ۔ ایک بار باتوں ہی باتوں میں ہمفرے نے آپ کا ذکر کیا ۔ اب جب کہ اس لیبارٹری کی تلاش کے سلسلے میں ایرک فیلڈ اور ایرک پہاڑیوں کا نام سامنے آیا اور یہ معلوم ہوا کہ یہ جگہ کسی لارڈ ایرک کی آبائی جائیداد تھی تو میرے ذہن میں ہمفرے کی اس وقت کی بات آ گئی ۔ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں سمیت ہمفرے کے پاس پہنچا ہمفرے نے بتایا کہ آپ زندہ بھی ہیں اور اسی ریاست میں رہتے ہیں تو میں نے اسے مجبور کیا کہ وہ میری ملاقات کرا دے ۔ اس طرح آپ سے ملاقات ہو گئی" .... عمران نے تفصیل سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔ اوہ تو یہ بات ہے ۔ میرا تعلق بھی آج سے آٹھ دس سال پہلے تک ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے رہا ہے ۔ گو وہاں میرا کام صرف

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

انتظامی معاملات تک ہی محدود تھا۔ لیکن میں نے اس دوران پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر آپ کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی۔ میں آپ سے بھرپور تعاون کروں گا۔ لیکن یہ آپ خود بتائیں گے کہ آپ مجھ سے کس قسم کا تعاون چاہتے ہیں۔ جہاں تک وہ علاقہ فروخت کرنے کی بات ہے تو اصل بات یہ ہے کہ اس علاقے میں ہماری خاندانی دشمنی وہاں کے قریب کے ایک علاقے کے جاگیردار سے تھی۔ اسی وجہ سے قتل وغارت کا سلسلہ چلتا رہتا تھا۔ پھر اچانک جب مجھے برطانیہ کے ایک لارڈ کی طرف سے اس سارے علاقے کی فروخت کیلئے بہت معقول بلکہ میرے تصور سے بھی زیادہ رقم کی آفر ہوئی تو میں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی جگہ یہاں اس ریاست میں اس سے بھی بڑی جاگیر خرید لی اس طرح اس خاندانی دشمنی سے بھی میری اور میرے خاندان کی خلاصی ہو گئی"...... لارڈ ایرک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی جاگیر دراصل بلیک تھنڈر نے خریدی ہے۔ اس کے لئے رقم کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اسے وہ پہاڑیاں لیبارٹری کے لئے مناسب لگی ہوں گی آپ سے میں صرف اتنا تعاون چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسا خفیہ راستہ بتا دیں جہاں سے میں کسی کی نظروں میں آئے بغیر ان پہاڑیوں کے اندر پہنچ جاؤں۔ کوئی ایسا راستہ جس کا علم بلیک تھنڈر کے ایجنٹوں کو اب تک نہ ہو سکا ہو"...... عمران نے کہا۔

"ایسا راستہ۔ مجھے تو یہ سارا علاقہ فروخت کئے بہت طویل عرصہ

گزر چکا ہے۔ اب ایسا کون سا راستہ ہو سکتا ہے جو ان کی نظروں میں نہ آسکا ہو"...... لارڈ ایرک نے کہا۔

"آپ کا وہ آبائی علاقہ تھا اور بقول آپ کے آپ پیدا بھی وہیں ہوئے اور آپ کی جوانی بھی وہیں گزری۔ ایسے آدمی کو ایسے ایسے راستوں کا علم ہوتا ہے جس کا علم عام حالات میں عام لوگوں کو نہیں ہو سکتا مجھے ایسے ہی کسی راستے کی تلاش ہے۔ کیونکہ بلیک تھنڈر بہت باوسائل تنظیم ہے۔ یقیناً اس نے اس لیبارٹری کی حفاظت کا انتہائی سخت ترین انتظام کیا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ لیکن عرصہ بہت گزر چکا ہے مسٹر علی عمران۔ اس لئے حتمی طور پر کوئی راستہ کیسے بتایا جا سکتا ہے"۔ لارڈ ایرک نے جواب دیا۔

"آپ بتائیں تو سہی چیکنگ میں خود کر لوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر مجھے اپنے پرانے کاغذات چیک کرنے پڑیں گے میں ان پہاڑیوں پر لومڑیوں کا شکار کھیلتا رہا ہوں اور تم جانتے ہو گے کہ پہاڑوں میں رہنے والی لومڑیوں کا شکار کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ اسی سلسلے میں ایک بار میں نے ان پہاڑیوں کا باقاعدہ نقشہ بنایا تھا اور اس نقشے میں ان تمام راستوں کی باقاعدہ نشاندہی کی تھی جن سے گزر کر میں لومڑیوں کے ٹھکانوں تک خاموشی سے پہنچ سکوں۔ جوانی کے دور کی بات ہے"...... لارڈ ایرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اوہ اگر وہ نقشہ مل جائے تو یہ میرے لئے سب سے کار آمد ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"میں اسے تلاش کرتا ہوں۔ لیکن آپ کو انتظار کی زحمت اٹھانی پڑے گی"...... لارڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے تو میں محبوب کے انتظار کی طرح قیامت تک انتظار کر سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو لارڈ ایرک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر وہ اس کمرے کی عقبی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ہوئی وہ بے حد تھکا ہوا سا دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ کو میری وجہ سے تکلیف اٹھانی پڑی لارڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ جرائم کے خلاف کام کرنے میں مجھے ہمیشہ دلی مسرت محسوس ہوتی ہے اور مجھے تو اس بات کی خوشی ہے کہ اس عمر میں بھی مجھے جرائم کے خلاف کسی نہ کسی انداز میں کام کرنے کا موقعہ تو ملا"...... لارڈ ایرک نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک رول اس نے کھولا۔ یہ پرانا کاغذ تھا۔ لیکن بہرحال وہ اس قدر خستہ نہ ہوا تھا کہ پھٹ جاتا۔ لارڈ نے رول کو کھول کر میز پر رکھا اور پھر ادھر ادھر سے مختلف سامان اٹھا کر اس نے اس کے چاروں کونوں پر رکھ دیا تاکہ وہ دوبارہ رول نہ ہو جائے۔ یہ واقعی ایک نقشہ تھا جسے ہاتھ سے بنایا گیا تھا۔ نقشے کا انداز بتا رہا تھا کہ بنانے

والے کو نقشہ بنانے کی تکنیک سے خاصی واقفیت ہے۔ کیونکہ نقشہ خاصے اچھے انداز میں بنا ہوا تھا۔ پہاڑیوں کو سیاہ لکیروں سے بنایا گیا تھا جب کہ راستوں کی نشاندہی سرخ رنگ کی لکیروں سے کی گئی تھی۔ پھر لارڈ ایرک نے عمران کو پہاڑیوں اور راستوں کے بارے میں تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"یہ راستہ بہت چھوٹا سا ہے۔ اس طرح تو یہ لومڑی کے شکار کے لئے کام نہیں آسکتا۔ پھر اس کی نشاندہی کیوں کی گئی ہے"۔ عمران نے ایک چھوٹی سی سرخ لکیر پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو مجھے یاد کرنے دو۔ فوری طور پر تو اس کی وجہ تسمیہ میرے ذہن میں نہیں آرہی"...... لارڈ ایرک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پیشانی پر موجود شکنوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"اوہ۔ اوہ یاد آگیا۔ اس کے آگے ایک قدرتی کنواں ہے۔ کافی گہرا کنواں۔ یہ دیکھو یہ میں نے نشان بنایا ہے۔ کنواں اس لحاظ سے کہ یہ کنویں کی طرح گول گہرائی ہے۔ ورنہ اس میں پانی وغیرہ نہ تھا۔ اس کنویں کے منہ پر میں اکثر جال لگا دیا کرتا تھا اور لومڑیاں اس کنویں میں گر جاتی تھیں"...... لارڈنے ایرک نے جواب دیا۔

"کتنا گہرا ہے یہ"...... عمران نے پوچھا۔

"ساٹھ ستر فٹ گہرا تو ہوگا۔ میرا اندازہ ہے"...... لارڈ ایرک نے جواب دیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اور یہ راستہ یہ تو کافی دور سے نکل رہا ہے۔ لیکن آپ نے درمیان میں یہ کراس ڈال دیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے"........ عمران نے کہا۔

"یہ راستہ ان پہاڑیوں سے تقریباً دو کلو میٹر دور ایک زمینی سرنگ ہے۔ لیکن جہاں میں نے کراس ڈالا ہے۔ یہاں یہ بند ہے۔ دوسری طرف بھی راستہ ہے لیکن راستے میں بلاکنگ ہے"........ لارڈ نے کہا۔

"او کے لارڈ ایرک۔ آپ نے واقعی بے حد تعاون کیا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں اور اب مجھے اجازت دیں کہ میں یہ نقشہ ساتھ لے جاؤں۔ یہ میرے لئے بے حد کارآمد ہے"۔ عمران نے کہا۔

"بے شک لے جائیں۔ لیکن اجازت ایک شرط کے ساتھ کہ آپ اپنے اس مشن میں کامیابی کے بعد دوبارہ میرے مہمان ضرور بنیں گے"........ لارڈ ایرک نے کہا تو عمران نے وعدہ کر لیا۔

"ہم فوری طور پر اس ریاست کے بڑے شہر لارک فیلڈ پہنچنا چاہتے ہیں۔ کیا اس کا بندوبست ہو سکتا ہے"........ عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میرے پاس جیپیں بھی ہیں اور ڈرائیور بھی۔ وہ آپ کو پہنچا دیں گے"........ لارڈ ایرک نے کہا اور پھر وہ عمران کے ساتھ ہی اس کمرے سے باہر آگیا۔ عمران نے نقشہ تہہ کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

بوبی ایرک فیلڈ کے سب سے اونچے ٹاور پر کھڑی دوربین سے سامنے پھیلے ہوئے منظر کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔ اس کے ساتھ ہی شیرف لوتھر کھڑا تھا۔ لوتھر خاصا موٹا آدمی تھا لیکن اس کے انداز میں مستعدی اور چستی موجود تھی جس طرف بوبی دیکھ رہی تھی وہاں سے سڑک بل کھاتی ہوئی ایرک فیلڈ کی طرف آ رہی تھی۔ پھر اچانک بوبی چونک پڑی۔

"اوہ اوہ ایک کار آ رہی ہے قصبے کی طرف"........ بوبی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کتنے فاصلے پر ہے"........ لوتھر نے پوچھا۔

"دس پندرہ منٹ کے بعد یہ یقیناً فرسٹ چیک پوسٹ پر پہنچ جائے گی"........ بوبی نے جواب دیا۔

"تو کیا حکم ہے۔ اسے میزائل سے اڑوا نہ دیا جائے"........ لوتھر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نے کہا۔

"کیوں"....... بوبی نے دور بین ہٹا کر لوتھر کی طرف مڑتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"حفاظتی اقدامات کے تحت۔ آپ نے خود ہی تو کہا تھا"....... لوتھر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ اگر اس میں حکومت ایکریمیا کے آدمی ہوئے تو پھر۔ چلو میرے ساتھ۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی اس قدر احمق نہیں ہیں کہ اس طرح منہ اٹھائے بڑھے چلے آئیں گے۔ وہ لامحالہ کوئی خاص پلاننگ کریں گے"۔ بوبی نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم ہو۔ مس بوبی میں تو حکم کا غلام ہوں"۔ لوتھر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چلو میرے ساتھ فرسٹ چیک پوسٹ پر۔ میں خود ان لوگوں کو چیک کرتی ہوں"....... بوبی نے کہا اور پھر دور بین وہیں رکھ کر وہ واپس مڑ گئی۔ ٹاور کے ساتھ باقاعدہ لفٹ موجود تھی۔ اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ لفٹ کے ذریعے ٹاور سے نیچے پہنچ گئے۔ پھر لوتھر کی جیپ میں بیٹھ کر وہ فرسٹ چیک پوسٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ فرسٹ چیک پوسٹ پر ابھی انہیں پہنچے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی کہ کار بھی وہاں پہنچ گئی۔

"اوہ یہ تو سٹالر اور اس کا بھتیجا ہے"....... لوتھر نے کار سے اترنے والے دو افراد کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"سٹالر وہ کون ہے"....... بوبی نے چونک کر پوچھا۔

"ہمسایہ جاگیردار ہے۔ اس کی بیٹی کی شادی یہاں کے ایک بڑے سٹور کیپر راکم سے ہوئی ہے۔ یہ اکثر بیٹی سے ملنے آتا رہتا ہے"۔ لوتھر نے جواب دیا۔

"پھر تو انکے پاس سپیشل کارڈ ہوں گے"....... بوبی نے کہا۔

"جی ہاں کئی سال پہلے کے ہیں"....... لوتھر نے جواب دیا۔

"سٹالر کو یہاں لے آؤ۔ میں اس سے بات کرتی ہوں"....... بوبی نے کہا۔

"آپ کا تعارف کس انداز میں کرایا جائے"....... لوتھر نے پوچھا۔

"یہ اگر ہمسایہ ہے تو پھر لامحالہ یہ کنسانا آتا جاتا رہتا ہو گا اور مجھے جانتا ہو گا"....... بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لوتھر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ بوبی چیک پوسٹ کے پیچھے بنے ہوئے ایک کمرے میں موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد لوتھر اس آدمی کے ساتھ اندر داخل ہوا جسے وہ سٹالر کہہ رہا تھا۔

"اوہ مس بوبی۔ آپ اور یہاں"....... سٹالر نے جو ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ بوبی کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں میں یہاں نہیں آ سکتی"....... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ میرا یہ مطلب نہ تھا۔ دراصل پہلے کبھی آپ سے یہاں ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ میں تو اپنی بیٹی سے ملنے اکثر آتا رہتا ہوں"۔ سٹالر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہاتھ بڑھا دیا۔ بوبی نے اس سے مصافحہ کیا اور پھر اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"مسٹر سٹالر آپ کی اراضی ایرک پہاڑیوں سے کس طرف ہے"۔ بوبی نے پوچھا۔

"شمال کی طرف کیوں"...... سٹالر نے چونک کر پوچھا۔

"آپ کو معلوم ہے کہ اس قصبے میں اس قدر حفاظتی انتظامات کیوں کیے گئے ہیں"...... بوبی نے کہا۔

"جی ہاں یہاں پہاڑیوں میں حکومت ایکریمیا کی ایک خفیہ لیبارٹری ہے۔ مجھے ہی کیا سب کو معلوم ہے"۔ سٹالر نے جواب دیا۔

"میرا تعلق بھی حکومت ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے۔ حکومت کو مخبری ہوئی ہے کہ چند افراد جو کہ دشمن ایجنٹ ہے اس لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان افراد سے نمٹنے کے لئے مجھے از خود یہاں آنا پڑا ہے۔ یہ دشمن ایجنٹ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ وہ اب ظاہر ہے اس قصبے کی طرف سے تو نہ آئیں گے۔ اس لئے ہم نے چاروں طرف حفاظتی انتظامات کیے ہیں۔ میری آپ سے صرف اتنی گزارش ہے کہ اگر آپ اپنے علاقے میں اجنبی افراد کو دیکھیں تو آپ فوراً لوتھر کو اطلاع کر دیں"...... بوبی نے کہا۔

"دشمن ایجنٹ۔ اجنبی افراد۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے میں نے ایک عورت اور پانچ مردوں کو سرباز علاقے میں دیکھا تھا۔ وہ سب اجنبی تھے۔ لیکن سامان کے لحاظ سے سیاح لگتے تھے۔ چونکہ سرباز علاقے میں

قدیم کھنڈرات موجود ہیں اس لئے میں سمجھا کہ وہ ان کھنڈرات کو دیکھنے جا رہے ہیں"...... سٹالر نے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"اوہ اوہ یہ وہی لوگ ہیں۔ ان میں ایک عورت بھی شامل ہے اور پانچ مرد ہیں۔ یہ سرباز کا علاقہ شمال مغرب میں ہی ہے ناں"۔ بوبی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"۔ لوتھر نے جواب دیا۔

"تو پھر میرا منہ کھڑے کیوں دیکھ رہے ہو۔ یہ وہی لوگ ہیں اور ہم نے انہیں گرفتار کرنا ہے"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن مس اس کے لئے تو ہمیں باہر جانا ہو گا"...... لوتھر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ جلدی کرو جیپیں تیار کراؤ اور اپنے مسلح آدمیوں کو بلاؤ جلدی کرو۔ اچھا مسٹر سٹالر آپ کی مہربانی۔ اب آپ اپنی بیٹی کے گھر جا سکتے ہیں"...... بوبی نے کہا اور سٹالر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد بوبی لوتھر اور ان کے ساتھی چار جیپوں میں سوار سرباز کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"مس یہ لوگ خطرناک ہیں۔ انہیں دور سے ہی گولی نہ مار دی جائے"...... لوتھر نے کہا۔

"نہیں میں انہیں زندہ گرفتار کرنا چاہتی ہوں۔ اور سنو تم خاموش ہو گے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو تفصیلی ہدایات دے دی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہیں"...... بوبی نے سخت لہجے میں کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا
تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد جیپیں سرباز کے کھنڈرات کے پاس پہنچ کر رک گئیں کیونکہ انہیں لمبا چکر کاٹ کر یہاں تک آنا پڑا تھا اس لئے انہیں یہاں پہنچنے میں اتنا وقت لگ گیا تھا۔ بوبی جیپ سے نیچے اتری تو اسی لمحے اس نے ایک عورت اور پانچ مردوں کو کھنڈرات سے باہر نکل کر آتے ہوئے دیکھا۔ وہ چال ڈھال اور لباس سے واقعی سیاح لگتے تھے۔ شاید جیپوں کی آوازیں سن کر وہ باہر آئے تھے۔ بوبی نے ایک لمحے کے لئے انہیں غور سے دیکھا اور پھر اس کا منہ بن گیا کیونکہ ان میں کسی کا قدوقامت بھی عمران سے نہ ملتا تھا اور نہ ہی اس عورت اور عمران کی ساتھی عورت جولیا کے درمیان قدوقامت اور جسمانی ساخت کے لحاظ سے کوئی مطابقت تھی۔ وہ سیاح بڑی حیرت بھری نظروں سے بوبی، لوتھر اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے جو جیپوں سے اتر کر ان کے گرد دائرے کی صورت میں بکھر کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"آپ کون ہیں"...... بوبی نے اس عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم سیاح ہیں مگر آپ کون ہیں۔ آپ کے تیور تو کچھ خطرناک سے محسوس ہو رہے ہیں"...... اس عورت نے جواب دیا۔

"مسٹر لوتھر آپ ان سیاحوں کے کاغذات چیک کریں"...... بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس"...... لوتھر نے کہا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے ان

سیاحوں کی طرف بڑھ گیا۔

"میں شیرف ہوں اپنے کاغذات دکھائیے"...... لوتھر نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کہاں کے شیرف ہیں۔ پہلے اپنا شناختی کارڈ دکھائیے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ ہمیں ہمارے کاغذات سے محروم کر دیں"...... ایک مرد نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"سنیئے ہمارا تعلق حکومت سے ہے۔ یہاں چند غیر ملکی ایجنٹوں کی آمد کی اطلاعات ملی تھیں۔ ہم انہیں چیک کر رہے تھے کہ آپ کے بارے میں اطلاع ملی۔ ان غیر ملکی ایجنٹوں کی تعداد بھی آپ سے ملتی ہے۔ وہ بھی ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے۔ لیکن آپ کے قدوقامت اور جسمانی ساخت ان سے مختلف ہے۔ اس لئے آپ کو نہ ہی گرفتار کیا گیا ہے اور نہ آپ کو گولی ماری گئی ہے"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"غیر ملکی ایجنٹ اور یہاں کھنڈرات میں۔ کیوں یہاں ان کا کیا کام ہو سکتا ہے"...... اسی عورت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتیں۔ آپ سے جو کہا جا رہا ہے وہ کریں۔ ورنہ دوسری صورت میں آپ کو گرفتار بھی کیا جا سکتا ہے"۔ بوبی کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"کاغذات دکھا دیں مس کیتھرائن"...... ایک مرد نے اپنی ساتھی عورت سے کہا اور ساتھی عورت نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اپنے کاندھے سے لٹکا ہوا بیگ کھولا اور اس میں موجود ایک بڑا لفافہ نکال کر اس نے لوتھر کی طرف بڑھا دیا۔ لوتھر نے لفافہ لیا اور پھر اسے کھول کر اس میں سے کاغذات نکالے اور انہیں بوبی کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ تو آپ یونیورسٹی آف اوھاما کے پروفیسر حضرات ہیں۔ ویری سوری آپ تو انتہائی معزز حضرات ہیں"...... بوبی نے کاغذات دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمارا تعلق یونیورسٹی کے شعبہ آثار قدیمہ سے ہے۔ مس کیتھرائن شعبہ کی انچارج ہیں اور پوری دنیا میں آثار قدیمہ پر اتھارٹی سمجھی جاتی ہیں"...... ایک مرد نے اس عورت کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب آئی۔ ایم۔ سوری"...... بوبی نے کاغذات واپس لفافے میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر لفافہ اس نے واپس مس کیتھرائن کی طرف بڑھا دیا۔

"آؤ چلیں"...... بوبی نے لوتھر اور اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب جیپوں میں سوار تیزی سے واپس ایرک فیلڈ کی طرف روانہ ہو گئے۔

"حیرت ہے۔ اتنے معزز افراد۔ یونیورسٹی کے پروفیسر اور پیدل سیاحت کرتے پھر رہے ہیں"...... لوتھر نے کہا تو بوبی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ ہاں۔ اس بات کا تو مجھے خیال بھی نہ آیا تھا۔ ویسے یہ پروفیسر حضرات ہوتے ہی اس قسم کے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے"۔

بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ واپس ایرک فیلڈ کی پہلی چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔

"کوئی خاص بات تو نہیں ہوئی"...... بوبی نے چیک پوسٹ پر موجود مسلح افراد کے انچارج سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں مس"...... انچارج نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کوئی آیا گیا تو نہیں"...... بوبی نے پوچھا۔

"صرف سارجنٹ کے آدمی آئے تھے۔ روز فیلڈ کو چیک کرنے"...... انچارج نے جواب دیا تو بوبی نے چونک کر لوتھر کی طرف دیکھا۔

"یہاں ایک بہت بڑا فروٹ فارم ہے جو ولنگٹن کے ایک شخص سارجنٹ نکونی کی ملکیت ہے۔ اس فروٹ فارم میں ایک خصوصی تیل دار جنس پیدا کی جاتی ہے۔ جس کا تیل لیبارٹری کو سپلائی کیا جاتا ہے۔ اس کے آدمی حساب کتاب کی چیکنگ کے لئے آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کو سپیشل کارڈ جاری کیے گئے ہیں"...... لوتھر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بوبی کے ستے ہوئے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"کتنے افراد تھے"...... بوبی نے انچارج سے پوچھا۔

"ایک عورت اور پانچ مرد تھے"...... انچارج نے جواب دیا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ اوہ۔ کہاں گئے ہیں وہ۔ فوراً انہیں مجھ سے ملواؤ"...... بوبی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ فارم پر ہی ہوں گے میں بلواتا ہوں انہیں"...... لوتھر نے کہا اور تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ بوبی بھی اس کے ساتھ ہی اندرونی کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

"ایک عورت اور پانچ مرد"...... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مس وہ سپیشل کارڈ ہولڈر ہیں اس لئے وہ تو مشکوک ہو ہی نہیں سکتے۔ ویسے بھی وہ اکثر آتے جاتے رہتے ہیں"...... لوتھر نے بوبی کو تشویش میں مبتلا دیکھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"چیک کرنا ضروری ہے"...... بوبی نے کہا اور پھر وہ دونوں اندرونی کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہ لوتھر کا دفتر تھا۔ لوتھر نے جلدی سے فون اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ بوبی کرسی پر بیٹھ تو گئی لیکن اس کے انداز میں اضطراب نمایاں تھا۔ فون میں لاؤڈر ہونے کی وجہ سے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز کمرے میں نمایاں طور پر سنائی دے رہی تھی۔

"یس سارجنٹ فروٹ فارم"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جیکسن بول رہے ہو"...... لوتھر نے آواز پہچانتے ہوئے کہا۔

"یس مسٹر شیرف میں جیکسن ہی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے جیکسن نے جواب دیا۔ اس نے بھی آواز سے ہی لوتھر کو

پہچان لیا تھا۔ کیونکہ یہ ایک چھوٹی سی آبادی تھی اور یہاں ہر شخص ایک دوسرے کو انتہائی قریب سے جانتا تھا۔

"جیکسن آؤٹ ٹیم آئی ہے۔ مس بوبی اس سے ملنا چاہتی ہیں۔ تم انہیں یہاں میرے دفتر میں بھجوا دو"...... لوتھر نے کہا۔

"آؤٹ ٹیم۔ کون سی آؤٹ ٹیم"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بوبی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"ارے ابھی ایک گھنٹہ پہلے فارم کی آؤٹ ٹیم آئی ہے۔ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل مجھے ابھی فرسٹ چیک پوسٹ کے انچارج نے بتایا ہے"...... لوتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں مسٹر لوتھر۔ یہاں تو کوئی آؤٹ ٹیم نہیں آئی۔ البتہ انہوں نے آنا ضرور تھا لیکن ابھی تک پہنچی نہیں ہے"...... دوسری طرف سے جیکسن نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا"...... لوتھر نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یہ۔ یہ۔ وہی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے ہیں۔ اوہ۔ اوہ وہ اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ فوراً ہنگامی حالات کا اعلان کر دو فوراً۔ وہ جہاں بھی ہوں۔ جس کے پاس بھی ہوں۔ انہیں ہر صورت میں گرفتار ہونا چاہئے۔ کاش میں ان سیاحوں کے چکر میں نہ گئی ہوتی تو میں انہیں دیکھتے ہی پہچان لیتی"...... بوبی نے بے اختیار دونوں ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام یہاں ایک آدمی نہیں چھپ سکتا۔ چھ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اکٹھے کیسے چھپ سکتے ہیں ۔ یہ ابھی پکڑے جائیں گے"........ لوتھر نے کہا اور جلدی سے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

عمران اور اس کے ساتھی ایرک فیلڈ کی فرسٹ چیک پوسٹ سے کافی فاصلے پر ایک گھنے درختوں کے ذخیرے میں موجود تھے ۔ ایک بڑی جیپ بھی ان درختوں کے اندر کھڑی تھی ۔ وہ سب جیپ سے باہر اونچی گھاس پر اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے ۔

" عمران صاحب بفرض محال اگر ہم آپ کی پلاننگ کے تحت اندر داخل بھی ہو گئے تو اندر ہمارے لئے جائے پناہ کون سی ہو گی" ۔ صفدر نے کہا ۔

" جائے پناہ ۔ ارے بھائی وہاں کی کسی لڑکی سے شادی کر لو ۔ جائے پناہ مہیا ہو جائے گی ۔ اس میں اتنی پریشانی کی کون سی بات ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" تمہیں تو سوائے شادی کے اور کوئی موضوع ہی نہیں ملتا بات کرنے کے لئے"........ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تو نہ کرو شادی کسی بوڑھی خاتون کے بیٹے بن جاؤ۔ پھر بھی جائے پناہ مل جائے گی"....... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں کہتا ہوں اس سارے چکر اور پلان کا فائدہ کیا ہے۔ اندر ہی جانا ہے ناں۔ اسلحہ ہمارے پاس ہے۔ اڑا دو ساری چیک پوسٹیں اور اندر پہنچ جاؤ"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تاکہ پورا قصبہ اور اس کے مسلح افراد ہمیں شکاریوں کی طرح گھیر لیں"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیتھرائن اور اس کا گروپ کیا ہماری مرضی کے مطابق رول ادا کر لے گا"....... اس بار صفدر نے کہا۔

"کیوں نہیں کرے گا۔ اس میں مشکل بھی کیا ہے اور بوبی لامحالہ جیسے ہی ان کے متعلق سنے گی اڑتی ہوئی وہاں پہنچے گی اور ہم اس دوران اطمینان سے گیٹ کراس کر جائیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کی ضرورت ہی کیا تھی اگر کیتھرائن اور اس کے گروپ سے صرف سپیشل کارڈ لے لئے جاتے تو یہ کافی نہ تھا"....... جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا بوبی یہاں موجود ہے اور بوبی نہ صرف مجھے اور خاور کو بلکہ تم تینوں سے بھی مل چکی ہے۔ ہمارے قدوقامت اور ہماری جسمانی ساخت کی وجہ سے ہی وہ ہمیں پہچان لے گی۔ البتہ اس کی عدم موجودگی میں ہم ان کارڈز کی وجہ سے اطمینان سے اندر داخل

جائیں گے اور اصل مسئلہ ان حفاظتی انتظامات سے بچ کر اندر داخل ہونا ہے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کے ہاتھ رکھے ہوئے فکسڈ فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے چونک کر اسے اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کیتھرائن کالنگ اوور"....... بٹن آن ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس پرنس بول رہا ہوں اوور"....... عمران نے جواب دیا۔

"پرنس وہ عورت بوبی۔ شیرف لوتھر اور دس مسلح افراد کے ساتھ یہاں آئی ہے۔ اس نے ہمارے کاغذات چیک کیے ہیں اور پھر مطمئن ہو کر واپس چلی گئی ہے اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے انہیں واپس گئے ہوئے اوور"....... عمران نے پوچھا۔

"پانچ منٹ ہوئے ہیں اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔کے اب آپ واپس جا سکتی ہیں۔ وہاں جا کر آپ کہہ دیں کہ آپ کی جیپ اور سپیشل کارڈز چوری کر لئے گئے ہیں یا کوئی بھی ایسا بہانہ آپ کر سکتی ہیں۔ بہرحال ہماری طرف سے آپ اب فارغ ہیں اور ہاں اگر آپ کو اپنے چہرے پسند نہ ہوں تو آپ یہ میک اپ ختم کر سکتے ہیں۔ صرف سادہ پانی سے اچھی طرح دھو لینا اوور اینڈ آل"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دیا۔

"آؤ اب چلیں"........ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں سوار درختوں کے اس جھنڈ سے نکل کر اس طرف کو جا رہے تھے جہاں سے وہ اس سڑک پر پہنچ سکتے تھے جو ایرک فیلڈ جاتی تھی۔ سڑک پہنچنے کے بعد عمران نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جیپ کا رخ ایرک فیلڈ کی طرف موڑ دیا اور جیپ فراٹے بھرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ چیک پوسٹ پر پہنچے۔

"یس"........ ایک مسلح آدمی نے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آؤٹ ٹیم برائے سارجنٹ فارم"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے چھ کارڈ نکال کر اس آدمی کی طرف بڑھا دیئے۔ اس آدمی نے ایک نظر جیپ کے اندر ڈالی اور پھر کارڈ لے کر وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کو اندازہ تھا کہ اس کمرے کے اندر یقیناً وہ خاص کمپیوٹر نصب ہوگا جس میں سپیشل کارڈ چیک کئے جائیں گے کیونکہ یہ کمپیوٹر کارڈز ہی تھے لیکن کی ساخت سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کارڈ ہولڈر کے نام اور تصاویر وغیرہ کا سلسلہ بند ہے۔ صرف کارڈ ہی چیک ہوتے ہیں کہ کیا اصل ہیں یا نہیں اس لئے وہ مطمئن تھا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد وہی مسلح آدمی کمرے سے باہر آگیا۔ اس کے ہاتھ میں کارڈ موجود تھے۔ اس کے چہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ٹھیک ہیں"........ اس آدمی نے کارڈ واپس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہلا کر راڈ ہٹانے کا اشارہ کر دیا۔ دوسرے لمحے راڈ ہٹ گیا اور عمران نے جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد وہ دوسری چیک پوسٹ پر پہنچ گئے۔ یہاں بھی انہیں صرف کارڈ ہی دکھانے پڑے اور انہیں آگے جانے کی اجازت دے دی گئی۔ اب وہ قصبے میں داخل ہو چکے تھے۔ عمران بڑے اطمینان سے جیپ چلاتا ہوا دائیں ہاتھ پر جانے والی سڑک پر سے گزرتا ہوا سے آگے بڑھاتا چلا گیا۔ قصبے کے بازار سے گزرتے ہوئے وہ تھوڑی دیر بعد ایک درمیانے درجے کے ہوٹل کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے جیپ روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھی بھی جیپ سے نیچے اترے۔ ان کے پاس چار تھیلے تھے جو انہوں نے اپنی پشت پر لاد رکھے تھے۔

"ہم نے آگے جانا ہے"........ عمران نے کہا اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تقریباً دو سو گز کا فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک سائیڈ روڈ پر مڑا اور پھر کچھ دور موجود ایک مکان کے دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ مکان کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے دروازے پر دستک دی تو دوسرے ہی لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک نوجوان کھڑا ہوا

"سافٹ وڈ"........ عمران نے آہستہ سے کہا تو نوجوان بے اختیار پڑا۔

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

www.paksociety.com

"اوہ آؤ"...... نوجوان نے تیزی سے ایک سائیڈ پر ہٹتے ہوئے کہا
اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اند
داخل ہوئے تو اس نوجوان نے دروازہ بند کیا اور پھر انہیں ساتھ لے
کر وہ مکان کے اندرونی حصے کی طرف بڑھنے لگا۔ ایک کمرے میں ا
جیسے ہی داخل ہوئے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہوا ایک بوڑھا بے اختیا
چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"سافٹ وڈ"...... عمران نے ایک بار پھر وہی الفاظ دوہرائے۔

"اوہ اوہ۔ اچھا۔ مائیکل تم مہمانوں کو زیرو روم لے جاؤ۔ میں ا
سنبھال لوں گا"...... بوڑھے نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا نام"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام فراسٹ ہے"...... بوڑھے نے جواب دیا۔

"فراسٹ اچھا نام ہے۔ اب آپ میری بات سن لیں۔ ہم یہاں ا
لئے نہیں آئے کہ کسی تہہ خانے میں چھپ کر بیٹھ جائیں۔ ہم نے
کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے راجر نے سب کچھ ٹرانسمیٹر پر بتا دیا ہے۔ آپ
اندر داخل ہونے کا بہترین پلان تیار کیا ہے۔ لیکن بوبی اور لوتھ
دونوں کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ ان لوگوں نے آپ کو ت
کرنے کے لئے اس قصبے کی ایک ایک اینٹ کھود ڈالنی ہے۔ اس
آپ کو کچھ روز زیرو روم میں گزارنے ہوں گے اس کے بعد میں آ
ٹرانس پہاڑی کے دامن میں پہنچا دوں گا"...... فراسٹ نے جوا

"نہیں جناب کچھ دن کی بات تو ایک طرف رہی ہم کچھ گھنٹے بھی
نہیں گزار سکتے۔ ہم جس پلان کے تحت اندر آئے ہیں۔ اس پلان میں
سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ ہم سارجنٹ کے فروٹ فارم پر نہ پہنچیں
گے۔ اس لئے بوبی کو یقین آجائے گا کہ ہم اندر موجود ہیں۔ پھر اس
نے قصبہ اور پہاڑیوں کے ایک ایک چپے پر آدمی پھیلا دینے ہیں۔ اس
لئے ہم اس کی تلاش کے آغاز سے پہلے اس ٹرانس پہاڑی تک پہنچ جانا
چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ ہمیں قصبے میں تلاش کرتی رہ جائے اور ہم اپنے
مشن کو مکمل کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات تھی جناب تو آپ فارم پر ہی چلے جاتے"۔ فراسٹ
نے کہا۔

"نہیں بوبی نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو دیکھا ہوا ہے۔ وہ تیز
طرار ذہین لڑکی ہے۔ وہ قد وقامت اور جسمانی ساخت کی بنا پر ہمیں
پہچان سکتی ہے۔ اگر اسے فرسٹ اور سیکنڈ چیک پوسٹس سے نہ ہٹایا
جاتا تو ہم اندر ہی داخل نہ ہو سکتے اور اگر ہم فارم پر چلے جاتے تو وہ وہاں
پہنچ جاتی اور پھر پہچان لیتی۔ ہم اگر چاہیں تو اس کا اور اس کے ساتھیوں
کا خاتمہ آسانی سے کر سکتے ہیں لیکن ہمیں معلوم ہے کہ بلیک تھنڈر
تنظیم کو اس کا علم ہو جانا ہے اور پھر وہ یہاں پوری فوج بھی بھیج سکتے
ہیں۔ اس لئے ہماری پلاننگ یہی ہے کہ ہم اس پہاڑی تک اس طرح
پہنچ جائیں کہ بوبی اور لوتھر کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ اس کے بعد ہمیں
اس کی پرواہ نہ رہے گی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ٹھیک ہے ۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں ۔ میں کرتا ہوں بندوبست"۔ بوڑھے فراست نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نوجوان مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مائیکل ۔ سبزی والی ویگن نکالو اور اس میں بیجوں کی بوریاں لاد لو ہم نے ٹرانس پہاڑی کے ساتھ آرتھر کے فارم جانا ہے تاکہ اسے بیجوں کی بوریاں سپلائی کی جا سکیں ۔ سمجھ گئے ہو"...... بوڑھے فراست نے کہا۔

"یس ڈیڈی"...... مائیکل نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے ابھی بتا دیں"...... بوڑھے نے پوچھا۔

"نہیں ان تھیلیوں میں ہماری ضرورت کی سب چیزیں موجود ہیں ۔ بس آپ ہمیں اس طرح اس پہاڑی تک پہنچا دیں کہ کسی کو ہمارے وہاں جانے کا علم نہ ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور فراست نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑی سی ویگن کے عقبی حصے میں بھری ہوئی بیجوں کی بوریوں کے پیچھے سکڑے ہوئے بیٹھے تھے ۔ ویگن کو مائیکل چلا رہا تھا جب کہ اس کے ساتھ اس کا باپ فراست بیٹھا ہوا تھا ۔ ویگن کو مکان کے اندر لے آیا گیا تھا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو عقبی حصے میں بٹھا کر باقی حصے میں بوریاں بھر دی تھیں اور پھر ویگن کو باہر نکالا گیا تھا ۔ راستے میں جگہ جگہ

ویگن رکتی رہی ۔ ایک جگہ تو کافی دیر تک رکی رہی ۔ عمران سمجھ رہا تھا کہ بوڑھا فراست دیر کیوں کر رہا ہے ۔ وہ گواہیاں بنا رہا تھا کہ وہ واقعی بوریاں لاد کر لے جا رہا ہے ۔ وہ راستے میں جگہ جگہ رک کر یا تو کسی دکاندار سے بات کرتا رہا ہو گا یا پھر کہیں شراب پینے لگ گیا ہو گا ۔ بہرحال تقریباً نصف گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد ویگن رک گئی اور بوریاں اتاری جانے لگیں ۔ بوریاں ایک سائیڈ سے ہٹائی جا رہی تھیں تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے باہر آنے کا راستہ بن سکے اور چند لمحوں بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت باہر آ گیا ۔ ویگن اس وقت درختوں کے ایک ذخیرے میں موجود تھی ۔

" وہ سامنے والی پہاڑی ٹرانس پہاڑی ہے"...... فراست نے عمران کو ذخیرے سے باہر لے آ کر سامنے موجود ایک پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا ۔ دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے ۔

"ٹھیک ہے ۔ اب آپ جا سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور پھر اس کے ساتھیوں نے مائیکل کے ساتھ مل کر بوریاں واپس ویگن میں لادیں اور فراست اور مائیکل ویگن لے کر درختوں کے جھنڈ سے نکلے اور تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے ۔ جب ویگن ایک موڑ مڑ کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ فصل کے اندر سے ہوتے ہوئے پہاڑی کی طرف بڑھتے چلے گئے ۔ چاروں طرف چونکہ قد آدم فصلیں پھیلی ہوئی تھیں ۔ اس لئے ان کے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

درمیان وہ اطمینان سے چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جارہے تھے۔
"وہاں پہاڑی میں موجود راستہ اگر بند ہوا تو"...... جولیا نے کہا
"جذبات سچے ہوں اور نیت نیک ہو تو بند راستے بھی کھل جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرادی۔
"عمران صاحب کیا لیبارٹری کے اندر ہمارا داخلہ ممکن ہو سکے گا"...... صفدر نے کہا۔
"نہیں لیبارٹری میں داخلہ ناممکن ہے۔ وہاں ایسے سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے کہ شاید ہم ان کا تصور بھی نہ کر سکیں"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تو پھر"...... سب نے حیران ہو کر کہا۔
"دیکھو یہ تو وہاں پہنچ کر معلوم ہو گا کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ ہر کام کے مرحلے ہوتے ہیں۔ اس لئے اسے مرحلہ وار ہی سوچنا چاہئے۔ اس مشن میں پہلا مرحلہ لیبارٹری کی تلاش تھی۔ وہ حل ہوا۔ اس کے بعد اس لیبارٹری تک پہنچنے کا مرحلہ تھا۔ اب وہ حل ہو رہا ہے۔ اس کے بعد تیسرا مرحلہ آئے گا۔ لیبارٹری سے ڈاکٹر عالم رضا کو باہر نکالنا اور وہاں سے اس فارمولے کی کاپی حاصل کرنا۔ پھر چوتھا مرحلہ آئے گا لیبارٹری کی تباہی اور پانچواں مرحلہ ڈاکٹر عالم رضا سمیت واپس پاکیشیا پہنچنا۔ ابھی ہم نے صرف دو مرحلے طے کیے ہیں۔ تیسرا مرحلہ جب آئے گا اس بارے میں بھی سوچ لیں گے"...... عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ایک بات پوچھوں عمران"...... اچانک جولیا نے کہا تو عمران تو عمران باقی ساتھی بھی چونک کر جولیا کو دیکھنے لگے۔ کیونکہ جولیا نے جس انداز اور جس لہجے میں بات کی تھی وہ عام انداز سے ہٹ کر تھی
"پوچھو"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔
"میں نے محسوس کیا ہے کہ تم اس مشن کے دوران انتہائی سنجیدہ ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا
"مجبوری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب چونک پڑے۔
"مجبوری۔ کیسی مجبوری"...... جولیا کے لہجے میں شدید حیرت تھی
"اس مشن پر آنے سے پہلے تمہیں تمہارے چیف نے کوئی ہدایات دی تھیں"...... عمران نے پوچھا۔
"ہاں اس نے کہا تھا کہ اس مشن کے دوران اگر ہم نے عمران کی حکم عدولی کی یا کوئی بے جا ضد یا تنازعہ کیا تو وہ اس کا سخت نوٹس لے گا"...... جولیا نے جواب دیا۔
"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ تنبیہہ صرف تمہیں ہی کی گئی ہو گی۔ مجھے اس نے کچھ نہیں کہا ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"تمہیں وہ کیا کہہ سکتا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔
"مجھے اس نے دھمکی دی تھی کہ اس مشن کے دوران اگر میں نے بے جا مذاق کیا یا اپنے مذاق سے کسی ممبر کو تنگ کیا تو وہ میرا چیک روک لے گا اور تم جانتی ہو کہ اگر مجھے یہ چھوٹا سا چیک بھی نہ ملے تو پھر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

مجھ جیسے غریب آدمی کا کیا حشر ہو گا۔ اس لئے مجبوراً میں نے اپنے ذہن پر خشکی کی چادر تان لی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم چیک کی فکر مت کرو۔ جتنا چیک تمہیں چیف دیتا ہے۔ اس سے دوگنی رقم میں دوں گی لیکن تم یہ سنجیدگی ختم کرو۔ مجھے اس سے اب وحشت سی ہونے لگ گئی ہے۔ مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں عمران کی بجائے اس کی کسی ڈمی کے ساتھ کام کر رہی ہوں۔ میرا خیال تھا کہ شاید تم بلیک تھنڈر کی وجہ سے نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو۔ لیکن اب تم نے بتایا ہے کہ تم صرف اپنا چیک رک جانے کی وجہ سے خاموش ہو تو اب میں تمہاری یہ سنجیدگی اور خاموشی مزید برداشت نہیں کر سکتی"...... جولیا نے بڑے جذباتی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" یہ چیک کا بہانہ کر رہا ہے۔ اصل میں یہ بلیک تھنڈر سے خوفزدہ ہو گیا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" خاموش رہو۔ عمران کسی سے خوفزدہ نہیں ہو سکتا۔ جتنا میں اس کے بارے میں جانتی ہوں تم نہیں جانتے"...... جولیا نے بڑے جذباتی لہجے میں تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا اور تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ جب کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور تینوں بے اختیار مسکرا دیئے جب کہ عمران کا چہرہ سپاٹ تھا۔

" مس جولیا آپ نے عمران کو چیک کے برابر رقم دینے کا وعدہ تو کر لیا ہے۔ کم از کم یہ تو پوچھ لیں کہ چیک کتنی رقم کا ہوتا ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ تمہارا چیف دنیا کا سب سے بڑا کنجوس ہے۔ اگر کنجوسوں کا عالمی مقابلہ ہو تو یقیناً وہ پہلے نمبر پر آئے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کرو۔ یہ چیف ہی ہے جو تمہارے نخرے اٹھاتا ہے۔ جب وہ ہمارا ہاتھ نہیں روکتا تو تمہیں چیک دیتے ہوئے کیسے کنجوسی کر سکتا ہے۔ بولو کتنی رقم کا چیک دیتا ہے وہ تمہیں مشن کے بعد"...... جولیا نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی کیفیت واقعی عجیب ہو چکی تھی۔ اگر کوئی دوسرا عمران کے خلاف بات کرتا تو وہ عمران کی حمایت میں اس سے لڑ پڑتی تھی اور اگر عمران ایکسٹو کے خلاف بات کرتا تو وہ عمران سے لڑ پڑتی تھی۔

" عمران صاحب سچ سچ بتائیں"...... صفدر نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اگر تم نے آغا سلیمان پاشا کو بتا دیا تو"...... عمران نے جھجکتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں۔ بالکل نہیں بتائیں گے۔ وعدہ رہا"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" تمہاری یہی بات بتا رہی ہے کہ تمہیں انتہائی بھاری مالیت کے چیک ملتے ہیں بے ایمانی تم خود کرتے ہو کہ بچارے سلیمان کو کچھ نہیں دیتے"...... جولیا نے بڑے فاتحانہ سے لہجے میں کہا۔

" کہاں بھاری مالیت کے ملتے ہیں۔ صرف دو ہندسوں پر مبنی چیک

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہوتا ہے۔ اب تم خود بتاؤ کہ دو ہندسوں پر مبنی چیک کتنی مالیت کا ہو سکتا ہے۔ گنجی کیا دھوئے گی اور کیا نچوڑے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دو ہندسوں کا چیک۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بڑے سے بڑے دو ہندسے ننانوے ہی ہو سکتے ہیں۔ ننانوے کیا رقم ہوتی ہے"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھ سے قسم لے لو۔ جس کی چاہے لے لو۔ چاہو تو بے شک تنویر کی قسم لے لو"...... عمران نے کہا۔

"خبردار میرا نام نہ لینا اور جس کی چاہو قسم کھاتے پھرو"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ ممکن ہی نہیں ہے عمران صاحب آپ کم از کم وہ بات کریں جو ممکن تو ہو"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو مشن کی تکمیل پر ننانوے روپے کا چیک ملے۔ میرا خیال ہے کم از کم دس ہندسوں پر مشتمل چیک تو لازماً ملتا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"دو ہندسے لکھتے لکھتے تمہارے چیف کے ہاتھ کانپتے ہیں۔ دس ہندسوں پر مشتمل چیک لکھتے ہوئے تو اسے شاید دس بار قبر سے اٹھنا پڑے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر وہی بکواس"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے حقیقت ہے۔ بے شک تم اپنے چیف سے پوچھ لینا"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو مس جولیا آپ کو ایک کیا ایک ہزار چیک اس مالیت کے دے سکتی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا تو کیا تم سیکرٹ سروس کے سارے ممبران اگر مل کر بھی اپنی دس سالوں، بیس سالوں، ہزار سالوں کی تنخواہ بھی اکٹھی کر لو تب بھی تم اس چیک کی ساری رقم نہیں دے سکتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو کوئی خاص بات ہے اس میں۔ میں بھی کہوں کہ یہ ننانوے کی رقم کے چیک کا کیا مطلب ہو سکتا ہے"...... صفدر نے جواب دیا

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ یہ ننانوے روپے کا چیک لے کر خاموش ہو جائے گا۔ اس نے چیف سے ضرور کوئی خاص کھیل کھیل رکھا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا چیف چونکہ بے حد کنجوس ہے۔ اس لئے وہ تو واقعی چیک دو ہندسوں میں دیتا ہے لیکن میں نے اسے قائل کر رکھا ہے کہ صفر یا صفروں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔ اس لئے اس نے مجھے اجازت دے رکھی ہے کہ میں یہ بے قیمت صفریں جتنی چاہوں ان ہندسوں کے ساتھ لگا لیا کروں اسے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ بس اتنی سی بات ہے"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر اور خاور تو بے اختیار ہنس

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

پڑے جب کہ کیپٹن شکیل حسب عادت صرف مسکرا دیا۔ البتہ جولیا کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ جب کہ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے ہونٹ بھینچ لئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم جس قدر چاہے صفریں لگا لو۔ وہ چیک کیش ہو جاتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اس طرح تو تم اربوں کھربوں روپے بھی نکلوا سکتے ہو"........ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بالکل نکلوا سکتا ہوں۔ لیکن بس مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فنڈ کا خیال آجاتا ہے۔ یہ فنڈ اگر تمہارے چیف کی جائیداد کی آمدنی سے قائم ہوتا تو ایک ہی چیک میں پار ہو چکا ہوتا اور میں آغا سلیمان پاشا کی ناک پر گذشتہ تو کیا آئندہ پچاس سالوں کی تنخواہ بھی مار چکا ہوتا۔ اپنے تمام قرض خواہوں کو قرض خواہوں کی بجائے قرض دار بنا چکا ہوتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ فنڈ پاکیشیا کے عوام کے ٹیکس کی رقم سے بنایا گیا ہے اور ٹیکس وہ لوگ دیتے ہیں جو اپنی خون پسینے کی کمائی میں سے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ کاٹ کر اسے ادا کرتے ہیں۔ بس یہی ایک مجبوری ہے جس نے میرے ہاتھ باندھ دیئے ہیں اس لئے مجبوراً مجھے آغا سلیمان پاشا کی دھمکیاں، جھڑکیاں، سخت سست سننا پڑتا ہے۔ اس کے ناز نخرے اٹھانے پڑتے ہیں۔ قرض خواہوں سے منہ چھپانا پڑتا ہے۔ مزید قرضہ لینے کے لئے منتیں کرنی پڑتی ہیں۔ درد بھری کہانیاں سنانی پڑتی ہیں"........ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صفدر اور خاور ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"تمہاری قسمت ہی ایسی ہے"........ اس بار تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم جو کماتے ہو۔ وہ دوسروں کو دے دیتے ہو۔ کیوں دے دیتے ہو۔ کیا سارے جہان کے دکھ درد کا ٹھیکہ تم نے اٹھا رکھا ہے۔ تم اپنے قرضے پہلے اتارو پھر کسی دوسرے کی ہمدردی کرو"........ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجبوری ہے مس جولیا۔ دینا پڑتا ہے۔ کیونکہ ان کی طرف سے بڑی خلوص بھری دعائیں ملتی ہیں۔ کبھی نہ کبھی تو کسی کی دعا قبول ہو ہی جائے گی اور سخت دل نرم ہو جائے گا۔ بس ایک بار سخت دل نرم ہو جائے پھر زندگی میں بہار ہی بہار ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ اس کے چہرے کا رنگ شہابی ہو گیا تھا اور ناک پر پسینے کے قطرے ابھر آئے تھے۔ وہ اب عمران کی ان باتوں کو اچھی طرح سمجھنے لگ گئی تھی۔ اب اسے معلوم ہو جاتا تھا کہ عمران ایسے فقرے کس پیرائے میں بولتا ہے گو اسے شعوری طور پر معلوم تھا کہ عمران ایسے فقرے صرف اسے چھیڑنے یا مذاق کرنے کے لئے کہتا ہے۔ لیکن وہ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ جب بھی عمران کے منہ سے ایسے فقرے نکلتے اس کا دل نجانے کیوں خود بخود تیز تیز دھڑکنا شروع کر دیتا تھا اور لاشعوری طور پر اس کے چہرے کا رنگ شہابی ہو جاتا تھا۔ آنکھیں جھک جاتی تھیں اور ناک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح چمکنے لگتے تھے۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"کیا اسی طرح بکواس ہی کرتے رہو گے یا کوئی کام کی بات بھی کرنی ہے۔ پہاڑی تو آ گئی اب کیا کرنا ہے"...... یکلخت تنویر کی کرخت اور ترش آواز سنائی دی اور جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"تمہیں چیف کی ہدایت یاد نہیں رہی تنویر"...... جولیا نے بے اختیار تنویر کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں نے کیا کہا ہے۔ یہی کہا ہے ناں کہ کام کی بات ہونی چاہئے۔ ہم یہاں زندگی کو بہار بنانے نہیں آئے۔ ایک اہم مشن مکمل کرنے آئے ہیں"...... تنویر نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر پلیز کچھ تو خیال کر کے بولا کرو۔ عمران صاحب کس قدر سنجیدہ تھے اس مشن میں۔ اگر مس جولیا کی گفتگو کی وجہ سے ان کے سنجیدہ موڈ میں شگفتگی آئی ہے تو اس سے فائدہ مشن کو ہی ہو گا۔ ہم نے صرف چلنا ہی تھا چل تو رہے ہیں اگر اس دوران دو چار خوبصورت اور شگفتہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں تو تمہیں کیا اعتراض ہے"...... صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں اسی لئے تو میں نے اسے کہا تھا۔ کیونکہ اس کی سنجیدگی سے مجھے واقعی وحشت ہونے لگ گئی تھی"...... جولیا نے صفدر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب یہ فضول باتیں کرتا ہے تو سب سے زیادہ غصہ بھی تمہیں ہی آتا ہے"...... تنویر نے اور زیادہ چڑتے ہوئے کہا۔

"یہ میرا اور عمران کا مسئلہ ہے۔ تم کیوں میرے معاملات میں

دخل دیتے ہو"...... جولیا نے بھی پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ابھی سے لڑنا شروع کر دیا۔ بڑی عمر پڑی ہے لڑنے کی"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے بیچ بچاؤ کر رہا ہو۔ لیکن اس کے اس فقرے سے ہی تنویر کا غصے اور جھلاہٹ سے قندھاری انار کی طرح سرخ چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا جب کہ جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیلنے لگے۔

"کیا مطلب۔ کیوں کہا ہے تم نے یہ فقرہ"...... جولیا نے مڑ کر غصیلے لہجے میں عمران سے کہا۔ ظاہر ہے تنویر کی طرح وہ بھی عمران کے اس فقرے کا مطلب سمجھ گئی تھی کہ عمران تنویر اور جولیا کی شادی کی بات کر رہا ہے۔

"میرا مطلب تھا ابھی تو کھیلنے کودنے کے دن ہیں۔ نوجوانی ہے۔ لڑنے کے لئے تو بڑی عمر پڑی ہے کیونکہ آدمی کی عمر جیسے جیسے بڑھتی جاتی ہے وہ دنیاوی مسائل اور پریشانیوں کی وجہ سے چڑچڑا اور بدمزاج ہوتا جاتا ہے۔ اس لئے تو ادھیڑ عمر آدمی ہر وقت ہر کسی سے لڑتا رہتا ہے اور اگر کوئی اسے لڑنے کے لئے نہ ملے تو پھر ہوا سے لڑنا شروع کر دیتا ہے"...... عمران نے اپنی بات کی دوسرے انداز میں وضاحت کرتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ ویسے بھی اب وہ کھیتوں سے نکل کر پہاڑی علاقے میں داخل ہو چکے تھے۔ پہاڑی علاقہ خاصا سرسبز تھا۔ وہاں جھاڑیوں کے علاوہ اونچے نیچے درختوں کی بھی کثرت تھی لیکن خالی جگہ رک کر عمران نے جیب سے وہی نقشہ نکالا جو اس نے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لارڈ ایرک سے حاصل کیا تھا اور پھر اسے سامنے زمین پر بچھا کر وہ اس پر جھک گیا۔ پھر ایک جگہ اس نے انگلی رکھی اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ چونک پڑا۔

"اوہ آؤ ادھر دائیں ہاتھ پر تھوڑے سے فاصلے پر وہ غار ہے۔ جس سے راستہ پہاڑی کے اندر تک جاتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشہ تہہ کیا اور اسے جیب میں رکھ کر وہ آگے بڑھ گیا تھوڑی دور چلنے کے بعد عمران رک گیا۔ اس کی تیز نظریں غور سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھیں لیکن وہاں نہ ہی کوئی غار تھی اور نہ ہی اس کا دہانہ۔ ہر طرف کانٹے دار جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں یا درخت تھے۔

"غار اسی جگہ ہونی چاہیئے نقشے کے مطابق"......... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ دوسری غاروں کی طرح اسے بھی بند کر دیا گیا ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"نفسیاتی طور پر تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ اس نقشے میں دیئے گئے باقی سارے راستے حفاظتی ایریے سے باہر ہیں۔ اس لئے انہیں تو بند کیا بھی گیا ہے اور کیا بھی جانا چاہیئے۔ صرف یہی ایک ایسا راستہ ہے جو اس حفاظتی ایریے کے اندر ہے اور پھر یہ اس طرف ہے جدھر کوئی آبادی نہیں ہے اور پھر راستہ بھی صرف پہاڑی کے درمیان تک جا کر بند ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسے اگر چیک بھی کیا گیا ہو گا تو نفسیاتی طور پر اسے لیبارٹری کے لئے خطرناک نہ سمجھا گیا ہو گا۔ اس لئے یقیناً اسے

بھرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی گئی ہو گی"...... عمران نے آگے بڑھ کر کانٹے دار جھاڑیوں کو احتیاط سے ادھر ادھر ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا اور پھر سارے ساتھی ایک ایک کر کے ادھر ادھر پھیل گئے۔ تاکہ عمران کی طرف غار کا دہانہ اگر جھاڑیوں کے عقب میں چھپا ہوا ہے تو اسے تلاش کیا جا سکے اور آخر کار تنویر نے اسے تلاش کر لیا۔ غار کا دہانہ واقعی خاصا بڑا تھا۔ لیکن اسے اس طرح اونچی اور لمبی شاخوں والی جھاڑیوں نے گھیر رکھا تھا کہ جب تک یہ جھاڑیاں ہٹائی نہ جاتیں دہانہ نظر ہی نہ آ سکتا تھا۔

"گڈ۔ دیکھا جولیا تنویر کس طرح چھپے ہوئے خزانے تلاش کر لیتا ہے۔ لیکن آج تک وہ اپنے دل کو تلاش نہیں کر سکا جو نجانے کہاں جا کر چھپ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ کہاں چھپا ہوا ہے۔ تم فکر مت کرو"۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جھاڑیاں ہٹا کر وہ ایک ایک کر کے غار میں داخل ہوئے۔ غار ذرا سا آگے جا کر مڑ جاتا تھا۔ وہ جب موڑ مڑے تو نہ صرف غار کھلا ہوا تھا بلکہ اس میں ہلکی سی روشنی اور تازہ ہوا بھی محسوس ہونے لگ گئی۔ جب کہ موڑ سے پہلے جھاڑیوں میں چھپے ہوئے حصے میں اندھیرا اور شدید حبس سا تھا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے اپنے کاندھے پر لادا ہوا تھیلا اتار کر نیچے رکھ دیا۔

"کیا مطلب کیا یہیں ٹھہرنے کا ارادہ ہے"...... صفدر نے چونک کر

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

پوچھا۔

"پہلے باہر جا کر وہ نشانات ہٹانے پڑیں گے جن کی مدد سے ہمارا سراغ لگایا جا سکتا ہے۔ ہوبی سپر ایجنٹ ہے۔ اسے ڈاج دینا ہو گا۔ ورنہ وہ ناک کی سیدھ لپنے آدمیوں سمیت یہاں پہنچ جائے گی اور پھر ہم چوہوں کی طرح پکڑے بھی جا سکتے ہیں اور ختم بھی کیے جا سکتے ہیں"....... عمران نے کہا اور واپس باہر کی طرف مڑ گیا۔

"ہم سب آئیں"....... جولیا نے پوچھا۔

"صرف صفدر اور کیپٹن شکیل میرے ساتھ آئیں گے۔ باقی یہیں رکیں گے"....... عمران نے کہا اور پھر وہ صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ غار سے باہر آ گیا۔ اس نے ایک درخت پر چڑھ کر ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔ لیکن اسے فوری طور پر کوئی سرگرمی نظر نہ آئی تو وہ درخت سے نیچے اتر آیا۔

"فصلوں کے درمیان ہم نے کافی طویل فاصلہ طے کیا ہے۔ اس لئے وہاں کے سارے نشانات نہ تو مٹائے جا سکتے ہیں نہ ختم کیے جا سکتے ہیں۔ البتہ جہاں سے ہم نقشہ دیکھ کر اس طرف کو مڑے تھے۔ وہاں سے ان نشانات کو ختم کر کے ان لوگوں کو غلط راستے پر ڈالا جا سکتا ہے"....... عمران نے کہا۔

"لیکن کس طرح وہاں سے یہاں تک نشانات تو بہر حال ہوں گے ہی"....... صفدر نے کہا۔

"نہیں میں نے پہلے ہی خیال رکھا تھا کہ جھاڑیوں کو کچلنے کی

اردو ورلڈ ... فیصل احمد ... برادرز

بجائے اس طرح چلا جائے کہ جھاڑیاں بھی نہ کچلی جائیں اور ایسی گھاس پر بھی پیر نہ پڑیں جو کچلی جا سکتی ہو۔ جب کہ اس جگہ سے مخالف سمت میں جاتے ہوئے ہم جان بوجھ کر ایسا کریں گے"....... عمران نے ان دونوں کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر واپسی کیسے ہو گی"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واپسی ٹارزن کی طرح۔ درختوں کی شاخوں سے جھولا جھولتے ہوئے ہو گی"....... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس دیا۔ جب کہ کیپٹن شکیل حسب عادت صرف مسکرا دیا۔ پھر وہ احتیاط سے چلتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں عمران نے نقشہ دیکھا تھا اور اس کے بعد انہوں نے عمران کی ہدایات اور راہنمائی کے مطابق مخالف سمت میں آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ وہ باقاعدہ جھاڑیاں ہٹا کر اور ان کی شاخیں ایک دوسرے میں قدرتی انداز میں الجھاتے ہوئے اور کہیں کہیں گھاس پر پیر کو زور سے دبا کر اسے کچلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اس طرح وہ کافی دور تک نکل آئے تھے۔

"بس اتنا کافی ہے اور یہاں ایک دوسرے سے ملے ہوئے گھنے درخت بھی اوپر کو جا رہے ہیں۔ ہم ان درختوں سے ہوتے ہوئے اوپر جائیں گے اور پھر وہاں سے واپس لپنے غار کی طرف پیدل لیکن احتیاط سے"....... عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تینوں واقعی ٹارزن کے انداز میں ایک درخت کی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

شاخ سے دوسرے درخت کی شاخ اور دوسرے درخت کی شاخ سے
تیسرے درخت کی شاخ پر ہوتے ہوئے اوپر پہاڑی پر چڑھتے چلے گئے۔
کچھ فاصلہ اسی طرح طے کرنے کے بعد عمران مزید آگے بڑھنے کی بجائے
نیچے اتر آیا اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی اس کی پیروی کی اور پھر وہ
تینوں انتہائی احتیاط سے چلتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے اور تھوڑی دیر
بعد وہ تینوں ایک بار پھر اس غار میں داخل ہو چکے تھے۔ عمران نے
اس بار اندر رک کر جھاڑیوں کو ایڈجسٹ کیا اور پھر وہ آگے بڑھ گئے۔
جہاں موڑ کے بعد ان کے ساتھی موجود تھے لیکن جیسے ہی وہ موڑ مڑے
اچانک بھک سے ان کا دماغ اڑ گیا۔ کیونکہ جولیا، تنویر اور خاور تینوں
ٹیڑھے میڑھے انداز میں زمین پر بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔
"ارے یہ کیا"...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور
تیزی سے ان کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک اسے محسوس ہوا جیسے
اس کے ذہن کے اندر کوئی دھماکہ ہوا۔ ایک لمحے کے لئے اسے یوں
محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر یکلخت پوری کہکشاں کے رنگ ٹوٹ
پڑے ہوں پھر گھپ اندھیرا سا چھا گیا۔ بس آخری احساس جو اس کے
ذہن پر نقش ہوا وہ اس کے منہ کے بل نیچے کی طرف گرنے کا تھا۔ اس
کے بعد اس کا ذہن مکمل طور پر بلینک ہو گیا تھا۔

لوتھر کی کار بجلی کی سی تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی
جا رہی تھی۔ لوتھر بذات خود اسے ڈرائیو کر رہا تھا۔ جب کہ سائیڈ
سیٹ پر بوبی بیٹھی ہوئی تھی۔
"اس سارے علاقے کو گھیر لیا ہے ناں تمہارے آدمیوں نے۔
جہاں وہ جیپ موجود ہے۔ جس میں عمران اور اس کے ساتھی ایرک
فیلڈ میں داخل ہوئے ہیں"...... بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔
کیونکہ تھوڑی دیر پہلے اس جیپ کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ جیپ
ہوٹل ریڈ سٹار کے پاس موجود ہے اور خالی ہے۔ چنانچہ بوبی نے لوتھر
کو کہہ کر اس سارے علاقے کو گھیرنے اور وہاں کی تلاشی لینے کے
احکامات جاری کرا دیئے اور خود وہ لوتھر کے ساتھ کار میں بیٹھ کر ہوٹل
ریڈ سٹار کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔
"مس بوبی یہ لوگ آخر کہاں چھپیں گے۔ یہاں تو کوئی آدمی بھی

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

انہیں پناہ نہیں دے سکتا" .... لوتھر نے کہا۔

" یہ لوگ باقاعدہ ایک پلاننگ کے تحت اندر داخل ہوئے ہیں لوتھر اور جو لوگ اس قدر خوبصورت پلاننگ کر سکتے ہیں۔ انہوں نے لامحالہ چھپنے کے لئے بھی کوئی نہ کوئی انتظام کر ہی لیا ہو گا"........ بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" پلاننگ کیا کرنی ہے۔ لامحالہ انہوں نے آؤٹ ٹیم کو مار کر ان کے کارڈ حاصل کئے اور اندر آ گئے لیکن مسئلہ صرف اندر آنے کا تو نہیں ہے۔ الٹا یہ بات تو ان کے خلاف جائے گی۔ وہ اب باہر نہیں جا سکتے اور یہاں انہیں آسانی سے گھیرا جا سکتا ہے"........ لوتھر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ شروع میں جب اسے ان لوگوں کی آمد کا فرسٹ چیک پوسٹ پر پتہ چلا تھا تو اسے شدید غصہ آ گیا تھا لیکن پھر وہ نارمل ہو گئی تھی اور اب وہ اپنی طبیعت کے مطابق دوبارہ ہنس کھیل رہی تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی اہم مہم کی بجائے دوستوں کے ساتھ پکنک منانے جا رہی ہو

" لوتھر تم صرف ایک قصبے کے شریف ہو۔ تمہیں کیا معلوم کہ پلاننگ کیا ہوتی ہے۔ علی عمران انتہائی ذہین آدمی ہے۔ اس قدر ذہین کہ اس نے مجھے بھی ڈاج دے دیا ہے۔ حالانکہ مجھے آج تک یہی خوش فہمی رہی تھی کہ بوبی کو دنیا کا کوئی آدمی ڈاج نہیں دے سکتا"۔ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ کو ڈاج۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں مس"........ لوتھر نے

حیران ہو کر کہا۔

" پہلی بات تو یہ ہے کہ بظاہر وہ کنساٹا میں کسی ایسے آدمی سے نہیں ملا۔ جس سے اسے ایرک فیلڈ اور یہاں کے انتظامات اور یہاں لیبارٹری کی موجودگی کا علم ہو سکے اور پھر اچانک وہ اپنے ساتھیوں سمیت واپس ولنگٹن چلا گیا۔ میں نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اپنی کامیابی کی رپورٹ دے دی۔ لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر کو میری کامیابی کا یقین نہ آ رہا تھا۔ اس نے کہا کہ عمران اس طرح واپس جانے والوں میں سے نہیں ہے۔ وہ لامحالہ کہیں نہ کہیں سے معلومات حاصل کر کے ہی گیا ہو گا۔ اس وقت تو مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی اس بات پر غصہ آیا تھا لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر عمران کے بارے میں مجھ سے بہرحال کہیں زیادہ بہتر جانتا ہے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے میرے اصرار کے باوجود کہ عمران کو لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے مجھے یہاں بھجوا دیا۔ وہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ولنگٹن میں معلومات کیں تو پتہ چلا کہ عمران اور اس کے ساتھی جس چارٹرڈ طیارے پر ولنگٹن جا رہے تھے۔ اس نے راستے میں ہی رخ تبدیل کر کے انہیں ریاست راگن میں اتار دیا ہے اور وہاں سے وہ غائب ہو چکے ہیں اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ساتھ مجھے بھی یقین ہو گیا کہ عمران کو بہرحال کسی نہ کسی طرح یہاں کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور وہ صرف ڈاج دینے کے لئے ولنگٹن روانہ ہوا تھا اور اب دیکھو کہ وہ بہرحال قصبے میں داخل ہونے میں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کامیاب ہو گیا ہے حالانکہ یہاں ہم نے کس قدر سخت انتظامات کر رکھے ہیں"۔ بوبی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن مس یہ تو اتفاق تھا کہ ہم باہر گئے ہوئے تھے۔ ورنہ لامحالہ انہیں وہیں فرسٹ چیک پوسٹ پر ہی چیک کر لیا جاتا"...... لوتھر نے کہا۔

"نہیں لوتھر۔ اب میرا خیال بدل گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی باقاعدہ پلاننگ کے تحت اندر آئے ہیں"۔ بوبی نے کہا۔

"وہ کیسے مس"...... لوتھر نے چونک کر کہا۔

"انہوں نے کسی طرح آؤٹ ٹیم سے کارڈ حاصل کیے انہیں لمبی رقم دے دی گئی ہو گی۔ پھر اس آؤٹ ٹیم کو اسی تعداد میں ان کھنڈرات میں بھجوا دیا۔ تعداد میں ایک عورت کی موجودگی کا سن کر میں نے لامحالہ وہاں پہنچنا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی ہم وہاں گئے وہ ہماری عدم موجودگی میں سپیشل کارڈز کی وجہ سے قصبے میں داخل ہو گئے۔ یہ بات میں اس لئے کر رہی ہوں کہ عمران کو علم ہے کہ اگر میں چیک پوسٹ پر موجود ہوں گی تو پھر داخلہ صرف کارڈ کی بنا پر نہیں ہو سکتا۔ میں ان کے قدوقامت کو پہچان سکتی ہوں جب کہ چیک پوسٹ والوں نے صرف کارڈ چیک کرنے تھے"...... بوبی نے کہا۔

"اوہ اوہ واقعی مس بوبی واقعی۔ آپ نے صحیح سوچا ہے"...... لوتھر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک بات بتا دوں عمران لاکھ ذہین ہی لیکن وہ بوبی کو زیادہ دیر تک اندھیرے میں نہ رکھ سکے گا"...... بوبی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ہوٹل کے سامنے پہنچ گئی اور وہ دونوں نیچے اتر آئے۔

"کچھ پتہ چلا ان کے بارے میں راکی"...... لوتھر نے ایک باوردی نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس شیرف۔ وہ چھ افراد تھے۔ انہیں فراسٹ کے مکان میں جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے لیکن فراسٹ اور اس کا بیٹا سبزیوں کے بیج ویگن میں بھر کر شمالی علاقے میں واقع فارم گیا ہوا ہے۔ اس کی ابھی واپسی نہیں ہوئی"...... اس نوجوان نے جواب دیا۔

"فراسٹ کون ہے۔ اس کا گھر کہاں ہے"...... بوبی نے چونک کر کہا۔

"یہاں کا زمیندار ہے۔ طویل عرصے سے یہاں رہ رہا ہے۔ بیجوں کا کاروبار بھی کرتا ہے آج تک اس کے بارے میں کوئی شکایت نہیں مل سکی"...... لوتھر نے کہا۔

"اس کا مکان کہاں ہے۔ وہاں چلو فوراً۔ میں اس کی تلاشی لینا چاہتی ہوں"...... بوبی نے کہا تو لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کچھ آگے بڑھنے کے بعد وہ ایک بائی روڈ پر مڑے اور ایک مکان کے سامنے پہنچ گئے۔ دروازے کے باہر تالا لگا ہوا تھا۔

"اسے توڑ دو"...... بوبی نے کہا تو لوتھر کے اشارے پر چند ہی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لمحوں میں تالا توڑ دیا گیا اور بوبی لوتھر اور اس کے آدمیوں سمیت گھر
میں داخل ہو گئی۔ عام سا گھر تھا۔ بوبی نے اس گھر کی ایک ایک
اینٹ کی تفصیلی تلاشی لی۔ لیکن وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کا
موجود ہونا تو ایک طرف وہاں ایسے آثار بھی نہ ملے تھے کہ یہاں دو سے
زائد آدمی بھی رہتے ہیں۔ تلاشی میں ناکام ہو کر بوبی لوتھر کے ساتھ باہر
آئی تھی کہ ویگن پر فراست اور اس کا بیٹا آ گئے۔

"کہاں چھوڑ کر آ رہے ہو ان چھ افراد کو"...... بوبی نے بوڑھے
فراست کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"چھ افراد کو کیا مطلب"...... بوڑھے فراست نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا تو بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ تمہارا بیٹا ہے فراست۔ اکلوتا بیٹا ہے اور تمہارے بڑھاپے کا
سہارا بھی ہے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے ساتھ کھڑے فراست
کے بیٹے جیک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... فراست نے جواب دیا۔

"لوتھر ان دونوں کو گرفتار کر لو۔ ہتھکڑی لگا دو انہیں"...... بوبی
نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"مگر۔ مگر۔ ہم تو"...... فراست اور جیک دونوں احتجاج کرتے ہی
رہ گئے لیکن لوتھر کے آدمیوں نے ایک لمحے میں ان کے بازو عقب میں
کر کے ان کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی۔

"اب انہیں اندر لے چلو تاکہ انہیں وہ ثبوت دکھائے جا سکیں

جس کے بارے میں یہ جھوٹ بولنے کی کوشش کر رہے ہیں"۔ بوبی
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ غلط ہے۔ جو کچھ تم کہہ رہی ہو۔ سب غلط ہے"...... فراست
نے اس بار سخت لہجے میں احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور
پھر ان دونوں کو اندر لے آیا گیا۔

"لوتھر تمہارا کوئی آدمی ایسا ہے جو ان کے گلے پر پورے اطمینان
سے خنجر چلا سکے۔ بالکل اس طرح جس طرح کسی جانور کے گلے پر
چھری چلائی جاتی ہے"...... بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گلے پر چھری کیا مطلب مس"...... لوتھر نے حیرت سے چونک کر
پوچھا۔

"کوئی نہیں ہے۔ چلو خنجر مجھے دو۔ میں یہ کام کر سکتی ہوں۔ میں
اس جیک کو اس بوڑھے فراست کے سامنے ذبح کرنا چاہتی ہوں تاکہ
اسے معلوم ہو سکے کہ بلیک تھنڈر سے غداری کرنے والوں کا کیا انجام
ہوتا ہے"...... بوبی نے انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ کام تو ٹونی کر لے گا۔ وہ بچر خاندان سے تعلق رکھتا ہے"۔
لوتھر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف کھڑے ہوئے
ایک تنومند آدمی کو اپنی طرف بلایا جس کے چہرے پر واقعی قصائیوں
جیسی سفاکی تھی۔

"یس باس"...... اس آدمی نے جو کہ ٹونی تھا قریب آ کر مؤدبانہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لہجے میں کہا۔

"مس بوبی اس نوجوان کو اس طرح ذبح کرانا چاہتی ہیں جس طرح تمہارے خاندان کے افراد گائے ذبح کرتے ہیں۔ کیا تم یہ کام کر لو گے"...... لوتھر نے کہا۔

"یس باس بالکل کر لوں گا باس"...... ٹونی نے قدرے جھجکتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اس جیک کو گراؤ نیچے اور پھر اس کو ذبح کر دو"...... بوبی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر ٹونی کی طرف اچھال دیا۔ ٹونی نے خنجر پکڑا تو اسی لمحے لوتھر کے اشارے پر اس کے دو آدمیوں نے جیک کو اٹھا کر اس طرح فرش پر پٹخا جیسے کسی بکری کو ذبح کرنے کے لئے قصائی زمین پر پٹختے ہیں۔ جیک کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں جب کہ بوڑھے فراست کے چہرے پر جیسے یکلخت زلزلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔ ٹونی نے آگے بڑھ کر ایک گھٹنا فرش پر پڑے چیختے ہوئے جیک کے سینے پر رکھا اور ہاتھ میں موجود خنجر کو اس نے اچھال کر بڑے ماہرانہ انداز میں پکڑا ہی تھا کہ بوڑھا فراست چیخ پڑا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں یہ بے گناہ ہے۔ میں بتاتا ہوں رک جاؤ"...... بوڑھے فراست کا جسم بری طرح کانپ رہا تھا۔

"وہیں ہاتھ روک دو اور جیسے ہی میں اشارہ کروں تم نے کارروائی شروع کر دینی ہے"...... بوبی نے ٹونی سے کہا اور وہ فراست سے

مخاطب ہو گئی۔

"بولتے جاؤ۔ جیسے ہی تمہاری زبان رکے گی ٹونی کا خنجر حرکت میں آ جائے گا"...... بوبی کا لہجہ بے حد سرد تھا اور اس کے چہرے پر انتہائی سفاکی اور درشتگی نمایاں ہو گئی تھی۔

"اس کے سینے سے گھٹنا ہٹا لو۔ اس کا سانس بند ہو رہا ہے۔ ہٹا لو پلیز میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ یہ میرا اکلوتا بیٹا ہے"...... فراست نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو بوبی نے ٹونی کو ہٹنے کا اشارہ کر دیا اور ٹونی منہ بناتا ہوا اٹھ کر پیچھے ہٹ گیا۔

"اب سب کچھ بتا دو بوڑھے۔ ورنہ...... اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں آدمی سے زیادہ بات کا پہلے سے علم ہے۔ اس لئے اگر تم نے ایک لفظ بھی غلط بولا تو پھر تمہارے بیٹے کا تمہاری نظروں کے سامنے عبرت ناک حشر ہو گا"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایک لفظ بھی غلط نہیں بولوں گا۔ میرا تعلق کسی زمانے میں ولنگٹن کے ایک جرائم پیشہ گروپ سافٹ وڈ سے رہا ہے۔ سافٹ وڈ کا چیف راجر اب بھی میرا گہرا دوست ہے اور میں جب بھی ولنگٹن جاتا ہوں تو اس کے پاس ہی ٹھہرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے جب بھی رقم کی ضرورت ہوتی ہے وہ مجھے بڑی بڑی رقمیں بھجوا دیتا ہے۔ کنساٹا میں بھی اس کا چھوٹا سا گروپ ہے جو اسلحہ کی سمگلنگ کا کام کرتا ہے اور اس گروپ کا انچارج میں ہی ہوں۔ میرے پاس اس سلسلے میں ایک خصوصی ٹرانسمیٹر موجود ہے جس پر راجر سے میری گفتگو ہوتی رہتی ہے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کل راجر کی کال آئی اس نے بتایا کہ اس کے ایک دوست جس کا نام
پرنس ہے کو ایرک فیلڈ میں پناہ کی ضرورت ہے اس کے ساتھ چار مرد
اور ایک عورت ہوں گے۔ میں نے اسے بتایا کہ ایرک فیلڈ میں تو بغیر
پاس کے کوئی داخل نہیں ہو سکتا تو اس نے مجھے بتایا کہ یہ کام پرنس
خود کر لے گا۔ چونکہ راجر کے مجھ پر بے پناہ احسانات ہیں۔ اس لئے
میں نے حامی بھر لی۔ پھر پانچ مرد اور ایک عورت یہاں میرے مکان پر
پہنچ گئے۔ انہوں نے سافٹ وڈ کا حوالہ دیا۔ میں نے انہیں مکان کے
نیچے بنے ہوئے تہہ خانے میں پناہ دینے کی بات کی تو ان کے انچارج
نے کہا کہ انہیں پناہ نہیں چاہئے بلکہ وہ فوری طور پر ٹرانس پہاڑی کے
دامن میں پہنچنا چاہتے ہیں۔ انہیں مجھ سے صرف اتنی ہی امداد چاہئے۔
میں اس بات پر خوش ہو گیا کہ اس طرح میں بھی راجر سے سرخرو ہو
جاتا۔ یہ لوگ تو بہر حال پکڑے ہی جاتے۔ میں نے ٹرانس پہاڑی سے
آگے ایک فارم میں بیجوں کی بوریاں سپلائی کرنی تھیں چنانچہ میں نے
اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر بیجوں کی بوریاں ویگن پر لادیں اور ان
بوریوں کے پیچھے انہیں چھپایا اور ہم دونوں نے ٹرانس پہاڑی کے پاس
درختوں کے گھنے ذخیرے میں انہیں ڈراپ کیا اور ہم آگے سپلائی کے
لئے فارم چلے گئے اور اب وہاں سے فارغ ہو کر واپس آئے ہیں کہ آپ
یہاں موجود تھے“...... بوڑھے فراست نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”راجر کو میں جانتی ہوں۔ تم نے چونکہ دوستی نبھانے کی غرض سے
یہ کام کیا ہے اور میں اس بات کی قدر کرتی ہوں اس لئے میں تمہیں اور

تمہارے بیٹے دونوں کو معاف کرتی ہوں“...... بوبی نے مسکراتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لوتھر کو حکم دے دیا کہ جنیک
اور فراست دونوں کی ہتھکڑیاں کھول دی جائیں۔

”لیکن مس ان دونوں نے“...... لوتھر نے احتجاجاً کچھ کرنا چاہا۔

”انہوں نے غداری کی ہے جرم کیا ہے یہی کہنا چاہتے ہو ناں
تم“...... بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس مس“...... لوتھر نے جواب دیا۔

”نہیں میں اسے غداری نہیں بلکہ دوستی اور احسان کا بدلہ سمجھتی
ہوں۔ چلو کھولو ان کی ہتھکڑیاں“...... بوبی نے سخت لہجے میں کہا اور
لوتھر کے حکم پر فراست اور جنیک دونوں کی ہتھکڑیاں کھول دی گئیں

”فراست اچھی طرح کان کھول کر سن لو۔ دوستی اور احسان صرف
ایک بار تو قابل معافی ہو سکتا ہے۔ دوسری بار نہیں۔ اس لئے آئندہ
اگر تم نے ایسی کوئی حرکت کی تو اس کا نتیجہ تم دونوں باپ بیٹے کو
بخوبی معلوم ہو گا“...... بوبی نے فراست سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مس آپ نے مجھے اور میرے بیٹے کو معاف کر کے ہمیں خرید لیا
ہے۔ ہم دونوں وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ تا زندگی آپ کے فرمانبردار
رہیں گے“...... فراست نے آگے بڑھ کر بوبی کے پیروں میں جھکتے
ہوئے کہا۔

”تم نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ تمہارے اچھے آدمی ہونے کی دلیل ہے
اور یہی بات مجھے پسند آئی ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں معاف بھی کر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دیا ہے اب تم میرے ساتھ چلو اور جہاں تم نے ان لوگوں کو ڈراپ کیا ہے وہ جگہ مجھے دکھاؤ"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس مس"...... فراسٹ نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ بوبی اور لوتھر کے ساتھ جیپ میں بیٹھا ٹرانس پہاڑی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"ان کے پاس کس قسم کا سامان تھا"...... بوبی نے فراسٹ سے پوچھا۔

"ان میں سے چار افراد نے اپنی کمروں پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے لادے ہوئے تھے"...... فراسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ مسلسل سفر کے بعد آخر کار وہ لوگ درختوں کے اس جھنڈ تک پہنچ ہی گئے۔جہاں فراسٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈراپ کیا تھا۔ وہاں واقعی جیپ کے پہیوں کے ساتھ ساتھ انسانی قدموں کے نشانات واضح طور پر موجود تھے۔جھنڈ سے واپس نکل کر وہ قدموں کے نشانات کو چیک کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی کے قریب پہنچ گئے۔یہاں سے نشانات سائیڈ میں سے ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے۔کافی آگے آنے کے بعد اچانک نشانات غائب ہو گئے۔یوں لگتا تھا جیسے یہاں سے یہ لوگ یا تو آسمان پر پرواز کر گئے ہیں یا پھر زمین کے اندر غائب ہو گئے ہیں۔

"یہ۔یہ۔کہاں گئے مس"...... لوتھر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔لیکن بوبی نے کوئی جواب نہ دیا۔وہ خاموش کھڑی پہاڑی اور

اور اردگرد کے علاقے کا جائزہ لے رہی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ یہ یہاں سے ان گھنے درختوں پر چڑھے ہیں اور پھر درختوں کے ذریعے ہی اوپر گئے ہیں۔آؤ"...... بوبی نے کہا اور اوپر چڑھنے لگی لیکن ابھی اس کے ساتھی لوتھر نے قدم بڑھائے ہی تھے کہ اچانک اس کی بیلٹ کے ساتھ بندھے ہوئے ایک مستطیل شکل کے ڈبے سے ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے دو چیلیں آپس میں لڑ پڑی ہوں اور لڑتے ہوئے چیخ رہی ہوں۔یہ آوازیں سنتے ہی بوبی اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ خود لوتھر بھی بے اختیار اچھل پڑا تھا

"اوہ۔اوہ۔یہ تو لیبارٹری سے سپیشل کال ہے"...... لوتھر نے کہا اور جلدی سے بیلٹ سے اس مستطیل ڈبے کو کھولنے لگا۔

"لیبارٹری سے"...... بوبی نے حیران ہو کر کہا۔اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"ہاں یہ لیبارٹری کی طرف سے دیا ہوا عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر ہے لیبارٹری انچارج ڈاکٹر سائمن کو جب کسی کام کے لئے میری ضرورت ہوتی ہے تو وہ مجھے کال کر لیتا ہے"...... لوتھر نے ڈبہ علیحدہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈبے کی ایک سائیڈ پر موجود ایک چھوٹے سے بٹن کو پریس کر دیا۔اس بٹن کے پریس ہوتے ہی وہ چیلوں کی لڑائی والی آوازیں ختم ہو گئیں۔

"ہیلو ہیلو لوتھر کالنگ ایم۔دی۔ون اوور"...... لوتھر نے تیز لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"سپیشل کوڈ اوور" .... ڈبے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل کوڈ فائیو سٹار اوور" .... لوتھر نے جواب دیا۔

"او کے ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں۔ ٹرانس پہاڑی سے شمال مغرب کی سمت ایک بند غار میں ایک عورت اور پانچ مرد داخل ہوئے ہیں۔ ہمارے سکیورٹی سسٹم نے انہیں چیک کیا۔ لیکن اسی لمحے تین مرد واپس باہر چلے گئے۔ ہم نے ایک عورت اور دو مردوں کو خصوصی ریز فائر کر کے بے ہوش کر دیا۔ کچھ دیر بعد وہ تینوں مرد بھی واپس غار میں آ گئے تو ہم نے انہیں بھی بے ہوش کر دیا ہے۔ یہ کون لوگ ہیں اور کس طرح یہاں تک پہنچے ہیں اوور" .... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ جناب یہ لوگ کہاں ہیں۔ ہم انہیں ہی تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ گولڈن ایجنٹ مس بوبی بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ لوگ دشمن ہیں اور لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں اوور" .... لوتھر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"گولڈن ایجنٹ وہ کیا ہوتا ہے اوور" .... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈاکٹر سائمن میں بوبی بول رہی ہوں۔ بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ۔ بلیک تھنڈر کے مرد ایجنٹ سپر ایجنٹ کہلاتے ہیں جب کہ عورتیں گولڈن ایجنٹ۔ یہ لوگ کہاں ہیں تفصیل بتایئے اوور" .... بوبی نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"شمال مغرب میں ایک قدیم غار ہے جو آگے جا کر سرنگ نما بن جاتی ہے۔ یہ سرنگ پہاڑیوں کے درمیان آ کر ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر یہ لوگ آخر تک بھی پہنچ جاتے تب بھی لیبارٹری کو ان سے کوئی خطرہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن چونکہ ہمارا سکیورٹی سسٹم پوری پہاڑیوں کو مسلسل چیک کرتا رہتا ہے اور ہم نے پہاڑیوں کے اندر ہر چٹان کے پیچھے خصوصی آلات فٹ کیے ہوئے ہیں اس لئے ہم نے انہیں چیک بھی کر لیا اور انہیں بے ہوش بھی کر دیا اوور" .... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

"کیا آپ ہمیں بھی چیک کر رہے ہیں اوور" .... بوبی نے پوچھا۔

"نہیں جب تم لوگ اس غار کے اندر آؤ گے تو پھر ہم تمہیں چیک کر لیں گے اوور" .... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

"او۔کے ہم اس غار کو تلاش کرتے ہیں لیکن آپ ہمیں بھی نہ بے ہوش کر دینا اوور" .... بوبی نے کہا۔

"ویسے تمہاری آواز سن کر تو میرا دل یہی چاہ رہا ہے کہ تمہیں بے ہوش کر کے لیبارٹری میں منگوا لوں اوور" .... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن نے کہا تو بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"ان کا خاتمہ ہو جائے ڈاکٹر پھر میں آپ کی مہمان ضرور بنوں گی اوور" .... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"او۔کے اوور اینڈ آل" .... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"یہ غار تلاش کراؤ لوتھر"۔۔۔۔۔۔۔۔ بوبی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کرتے ہوئے کہا اور لوتھر نے چیخ چیخ کر اس غار کی تلاش کا حکم دے دیا اور اس کے آدمی تیزی سے پہاڑی کے گرد پھیل گئے۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد انہیں اطلاع مل گئی کہ غار تلاش کر لیا گیا ہے تو وہ لوتھر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ غار میں داخل ہونے کے بعد وہ جیسے ہی موڑ مڑ کر آگے بڑھے۔ انہوں نے وہاں زمین پر ایک عورت اور پانچ مردوں کو ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا۔

"ہاں یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔ بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے مس"۔۔۔۔۔۔۔ لوتھر نے کہا۔

"نہیں اس طرح نہیں۔ پھر تو اس عمران کو معلوم ہی نہ ہو سکے گا کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے انہیں اٹھاؤ اور باہر لے چلو"۔۔۔۔۔۔۔۔ بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے پکڑے جانے سے بے حد مسرت ہو رہی ہو اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ بوبی کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر وہی چیلوں کے لڑنے جیسی آواز سنائی دی اور بوبی نے چونک کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں اوور"۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سائمن کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو بوبی بول رہی ہوں ڈاکٹر۔ ہم نے انہیں ٹریس کر لیا ہے

اوور"۔۔۔۔۔۔۔ بوبی نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ تمہاری آواز سے میں نے تمہارے متعلق جو اندازہ لگایا تھا تم تو اس سے بھی ہزار درجے خوبصورت اور نوجوان ہو۔ تم واقعی گولڈن ایجنٹ ہو۔ کیا تم مجھے وقت دے سکتی ہو اوور"۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سائمن کی آواز جذبات میں ڈوبی ہوئی تھی اور بوبی کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ فخر کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"ضرور ڈاکٹر سائمن تمہاری وجہ سے آج یہ لوگ پکڑے گئے ہیں اور ان لوگوں کی گرفتاری نے مجھے بے حد مسرت بخشی ہے۔ میں اب انہیں واپس لے جا رہی ہوں۔ پہلے میں ان کا خاتمہ کروں گی اس کے بعد تمہارے پاس آ جاؤں گی اوور"۔۔۔۔۔۔۔ بوبی نے کہا۔

"یہاں لیبارٹری میں تو کوئی باہر کا ذی روح داخل نہیں ہو سکتا۔ البتہ میں خود باہر آ سکتا ہوں اوور سنو کیا تم اس مسرت میں مجھے بھی شامل کر سکتی ہو اوور"۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سائمن واقعی بے حد جذباتی ہو رہا تھا۔

"کیوں نہیں ڈاکٹر او کے۔ آ جاؤ۔ یہاں ایرک فیلڈ کے سپیشل گیسٹ ہاؤس میں۔ اگر تمہیں معلوم نہ ہو تو لوتھر سے پوچھ لو اور تم نے انہیں کن شعاعوں سے بے ہوش کیا ہے۔ ان کا توڑ بھی بتاؤ۔ کیونکہ میں ان لوگوں کو ہوش میں لانا چاہتی ہوں اوور"۔۔۔۔۔۔۔۔ بوبی نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اوہ ان کا توڑ صرف لیبارٹری میں ہی موجود ہے کیونکہ یہ شعاعیں بھی ہماری ہی ایجاد ہیں اور دنیا ان سے واقف ہی نہیں ہے۔ اوکے میں یہ توڑ ساتھ لے آؤں گا۔ لوتھر سے میری بات کراؤ اوور"........ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"یس ڈاکٹر میں لوتھر بول رہا ہوں اوور"....... لوتھر نے بوبی کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا۔

"لوتھر اپنا کوئی آدمی زیرو پوائنٹ پر کار دے کر بھجوا دو میں ایک گھنٹے بعد وہاں پہنچ جاؤں گا۔ تمہارا آدمی مجھے مس بوبی کے پاس لے جائے گا اوور"......ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"یس ڈاکٹر حکم کی تعمیل ہو گی اوور"........ لوتھر نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر سائمن نے کہا اور لوتھر نے بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ان کو اٹھا کر باہر لے چلو"........ بوبی نے لوتھر کے ساتھ آنے والوں سے کہا اور پھر وہ لوتھر کے ساتھ غار سے باہر آ گئی۔

"ڈاکٹر سائمن سے ملے ہو تم پہلے"........ بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس بوبی کئی بار۔ بے حد شاندار شخصیت کا مالک ہے۔ خوبصورت عورتیں اس کی کمزوری ہیں۔ یہاں ایک لڑکی جو ڈیشا رہتی ہے۔ وہ اس کی خاص دوست ہے۔ وہ ہفتے میں ایک رات اس کے مکان میں ضرور گذارتا ہے"........ لوتھر نے مسکراتے ہوئے جواب

دیا۔

"اس کا مطلب ہے عیاش فطرت آدمی ہے حالانکہ سائنس دان تو اس قماش کے نہیں ہوتے"........ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں مس۔ بہرحال وہ لیبارٹری کا انچارج ہے"۔ لوتھر نے جواب دیا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا بیٹھا دیکھا۔ ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن میں وہ لمحات فلم کی طرح چل پڑے۔ جب وہ دوبارہ غار میں داخل ہوا تھا اور تنویر، خاور اور جولیا وہاں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور وہ وہاں پہنچتے ہی بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس نے بے اختیار ادھر ادھر سر گھما کر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس کے سارے ساتھی اس کے ساتھ ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سب بندھے ہوئے تھے اور ایک آدمی جس نے جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے صفدر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ پھر وہ مڑا اور عمران کو ہوش میں دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہیں اتنی جلدی ہوش آگیا جب کہ ڈاکٹر سائمن تو کہہ رہے تھے

کہ انجکشن لگنے کے ایک گھنٹے بعد ہوش آئے گا"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون ڈاکٹر سائمن"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری کا چیف ڈاکٹر سائمن"...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو وہ آدمی مڑ کر رک گیا۔

"کیا ہم لیبارٹری کے اندر موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ارے نہیں۔ تم ایرک فیلڈ کے سپیشل گیسٹ ہاؤس میں ہو"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن تم نے تو ڈاکٹر سائمن کا حوالہ دیا ہے"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا کہ مقابل لامحالہ اپنی بات کی وضاحت کرنے پر مجبور ہو جائے۔

"تم لوگ ٹرانس پہاڑی کی ایک غار میں بے ہوش پڑے تھے۔ مس بوبی پاس لوتھر کے ساتھ وہاں پہنچی تو لیبارٹری انچارج ڈاکٹر سائمن نے انہیں کال کر کے بتایا کہ انہوں نے لیبارٹری کی بنائی ہوئی کسی مخصوص شعاعوں کی مدد سے تمہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ ڈاکٹر سائمن کو مس بوبی کی آواز پسند آ گئی۔ پھر غار میں اس نے مس بوبی کو سکرین پر دیکھ بھی لیا۔ وہ حسن کا جوہری ہے۔ اس نے فوراً ہی مس بوبی کو دعوت دے ڈالی اور مس بوبی نے بھی اس کی دعوت قبول کر

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لی ۔ چنانچہ تم لوگوں کو اٹھا کر یہاں سپیشل گیسٹ روم میں لے آیا
گیا۔ ایک گھنٹے بعد ڈاکٹر سائمن یہاں پہنچ گیا۔ یہ انجکشن وہ ساتھ لے
آیا تھا۔ اس نے کہا کہ اس انجکشن کے لگنے کے ایک گھنٹے بعد تم ہوش
میں آؤ گے۔ چنانچہ ایک گھنٹے تک فارغ بیٹھنے کی بجائے وہ دونوں قصبے
کی سیر کے لئے چلے گئے ہیں"...... اس آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

"لیکن مس بوبی کو تو میں جانتا ہوں وہ اس قسم کی لڑکی تو نہیں
ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے تو ایسا۔ آج تک تو میں نے بھی مس بوبی کو ایسے کسی
سے فلرٹ کرتے نہیں دیکھا۔ لیکن اب کیا کہا جا سکتا ہے اس کی مرضی
ہے"...... اس آدمی نے کاندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میرا نام کاسٹر ہے۔ میں لوتھر کا اسسٹنٹ ہوں"...... کاسٹر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ جوہری صاحب جو مس بوبی پر بھی ڈورے ڈالنے سے باز نہیں
آئے وہ تو لیبارٹری میں کم ہی ٹھہرتا ہو گا یا پھر اس نے وہاں بھی جواہر
اکٹھے کر رکھے ہوں گے"...... عمران نے کہا تو کاسٹر بے اختیار ہنس
پڑا۔

"نہیں لیبارٹری میں تو کوئی فالتو آدمی یا عورت جا ہی نہیں سکتا۔
البتہ ڈاکٹر سائمن خود باہر آجاتا ہے۔ ویسے تو وہ بڑا آدمی ہے اس لئے

باس لوتھر اس کا بندوبست کر دیتا ہے لیکن وہ زیادہ تر جوڈیشا کے پاس
ہی ٹھہرتا ہے۔ جوڈیشا کا تو وہ دیوانہ ہے"...... کاسٹر نے لوفرانہ انداز
میں آنکھ کا کونہ دباتے ہوئے کہا۔

"جوڈیشا وہ کہاں رہتی ہے کیا وہ بوبی سے بھی زیادہ خوبصورت
ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں اتنی حسین تو نہیں لیکن جسمانی لحاظ سے وہ شاندار عورت
ہے۔ یہاں ایرک فیلڈ میں ہی رہتی ہے۔ اسی ہوٹل میں جہاں تم نے
جیپ چھوڑی تھی"...... کاسٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ہاں یہ تو تم نے بتایا ہی نہیں کہ بوبی اور لوتھر ہم تک کیسے
پہنچے۔ کیا اس فراسٹ نے مخبری کی تھی"...... عمران نے چونک کر
کہا۔

"ایک شرط پر بتا سکتا ہوں کہ تم باس لوتھر یا مس بوبی کو کچھ
نہیں بتاؤ گے"...... کاسٹر نے کہا۔

"وعدہ رہا"...... عمران نے جواب دیا تو کاسٹر نے فراسٹ کے
بارے میں اطلاع ملنے اور پھر فراسٹ کے سامنے اس کے بیٹے کو ذبح
کرنے اور فراسٹ کے بول پڑنے سے لے کر ٹرانس پہاڑی تک پہنچنے
کی پوری تفصیل بتا دی۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ لوتھر کہاں ہے۔ کیا وہ باہر موجود ہے"۔
عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن سن لو کہ باہر کیا ہے پورا گیسٹ ہاؤس باس کے مسلح

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

آدمیوں سے بھرا ہوا ہے اور پھر تمہیں باندھ بھی دیا گیا ہے"۔ کاسٹر نے
کہا۔

" ظاہر ہے ۔ لیکن بوبی نے ہمیں یہاں لے آکر باندھا کیوں
ہے"......... عمران نے کہا۔

" یہ تو اسی کو پتہ ہو گا"......... کاسٹر نے اس بار خشک لہجے میں
جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر
جاتے ہی عمران کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں حرکت میں آنا شروع ہو
گئیں اور چند ہی لمحوں بعد اس نے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کی مدد
سے رسیوں کو اس حد تک کاٹ دیا کہ وہ جب چاہے ایک جھٹکا مار کر
ان رسیوں کو توڑ سکتا تھا۔ وہ چاہتا تو اس وقت بھی رسیوں کی گرفت
سے آزاد ہو سکتا تھا۔ لیکن ایک تو اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش
تھے اور انہیں ہوش میں آنے کے لئے ایک گھنٹہ بقول کاسٹر لگنا تھا۔
اسے معلوم تھا کہ وہ خود اپنی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے انجکشن
لگتے ہی ہوش میں آگیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کے ساتھیوں کو ہوش
میں آنے کے لئے اتنا ہی وقت لگنا تھا جتنا اس ڈاکٹر سائمن نے بتایا تھا
اور دوسری وجہ یہ ڈاکٹر سائمن تھا۔ بقول کاسٹر اس وقت ڈاکٹر سائمن
وہاں موجود نہ تھا۔ اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا کہ جب ڈاکٹر سائمن
یہاں آئے گا تو پھر وہ حرکت میں آئے گا۔ پھر ایک گھنٹہ گزر گیا اور اس
کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آنے لگ گئے۔ عمران نے
انہیں کاسٹر کی بتائی ہوئی تفصیلات سے باخبر کر دیا تھا اور پھر اس سے

پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازہ کھلا اور
بوبی اندر داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی ایک باوردی آدمی تھا جس
کے سینے پر شیرف کا مخصوص بیج لگا ہوا تھا۔ اس لئے عمران اسے دیکھتے
ہی سمجھ گیا تھا کہ یہ لوتھر ہو گا۔ ان دونوں کے پیچھے وہی کاسٹر تھا۔ اس
نے ہاتھ میں مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔

" تم نے دیکھا علی عمران کہ تم بوبی سے نہیں بھاگ سکے"۔ بوبی
نے عمران سے ہی مخاطب ہو کر کہا۔

" کسی کی جرأت ہے کہ تم جیسی حسینہ سے بھاگ سکے"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

" تمہیں معلوم ہے کہ اگر میں چاہتی تو تمہیں وہیں غار میں ہی
گولیوں سے اڑا دیتی۔ جب تم بے ہوش اور بے بس پڑے ہوئے تھے
لیکن میں تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں لے آئی اور تمہیں ہوش دلا دیا۔
اس کی کیا وجہ ہے"......... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے۔ تم نے میری مردانہ وجاہت سے مجبور ہو کر ایسا کیا ہے
نوجوان ہی نوجوانوں کو پسند کرتے ہیں۔ اب تم جیسی خوبصورت اور
نوجوان حسینہ کسی بوڑھے کھوسٹ کو تو پسند کرنے سے رہی"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم جس طرح اشارے کنایوں میں بات کر رہے ہو۔ اس کی
ضرورت نہیں ہے۔ مجھے کاسٹر نے بتا دیا ہے کہ تم انجکشن لگتے ہی
ہوش میں آگئے تھے اور پھر تم نے کاسٹر سے پوری تفصیل پوچھ لی تھی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جہاں تک ڈاکٹر سائمن کے ساتھ جانے کا تعلق ہے تو ڈاکٹر سائمن بوڑھا آدمی ہے اور میں ویسے ہی بوڑھوں سے الرجک ہوں۔ لیکن وہ بلیک تھنڈر کی ایک بہت بڑی لیبارٹری کا انچارج ہے۔ اس لئے اسے فوری طور پر جھٹک دینا میرے لئے ممکن نہ تھا۔ چنانچہ میں اسے ساتھ لے کر اس کی مخصوص عورت کے پاس گئی اور پھر میں نے اسے بتا دیا کہ میں صرف اس کی عزت کر سکتی ہوں اور اسے وہاں چھوڑ کر یہاں آئی ہوں۔ اس لئے اشارے کنائے میں بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے کھل کر بات کرو"...... بوبی نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔ اسے یقیناً بوبی کی یہ صاف گوئی بے حد پسند آئی تھی۔ کنساٹا میں بوبی نے جس طرح اس کے پاس خود آ کر سب کچھ بتا دیا تھا اور جس طرح یہاں اس نے ساری تفصیل از خود بتا دی تھی۔ اس لحاظ سے وہ عام ایجنٹوں سے قطعی مختلف فطرت کی مالک تھی۔

"بے حد شکریہ مس بوبی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیا پوچھنا چاہتی ہو یہی کہ مجھے ایرک فیلڈ اور یہاں موجود لیبارٹری کے بارے میں کیسے معلومات ملیں۔ جب کہ وہاں کنساٹا میں تم نے میرے اور میرے ساتھیوں کے خلاف نگرانی کا وسیع جال پھیلا رکھا تھا اور تمہارے آدمیوں نے تمہیں یہی اطلاع دی ہو گی کہ میں بس بازاروں کی سیر کرنے کے بعد واپس چلا گیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم درست سمجھے ہو۔ تم نے واقعی انتہائی خوبصورت انداز میں مجھے ڈاج دیا ہے اور شاید یہ میری زندگی کا پہلا موقع ہے کہ میں

اج کھا گئی ہوں۔ میں نے تمہارے ناکام جانے کی رپورٹ سیکشن یڈ کوارٹر کو دے دی تھی۔ لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر کا اصرار تھا کہ تم اکام واپس جانے والوں میں سے نہیں ہو۔ اس لئے اس کے اصرار پر ں ویسے ہی یہاں آ گئی۔ مجھے یقین تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا اصرار ضول ثابت ہو گا لیکن پھر تمہارے یہاں آنے کی اطلاع ملی تو میں یران رہ گئی کہ تم نے یہاں کے بارے میں آخر معلومات کہاں سے اصل کر لیں"...... بوبی نے کہا۔

"ڈاکٹر سائمن سے ملنے کے باوجود تمہیں علم نہیں ہو سکا حیرت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل ڑی۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ سائمن نے تمہیں بتایا ہے یہ کیسے ممکن ہے"...... بوبی نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ ڈاکٹر سائمن صرف ایرک فیلڈ کی عورتوں ک ہی محدود رہتا ہو گا۔ کنساٹا کی کوئی عورت اسے پسند نہ آئی ہو ی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ ہاں۔ یہ ہو سکتا ہے۔ مگر"...... بوبی نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ پاس کھڑے ہوئے لوتھر کی طرف مڑ گئی۔

"ڈاکٹر سائمن ایرک فیلڈ سے باہر جاتا رہتا ہے"...... بوبی نے لوتھر سے پوچھا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"یس مادام وہ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ ہم تو انہیں روک بھی نہیں سکتے"........ لوتھر نے جواب دیا۔ تو بوبی کے ہونٹ مزید بھنچ گئے۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ میرے ذہن میں یہ سکوپ موجود نہ تھا۔ لیکن تم نے اس کی بابت کیسے ٹریس کر لیا"........ بوبی نے کہا۔

"ہمارا تو کام ہی یہی ہے۔ معمولی سی اطلاع ملی تھی باقی کام ہم نے خود کر لیا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ یہ انتہائی خطرناک صورت حال ہے۔ مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع دینی ہو گی"........ بوبی نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو بوبی تمہیں اس سے کیا۔ ڈاکٹر سائمن جانے اور اس کی لیبارٹری جانے تم اپنی بات کرو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے بہرحال رپورٹ دینی ہی ہو گی۔ اس کے بعد سیکشن ہیڈ کوارٹر کیا ایکشن لیتا ہے۔ لیتا بھی ہے یا نہیں یہ اس کی مرضی"........ بوبی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ لیکن ہمارے لئے کیا حکم ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی انتہائی ذہین آدمی ہو۔ گو مجھے اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو گولی سے اڑا دوں۔ لیکن نجانے

کیا بات ہے کہ میرا دل تمہیں ہلاک کرنے کو نہیں چاہتا [illegible] میں تمہیں اور تمہاری وجہ سے تمہارے ساتھیوں کو بھی ایک چانس اور دینا چاہتی ہوں۔ لوتھر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ایرک فیلڈ سے باہر چھوڑ آئے گا۔ لیکن ابھی میں یہاں ہوں اور یہ بتا دوں کہ اس بار تمہارا وہ سیاحوں والا داؤ نہیں چل سکے گا۔ اس لئے اب اگر تم نے دوبارہ ایرک فیلڈ میں کسی بھی صورت میں داخل ہونے کی کوشش کی تو پھر میں دوبارہ تمہیں نہیں چھوڑوں گی"........ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران حقیقتاً بوبی کی یہ بات سن کر حیران رہ گیا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ بوبی اس کے اس حد تک پہنچ جانے کے باوجود بھی انہیں چھوڑ سکتی ہے۔

"تم نے واقعی مجھے حیران کر دیا ہے مس بوبی۔ اس لئے چلو میں بھی تمہیں ایک چانس دے دیتا ہوں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم تو بے بس ہو"........ بوبی نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران اپنی جگہ سے اچھلا رسیاں جو صرف اس کے سینے کے گرد بندھی ہوئی تھیں ٹوٹ کر نیچے جا گری تھیں اور پھر اس سے پہلے کہ بوبی، لوتھر یا کاسٹر سنبھلتے۔ عمران نے یکلخت کسی پرندے کی طرح چھلانگ لگائی اور پلک جھپکنے میں وہ کاسٹر کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گن جھپٹ کر ایک کونے میں جا کھڑا ہوا اور ظاہر ہے مشین گن کا رخ بوبی، لوتھر اور کاسٹر تینوں کی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

طرف تھا۔ بوبی حیرت سے پلکیں جھپکاتی رہ گئی۔

" تم نے دیکھ لیا ہے بوبی کہ میں نے واقعی تمہیں ایک چانس د
ہے ۔ ورنہ اب تک تم تینوں کی روحیں عالم بالا تک پہنچ چ
ہوتیں "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی نے بے اختی
ایک طویل سانس لیا ۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت ۔
تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" خبردار لوتھر اور کاسٹر۔ تم دونوں کے ہاتھ جیبوں میں نہیں جان
گے ورنہ میں فائر کھول دوں گا "........ عمران نے غراتے ہوئے کہا
بوبی تیزی سے ان کی طرف مڑی ۔

" کوئی حماقت نہیں ہو گی سمجھے "........ بوبی نے غراتے ہوئے ک
اور لوتھر اور کاسٹر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔

" تم صرف ذہین ہی نہیں ہو عمران ۔ پھرتیلے اور تیز بھی ہو ا
تمہاری ان خصوصیات نے مجھے مزید متاثر کیا ہے ۔ ٹھیک ہے ۔ ا
بتاؤ ۔ تم کیا چاہتے ہو "........ بوبی نے کہا ۔

" میں نے صرف تمہاری بات کا جواب دیا ہے ۔ کیونکہ تم ہمیں
چھوڑ کر یہ سمجھ رہی تھیں کہ ہم واقعی تمہارے سامنے بے بس ہو چکے
ہیں اور تم ہم پر احسان کر رہی ہو ۔ لیکن تمہاری طبیعت اور فطرت
باقی ایجنٹوں سے یکسر مختلف ہے ۔ اس لئے میں تمہاری طرف دوستی کا
ہاتھ بڑھاتا ہوں ۔ جہاں تک اس لیبارٹری کا تعلق ہے ۔ اگر تم میری
ایک شرط مان لو تو میں اس کے جواب میں اس لیبارٹری کو تباہ کئے

بغیر واپس چلا جاؤں گا "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کون سی شرط "........ بوبی نے چونک کر پوچھا۔

" پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو میرے حوالے کر دو اور
وہ فارمولا جس کی نقل پاکیشیا سے حاصل کی گئی ہے وہ بھی واپس کر دو
تو میں خاموشی سے پاکیشیا واپس چلا جاؤں گا "........ عمران نے کہا۔

" یہ تم نے قطعی احمقانہ بات کی ہے علی عمران ۔ تمہیں معلوم ہے
کہ میں صرف ایجنٹ ہوں ۔ میرا لیبارٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے اور
پھر میں بلیک تھنڈر سے غداری نہیں کر سکتی کہ میں پاکیشیائی سائنس
دان اور فارمولا اپنے ہاتھوں سے واپس کر دوں "........ بوبی نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

" دوسری صورت یہ ہے کہ تم درمیان سے ہٹ جاؤ ۔ میں جانوں
اور لیبارٹری جانے "........ عمران نے کہا۔

" نہیں ۔ اب ایسا ہونا بھی ناممکن ہے ۔ بلیک تھنڈر کا کوئی
ایجنٹ پیچھے نہیں ہٹ سکتا "........ بوبی نے جواب دیا۔

" پھر تیسری صورت تو یہی ہو سکتی ہے کہ میں اپنا مشن مکمل
کروں "........ عمران نے جواب دیا۔

" میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا ۔ تم جو چاہے کر سکتے ہو ۔ ویسے
میری آفر اب بھی قائم ہے "........ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر میں تمہاری آفر نہ مانوں تو "........ عمران نے بھی مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تو پھر نقصان بھی تمہیں ہی اٹھانا پڑے گا۔ تمہارے ساتھی بہرحال ابھی تک بندھے ہوئے ہیں۔ میری، لوتھر اور کاسٹر تینوں کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود ہیں۔ جہاں تک تمہارے ہاتھوں میں موجود مشین گن کا تعلق ہے تو اس میں سرے سے میگزین ہی نہیں ہے۔ اس لئے میں جب بھی چاہوں پلک جھپکنے میں مشین پسٹل باہر نکالوں اور تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر سکتی ہوں۔ اگر یقین نہ آرہا ہو تو آزمائش شرط ہے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں پہلے مشین گن کا رخ دوسری طرف کر کے اسے چیک کروں اور تمہیں مشین پسٹل نکالنے کا موقع مل جائے۔ نہیں مس بوبی ایسے کھیل میں نے خود بھی بے شمار بار کھیلے ہوئے ہیں ہاں اگر تم اجازت دو تو میں یہ آزمائش اس لوتھر اور کاسٹر پر کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کر کے دیکھ لو"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

عمران نے یکلخت ٹریگر دبا دیا۔ لیکن دوسرے لمحے کرچ کرچ کی آوازیں جب مشین گن سے نکلیں تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اب دیکھو تم میرے مشین پسٹل کی زد میں ہو اور اس میں میگزین موجود ہے"...... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل چلنے کی مخصوص آواز سنائی دی اور گولیاں عمران کے قریب سے گزرتی ہوئی عقبی دیوار سے جا ٹکرائیں۔

"تم نے واقعی مجھے حیران کر دیا ہے مس بوبی۔ لیکن تمہیں شاید معلوم نہیں ہے کہ تمہارے ہاتھ میں موجود پسٹل اب بھی اڑایا جا سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی بوبی کے حلق سے چیخ نکل گئی اور وہ بے اختیار اپنا ہاتھ جھٹکنے لگی۔ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور ایک کونے میں جا گرا تھا۔ اس کی نالی آدھی سے زیادہ اڑ گئی تھی اور وہ بے کار ہو چکا تھا۔ لیکن بوبی کے ہاتھ پر خراش تک نہ آئی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ تم نے کیسے کر لیا"...... بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"پہلی بار واقعی میں اس مشین گن کی ساخت نہ سمجھ سکا تھا لیکن جیسے ہی اس میں سے کرچ کرچ کی آوازیں نکلیں میں اس کی ساخت سمجھ گیا۔ اس کی دوسری سائیڈ پر موجود اس ابھار کو جب تک ٹریگر دباتے ہوئے پریس نہ کیا جائے اس وقت تک مشین گن نہیں چل سکتی تھی۔ ہمارے پاکیشیا میں کسی زمانے میں اسی قسم کے لاک بنائے جاتے تھے کہ جب تک مخصوص ابھار کو پریس نہ کیا جائے چابی گھمانے کے باوجود لاک نہ کھل سکتا تھا۔ یہی ترکیب اس مشین گن میں بھی استعمال کی گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بوبی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم لمحہ بہ لمحہ مجھے مزید حیران کرتے چلے جا رہے ہو۔ لیکن میں چاہتی تو گولیاں تمہاری سائیڈ سے نکل جانے کی بجائے تمہارے جسم میں بھی داخل ہو سکتی تھیں"...... بوبی نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تم لوتھر سے مشین پسٹل لے لو اور بے شک میرا براہ راست نشانہ لے کر فائر کھول دو کم از کم تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہارا نشانہ کیسا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا تم مجھے چیلنج کر رہے ہو"....... بوبی نے یکلخت غصہ کھاتے ہوئے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"عورت بہرحال عورت ہی ہوتی ہے۔ ذرا سی انا پر چوٹ پڑی تو غصہ آ گیا ناں تمہیں۔ اگر تم اسے چیلنج سمجھتی ہو تو چیلنج ہی سہی۔ لیکن یہ سن لو اگر تمہاری ایک گولی بھی مجھے نہ چھو سکی تو پھر تمہیں میری شرط ماننی پڑے گی کہ تم راستے سے ہٹ جاؤ گی"....... عمران نے کہا۔

"نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی اور اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ اس لئے میں تسلیم کر لیتی ہوں کہ تم واقعی گولیوں کا نشانہ نہ بن سکو گے۔ لیکن اب تم کیا کہتے ہو۔ آخری بات کرو"....... بوبی نے کہا۔

"آخری بات تو مرد اس وقت کرتا ہے۔ جب تمہارے ہاں پادری اور ہمارے ہاں نکاح خواں بولنا شروع کر دیتا ہے"....... عمران نے کہا تو بوبی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تمہارا مطلب شادی سے ہے۔ تو کیا تمہارے ہاں شادی کے بعد مرد بولنا بند کر دیتے ہیں"....... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"انہیں بولنے کا موقع ہی نہیں دیا جاتا۔ بیگم صاحبہ بولنا بند کریں گی تو بے چارہ صاحب بولے گا۔ بہرحال ایسا ہے کہ تمہاری تجویز کے

مطابق ہم ایرک فیلڈ سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اپنا مشن کس طرح مکمل کرتے ہیں۔ یہ ہمارا کام ہو گا اور تم ہمیں کس طرح روک سکتی ہو۔ یہ تمہارا کام ہو گا"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"....... بوبی نے فوراً ہی کہا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن بوبی کی طرف اچھال دی۔ بوبی نے مشین گن پکڑی اور پھر وہ لوتھر کی طرف مڑ گئی۔

"عمران کے ساتھیوں کو رسیوں کی بندشوں سے آزاد کرو اور پھر ان سب کو جیپ میں بٹھا کر فرسٹ چیک پوسٹ سے باہر پہنچا آؤ یا جہاں بھی عمران کہے"....... بوبی نے کہا۔

"اگر تم ہمیں ہماری جیپ جو ہم نے ہوٹل کے باہر چھوڑی تھی دے دو تو ہم خود چلے جائیں گے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہ جیپ منگواؤ اور فرسٹ چیک پوسٹ سے باہر عمران کے حوالے کر دو"....... بوبی نے جواب دیا۔

"تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گی"....... عمران نے کہا۔

"نہیں میں نہیں رہوں گی"....... بوبی نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے ارے اس قدر بھی بے مروتی اچھی نہیں لگتی"....... عمران نے چونک کر کہا لیکن بوبی رکے بغیر تیزی سے قدم بڑھاتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ جب کہ لوتھر اور کاسٹر دونوں عمران کے ساتھیوں کو رسیوں کی بندشوں سے آزاد کرنے میں مصروف ہو گئے۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"آپ نے کس طرح رسیاں کاٹ لی تھیں"...... اچانک لوتھر نے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بوبی کے حسن نے رسیاں جلا دی تھیں"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار لوتھر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی
دیر بعد وہ سب اس کمرے سے باہر نکل کر ایک اور بڑے کمرے میں پہنچ
گئے۔

"آپ یہاں بیٹھیں میں آپ کی جیپ منگواتا ہوں"...... لوتھر نے
کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ کمرے میں دیوارو
کے ساتھ دس کے قریب مسلح افراد کھڑے تھے۔ وہ حیرت بھر
نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہے تھے۔

"بوبی واقعی عجیب طبیعت کی مالک ہے"...... صفدر نے کہا۔

"احمق ہے۔ ضرورت سے زیادہ خوش فہمی کا شکار ہے"...... جوا
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیا بازی گروں کی طرح شعبدے بازی شروع کر د
تھی۔ ان کا صفایا کر دیا ہوتا"...... تنویر نے کہا۔

"یہ باہر موجود افراد کیا ہمیں زندہ جانے دیتے"...... عمران نے ک
تو تنویر نے ہونٹ بھینچ لیے۔

"لیکن کیا اب آپ واقعی باہر چلے جائیں گے۔ لیکن پھر دوبارہ اند
آنا تو مسئلہ بن جائے گا"...... اس بار خاور نے کہا۔

"اب کوئی مسئلہ نہیں بنے گا"...... عمران نے مختصر سا جواب د

تو باقی ساتھی خاموش ہو رہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنی جیپ میں
بیٹھے لوتھر اور اس کے آدمیوں کی دو جیپوں کے درمیان چلتے ہوئے
فرسٹ چیک پوسٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کے
چہرے پر اس بار اطمینان تھا جیسے وہ ناکام واپس جانے کی بجائے مشن
مکمل کر کے جا رہا ہو۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بوبی نے سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کیا اور پھر کال دینا شروع کر دی۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے کمپیوٹر سے رابطہ قائم ہونے کے بعد اور سپیشل کوڈ دوہرانے کے بعد اس کا رابطہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف جیکسن سے ہو گیا۔

"جیکسن بول رہا ہوں بوبی۔ کیا رپورٹ ہے اوور"...... جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"تمہارا آئیڈیا درست ثابت ہوا ہے جیکسن۔ عمران اور اس کے ساتھی ایرک فیلڈ میں داخل ہو گئے تھے اوور"...... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر اوور"...... جیکسن کے لہجے میں یکلخت تشویش کے آثار نمودار ہو گئے اور جواب میں بوبی نے ان کی گرفتاری سے لے کر انہیں واپس ایرک فیلڈ سے باہر بھجوانے تک کی پوری رپورٹ دے دی۔

"کیا۔ کیا۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا تم نے انہیں زندہ واپس جانے دیا۔ کیوں۔ تم نے ایسا کیوں کیا تھا اوور"...... جیکسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"مجھے اس عمران کی ذہانت پسند آ گئی تھی۔ اس لئے میں نے اسے ایک چانس اور دینے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن بعد میں جو حالات سامنے آئے اس سے مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اس پر کوئی احسان نہیں کیا تھا بلکہ اس نے دراصل مجھ پر احسان کیا ہے اوور"...... بوبی نے کہا۔

"وہ کیسے اوور"...... جیکسن نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جواب میں بوبی نے اس کمرے میں ہونے والے تمام واقعات دوہرا دیئے۔

"وہ واقعی ایسا ہی آدمی ہے۔ اصل میں تم سے حماقت ہوئی ہے کہ تم اسے اس غار سے اٹھا کر لے آئی اور پھر اسے ہوش دلایا۔ تمہیں چاہئے تھا کہ وہیں غار میں ہی ان کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دیتیں یا اسے باہر لے آنا ضروری تھا تو تب بھی اسے ہوش میں لائے بغیر گولیوں سے اڑا دینا تھا اوور"...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اس سے یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ اسے ایرک فیلڈ کے بارے میں کس سے معلومات ملی ہیں اور میں نے معلوم کر لیا ہے۔ تمہیں یہ سن کر یقیناً حیرت ہو گی کہ لیبارٹری کے چیف ڈاکٹر سائمن کی عیاش فطرت اس کی وجہ بنی ہے۔ ڈاکٹر سائمن حد درجہ عیاش فطرت آدمی ہے۔ وہ صرف میری آواز سن کر مجھ پر ریجھ گیا اور پھر جب میں

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران اور اس کے بے ہوش ساتھیوں کو غار میں سے اٹھانے کے لئے
اندر داخل ہوئی تو اس نے مجھے سکرین پر دیکھا اور فوراً ہی مجھے رات
گزارنے کی نہ صرف دعوت دے ڈالی بلکہ لیبارٹری چھوڑ کر باہر آ گیا۔
اس وقت تو میں نے اس کی حوصلہ افزائی اس لئے کی کہ عمران اور اس
کے ساتھیوں کو جس گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اس کا توڑ اس کے
پاس تھا۔ لیکن جب وہ میرے پاس سپیشل گیسٹ ہاؤس پہنچا تو مجھے
اس پر بے پناہ غصہ آیا۔ وہ بوڑھا کھوسٹ مجسم شیطان ہے۔ میں نے
اسے ساتھ لیا اور پھر لوتھر سے یہ کہہ کر کہ ہم واپس آ رہے ہیں میں اسے
وہاں ایک ایسے مکان میں لے گئی جسے میں نے اپنے ذاتی استعمال کے
لئے لوتھر سے لیا تھا۔ اس کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ میں ڈاکٹر سائمن
کو وہاں لے گئی اور پھر تم میری فطرت جانتے ہو۔ میں نے اس ڈاکٹر
سائمن کی بس ہڈیاں نہیں توڑیں باقی میں نے اس شیطان کو مارنے
میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جب وہ بے ہوش ہو گیا تو میں تہہ خانہ بند کر
کے واپس آ گئی۔ وہ ابھی تک وہیں پڑا ہوا ہے۔ اس شیطان نے نہ
صرف یہاں ایرک فیلڈ میں عورتیں رکھی ہوئی ہیں بلکہ کنساٹا میں بھی
اس کی عورتیں موجود ہیں اور عمران نے کنساٹا میں اس کی کسی
عورت کا کھوج نکال لیا اور اس سے اسے ایرک فیلڈ کے بارے میں
معلومات مل گئیں اوور"...... بوبی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"اوہ بوبی۔ یہ تم نے کیا غضب کر دیا۔ ڈاکٹر سائمن کی اس فطرت
کا مین ہیڈ کوارٹر کو بھی علم ہے۔ لیکن وہ جس پائے کا سائنس دان ہے

ں کی وجہ سے مین ہیڈ کوارٹر نے اسے ہر قسم کی چھوٹ دے رکھی ہے
ں کے بغیر تو لیبارٹری میں سارا کام رک جائے گا اور تم جانتی ہو کہ
ں سے بلیک تھنڈر کو کتنا نقصان ہو سکتا ہے۔ اس سے واقعی غلطی
ہوئی ہے کہ وہ تمہیں بھی کوئی عام عورت سمجھ بیٹھا ہے۔ جب کہ میں
جانتا ہوں کہ تم ان معاملات میں کس قدر سرد مہر اور باکردار واقع
ئی ہو۔ تمہارے بارے میں جو جانتے ہیں وہ یہی سمجھتے ہیں کہ تمہارا
جسم تو مغربی ہے لیکن اس کے اندر روح خالصتاً مشرقی ہے۔ لیکن
اسے سمجھا بجھا کر واپس بھجوا دیتیں اسے فوراً اس تہہ خانے سے نکالو اور
لیبارٹری میں بھیجو فوراً اوور"...... جیکسن نے انتہائی جوش بھرے لہجے
میں کہا۔
"اچھا اگر تم کہتے ہو تو میں بھیج دیتی ہوں اسے واپس۔ ورنہ میں نے
تو فیصلہ کر لیا تھا کہ اس بوڑھے کھوسٹ کو اس تہہ خانے میں ایڑیاں
رگڑ رگڑ کر اور سسک سسک کر مرنے کے لئے چھوڑ دوں اور پھر اس
کی لاش کتوں اور چیلوں کے سامنے پھینکوا دوں اوور"...... بوبی نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اوہ اوہ فوراً اسے واپس بھجواؤ۔ فوراً۔ یہ انتہائی ضروری ہے اور سنو
عمران کو بھی لامحالہ تم نے اپنی فطرت کے مطابق اس ڈاکٹر سائمن
کے بارے میں بتا دیا ہو گا اور عمران جس ذہانت اور فطرت کا آدمی ہے
اس نے یقیناً ڈاکٹر سائمن کو استعمال کر کے لیبارٹری کے خلاف مشن
مکمل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو گا۔ وہ ایرک فیلڈ یا کنساٹا میں ڈاکٹر

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سائمن کی کسی دوست عورت کے ذریعے سائمن کو بلوائے گا اور پ
ڈاکٹر سائمن کے ذریعے وہ اپنا مشن مکمل کرے گا۔ اس لئے تم اسے
فوراً لیبارٹری پہنچاؤ۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں کہ وہ تا حکم ثانی کسی بھی
حالت میں اور کسی بھی صورت میں لیبارٹری سے باہر نہ آئے اور یہاں
بھی سن لو کہ اب چونکہ عمران لیبارٹری کے لئے یقیناً خطرہ بن چکا ہے
اس لئے اب اس کی موت ضروری ہو چکی ہے اوور"...... جیکسن نے
تیز لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایرک فیلا
سے باہر بھجوا دیا ہے۔ لیکن اب اگر وہ دوبارہ واپس آئے تو پھر یقیناً ا
کی موت عبرت ناک ہو گی اوور"...... بوبی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن خیال رکھنا۔ اب عمران کسی اور پہلو سے وا
کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس لئے تمہیں ہر طرف سے ہوشیار رہنا
ہو گا اوور"...... جیکسن نے کہا۔

"تم میرے دوست ہو جیکسن۔ اس لئے میں تمہاری اس توہین آمیز
بات کو برداشت کر گئی ہوں۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ مین ہیڈ کوارٹر بھی
میری صلاحیتوں کی وجہ سے مجھ سے ایسی توہین آمیز بات نہیں کر سکتا۔
تمہارا کیا خیال ہے کہ میں عمران کے مقابلے میں اس سے کمزور ایجنٹ
ہوں اوور"۔ بوبی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں صرف مشورہ دیا تھا ڈیئر۔ میں تم سے زیادہ عمران
کو جانتا ہوں اور تمہارا پہلی بار اس سے ٹکراؤ ہوا ہے۔ تمہیں معلوم

ہے کہ عمران کو مین ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں کیوں رکھا ہوا ہے
اس لئے کہ مین ہیڈ کوارٹر بھی عمران کی صلاحیتوں کا قائل ہو چکا ہے۔
تم سے پہلے کئی سپر ایجنٹ اس سے ٹکرا چکے ہیں۔ جن میں سپریم
ایجنٹ ٹرومین بھی شامل ہے اور سپریم ایجنٹ ٹرومین نے عمران سے
ٹکرانے کے بعد بلیک تھنڈر سے بغاوت کر دی اور مین ہیڈ کوارٹر نے
اس کی موت کا جنرل آرڈر دے دیا۔ لیکن پھر مین ہیڈ کوارٹر نے یہ حکم
واپس لے کر ٹرومین کو بھی سیف لسٹ میں شامل کر دیا۔ اس طرح
ہومر، کاربین اور ٹامور جیسے سپر ایجنٹ عمران سے ٹکرا چکے ہیں۔ اس
کیس میں سپر ایجنٹ بیروفین بھی مرتے مرتے بچا ہے اور اسے انڈر
گراؤنڈ کر دیا گیا ہے۔ یہ سب نام میں نے اس لئے بتائے ہیں کہ
تمہیں معلوم ہو سکے کہ علی عمران جو بظاہر انتہائی معصوم سا نوجوان
نظر آتا ہے۔ وہ درحقیقت کیا ہے اوور"...... جیکسن نے بڑے
جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں نے اس کے بارے میں پہلے ہی کافی سن رکھا
ہے۔ اسی لئے تو میں اسے بار بار موقع دے رہی ہوں۔ تاکہ اس کی
کوئی حسرت باقی نہ رہے۔ اوور اینڈ آل"...... بوبی نے طنزیہ لہجے میں
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے اٹھا کر ایک
الماری میں رکھا اور پھر واپس مڑ کر اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا
رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سنائی دی۔

"لوتھر کو میرے پاس بھیجو فوراً"........ بوبی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"........ بوبی نے کہا تو دروازہ کھلا اور لوتھر اندر داخل ہوا۔

"یس مس"........ لوتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا"........ بوبی نے پوچھا۔

"وہ جیپ میں بیٹھ کر کنساٹا کی طرف واپس چلے گئے ہیں۔ میں نے سب کو ہوشیار اور الرٹ بھی کر دیا ہے اور آپ کی ہدایت کے مطابق ایرک فیلڈ کے گرد سپیشل ریز کا خصوصی حصار بھی قائم کرا دیا ہے اور فرسٹ چیک پوسٹ پر میں اب خود موجود رہوں گا"........ لوتھر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ اس مکان میں جاؤ جو میں نے تم سے اپنے ذاتی استعمال کے لئے حاصل کیا تھا اس کے تہہ خانے میں ڈاکٹر سائمن موجود ہے۔ کسی ڈاکٹر کو ساتھ لے جاؤ اس کی بینڈیج کراؤ اور پھر اسے واپس لیبارٹری پہنچا دو"........ بوبی نے کہا۔

"ڈاکٹر سائمن کو۔ بینڈیج۔ کیا مطلب"........ لوتھر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اس نے مجھ پر بری نظریں ڈالی تھیں۔ جس کی میں نے اسے ہلکی

سی سزا دے دی ہے۔ اگر وہ معروف سائنس دان نہ ہوتا تو میں اس کی ہڈیوں کا سرمہ بنا کر رکھ دیتی"........ بوبی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ اچھا میں سمجھ گیا مس۔ ٹھیک ہے میں انہیں مزید سمجھا دوں گا"........ لوتھر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"اور سنو اس لڑکی جوڈیشا کی جو اس ڈاکٹر سائمن کی ایرک فیلڈ میں عورت ہے۔ اس کی اور اس کے مکان کی مکمل نگرانی کراؤ۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ عمران اس جوڈیشا کو کسی نہ کسی انداز میں استعمال کرنے کی کوشش کرے گا"........ بوبی نے مزید احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"یس مس"........ لوتھر نے کہا اور پھر بوبی نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو لوتھر سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"عمران کاش اب تم واپس نہ آؤ اور تم سے کسی اچھے اور خوشگوار ماحول میں دوبارہ ملاقات ہو۔ تم واحد مرد ہو جس نے مجھے متاثر کیا ہے اور میں نہیں چاہتی کہ میں زندگی میں پسند آنے والے پہلے ہی مرد کو اپنے ہی ہاتھوں قبر میں اتار دوں"........ بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی نشست سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایرک فیلڈ سے جیپ میں سوار ہو
کر سیدھا کنساٹا پہنچا تھا۔ یہاں کنساٹا کے ایک ہوٹل میں انہوں نے
کمرے کرایہ پر لے لئے تھے اور اس وقت وہ سب عمران کے کمرے
میں جمع تھے۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے ہاٹ کافی پی تھی اور ہاٹ
کافی نے ان کے سفر کی ساری تھکان ختم کر دی تھی اور وہ اب پوری
طرح ہشاش بشاش لگ رہے تھے۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"پروگرام تو وہی ہے۔ ظاہر ہے اس میں کیسے تبدیلی آ سکتی
ہے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کون سا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"وہی گواہوں اور چھوہاروں والا اور کون سا ہو سکتا ہے"۔ عمران

ے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں"...... جولیا نے بھنائے
ے لہجے میں کہا اسے شاید عمران کا یہ بے موقع مذاق پسند نہ آیا تھا۔

"کرتی رہو مس سنجیدگی سے بات۔ میں نے کب منع کیا ہے۔
ب میں اتنا بھی رجعت پسند نہیں ہوں کہ عورت کو عورت سے بات
نے سے بھی منع کر دوں۔ مردوں کی بات دوسری ہے"۔ عمران نے
اب دیا تو جولیا کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"تم پھر مذاق کر رہے ہو۔ میں تم سے بات کر رہی ہوں۔ اپنا
گرام بتاؤ"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھ سے لیکن ایک تو میرا نام عمران ہے۔ سنجیدگی نہیں۔ دوسرا
مرد ہوں عورت نہیں ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تو تم باز نہیں آؤ گے"...... جولیا نے یکلخت جھک کر اپنے جوتے
طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ پروگرام تنویر کے حصے میں ہے۔ میرے حصے میں
ں ہے"...... عمران نے چونک کر کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے
نج اٹھا۔ جولیا بھی بے بسی کے سے انداز میں ہنس پڑی۔

"یعنی تم چوری کھانے والے مجنوں ہو۔ خون دینے والے نہیں
"...... تنویر نے موقع مناسب دیکھتے ہی چوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"مجنوں بیچارے میں اگر خون ہوتا تو پھر وہ مجنوں کیوں کہلاتا۔
تم زماں نہ کہلاتا۔ جہاں تک چوری کھانے کی بات ہے تو بیچاری

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لیلیٰ کوئی عجیب خاتون ہو گی جو مجنوں کو چوری ہی کھلا سکتی ہو۔
ہماری لیلیٰ تو ہمیں مرغ روسٹ کھلانے کی دعوت دے سکتی ہے۔
کیوں جولیا"...... عمران نے بڑی امید بھری نظروں سے جولیا کی ط
دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں کہہ رہی ہوں یہ لیلیٰ مجنوں کا قصہ چھوڑو اور ہمیں مشن
بارے میں آئندہ کا پروگرام بتاؤ"...... جولیا نے غصے بھرے لہجے میں
لیکن اب اس کے لہجے سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اس کا
مصنوعی ہے۔ عمران کی باتوں سے اس کی ذہنی رو بدل چکی تھی۔

"لیلیٰ مجنوں قصہ نہیں حقیقت ہے۔ ہر دور میں لیلیٰ اور
موجود رہتے ہیں۔ البتہ نام بدل جاتے ہیں"...... عمران
مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا آپ ڈاکٹر سائمن کو
کنساٹا میں بلوائیں گے یا پھر آپ دوبارہ ایرک فیلڈ جا کر وہاں اسے
نکلوائیں گے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران چونک

"تم سے مجھے واقعی بے حد ڈر لگتا ہے کیپٹن شکیل۔ تم خاموش
کر صرف تجزیہ کرتے رہتے ہو اور جب بولتے ہو تو ٹھیک
ہو۔ گو مجھے معلوم ہے کہ تم نے یہ بات موضوع بدلنے کے لئے
لیکن تمہارا تجزیہ سو فیصد درست ہے۔ میں واقعی ڈاکٹر سائمن
استعمال کرنے کا پروگرام بنا رہا ہوں"...... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کام تو تم وہاں ایرک فیلڈ میں بھی کر سکتے تھے۔ بوبی لوتھر
اور اس کے ساتھیوں کا آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا تھا"...... جولیا نے
کہا۔

"اس کے بعد ڈاکٹر سائمن کی دم میں بم باندھ کر اسے واپس
لیبارٹری میں دھکیل دیتا۔ یہی کہنا چاہتی ہو ناں تم"...... عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم میری بات سے چڑ کیوں جاتے ہو۔ مجھے تو یوں لگنے لگا ہے کہ
تم اب مجھے ایک احمق اور جذباتی عورت ہی سمجھنے لگے ہو"۔ جولیا نے
یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم بات ہی ایسی کرتی ہو"...... عمران نے اسی لہجے میں جواب
دیا۔

"تمہیں صرف اپنی ہی بات سمجھ میں آتی ہے۔ مس جولیا کی بات
تمہیں کیسے سمجھ آئے گی"...... تنویر نے فوراً ہی لوہے کو گرم دیکھ کر
چوٹ لگاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میں نے بھی محسوس کیا ہے کہ اب آپ مس جولیا
کی بات کو یا تو مذاق میں اڑا دیتے ہیں یا پھر طنزیہ گفتگو شروع کر دیتے
ہیں۔ حالانکہ مس جولیا نے درست کہا ہے جو کام آپ یہاں کرنا چاہتے
ہیں وہ وہاں ایرک فیلڈ میں بھی ہو سکتا تھا۔ ڈاکٹر سائمن لیبارٹری
انچارج ہے۔ وہ باہر آ چکا تھا۔ اسے کسی بھی انداز میں استعمال کیا جا
سکتا ہے۔ اب بھی تو آپ اسے استعمال کرنے کا پلان کر رہے

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہیں"...... صفدر نے بھی جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا تو جولیا کے
چہرے پر بے اختیار فاتحانہ مسکراہٹ آ گئی جیسے وہ کہہ رہی ہو دیکھا یہ
سب میرے ہمدرد ہیں۔

"میں نے سوچا کہ چلو اصل نہ سہی ریہرسل ہی سہی"...... عمران
نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا اصل اور کیا ریہرسل۔ کھل کر بات کرو"...... جولیا نے کہا

"اصل تو صفدر کے خطبہ یاد کرنے اور چھوہارے کھانے کے بعد
ہوتی ہے۔ لیکن ریہرسل تو پہلے کی جا سکتی ہے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یعنی آپ میاں بیوی کی لڑائی کی ریہرسل کر رہے تھے"۔ صفدر
نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"میاں بیوی کی لڑائی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ بے چارے میاں میں
اتنا دم خم ہی کہاں رہ جاتا ہے کہ وہ لڑائی کر سکے۔ لڑائی تو صرف بیوی
کرتی ہے۔ اس لئے اسے بیوی کی لڑائی تو کہا جا سکتا ہے۔ میاں بیوی
کی لڑائی بہرحال نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے جواب تو صفدر بے
اختیار ہنس پڑا۔

"اب اگر تم نے سنجیدگی سے جواب نہ دیا تو میں۔ تو میں۔ احتجاجاً
اٹھ کر چلی جاؤں گی"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"دیکھو جولیا خواہ مخواہ ضد مت کیا کرو۔ یہ مشن مذاق نہیں ہے۔
بلیک تھنڈر کے خلاف مشن ہے اور ہم اس لیبارٹری کو اس وقت تک

تباہ نہیں کر سکتے جب تک ہم وہاں سے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر
عالم رضا اور فارمولا واپس نکال نہ لیں اور لیبارٹری کے حفاظتی
انتظامات تم خود دیکھ چکی ہو کہ اس غار میں ہمیں بے ہوش کر دیا گیا۔
حالانکہ اس غار سے کوئی راستہ لیبارٹری تک جاتا ہی نہ تھا۔ یہ تو بوبی
کو تجسس تھا کہ ہم نے ایرک فیلڈ کے بارے میں معلومات کہاں سے
حاصل کر لی ہیں کہ اس نے ہمیں ہوش دلایا ورنہ وہ ہمیں اس بے
ہوشی کے عالم میں ہی گولی مار کر سارا مسئلہ ختم کر سکتی تھی۔ اگر میں
اس وقت بوبی کی بات نہ مانتا تو زیادہ سے زیادہ کیا ہوتا۔ ہم بوبی لوتھر
اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر لیتے لیکن پورا قصبہ ہمارے دشمنوں کا
ہے اور لیبارٹری بند تھی۔ یہ درست ہے کہ ڈاکٹر سائمن بد فطرت
آدمی ہے۔ لیکن بہرحال وہ لیبارٹری انچارج ہے اور لیبارٹری انچارج
کسی ایسے آدمی کو نہیں بنایا جا سکتا جو آسانی سے ڈیل ہو سکے۔ اس لئے
میں یہاں واپس آگیا ہوں تاکہ یہاں اطمینان سے بیٹھ کر کوئی ایسی
پلاننگ سوچی جائے جس سے مشن مکمل ہو سکے۔ لیکن تم اس طرح
لٹھ لے کر پیچھے لگ جاتی ہو۔ جیسے میں پلاننگ بنا چکا ہوں لیکن تم سے
چھپا رہا ہوں"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں جولیا کو
سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آئی۔ ایم۔ سوری عمران۔ مجھے واقعی اس طرح ضد نہ کرنی چاہئے
تھی"...... جولیا نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"ضد ہی تو ایک ایسا حربہ ہے جس سے ساری فرمائشیں پوری

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کرائی جا سکتی ہیں ورنہ کون پروں پر پانی پڑنے دیتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے معنی خیز لہجے میں جواب دیا تو صفدر اور خاور دونوں بے اختیار ہنس پڑے جب کہ کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔ البتہ تنویر اسی طرح ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

"تم نے پھر وہی باتیں شروع کر دیں۔ اچھا اب بتاؤ کہ آخر تمہارے ذہن میں کیا ہے۔ کوئی نہ کوئی آئیڈیا تو ہو گا ہی سہی"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ میرے ذہن میں ایک شاندار آئیڈیا ہے۔ ڈاکٹر سائمن کی بجائے میرا خیال ہے کیوں نہ مس بوبی کے ذریعے مشن مکمل کیا جائے"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب بوبی کے ذریعے کیسے مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ بوبی تو اس لیبارٹری میں جا ہی نہیں سکتی"...... جولیا نے کہا۔

"میں اسے وہاں جانے ہی کب دیتا ہوں۔ وہاں ڈاکٹر سائمن موجود ہو گا اور ڈاکٹر سائمن کی موجودگی میں اس کا وہاں جانا میں بھلا کیسے برداشت کر سکتا ہوں"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"ہونہہ تو تم اب بوبی پر ریجھ چکے ہو۔ اس لئے تم نے اسے گولی نہیں ماری تھی"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب کیا بتاؤں مس جولیا بوبی کو تو تم دیکھ ہی چکی ہو۔ میں تو میں تنویر کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر چمک آ گئی تھی"...... عمران نے بڑے رومانٹک انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں ہزار بار لعنت بھیجتا ہوں اس پر"...... تنویر نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چلو یہ واحد رکاوٹ بھی دور ہو گئی۔ ویری گڈ"...... عمران نے ایسے کہا جیسے واقعی ایک بڑی رکاوٹ اس کے راستے سے ہٹ گئی ہو۔

"اب تم نے دوبارہ اس کا نام لیا تو میں تمہیں گولی مار دوں گی سمجھے"...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آخر آپ سب کچھ جانتے بوجھتے اس قدر جذباتی کیوں ہو جاتی ہیں۔ آپ کو اچھی طرح عمران صاحب کی عادت کا علم ہے کہ وہ ایسی باتیں صرف آپ کو چڑانے کے لئے کرتے ہیں"...... صفدر نے جولیا کے چہرے کے اعصاب کو غصے کی شدت سے تھرتھراتے دیکھ کر اسے نارمل کرنے کے لئے کہا۔

"کیوں چڑاتا ہے مجھے۔ مجھے کیا دلچسپی ہے اس سے۔ یہ جہاں چاہے جھک مارتا پھرے"...... جولیا نے اس بار قدرے گلوگیر سے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے انداز میں اس قدر تیزی تھی کہ عمران اور دوسرے ساتھیوں کے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی۔

"تم ہو ہی گھٹیا آدمی۔ تمہیں کسی کے جذبات سے کھیلنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ نانسنس"...... اسی لمحے تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اب آپ تینوں کا میرے بارے میں کیا خیال ہے"...... عمران نے تنویر کے جانے کے بعد صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"عمران صاحب اب کیا کہوں۔ آپ خود سمجھ دار ہیں"...... صفدر کچھ کہتے کہتے بات بدل گیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب نے جو کچھ کہا ہے۔ درست اور برموقع کہا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور خاور کے ساتھ ساتھ عمران بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب نے بالکل درست پلان بنایا ہے۔ میں ان کی ذہانت کی داد دیتا ہوں۔ حالانکہ میں مسلسل اس بارے میں سوچتا رہا ہوں۔ لیکن یہ آئیڈیا میرے ذہن میں بھی نہیں آیا۔ ڈاکٹر سائمن سے زیادہ بوبی کے ذریعے زیادہ آسانی سے مشن مکمل کیا جا سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اگر ایسا ہے بھی سہی تو اس میں مس جولیا کو ناراض کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... خاور نے کہا۔

"ضرورت تھی خاور۔ مس جولیا کے جذبات سے ہم تو خیر واقف ہیں ہی عمران صاحب ہم سے بھی زیادہ واقف ہیں۔ عمران صاحب نے جان بوجھ کر یہ باتیں کی ہیں اور عمران صاحب کی توقع کے عین مطابق مس جولیا جذباتی ہو کر چلی گئی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ اپنے کمرے

میں جا کر آنسو بہائیں گی۔ اس طرح ان کا جذباتی دورہ خود بخود ختم ہو جائے گا اور اس کے بعد وہ لامحالہ انتقامی طور پر بے حس ہو جائیں گی اور عمران صاحب بھی اس کی یہی کیفیت چاہتے ہوں گے کیونکہ بوبی کے ذریعے مشن مکمل کرنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ عمران صاحب بوبی کو جذباتی جال میں پھنسانے کی کوشش کریں گے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ بوبی کے دل میں عمران صاحب کے لئے نرم گوشہ پیدا ہو چکا ہے اور یقیناً عمران صاحب نے بھی اس بات کو محسوس کرتے ہوئے یہ پلاننگ کی ہے۔ اگر عمران صاحب یہ پیش بندی نہ کرتے تو تم خود سوچو عین موقع پر جولیا کا ردعمل کیا ہوتا اور اس سے پلاننگ کا کیا حشر ہوتا"...... کیپٹن شکیل نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔ تو خاور کے ساتھ ساتھ صفدر نے بھی بے اختیار طویل سانس لیا۔

"خاک کامیاب رہتی ہے۔ اصل پلاننگ تو آج تک کامیاب ہوئی نہیں۔ دوسری کہاں سے کامیاب ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر کے ساتھ ساتھ کیپٹن شکیل بھی ہنس پڑا۔

"میں مس جولیا کو منا کر لے آتا ہوں"...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اچھی طرح منا کر لے آنا۔ ورنہ کہیں وہ واقعی مجھے گولی نہ مار دے"...... عمران نے کہا اور صفدر ہنستا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"عمران صاحب آپ بوبی کے ذریعے کس طرح مشن مکمل کرنا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

چاہتے ہیں۔ کیا اس کی آواز کا فائدہ اٹھائیں گے "...... اچانک خاور نے کہا۔

"بوبی بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ ہے۔ ہمارے وہاں سے آنے کے بعد اس نے لامحالہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی گی اور یہ لازمی بات ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے اسے مزید محتاط اور ہوشیار رہنے کی تلقین کی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ڈاکٹر سائمن کو بھی مزید ہوشیار اور محتاط رہنے کی تلقین کر دی ہو۔ اس لئے صرف آواز استعمال کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ میرے ذہن میں جو پلاننگ ہے اس کے مطابق میں بوبی سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فریکونسی معلوم کرنا چاہتا ہوں اور میں کوشش کروں گا کہ وہ میرے سامنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف سے بات کرے۔ اس کے بعد اگر ممکن ہو سکا تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف کی آواز کو استعمال کر کے میں مشن کو مکمل کر لوں "...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب سیکشن ہیڈ کوارٹر نے لامحالہ بوبی اور لیبارٹری کے انچارج کے ساتھ ساتھ علیحدہ علیحدہ خصوصی کوڈ مقرر کر رکھے ہوں گے اور پھر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ بوبی کو اس فریکونسی کا بھی علم ہو جو لیبارٹری کے لئے مخصوص ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم سب کی بے ہوشی کے دوران میری لوتھر کے آدمی کاسٹر سے تفصیلی بات چیت ہوئی تھی۔ کاسٹر نے باتوں باتوں میں ایک خاص

ٹرانسمیٹر کا ذکر کیا تھا جس سے ڈاکٹر سائمن۔ لوتھر اور بوبی کے درمیان ہمارے متعلق بات چیت ہوئی تھی۔ اس ٹرانسمیٹر کو استعمال کیا جا سکتا ہے "...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے تو ہمیں ایرک فیلڈ جانا ہو گا کیونکہ لوتھر تو باہر نہیں آئے گا "...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

"جہاں تک میں بوبی کی فطرت کو سمجھا ہوں۔ اس بار اگر ہم ایرک فیلڈ میں داخل ہوئے تو بوبی واقعی ہم پر فائر کھول دے گی اور اب تو فراسٹ کا سہارا بھی ہمیں نہ مل سکے گا۔ پہلے بھی میں نے انتہائی بھاگ دوڑ کے بعد اس کا سہارا تلاش کیا تھا "...... عمران نے کہا۔

"تو آپ بوبی کے ساتھ ساتھ لوتھر کو ایرک فیلڈ سے باہر نکالیں گے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں بوبی کی پوری توجہ مجھ پر ہو گی یا پھر پورے گروپ پر۔ اس لئے اگر میرے اور جولیا کے علاوہ تم لوگ علیحدہ علیحدہ وہاں داخل ہو جاؤ تو شاید بوبی اور لوتھر تمہاری طرف متوجہ نہ ہو سکیں۔ خاور کی قد وقامت اور جسامت لوتھر سے ملتی ہے۔ اس لئے میرا پروگرام ہے کہ خاور کو ایرک فیلڈ میں کسی طرح داخل کر دیا جائے اور خاور لوتھر کو قابو میں کر کے اس کا میک اپ کر لے اور خاص طور پر اس ٹرانسمیٹر پر قبضہ کر لے تو پھر ہم بوبی کی نظروں میں آئے بغیر ایرک فیلڈ میں داخل ہو سکتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

"یہ کام تو میں کر لوں گا لیکن اصل مسئلہ وہاں داخلہ ہے "۔ خاور

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نے کہا۔

"دیکھو۔ پہلے تو میں کوشش کرتا ہوں کہ لوتھر اور بوبی دونوں کو یہاں کنساٹا میں بلوا لوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ میز پر رکھے ہوئے فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ایرک فیلڈ کے شیرف مسٹر لوتھر کا نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"ایرک فیلڈ کنساٹا سے منسلک ہے یا اس کا رابطہ نمبر علیحدہ ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"منسلک ہے"...... دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صفدر جولیا اور تنویر اندر داخل ہوئے۔ جولیا اب نارمل نظر آ رہی تھی۔ عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"اگر یہ بات تھی تو تم مجھے کھل کر بتا دیتے"...... جولیا نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

"کون سی بات"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ تم بوبی کو چکر دے کر مشن مکمل کرنا چاہتے ہو"۔ جولیا

نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لاحول ولا قوۃ۔ تم مجھ سے ایسی توقع کر سکتی ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسی توقع۔ کیا مطلب"...... جولیا نے بے اختیار چونک کر کہا۔

"یہی کہ میں کسی کو چکر دے کر مشن مکمل کروں گا۔ ایسا گھٹیا کام میں کیسے کر سکتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"پلیز عمران صاحب۔ میں نے بڑی مشکل سے مس جولیا کو نارمل کیا ہے۔ اب آپ دوبارہ انہیں ناراض نہ کریں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن تم خود سوچو صفدر۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ مجھ جیسا آدمی کسی کو چکر دے۔ میں تو چکر کی بجائے سیدھا سادھا جمع تفریق کا قائل ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا تم بوبی سے جمع تفریق کرو گے۔ کیوں"...... جولیا کی ناک سے ایک بار پھر شوں شوں کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔

"چلو اگر تمہیں جمع تفریق پر اعتراض ہے تو میں ضرب تقسیم کر لوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یہ اور بھی غلط کام ہے"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر کچھ نہیں کروں گا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ بوبی کو اغوا کر کے تمہیں اس کے میک اپ میں وہاں پہنچا دوں گا اور پھر

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اطمینان سے جمع تفریق ضرب تقسیم کرتا رہوں۔ لیکن اب تم نے منع کر دیا ہے تو اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ آخر تم ڈپٹی چیف ہو اور ڈپٹی ہمیشہ چیف سے زیادہ سخت ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"اوہ تو تم میری بات کر رہے تھے۔ پھر ٹھیک ہے جو مرضی آئے کرتے رہو۔ آخر مشن تو مکمل کرنا ہی ہے۔ لیکن یہ تم نے کیسے کہہ دیا کہ ڈپٹی چیف سے زیادہ سخت ہوتے ہیں"...... جولیا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈپٹی کا مطلب ہی ڈانٹ ڈپٹ کرنے والے کا ہوتا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ زیادہ سخت ہی ہوں گے"...... عمران نے ڈپٹی کو ڈپٹ سے ملاتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"کاش میں تمہیں ڈانٹ ڈپٹ کر سکتی"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم بے شک اپنا شوق پورا کر لیا کرو۔ اس کام کے لئے میں نے تنویر کو مقرر کر رکھا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس شیرف آفس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شیرف لوتھر سے بات کراؤ۔ میں کنساٹا سے علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"علی عمران"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں وہی پاکیشیائی ایجنٹ جسے شیرف لوتھر اور مس بوبی نے از خود ایرک فیلڈ سے باہر بھیجا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد لوتھر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو میں شیرف لوتھر بول رہا ہوں"...... لوتھر کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"مسٹر شیرف مس بوبی سے میری بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر مس بوبی آرام کر رہی ہیں اور میں انہیں ڈسٹرب نہیں کر سکتا"...... دوسری طرف سے لوتھر کی تیز آواز سنائی دی۔

"اس سے میری بات کراؤ ورنہ وہ ہمیشہ کے لئے آرام کرتی رہ جائے گی۔ میں اسے اور تمہیں موت سے بچانا چاہتا ہوں"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"موت سے۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور رسیور پر خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد بوبی کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ہیلو بوبی بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے مسٹر علی عمران"۔ بوبی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا تم اتنی جلدی سو جانے کی عادی ہو۔ جوانی میں تو اتنی جلدی نیند نہیں آیا کرتی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"کیا تم نے یہی کچھ کہنے کے لئے کال کی ہے"........ بوبی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"واہ غصے میں تو تمہاری آواز اور زیادہ دلکش ہو جاتی ہے اور جب آواز میں دلکشی پیدا ہو جاتی ہے تو پھر لامحالہ چہرہ تو اور بھی زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہو گا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو چند لمحوں تک دوسری طرف خاموشی چھائی رہی۔

"کیا پھر نیند تو نہیں آ گئی"........ عمران نے کہا۔

"عمران کیا تم مجھے پسند کرنے لگے ہو"........ اچانک بوبی کی آواز سنائی دی لہجہ اس بار نرم تھا۔

"کیوں کیا میری آنکھوں میں بینائی نہیں ہے۔ میرے جسم میں دل نہیں ہے اور دل میں جذبات نہیں ہیں اور جذبات میں گرمی نہیں ہے کیا میں تمہیں پتھر کا بنا ہوا لگتا ہوں"........ عمران نے ٹھیٹھ عاشقانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ساتھ ہی اس نے اس طرح کن انکھیوں سے پاس بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف دیکھا جیسے اس سے اپنے فقرے کی داد وصول کرنا چاہتا ہو اور جولیا نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

"بہت خوب تم واقعی خوبصورت باتیں کرتے ہو۔ لیکن مسٹر علی عمران یہ معاملہ صرف پسندیدگی تک ہی رکھنا اس سے آگے نہ بڑھنا۔ کیونکہ مجھے اس سے آگے بڑھنے والوں سے سخت نفرت ہے۔ کیونکہ میرے اندر مشرقی روح ہے اور یقیناً تم پوچھو گے کہ روح مشرقی کیوں ہے تو میرا ذاتی خیال ہے کہ ایسا میری دادی کی وجہ سے ہے۔

میری دادی ایشیائی خاتون تھیں"........ بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر سائمن کے ساتھ جب تم گئی تھیں۔ اس وقت شاید تمہاری دادی کی روح خواب آور گولیاں کھا کر سوئی ہوئی تھی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"کاش تم اس بوڑھے کھوسٹ سے پوچھ سکتے۔ وہ ابھی تک لیبارٹری کے اندر پڑا کراہ رہا ہو گا"........ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیبارٹری کے اندر پڑا کراہ رہا ہو گا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"........ عمران نے واقعی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بوڑھا کھوسٹ عیاش فطرت کا ہے۔ جب تم پہاڑی کے غار میں بے ہوش پڑے تھے تو میری اس سے بات ہوئی۔ وہ میری آواز سن کر ہی مجھ پر ریجھ گیا اور جب میں غار کے اندر گئی تو لازماً اس نے مجھے سکرین پر دیکھا ہو گا اور پھر تو اس پر جیسے دورہ سا پڑ گیا۔ اس نے فوراً ہی باہر آنے اور میرے پاس رہنے کی بات کر دی۔ میں چونکہ تمہیں ہوش میں لانا چاہتی تھی اور جن شعاعوں سے تمہیں بے ہوش کیا گیا تھا۔ اس کا توڑ بھی اس کے پاس تھا۔ اس لئے میں نے اسے آنے کی اجازت دے دی۔ توڑ کے بعد تمہیں چونکہ ایک گھنٹے بعد ہوش آنا تھا۔ اس لئے ڈاکٹر سائمن کو میں ساتھ لے کر ایک اور مکان میں گئی۔ اس کی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

باچھیں کھلی ہوئی تھیں وہ بار بار ایسی حرکتیں کر رہا تھا کہ مجھے اس سے گھن آنے لگ گئی ۔ میں اس عیاش بوڑھے گدھ کو سبق سکھانا چاہتی تھی اس لئے میں اسے علیحدہ مکان میں لے گئی تھی ۔ وہاں ایک تہہ خانہ بھی ہے ۔ اس تہہ خانے میں پہنچ کر وہ واقعی بے قابو ہو گیا ۔ لیکن پھر اس کا جو حشر ہوا ۔ بس کچھ نہ پوچھو ۔ چونکہ وہ سائنس دان تھا ۔ اس لئے میں نے بس اس کی ہڈیاں نہیں توڑیں اور اسے مرنے نہیں دیا ۔ باقی میں نے اسے مار مار کر اس کا حلیہ بگاڑ دیا ۔ پھر میں اسے عبرت ناک موت مارنے کے لئے وہیں تہہ خانے میں ہی بند کر کے واپس آ گئی ۔ میں چاہتی تھی کہ وہ وہیں تڑپ تڑپ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائے ۔ لیکن تمہارے جانے کے بعد میں نے جب سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کی تو اس نے سفارش کی کہ میں اسے چھوڑ دوں کیونکہ اس کے بغیر لیبارٹری میں کام بند ہو سکتا تھا اور اس طرح مین ہیڈ کوارٹر کو نقصان پہنچ سکتا تھا ۔ چنانچہ میں نے لوتھر کے ساتھ ایک ڈاکٹر کو بھجوایا اور اسے کہہ دیا کہ اس کی بینڈیج وغیرہ کر کے اسے واپس لیبارٹری میں چھوڑ آئے ۔ لوتھر نے واپس آ کر رپورٹ دی کہ وہ بینڈیج ہونے اور طاقت کے انجکشن لگنے کے باوجود بری طرح کراہ رہا تھا اور اب چونکہ وہ لیبارٹری میں پہنچ چکا ہے ۔ اس لئے لامحالہ اب وہ لیبارٹری میں پڑا کراہ رہا ہو گا"........ بوبی نے مزے لے لے کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" ایک بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ کیا بلیک تھنڈر ایجنٹ مقرر

کرنے سے پہلے یہ طے کرتی [illegible] کا ہی ایجنٹ مقرر کرے گی ۔ تم سے پہلے ٹرومین ٹکرایا تھا تو وہ بھی اسم بامسمیٰ تھا کھرا اور سچا آدمی اور اب تمہاری بھی فطرت وہی ہے ۔ سچی کھری اور صاف دل"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے بوبی بے اختیار ہنس پڑی ۔

" کیا ٹرومین کے بعد تم سے جو سپر ایجنٹ ٹکرائے ہیں ۔ مثلاً ہومر ۔ کاربین ۔ ٹامور اور تمہارے موجودہ مشن کے آغاز میں سپر ایجنٹ بیروفین تم سے ٹکرایا تھا ۔ کیا وہ سچے آدمی نہ تھے ۔ کہ تم نے صرف ٹرومین کا ہی حوالہ دیا ہے"........ دوسری طرف سے بوبی نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" تمہاری فہرست نامکمل ہے مس بوبی ۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے سپر ایجنٹ مجھ سے ٹکرا چکے ہیں ۔ بلکہ ایک مشن کے دوران تو بیک وقت تین سپر ایجنٹ سامنے آئے ۔ کلنٹن جوپیٹر اور برکلے اور شاید تمہیں یہ سن کر حیرت ہو کہ برکلے کو خود بلیک تھنڈر نے ہلاک کرا دیا بہرحال تمہاری اور ٹرومین کی فطرت یکساں ہے"۔ عمران نے جواب دیا ۔

" اچھا حیرت ہے ۔ پھر تو تم واقعی خاص چیز ہو کہ بلیک تھنڈر کے اس قدر تعداد میں ایجنٹ تم سے ٹکراتے رہے ۔ لیکن اس کے باوجود میری بات یاد رکھنا ۔ حد سے نہ بڑھنا"........ بوبی نے جواب دیا ۔

" حد کی وضاحت تم خود کرو گی یا پھر میں اپنے طور پر قائم کر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔ تم مرد خود جانتے ہو کہ عورتیں حد کسے کہتی ہیں"...... بوبی نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا

"گڈ۔ تم فکر مت کرو میری قائم کردہ حد عام مردوں سے بہت ہی محدود ہوتی ہے اور یہ میری مجبوری بھی ہے کیونکہ ایک محتسب اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ مستقل طور پرانچ کر رکھا ہے۔ وہ تو اتنی حد کا بھی قائل نہیں ہے کہ میں کسی خاتون سے ہنس کر ہی بات کر لوں لیکن میرے دوست اس محتسب کو سمجھا بجھا کر اتنے پر راضی کر ہی لیتے ہیں"...... عمران نے ایک بار پھر کن انکھیوں سے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن اس بار جولیا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ یہ اچھی بات ہے۔ لیکن کیا اب تم بتاؤ گے کہ تم نے فون کیوں کیا ہے لوتھر بتا رہا تھا کہ تم نے اس سے کہا ہے کہ تم مجھے مرنے سے بچانا چاہتے ہو"...... بوبی نے کہا۔

"لوتھر نے درست کہا ہے۔ میں تمہاری صاف دلی سے متاثر تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ میں تمہیں آگاہ کر دوں۔ تم اس پر یقین کرو یا نہ کرو یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ بہرحال یہ سن لو کہ اب سے ٹھیک آٹھ گھنٹے بعد پہاڑیوں کے درمیان واقع لیبارٹری ایک دھماکے سے پھٹ جائے گی اور اس کے بعد ایرک فیلڈ قصبے میں رہنے والوں کا جو حشر ہو گا۔ اس کا اندازہ تم خود کر سکتی ہو"...... عمران نے سنجیدہ

لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"بعض اوقات تمہاری باتیں سن کر مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیا بلیک تھنڈر کے تم سے ٹکرانے والے سارے سپر لیفٹیننٹ احمق تھے۔ تم جس پیرائے میں بات کر رہے ہو مجھے معلوم ہے۔ تم یہی چاہتے ہو ناں کہ میں اور لوتھر موت کے خوف سے فوراً ایرک فیلڈ سے باہر آ جائیں۔ تاکہ تم ہمیں قابو میں کر سکو اور پھر ہمارے ذریعے لیبارٹری تک پہنچ سکو۔ ویسے علی عمران اگر ہم دونوں تمہارے قابو آ بھی جائیں۔ تب بھی تم لیبارٹری تک نہ پہنچ سکو گے۔ کیونکہ ڈاکٹر سائمن اب لیبارٹری سے باہر نہ آسکے گا۔ اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر نے سختی سے منع کر دیا ہے۔ میری آواز کی نقل کر کے بھی تم اسے کسی بات پر آمادہ نہیں کر سکتے کیونکہ جس طرح میں نے اس کی مرمت کی ہے اب وہ میرے نام سے بھی خائف ہو گا اور جیسے ہی تم نے میری آواز میں اسے کال کی بشرطیکہ تمہیں اس کی مخصوص فریکونسی کا علم ہو جائے جس کا مجھے بھی علم نہیں ہے تب بھی جواب میں گالیاں ہی سننے کو ملیں گی"۔ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم یقین نہ کرو تمہاری مرضی بہرحال میں نے تمہیں آگاہ کر دیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یقین نہ کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ باقی وجوہات کو تو چھوڑو ایک تو بالکل ہی واضح ہے۔ وہ یہ کہ تمہارا مشن اس لیبارٹری کو براہ راست تباہ کرنا نہیں ہے بلکہ تم پہلے وہاں موجود پاکیشیائی سائنس

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دان کو باہر نکالو گے ۔ پھر وہاں سے فارمولا حاصل کرو گے اس کے بعد تم اسے تباہ کر سکتے ہو اور چونکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ سائنس دان اندر موجود ہے ۔ اس لئے تمہاری بات کا یقین کیسے آسکتا ہے ۔ ویسے اگر تم چاہو تو میں تم سے ملنے کنساٹا آسکتی ہوں"......... بوبی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ضرورت سے زیادہ خود اعتمادی بھی اچھی نہیں ہوتی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اس میں خود اعتمادی والی کوئی بات نہیں ہے عمران ۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ذریعے اس لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے ۔ البتہ چونکہ میں نے تمہیں وارننگ دے رکھی ہے کہ اگر تم یا تمہارے ساتھی دوبارہ ایرک فیلڈ میں داخل ہوئے تو پھر تم میرے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر جاؤ گے اور ایسا بہر حال میں کروں گی کیونکہ یہ بھی میری فطرت ہے ۔ چنانچہ یہی بہتر ہے کہ تم ایرک فیلڈ نہ آؤ ۔ وہاں کنساٹا میں تم سے ملنے میں کوئی حرج نہیں ہے"......... بوبی نے جواب دیا۔

"میں نے تو تمہیں خطرے سے آگاہ کر دیا ہے ۔ اب آگے تمہاری مرضی کہ تم وہاں ایرک فیلڈ میں رہتی ہو یا یہاں کنساٹا آجاتی ہو ۔ آٹھ گھنٹے بعد بہر حال تمہیں میری بات کا یقین آجائے گا ۔ گڈ بائی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"انتہائی خطرناک حد تک ذہین عورت ہے یہ"......... عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے ۔ لیکن اب وہ لامحالہ ایرک فیلڈ سے باہر آجائے گی"......... جولیا نے کہا۔

"نہیں جو وجہ اس نے بتائی ہے ۔ وہ واقعی واضح ہے ۔ لیکن اب مجھے ہر قیمت پر آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر ڈاکٹر عالم رضا کو بھی وہاں سے نکالنا ہے اور لیبارٹری بھی تباہ کرنی ہے"......... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے بے اختیار اس طرح سر ہلا دیئے جیسے وہ عمران کی ذہنی کیفیت کو سمجھتے ہوں۔

"اٹھو چلو ہمیں ایرک فیلڈ چلنا ہے ۔ پہلے ہم مارکیٹ جائیں گے وہاں سے اسلحہ اور ضروری سائنسی آلات خریدیں گے"......... عمران نے چند لمحے خاموش بیٹھے رہنے کے بعد کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر یکلخت پتھریلی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ڈاکٹر سائمن بیڈ پر پڑا واقعی بری طرح کراہ رہا تھا۔ اس کے جسم پر صرف ایک انڈر ویئر تھا۔ اس کے پورے جسم پر جگہ جگہ بینڈیج کی گئی تھی اور چہرہ تو پورا بھرا ہوا تھا۔ صرف آنکھیں، ناک اور منہ کا حصہ خالی تھا۔ وہ اس وقت ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک مرد اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بریف کیس تھا۔

"آؤ۔ آؤ نارمن۔ جلدی سے مجھے ٹھیک کر دو۔ تاکہ میں اس کتیا کی بچی سے عبرت ناک انتقام لے سکوں۔ جلدی کرو نارمن"۔ ڈاکٹر سائمن نے اندر آنے والے مرد کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"یس ڈاکٹر ...." نارمن نے مختصر سا جواب دیا اور بریف کیس کھول کر اس نے اس میں موجود ایک مستطیل شکل کی مشین نکالی اور پھر اسے مزید کھولنا شروع کر دیا۔ مشین کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا

آئیڈیل پبلک لائبریری

مائیک نما آلہ منسلک تھا جس کے ساتھ لچکے دار تار تھی۔ اس نے مشین کے مختلف بٹن دبائے تو مشین پر موجود چھوٹے چھوٹے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور اس پر لگے ہوئے ڈائلوں پر سوئیاں حرکت میں آ گئیں۔ نارمن مختلف نابوں کو گھما کر سوئیوں کو ایڈجسٹ کرتا رہا۔ پھر اس نے ایک سرخ رنگ کا بٹن دبایا اور وہ مائیک نما آلہ ہاتھ میں لے کر وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے ڈاکٹر سائمن پر جھک گیا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے آلے کو ڈاکٹر سائمن کے جسم کے قریب لے جا کر اس کی سائیڈ میں موجود بٹن پریس کیا تو اس آلے سے ہلکے نیلے رنگ کی شعاعوں کا دھارا سا نکل کر ڈاکٹر سائمن کے جسم پر پڑنے لگا۔ جہاں جہاں بینڈیج موجود تھی نارمن وہاں شعاعیں ڈالتا رہا۔ چند لمحوں بعد دوسرے ہاتھ سے وہ بینڈیج اتار کر ایک طرف پھینک دیتا اور زخم پر شعاعیں ڈالنا شروع کر دیتا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ڈاکٹر سائمن کے جسم پر موجود زخم مندمل ہونے لگے اور پھر ان کے نشانات تک غائب ہو گئے۔ تقریباً دو گھنٹوں تک مسلسل یہ عمل جاری رہا اور ڈاکٹر سائمن آنکھیں بند کیے بیڈ پر بے حس و حرکت لیٹا رہا۔ سامنے کے رخ سے زخم مندمل کر کے اور ان کے نشانات ختم کر کے نارمن نے ڈاکٹر سائمن کو سینے کے بل لٹا دیا اور عقبی طرف موجود زخموں پر بھی اس نے یہی عمل دوہرایا۔ دو گھنٹوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مائیک کے ساتھ موجود بٹن آف کیا اور پھر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ ڈاکٹر سائمن ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھا۔ ایک لمحے کے لئے اس

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نے اپنے جسم کو دیکھا اور پھر بیڈ سے اتر کر وہ سائیڈ میں موجود باتھ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ باتھ روم میں پہنچ کر اس نے نہانے والے ٹب میں گرم پانی بھرا اور اس کے اندر لیٹ گیا۔ کافی دیر تک لیٹنے کے بعد وہ باہر نکلا تو لئے سے سارا جسم صاف کرنے کے بعد وہ باتھ روم سے ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا قد لمبا اور جسم سڈول تھا۔ گو وہ خاصا بوڑھا آدمی تھا لیکن جسمانی لحاظ سے وہ ابھی نوجوان لگتا تھا۔ بس چلتے وقت وہ ذرا سا آگے کی طرف جھک کر چلتا تھا۔ الماری سے ہلکے نیلے رنگ کا تھری پیس سوٹ نکال کر اس نے پہنا اور سر کے بالوں میں کنگھا کرنے اور مونچھوں کو ہاتھ سے سنوارنے کے بعد وہ مڑا اور باتھ روم سے ہوتا ہوا واپس اسی کمرے میں آ گیا۔ جہاں اس کا شعاعوں سے علاج کیا گیا تھا۔ نارمن مشین سمیت جا چکا تھا۔ ڈاکٹر سائمن قدم بڑھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے انتہائی شاندار کمرے میں پہنچ کر بڑی سی میز کے پیچھے جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کی دراز کھولی اور اس کے اندر رکھا ہوا ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر موجود ایک بٹن دبا دیا۔

"یس ڈاکٹر"...... ایک مردانہ آواز باکس میں سے سنائی دی۔

"آرتھر ایرک فیلڈ کو چیک کرو اور جہاں بھی وہ بوبی موجود ہو۔ مجھے اس کی تفصیل بتاؤ"...... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس ڈاکٹر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈاکٹر سائمن نے بٹن کو دوبارہ دبا کر آف کر دیا۔

"میں تمہارا وہ حشر کروں گا کتیا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی"...... ڈاکٹر سائمن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بہت سے بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر انتہائی مختصر لباس تھا۔

"مجھے شراب دو روڈی"...... ڈاکٹر سائمن نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ڈاکٹر"...... روڈی نے جواب دیا اور مڑ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے ایک شراب کی بوتل اور ایک جام نکال کر وہ واپس پلٹی۔ اس نے شراب کی بوتل اور جام ڈاکٹر کے سامنے میز پر رکھے۔ بوتل کھول کر اس نے شراب جام میں انڈیلی اور پھر بوتل بند کر کے اس نے جام اٹھایا اور ڈاکٹر کی کرسی کے بازو پر اس سے چمٹ کر بیٹھنے لگی۔

"نہیں جام مجھے دو اور تم جاؤ۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک میں اس بوبی سے انتقام نہیں لوں گا۔ میں کسی عورت کو ہاتھ بھی نہ لگاؤں گا"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور لڑکی کے ہاتھ سے جام لے لیا۔

"بوبی۔ وہ کون ہے ڈاکٹر"...... روڈی نے حیران ہو کر کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"وہ ایک کتیا ہے ۔ کاٹنے والی کتیا ۔ اس نے میرا حکم ماننے سے انکار کر دیا ہے ۔ میں اسے عبرت ناک سزا دینا چاہتا ہوں ۔ تم بتاؤ روڈی کسی عورت کو عبرت ناک سزا کیسے دی جا سکتی ہے ۔ ایسی عبرت ناک سزا کہ اس کی روح صدیوں تک بلبلاتی رہے"۔ ڈاکٹر سائمن نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ بہت خوبصورت ہے ڈاکٹر"......... روڈی نے کہا۔

"ہاں وہ واقعی بے حد خوبصورت ہے ۔ بے حد دلکش ۔ لیکن اب مجھے وہ چڑیل سے بھی زیادہ بدصورت لگتی ہے"......... ڈاکٹر سائمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو ڈاکٹر پھر اسے اصل چڑیل بنا دیں ۔ یہ اس کے لئے دنیا میں سب سے بڑی سزا ہو گی"......... روڈی نے جواب دیا تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تمہاری بات درست ہے ۔ اب ایسا ہی ہو گا ۔ میں اسے چڑیل بنا کر چھوڑوں گا"......... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے باکس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو ڈاکٹر نے جام میز پر رکھا اور باکس پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

"یس"......... ڈاکٹر سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آرتھر بول رہا ہوں باس ایکس ایکس تھری مشین سے میں نے چیک کر لیا ہے ۔ مس بوبی سپیشل گیسٹ ہاؤس میں موجود ہے ۔ وہ کمرے میں گہری نیند سوئی ہوئی ہے"......... آرتھر کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے"......... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور باکس کا وہ بٹن آف کر کے اس نے اس کے ساتھ موجود ایک اور بٹن دبا دیا۔

"یس جونی بول رہا ہوں"......... اس بار ایک اور آواز سنائی دی۔

"جونی میں گولڈن ایجنٹ بوبی کو اس طرح اغوا کر کے یہاں لیبارٹری میں لے آنا چاہتا ہوں کہ کسی کو بھی اس بارے میں معلوم نہ ہو سکے ۔ تم ایسا کرو کہ سپیشل وے کھول دو اور چار آدمیوں کو سپیشل گیسٹ ہاؤس بھجوا دو ۔ بوبی وہاں ایک کمرے میں سوئی ہوئی ہے ۔ اسے گیس کی مدد سے بے ہوش کر کے یہاں لے آیا جائے"......... ڈاکٹر سائمن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سوری ڈاکٹر ۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے انتہائی سخت ہدایات آئی ہیں کہ تاحکم ثانی کسی صورت بھی نہ کوئی آدمی لیبارٹری سے باہر جائے اور نہ کوئی اندر آئے اور آپ جانتے ہیں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی حکم عدولی کی سزا عبرت ناک موت کے سوا اور کچھ نہیں ہوتی"......... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

"میں لیبارٹری انچارج ہوں جونی اور میں تمہیں حکم دے رہا ہوں"......... ڈاکٹر سائمن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کال کر کے آپ کا حکم ان تک پہنچا دیتا ہوں ۔ اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں حکم کی تعمیل کروں گا"......... دوسری طرف سے جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تم ایسا نہیں کرو گے۔ یہ کام میں پرائیویٹ طور پر کرنا چاہتا ہوں"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

"ایسا صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپ خود اپنے خصوصی راستے سے باہر چلے جائیں اور وہاں جا کر جو کچھ کرنا چاہیں کر لیں۔ بہر حال باہر کا کوئی آدمی یہاں داخل نہیں ہو سکتا"...... جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور باکس کا بٹن دبا کر اسے آف کر دیا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔

"جونی نے کبھی اس طرح صاف جواب تو نہیں دیا تھا۔ آج اسے کیا ہو گیا ہے"...... روڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کتے کے پلے سے بھی سمجھ لوں گا"...... ڈاکٹر سائمن نے غراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ڈاکٹر میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے"...... اچانک روڈی نے کہا تو ڈاکٹر چونک کر رک گیا۔

"کون سی تجویز"...... ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اگر آپ بوبی سے انتقام لینا چاہتے ہیں تو یہ کام یہیں بیٹھے بیٹھے بھی ہو سکتا ہے"...... روڈی نے کہا۔

"اوہ اوہ کس طرح"...... ڈاکٹر سائمن نے چونک کر پوچھا۔

"آپ لوتھر کو کال کریں جو ایرک فیلڈ کا شیرف ہے۔ قانونی طور پر

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

وہ آپ کا ماتحت ہے۔ آپ اسے حکم دے دیں کہ وہ بوبی کے جسم پر تیزاب انڈیل دے۔ وہ لازماً آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا"۔ روڈی نے کہا۔

"احمق ہو تم۔ بوبی مین ہیڈ کوارٹر کی ایجنٹ ہے۔ لوتھر اس کے سامنے آنکھ اٹھا کر بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ وہ اس کے جسم پر تیزاب انڈیلے گا۔ بلکہ وہ اسے بتا دے گا اور پھر ہو سکتا ہے کہ بوبی یہ بات مین ہیڈ کوارٹر کے نوٹس میں لے آئے اور اس کی بجائے مجھے عبرت ناک سزا بھگتنی پڑ جائے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔ لیکن بات کرتے کرتے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے کسی بات کا خیال آ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ"...... ڈاکٹر سائمن نے روڈی سے کہا اور روڈی تیزی سے مڑ کر قدم بڑھاتی ہوئی دفتر سے باہر نکل گئی۔ ڈاکٹر سائمن واپس میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس ڈاکٹر جیکسن بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میرے دفتر میں آجاؤ ڈاکٹر"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ تذبذب کا شکار ہو۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے فریم اور بھاری شیشوں کی

www.paksociety.com

عینک موجود تھی۔ چہرہ خشک تھا اور چہرے کی طرح ہی اس کے بال بھی خشک نظر آ رہے تھے۔ چہرے مہرے سے وہ واقعی کوئی روایتی سائنس دان نظر آ رہا تھا۔

"یس ڈاکٹر"...... نوجوان نے اندر آ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو جیکسن"...... ڈاکٹر سائمن نے نرم لہجے میں کہا اور نوجوان کے چہرے پر قدرے حیرت کے تاثرات نظر آئے لیکن وہ خاموشی سے میز کی دوسری طرف بیٹھ گیا۔

"تم واپس ولنگٹن جانے کے خواہش مند ہو۔ یہ ٹھیک ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو جیکسن بے اختیار چونک پڑا۔

"یس ڈاکٹر لیکن"...... جیکسن نے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"اگر میں چاہوں تو ایسا ممکن ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ڈاکٹر اگر ایسا ہو جائے تو میں ساری زندگی آپ کا احسان مند رہوں گا۔ میں یہاں مر جانے کی حد تک بور ہو چکا ہوں"...... جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا

"سنو جیکسن اس معاشرے میں کوئی کسی پر احسان وغیرہ نہیں کرتا۔ یہاں تو معاملات طے کیے جاتے ہیں۔ اگر تم مجھ سے تعاون کرو تو میں بھی تم سے تعاون کر سکتا ہوں۔ پھر میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تمہارے فارغ ہونے کی رپورٹ دے دوں گا اور تمہیں اس قید سے

آزادی بھی مل جائے گی اور خطیر دولت بھی۔ اس کے بعد تم ولنگٹن میں شہزادوں جیسی زندگی گزار سکتے ہو"...... ڈاکٹر سائمن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں ڈاکٹر آپ حکم فرمائیں"...... جیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن پہلے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاؤ کہ تم یہ راز مرتے دم تک افشا نہیں کرو گے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو جیکسن نے واقعی ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور قسم کھا لی۔

"سنو ایرک فیلڈ میں مین ہیڈ کوارٹر کی گولڈن ایجنٹ بوبی موجود ہے۔ میں اس سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ میں باہر گیا تھا اور بوبی نے مجھے بتایا تھا کہ جن لوگوں کو ہم نے الیون سکس غار میں بے ہوش کیا تھا ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو یہاں سے نکال کر لے جانے کے لئے آئے ہوئے ہیں اور بوبی بحیثیت گولڈن ایجنٹ انہیں ایسا کرنے سے روکنے کے لئے یہاں موجود ہے۔ اگر ہم اس ڈاکٹر عالم رضا کو جو تمہارے سیکشن میں کام کرتا ہے۔ خاموشی سے یہاں سے نکال کر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے حوالے کر دیں اس طرح کہ تمہارے اور میرے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو سکے اور بعد میں اس کا سارا ملبہ بوبی پر ڈال دیں تو یقیناً مین ہیڈ کوارٹر اسے غدار سمجھتے ہوئے فوری طور پر موت کی سزا دے دے گا اس طرح میرا انتقام پورا ہو جائے گا۔ لیکن اس کام میں تمہارا تعاون

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ضروری ہے۔ بولو کیا تم تعاون پر تیار ہو۔ یہ کام مکمل ہونے کے بعد میں تمہیں واپس بھجوا دوں گا"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سائمن نے بڑے پراسرار لہجے میں کہا۔

"لیکن ڈاکٹر عالم رضا تو انتہائی اہم پراجیکٹ پر کام کر رہا ہے۔ اس طرح تو سارا پراجیکٹ ختم ہو جائے گا"۔۔۔۔۔۔ جیکسن نے کہا۔

"بلیک تھنڈر بہت باوسائل تنظیم ہے۔ اس کے لئے ڈاکٹر عالم رضا کو دوبارہ اغوا کرا لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ لیکن اس بوبی کو بہرحال سزا مل جائے گی"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن یہ ممکن کس طرح ہو گا۔ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہم کس طرح اور کہاں تلاش کریں۔ پھر ان سے رابطہ کیسے ہو اور جونی کے نوٹس میں لائے بغیر یہاں سے اس کا باہر جانا بھی ناممکن ہے اور آپ جونی کو جانتے ہیں۔ وہ اصولوں کے معاملے میں پاگل پن کی حد تک سخت ہے"۔۔۔۔۔۔ جیکسن نے کہا۔

"اس کا حل میرے پاس ہے۔ ایرک فیلڈ میں جوڈیشا میری دوست ہے۔ لوتھر اس کے پیچھے پاگل ہے۔ لیکن میری وجہ سے جوڈیشا اسے گھاس نہیں ڈالتی۔ لوتھر شریف ہے۔ اگر جوڈیشا کے ذریعے اسے قابو میں کر لیا جائے تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے رابطہ ہو سکتا ہے جہاں تک جونی کا تعلق ہے تو جونی کے نوٹس میں لائے بغیر سپیشل سرنگ کو آسانی سے کھولا جا سکتا ہے۔ یہ سرنگ تمہارے سیکشن سے ایرک

فیلڈ سے باہر تک جاتی ہے۔ اس طرح ڈاکٹر عالم رضا کو اس سرنگ سے آسانی سے ایرک فیلڈ سے باہر بھیجا جا سکتا ہے۔ بعد میں سرنگ بند کر دی جائے گی اور کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہو سکے گی"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

"لیکن ڈاکٹر ایسی صورت میں بوبی پر ملبہ کیسے ڈالا جائے گا۔ مین ہیڈ کوارٹر کو کیسے مطمئن کیا جائے گا کہ ڈاکٹر عالم رضا کے فرار میں بوبی کا ہاتھ ہے"۔۔۔۔۔۔ جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم لوتھر سے بیان دلوا سکتے ہیں کہ بوبی کے ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے تعلقات تھے اور بوبی نے اس سرنگ کے بارے میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو مخبری بھی کی ہے اور ان کے ساتھ تعاون بھی کیا ہے"۔ ڈاکٹر سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر سائمن اگر آپ ناراض نہ ہوں تو آپ کی یہ تجویز قطعی بچگانہ ہے۔ لوتھر کبھی بھی تنظیم سے غداری نہیں کرے گا بلکہ الٹا سب کچھ بوبی کو بتا دے گا"۔۔۔۔ ڈاکٹر جیکسن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"پھر تم کوئی تجویز بتاؤ۔ میں بوبی سے عبرت ناک انتقام لینا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"ڈاکٹر سائمن ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم سپیشل سرنگ کھول کر خاموشی سے باہر جائیں اس پاکیشیائی گروپ کو تلاش کریں اور پھر ان سے مل کر انہیں لالچ دیں کہ وہ ہمارے ساتھ آئیں اور ڈاکٹر عالم رضا کو لے جائیں۔ ہم اس سلسلے میں دولت بھی طلب کر سکتے ہیں تاکہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

انہیں شک نہ ہو سکے اور جب وہ اندر آئیں تو انہیں یہاں ہلاک کر دیا جائے۔ اس کے بعد انہیں کسی بھی غار میں پھینکوایا جا سکتا ہے اور ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی جا سکتی ہے کہ پاکیشیائی گروپ پھر ایرک فیلڈ کو کراس کر کے یہاں لیبارٹری تک پہنچ گیا تھا اور بوبی یا تو ان سے مل گئی تھی یا انتہائی نااہل ہے۔ اس طرح لیبارٹری کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور نہ ہی ڈاکٹر عالم رضا اغوا ہو گا۔ دشمن بھی ہلاک ہو جائیں گے اور بوبی بھی نااہل یا سازشی قرار دے دی جائے گی۔ مین ہیڈ کوارٹر اصولوں کے معاملے میں بے حد سخت ہے۔ وہ لامحالہ بوبی کو موت کی سزا دے گا اور آپ کا انتقام پورا ہو جائے گا"...... ڈاکٹر جیکسن نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تجویز تو اچھی ہے لیکن اس میں دو باتیں محل نظر ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو کہاں تلاش کیا جائے اور کیسے اور ان سے رابطہ کیسے کیا جائے۔ دوسرا یہ کہ کیا بوبی کو واقعی سزا بھی ملے گی یا نہیں"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"جہاں تک دوسری بات کا تعلق ہے۔ اگر ہیڈ کوارٹر بوبی کو سزا نہیں دے گا تو کم از کم اس سے یہ تو ہو جائے گا کہ لیبارٹری اور آپ پر جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے بعد ختم ہو جائیں گی۔ بوبی زیادہ سے زیادہ یہاں سے جا کر کنساٹا میں رہنے لگ جائے گی کیونکہ وہ مستقل طور پر کنساٹا میں ہی رہتی ہے۔ ایسی صورت میں کسی بھی وقت آپ کا کوئی آدمی وہاں سے اسے اغوا کر کے

آپ کے قدموں میں ڈال سکتا ہے۔ پھر آپ جس طرح چاہیں اس سے انتقام لیں۔ کوئی آپ کا ہاتھ روکنے والا نہیں ہو گا"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن کے چہرے پر یکلخت مسرت کی بیک وقت کئی لہریں سی دوڑنے لگ گئیں۔

"اوہ اوہ کاش وہ لمحہ ابھی آ جائے۔ ابھی۔ پلک جھپکنے میں۔ تاکہ میں بوبی سے اپنی مرضی سے انتقام لے سکوں"...... ڈاکٹر سائمن نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"ایسا ہی ہو گا ڈاکٹر آپ فکر نہ کریں"...... جیکسن نے اس کی یہ حالت دیکھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو آخر کس طرح تلاش کیا جائے"۔ ڈاکٹر سائمن نے چند لمحوں بعد مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر اگر آپ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر وعدہ کریں کہ آپ مجھے واپس ایکریمیا مستقل طور پر بھجوا دیں گے تو اس کا طریقہ بھی میں بتا سکتا ہوں"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار چونک پڑا اور دوسرے لمحے اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھا اور قسم کھا لی۔ بالکل اسی طرح جس طرح تھوڑی دیر پہلے ڈاکٹر سائمن کے کہنے پر ڈاکٹر جیکسن نے قسم کھائی تھی۔

"ڈاکٹر ہمارے سیکشن میں سپلائی سرچنگ مشین پر کام ہو رہا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار چونک پڑا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہاں لیکن"...... ڈاکٹر سائمن نے چونک کر پوچھا۔

"یہ محدود رینج میں تو انتہائی کامیابی سے کام کر رہی ہے۔ آج کل اس کی رینج وسیع کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ اس وقت اس کی رینج تین سو کلو میٹر ہے۔ چاروں طرف پاکیشیائی ایجنٹ زیادہ سے زیادہ اس رینج کے اندر ہی ہوں گے۔ کیونکہ نزدیک ترین شہر کنساٹا ہی ہے وہ اس رینج کے اندر ہے۔ اس طرح انہیں سرچ کیا جا سکتا ہے"...... ڈاکٹر جیکسن نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے لئے تو ضروری ہے کہ اس مشین میں پہلے اس آدمی کے بارے میں ضروری کوائف فیڈ کئے جائیں۔ وہ کوائف کہاں سے آئیں گے"...... ڈاکٹر سائمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی تو مین سیکشن میں انہیں غار میں چیک کیا تھا اور مین سیکشن کی سرچنگ مشین میں ان کے کوائف تصویریں سب کچھ کا ریکارڈ موجود ہو گا"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے اٹھتے ہی ڈاکٹر جیکسن بھی احتراماً اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"اوہ اوہ جیکسن تم عظیم ہو۔ تم عظیم ہو"...... ڈاکٹر سائمن نے بے اختیار آگے بڑھ کر جیکسن کو گلے سے لگاتے ہوئے انتہائی جذباتی لہجے میں بار بار کہنا شروع کر دیا۔

"سر میں آپ کا ہی شاگرد ہوں"...... جیکسن نے کہا۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ مجھے تم پر فخر ہے جیکسن۔ تم نے سارا مسئلہ ہی

حل کر دیا ہے۔ اب میں مین ہیڈ کوارٹر کو بھی بتا سکوں گا کہ میں صرف سائنس دان ہی نہیں ہوں۔ میں بوبی سے بہتر کام کر سکتا ہوں اور بوبی بھی اس طرح میرے انتقام سے نہ بچ سکے گی ویری گڈ۔ آؤ جلدی آؤ میں یہ کام فوری طور پر کرنا چاہتا ہوں"...... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسی طرح تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا جیکسن اس کے پیچھے تھا پھر تقریباً نصف گھنٹے کے مسلسل کام کے بعد وہ ایک بڑی سی مشین کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ مشین پر ایک بڑی سی سکرین تھی اس نصف گھنٹے میں انہوں نے مین سیکشن کی سرچنگ مشین سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے کوائف حاصل کرنے اور اسے ڈاکٹر جیکسن کے سیکشن میں سپائی سرچنگ مشین میں فیڈ کرنے میں گزار دیا تھا۔ یہ مشین انڈر پروسس تھی۔ اس کا مقصد انتہائی وسیع رینج میں اپنے دشمنوں کو ٹریس کرنا تھا۔ اس میں اگر کسی بھی آدمی کے مطلوبہ کوائف جو تمام تر سائنسی کوائف ہوتے تھے فیڈ کر دیئے جاتے تو اس میں سے مخصوص شعاعیں پہلے ایک بلند سپاٹ پر اور پھر وہاں سے پوری رینج کے ایریے میں پھیل جاتی تھیں۔ یہ شعاعیں چونکہ ہوا کے ساتھ مل کر کام کرتی تھیں اس لئے یہ ہر اس جگہ پہنچ جاتی تھیں جہاں ہوا جا سکتی تھی اور پھر جیسے ہی ان کا ٹارگٹ دستیاب ہوتا اس کی اطلاع مشین میں نصب کمپیوٹر کو مل جاتی۔ اس کے بعد وہ کمپیوٹر اپنا ٹارگٹ مکمل کر کے دونوں قسم کی شعاعیں وہاں پہنچا دیتا جو پہلے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

شعاعوں کی طرح ہوا کے ساتھ مل کر کام کرتی تھیں لیکن یہ شعاعیں نظر نہ آتی تھیں اور نہ یہ کسی کو نقصان وغیرہ پہنچاتی تھیں ۔ لیکن یہ مخصوص قسم کی ٹیلی ویو شعاعوں کے انداز میں کام کرتی تھیں ۔ اس طرح ٹارگٹ جہاں بھی ہوتا ۔ جو کچھ بھی کر رہا ہوتا ۔ وہ سب کچھ سکرین پر آجاتا ۔ حتیٰ کہ جو کچھ وہ بول رہا ہوتا وہ بھی مشین سے سنا جا سکتا تھا اور ایک بٹن دبا کر اس جگہ کا حدود اربعہ وغیرہ سب کچھ معلوم کیا جا سکتا تھا ۔ یہ سارا کام خودکار ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے ہوتا تھا اس لئے اس کام میں زیادہ دیر نہ لگتی تھی ۔ اگر ٹارگٹ رینج کے اندر موجود ہوتا تو صرف چند لمحوں بعد ہی وہ سکرین پر نمایاں ہو جاتا تھا جو ضروری کوائف کمپیوٹر میں فیڈ کیے جاتے تھے ۔ ان کا تعلق صرف ظاہری چہرے مہرے یا قدوقامت یا حلیے وغیرہ سے نہ تھا ۔ بلکہ یہ سائنسی انداز کے کوائف تھے ۔ جن میں انسانی جسم کے اندر ہڈیوں کی مخصوص بناوٹ ۔ کھال کے فی مربعہ سنٹی میٹر خلیوں کی تعداد اور اسی قسم کے کوائف ہوتے تھے ۔ لیکن چونکہ یہ ممکن ہی نہ تھا کہ کسی بھی دشمن کو چیک کرنے کے لئے پہلے اسے پکڑا جائے اور پھر اس کے سائنسی کوائف حاصل کئے جائیں ۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر مشین صرف اس وقت ہی کام کر سکتی تھی جب کہ ٹارگٹ قابو میں آجانے کے بعد فرار ہو جائے اور اسے ٹریس کرنا ہو لیکن پہلی بار اسے کیسے پکڑا جائے ۔ اس لئے سائنس دانوں نے اس پوائنٹ پر بے پناہ محنت کی تھی اور آخرکار وہ ایسا کمپیوٹر تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے جو صرف کسی انسان کی عام سی

تصویر کے ذریعے بھی اس کے اندر ہڈیوں کی مخصوص بناوٹ جو ہر انسان میں قدرت نے انگوٹھے کے نشانات کی طرح علیحدہ بنائی ہوتی ہیں ۔ ٹریس کر لی جاتی تھی اور اسی طرح ہاتھوں یا چہرے کی تصویر سے کھال کا تجزیہ کر کے خلیوں کا گراف تیار کر لیا جاتا تھا ۔ اسی طرح یہ مشین کسی بھی ملک کی فوج یا پولیس یا حکومت کے لئے ایک نادر ونایاب چیز بن سکتی تھی ۔ یہی وجہ تھی کہ بلیک تھنڈر کی اس لیبارٹری میں اس پر مسلسل کام جاری تھا ۔ بنیادی مشین تیار کر لی گئی تھی لیکن اب اس کی رینج کو بے پناہ وسعت دینے پر کام جاری تھا ۔ اس وقت ڈاکٹر جیکسن اور ڈاکٹر سائمن اس مشین کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ ان کی خوش قسمتی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایک بار غار میں مین سیکشن کی سرچنگ کے ذریعے چیک ہو چکے تھے اس لئے انہیں ان کے کوائف حاصل کرنے میں کوئی دقت نہ ہوئی تھی ۔

"سر آپ کو کیسے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ ایرک فیلڈ سے باہر ہیں ۔ آپ نے تو انہیں بے ہوشی کے عالم میں بوبی کے سپرد کیا تھا اسے تو انہیں ہلاک کر دینا چاہئے تھا"...... جیکسن نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آگیا ہو ۔

"اس نے مجھے باہر بلایا تھا تاکہ میں اس گیس کا توڑ لے کر اس کے پاس جاؤں جس سے انہیں بے ہوش کیا گیا تھا ۔ کیونکہ وہ ان سے کوئی خاص بات پوچھنا چاہتی تھی ۔ پھر وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر ایک مکان میں گئی ۔ میں سمجھا کہ وہ مجھے پسند کرنے لگی ہے ۔ ویسے وہ ہے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

انتہائی خوبصورت۔ میں نے بھی اس سے پہلے صرف اس کا نام سنا ہوا
تھا۔اس سے بات چیت اب ہوئی تھی اور پھر میں نے اسے مین سیکشن
کی سرچنگ مشین کی سکرین پر دیکھا تھا اور تمہیں معلوم ہے کہ
خوبصورتی اور حسن میری سب سے بڑی کمزوری ہے۔لیکن وہ تو انتہائی
احمق ترین عورت ہے۔انتہائی اذیت پسند عورت۔اس نے اس
مکان میں چار لڑاکے پہلے ہی بھیج رکھے تھے اور پھر ان چاروں نے مل کر
مجھ پر حملہ کر دیا اور مجھے شدید زدو کوب کیا۔جب میں انتہائی زخمی ہو کر
بے ہوش ہو گیا۔پھر مجھے جب ہوش آیا تو مجھ پر ایک ڈاکٹر جھکا ہوا تھا
جس نے میرے زخموں پر بینڈیج کی تھی اور مجھے طاقت کے انجکشن
لگائے تھے۔اس سے میری حالت کسی حد تک سنبھل گئی تھی۔اس
ڈاکٹر کے ساتھ شیرف لوتھر بھی تھا۔پھر شیرف لوتھر نے ہی مجھے بتایا
کہ بوبی نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو معاف کر کے ایرک فیلڈ سے باہر
بھجوا دیا ہے اس کے آدمی مجھے پہاڑیوں تک چھوڑ گئے اور پھر میری نے
مجھے اندر منگوایا۔پھر سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف کی کال آئی۔اس نے
مجھے بتایا کہ اب میں کسی صورت بھی لیبارٹری سے باہر نہیں جاؤں گا
میں چیختا چلاتا رہا اور بوبی سے انتقام لینے کی بات کی لیکن سیکشن
ہیڈ کوارٹر نے اس معاملے میں میری ایک نہ سنی۔بس اسی لمحے میں
نے فیصلہ کر لیا کہ میں بوبی سے عبرت ناک انتقام لوں گا"۔ڈاکٹر
سائمن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ویسے وہ جان بوجھ کر اس
بات کو چھپا گیا تھا کہ اسے زدوکوب بوبی نے خود کیا تھا کیونکہ اس

طرح جیکسن کے سامنے اس کی انا مجروح ہوتی تھی۔اسی لئے اس نے
چار آدمیوں کا ذکر کر دیا تھا۔

"سر مشین کام کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہے"...... اچانک
مشین کے سامنے کھڑے ایک آدمی نے مڑ کر ڈاکٹر سائمن سے کہا۔
اس کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"او کے سرچ کروان پاکیشیائی ایجنٹوں کو"...... ڈاکٹر سائمن نے
کہا اور اس آدمی نے مڑ کر مشین کے کیے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کیے
اور مشین میں جیسے زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔بے شمار رنگ برنگے
چھوٹے بڑے بلب جلنے بجھنے لگے۔بے شمار ڈائیلوں پر موجود مختلف
رنگوں کی سوئیاں تیزی سے ادھر ادھر حرکت کرنے لگیں۔لیکن سکرین
آف تھی اور ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر جیکسن دونوں کی نظریں اس سکرین
پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ جیسے ہی مشین ان
پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ان کا ٹارگٹ فکس کر کے ان پر کام
مکمل کرے گی اس وقت سکرین روشن ہو جائے گی اور پھر وہی ہوا
زیادہ سے زیادہ دو یا تین منٹ بعد یکلخت سکرین ایک جھماکے سے
روشن ہوئی اور اس پر ایک کمرے کا اندرونی منظر نظر آنے لگا۔جس
میں ایک عورت اور پانچ مرد موجود تھے۔ایک آدمی فون کا رسیور کان
سے لگائے بات کر رہا تھا جب کہ دوسرے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"ہاں یہی ہیں پاکیشیائی ایجنٹ۔یہ کیا باتیں کر رہے ہیں"۔ڈاکٹر
سائمن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ابھی آواز آنے لگ جائے گی سر"...... آپریٹر نے جواب دیا اور پھر واقعی چند لمحوں بعد اچانک کٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی ایک مردانہ آواز مشین سے سنائی دی۔

"کیا پھر نیند تو نہیں آگئی"...... بولنے والا بڑے رومانٹک موڈ میں بول رہا تھا۔

"عمران کیا تم مجھے پسند کرنے لگے ہو"...... اچانک ایک نسوانی آواز سنائی دی اور ڈاکٹر سائمن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ یہ تو بوبی کی آواز ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے چیختے ہوئے کہا اور پھر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اس کا مطلب ہے سر کہ بوبی اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے درمیان واقعی کوئی چکر موجود ہے۔ اسی لئے بوبی نے انہیں ہاتھ آجانے کے باوجود چھوڑ دیا تھا"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا۔

"یہ گفتگو ریکارڈ ہو رہی ہے ناں"...... ڈاکٹر سائمن نے آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... آپریٹر نے جواب دیا اور ڈاکٹر سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر عمران اور بوبی کے درمیان فون پر ہونے والی گفتگو سننے میں مصروف ہو گیا۔ گفتگو خاصی طویل تھی اور جب بوبی نے ڈاکٹر سائمن کو زدوکوب کرنے کے بارے میں تفصیل سنانی شروع کی تو ڈاکٹر سائمن بے اختیار چیخ پڑا۔

"بند کرو اس کی بکواس"...... ڈاکٹر سائمن کے لہجے میں بے پناہ

ہ تھا اور آپریٹر نے بجلی کی سی تیزی سے سوئچ بند کر دیا تو آواز سنائی
ی بند ہو گئی۔ اب صرف تصویر نظر آ رہی تھی۔

"یہ عمران ہی اس پاکیشیائی گروپ کا لیڈر ہے۔ معلوم کرو کہ یہ
گ کہاں ہیں۔ کس جگہ ہیں اور پھر ان کا فون نمبر ٹریس کرو"۔ ڈاکٹر سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... آپریٹر نے کہا اور پھر تیزی سے اس نے مشین کے کئی بٹن دبا دیئے۔ چند لمحوں بعد ایک سائیڈ پر موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ اس کے اوپر ایک نقشہ نظر آنے لگا۔ اس نقشے پر ایک جگہ ایک سرخ رنگ کا نقطہ مسلسل جل بجھ رہا تھا۔

"سر یہ لوگ کنساٹا کے ہوٹل ماروکی میں موجود ہیں"...... آپریٹر نے سکرین کے نیچے لکھے ہوئے کوڈ حروف پڑھتے ہوئے کہا۔

"مشین سے ان کے کمرے کا نمبر معلوم کرو"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور آپریٹر نے ایک بار پھر مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل"...... آپریٹر نے چند لمحوں بعد جواب دیا۔

"سپیشل فون لے آؤ"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور آپریٹر تیزی سے ایک طرف ہٹا اور اس نے ایک الماری سے ایک کارڈلیس فون لا کر ڈاکٹر سائمن کے ہاتھ میں دے دیا۔ ڈاکٹر سائمن نے اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... فون کے رسیور سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہوٹل ماروکی کا نمبر بتاؤ"...... ڈاکٹر سائمن نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ اسی لمحے سکرین پر عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ ان کی طویل بات چیت اب ختم ہوئی تھی۔ اب وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ڈاکٹر سائمن نے جلدی سے آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ہوٹل ماروکی"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر سے بات کراؤ میں ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو مینجر رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر سائمن بول رہا ہوں مسٹر مینجر۔ یہ بتاؤ کہ روم نمبر آٹھ تیسری منزل کس کے نام پر بک کیا گیا ہے اور پھر فون آپریٹر سے کہہ دو کہ وہ میری اس سے بات کرائے"...... ڈاکٹر سائمن نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن سر آپ اپنا پورا تعارف تو کرائیں"...... دوسری طرف سے مینجر نے کہا۔

"یو نانسنس۔ تم ڈاکٹر سائمن کو نہیں جانتے۔ چیف آف سٹی"...... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"چیف آف سٹی۔ اوہ اوہ تو آپ کنساٹا کے میئر ہیں مگر میئر صاحب کا نام تو انتھونی ہے"...... مینجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نانسنس میں میئر انتھونی کا بھی باس ہوں۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ ورنہ میں چاہوں تو تمہارا ہوٹل ایک لمحے میں زمین بوس بھی ہو سکتا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے چیختے ہوئے کہا۔ اسے دراصل اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ لیبارٹری کے بارے میں کوئی بات نہ کر سکتا تھا اور اسے اس سے پہلے کبھی ایسی سچوئیشن سے ہی واسطہ نہ پڑا تھا کہ وہ کوئی معقول بہانہ بنا لیتا بس وہ جو کچھ منہ میں آ رہا تھا کہے جا رہا تھا۔

"او کے سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر صاحب کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔

"یس"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل مسٹر ولیم کے نام پر بک ہے اور وہ کمرے میں موجود ہیں۔ آپ ان سے فون پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ہوٹل ایکس چینج کا نمبر ڈائل کر دیں۔ آپریٹر ان سے آپ کی بات کرا دے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہوٹل کے نمبر کے ساتھ ایک چینج کا نمبر بھی بتا دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ بھی ختم ہو گیا۔

"یہ لوگ تو اٹھ کر جا رہے ہیں سر"...... اسی لمحے ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایکس چینج ہوٹل ماروکی"...... اسی لمحے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل ولیم سے بات کرائیں۔ میں ڈاکٹر سائمن
بول رہا ہوں"....... ڈاکٹر سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس سر ہولڈ آن کریں"....... آپریٹر کی آواز سنائی دی۔ اس وقت
تک یہ لوگ باتیں کرتے ہوئے کمرے کے دروازے تک پہنچ چکے
کہ اچانک وہ سب تیزی سے مڑے اور پھر اس عمران نے جلدی
آگے بڑھ کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔
"یس ولیم بول رہا ہوں"....... آواز سنائی دی لیکن یہ آواز مش
سے نکلنے والی آواز سے مختلف تھی۔ جب کہ وہ سکرین پر دیکھ رہے
کہ بات وہی آدمی کر رہا تھا جو اس سے پہلے بوبی سے بات کر رہا تھا۔
"سنو مجھے معلوم ہے کہ تمہارا نام عمران ہے اور تم پاکیشیا
ایجنٹوں کے گروپ کے لیڈر ہو اور یہ بھی سن لو کہ میرا نام ڈا
سائمن ہے اور میں اس جگہ کا انچارج ہوں۔ جہاں تک پہنچنے کی
کوشش میں تم غار میں داخل ہوئے تھے اور تمہیں بے ہوش کر کے
بوبی کے حوالے کیا گیا تھا"....... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو اس نے
سکرین پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے اختیار اچھلتے دیکھا
سب کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں نظر آ رہے تھے۔
"یس ڈاکٹر سائمن مجھے آپ کے متعلق سب کچھ معلوم ہے۔ لیکن
آپ نے ہمیں کیسے ٹریس کر لیا"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔
"میں ڈاکٹر سائمن ہوں۔ میرے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔

تم ٹریس کرنے کی بات کر رہے ہو۔ اس وقت میں تمہیں اور تمہارے
ساتھیوں کو سکرین پر خود دیکھ بھی رہا ہوں اور تمہاری ابھی تھوڑی دیر
پہلے بوبی سے جو گفتگو ہوئی ہے وہ بھی میں نے پوری سن لی ہے"۔
ڈاکٹر سائمن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔
"تو پھر"...... عمران کی الجھی ہوئی آواز سنائی دی۔
"سنو عمران۔ تم نے کہا ہے کہ تمہیں میرے متعلق سب کچھ
معلوم ہے۔ تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہو گا کہ بوبی نے میرے ساتھ کیا
سلوک کیا ہے اور میں بوبی سے انتقام لینا چاہتا ہوں۔ عبرت ناک
انتقام اور اس انتقام کے سلسلے میں ہی میں نے تمہیں ٹریس کر کے
کال کیا ہے۔ تمہارا مقصد لیبارٹری سے پاکیشیائی سائنس دان کو لے
جانا ہے۔ ڈاکٹر عالم رضا کو۔ یہی مشن ہے ناں تمہارا"....... ڈاکٹر
سائمن نے کہا۔
"ہاں ڈاکٹر سائمن واقعی ہمارا یہی مشن ہے"....... عمران نے
جواب دیا۔
"تو میں تمہارا یہ مشن مکمل کرا سکتا ہوں۔ لیکن اس طرح کہ اس
کا علم بوبی کو نہ ہو سکے۔ میں چاہتا ہوں کہ بعد میں جب تمہارے مشن
کی تکمیل کا ہیڈ کوارٹر کو علم ہو تو اسے بوبی کی نااہلی سمجھا جائے اور
اسے ہیڈ کوارٹر اپنے اصولوں کے تحت موت کی سزا دے اور بوبی
عبرت ناک موت مرے"....... ڈاکٹر سائمن نے بڑے جذباتی لہجے
میں کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"جو کچھ اس نے تمہارے ساتھ کیا ہے۔ اس لحاظ سے انتقام لینا واقعی تمہارا حق ہے۔ لیکن یہ کس طرح ہوگا۔ بوبی تو وہاں ایرک فیلڈ میں موجود ہے"...... عمران نے کہا۔

"سنو ایک ایسا راستہ ہے جو لیبارٹری کے اندر سے پہاڑیوں کے باہر ایرک فیلڈ کی حدود سے بھی باہر کھنڈرات میں نکلتا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن وہ راستہ تو بند ہے۔ میں اسے چیک کر چکا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ہاں وہ واقعی بند ہے۔ لیکن اسے کھولا جا سکتا ہے۔ اسے کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم میرے کنٹرول میں ہے۔ تم نے وہ راستہ دیکھا ہوا ہے تو پھر تمہیں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم وہاں پہنچ جاؤ میں راستہ کھول کر تمہیں لیبارٹری کے اندر آنے کا موقع دوں گا۔ تم وہاں سے ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر واپس چلے جانا۔ میں راستہ بند کر دوں گا اور دوسرے روز ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دوں گا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو پراسرار طور پر اغوا کر لیا گیا ہے۔ تم وہاں کوئی ایسی چیز چھوڑ جانا جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ کام تمہارا ہے۔ اس طرح تمہارے مشن کی بھی تکمیل ہو جائے گی اور میرا انتقام بھی پورا ہو جائے گا"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر سائمن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم ہمیں وہاں دوبارہ پہلے کی طرح بے ہوش یا ہلاک نہ کرا دو گے"...... عمران نے

کہا۔

"اگر مجھے یہ کام کرنا ہوتا تو میں تمہیں ٹریس کرنے کے بعد تمہیں فون کرنے کی کیوں تکلیف کرتا۔ میرے ایک فون پر یہ پورا ہوٹل جس میں تم رہ رہے ہو۔ پلک جھپکنے میں تباہ کیا جا سکتا ہے"۔ ڈاکٹر سائمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو کھنڈرات میں بھجوا دو اور ہم اسے ساتھ لے کر واپس چلے جائیں"...... عمران نے کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن پھر کسی کو کیسے پتہ چلے گا کہ یہ کام تم نے کیا ہے۔ تم اپنی کوئی خاص نشانی کیسے لیبارٹری میں چھوڑو گے"...... ڈاکٹر سائمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم کسی آدمی کو ڈاکٹر عالم رضا کے ساتھ بھیج دینا میں اسے اپنا خصوصی کارڈ دے دوں گا۔ وہ واپس جا کر وہ کارڈ لیبارٹری میں رکھ دے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتا ہوں کہ تمہارے قدموں کے نشانات اس راستے پر بن جائیں بلکہ لیبارٹری میں ڈاکٹر عالم رضا کے کمرے تک اور وہاں کمرے میں تمہاری انگلیوں کے نشانات بھی ہوں۔ اس طرح ثبوت پختہ ہو جائے گا۔ اس لئے لامحالہ تمہیں اندر لیبارٹری تک تو آنا ہی ہو گا"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"اوہ ہاں یہ واقعی پختہ ثبوت ہے۔ گڈ۔ تم تو میری توقع سے بھی کہیں زیادہ ذہین ہو ڈاکٹر سائمن۔ لیکن ہم اپنا تحفظ بھی چاہتے ہیں ڈاکٹر

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سائمن ۔ یہ ہماری مجبوری ہے ۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ وہاں کھنڈرات میں بذات خود تشریف لے آیئے ۔ ہمارے ساتھ لیبارٹری پہنچیں ڈاکٹر عالم رضا کو ہمارے ساتھ بھیجیں اور خود بھی ہمارے ساتھ آدھے راستے تک آئیں ۔ اس کے بعد آپ واپس چلے جائیں ۔ ہم ڈاکٹر عالم رضا کو لے کر چلے جائیں گے "...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ اگر تم ایسا ہی چاہتے ہو تو ٹھیک ہے ۔ مجھے منظور ہے "...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

" شکریہ ڈاکٹر سائمن ۔ اب آپ بتا دیں کہ ہم کس وقت وہاں کھنڈرات میں پہنچیں "...... عمران نے کہا۔

" تم کنسانا سے ایرک فیلڈ پہنچتے پہنچتے دو گھنٹے لو گے ۔ اس ۔ ڈھائی گھنٹے بعد میں وہاں پہنچ جاؤں گا ۔ اگر تمہارے پاس ٹرانسمیٹر ہو پھر میں تمہیں اپنی خاص فریکوئنسی بتا دیتا ہوں ۔ تم وہاں کھنڈرات میں پہنچ کر مجھے ٹرانسمیٹر پر کال دینا "...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

" آپ فریکوئنسی بتائیں ۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا "...... عمران نے اور ڈاکٹر سائمن نے فریکوئنسی بتا دی ۔

" ٹھیک ہے ڈاکٹر میں کھنڈرات میں پہنچتے ہی آپ کو کال کر دوں گا "...... عمران نے کہا۔

" او ۔ کے میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا ۔ گڈ بائی "...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور فون آف کر دیا۔

" اب اس مشین کو آف کر دو اور ڈاکٹر جیکسن تم میرے ساتھ

آؤ "...... ڈاکٹر سائمن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے پہلے آپریٹر سے اور پھر ڈاکٹر جیکسن سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ آپ نے باہر جانے کا کیسے کہہ دیا سر "...... دفتر میں پہنچتے ہی ڈاکٹر جیکسن نے کہا۔

" وہ بہت چالاک بن رہے ہیں اور میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ خوف کی وجہ سے ہماری آفر ہی قبول نہ کریں ۔ پھر انہیں ڈاکٹر عالم رضا کو لینے کے لئے لیبارٹری میں آنا تو ہے ۔ یہاں تم الرٹ ہو گے اور ہم آسانی سے انہیں بے ہوش کر کے ہلاک کر دیں گے "...... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

" واقعی ڈاکٹر آپ کی ذہانت کا جواب نہیں ہے ۔ ویسے آپ نے پیروں اور انگلیوں کے نشانات والی جو بات کی ہے وہ تو واقعی بے پناہ ذہانت کی دلیل ہے "...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا اور سائمن بے اختیار مسکرا دیا۔

" شکریہ ۔ میں تمہیں یہاں اس لئے لے آیا ہوں کہ اب ہمیں آئندہ کی پلاننگ پوری طرح ڈسکس کر لینی چاہئے تاکہ ہمارا پلان سو فیصد کامیاب رہے "...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور ڈاکٹر جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اب یہ عمران لامحالہ ان آٹھ گھنٹوں میں لیبارٹری سے ا
سائنس دان نکالنے اور اسے تباہ کرنے کی کوشش کرے گا"...... بو
نے رسیور رکھ کر ساتھ بیٹھے ہوئے لوتھر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکر
کر کہا۔
"لیکن مس وہ تو ایسے لہجے میں بات کر رہا تھا جیسے واقعی لیبارٹ
تباہ ہو جائے گی"...... لوتھر نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
"گھبراؤ نہیں۔ میں ایسے ایجنٹوں کی نفسیات جانتی ہوں۔ اس
مقصد صرف اتنا تھا کہ میں گھبرا کر اپنی جان بچانے کے لئے ایرک ف
سے باہر آ جاؤں اور پھر وہ اپنی کارروائی کسی بھی انداز میں کر سکے
لیبارٹری کو تباہ کرنا تو ایک طرف وہ لیبارٹری تک ساری زندگی
جدوجہد کرتا رہے تب بھی نہیں پہنچ سکتا"...... بوبی نے مسکرا
ہوئے کہا تو لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہی ہیں کہ اب وہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کی
شش کرے گا"...... لوتھر نے کہا۔
"ہاں میں نے اسی لئے اس سے ایسی باتیں کی ہیں تاکہ یہ اس کی انا
مسئلہ بن جائے اور وہ جو کچھ کرنا چاہتا ہے فوری کر گزرے۔ کیونکہ
یں زیادہ عرصہ یہاں قیدیوں کی طرح نہیں گزار سکتی اور جہاں تک
میں اس کی فطرت کو سمجھی ہوں وہ ناکام واپس جانے سے مرجانا زیادہ
بہتر سمجھے گا اور گو مجھے یہ شخص پسند آیا ہے لیکن اب میری چھٹی حس کہہ
رہی ہے کہ اس کی موت میرے ہاتھوں مقدر ہو چکی ہے"...... بوبی
نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ہمیں اب کوئی خاص پلاننگ کرنی ہو گی"...... لوتھر نے کہا۔
"نہیں کسی پلاننگ کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ جیسے ہی ایرک فیلڈ
کے قریب پہنچے گا۔ مجھے خود ہی تفصیلی اطلاع مل جائے گی۔ سپیشل ریز
کا دائرہ اپنا کام کر رہا ہے"...... بوبی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے مس کہ وہ اس بار ایرک فیلڈ میں داخل ہونے کی
بجائے کھنڈرات کی طرف سے براہ راست پہاڑیوں میں ہی داخل
ہونے کی کوشش کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر استعمال
کرے"...... لوتھر نے کہا۔
"احمق تو نہیں ہو گئے ہو لوتھر۔ کنسانا میں کوئی ہیلی کاپٹر موجود
نہیں ہے اور اگر ہو بھی سہی تو ہر طرف ہماری چیکنگ پوسٹس موجود

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہیں۔ ہیلی کاپٹر غیر مرئی شعاعوں سے تو نہیں بنا ہوا ہو گا کہ کسی کو نظر ہی نہ آسکے اور اگر بفرض محال وہ وہاں اتر بھی جائے تو پھر بھی وہ کیا کرے گا۔ لیبارٹری کو باہر سے کسی صورت تباہ نہیں کیا جا سکتا اور ان پہاڑیوں پر ایٹم بم کیوں نہ پھینک دیا جائے تب بھی لیبارٹری کا معمولی سا نقصان بھی نہیں پہنچ سکتا اور اس کے علاوہ وہ آسانی سے مارا بھی جائے گا کیونکہ اب سیکشن ہیڈ کوارٹر نے لامحالہ ڈاکٹر سائمن کو احکامات دے دیئے ہوں گے اور ڈاکٹر سائمن لاکھ عیاش فطرت سہی۔ وہ بہرحال سیکشن ہیڈ کوارٹر کے احکامات سے روگردانی کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا"...... بوبی نے کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"او۔ کے مس پھر مجھے اجازت دیں تاکہ میں خود اپنی نگرانی میں چیکنگ کرا سکوں"...... لوتھر نے کہا۔

"ہاں تم جاؤ۔ عمران کنساٹا سے بول رہا تھا۔ اسے یہاں تک پہنچنے میں کم از کم دو ڈھائی گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔ اس لئے میں اس دوران ہلکی سی نیند کا لطف لے لوں"...... بوبی نے کہا اور لوتھر نے سلام کیا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تمہاری موت واقعی میرے ہاتھوں لکھ دی گئی تھی عمران۔ اسی لئے تم اب تک تمام سپر ایجنٹوں کے ہاتھوں بچتے رہے ہو اور تقدیر کا فیصلہ بہرحال میں نہیں بدل سکتی۔ مجبوری ہے ورنہ حقیقتاً میرا دل نہیں چاہ رہا کہ تمہیں ہلاک کروں"...... بوبی نے کرسی سے اٹھ کر

طرف بیڈ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ بیڈ پر لیٹ کر اس نے آنکھیں بند کیں اور سونے کی کوشش کرنے لگی لیکن ظاہر ہے اب نیند اتنی جلدی نہ آسکتی تھی۔ پھر اسی عالم میں نجانے کتنا وقت گزرا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بوبی نے بے اختیار ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے وہیں بیڈ پر بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"لوتھر بول رہا ہوں مس"...... دوسری طرف سے لوتھر کی آواز سنائی دی۔

"اب کیا ہے"...... بوبی نے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا کیونکہ بہرحال اتنا تو وہ جانتی تھی کہ اس قدر جلد عمران اور اس کے ساتھی کنساٹا سے یہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔

"کنساٹا کے ہوٹل مارد کی کا مینجر رالف آپ سے فوری بات کرنا چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے لوتھر نے کہا تو بوبی بے اختیار چونک پڑی۔

"رالف۔ کیوں اسے کیا ہو گیا ہے۔ بہرحال بات کراؤ۔ کوئی بزنس کا معاملہ ہو گا"...... بوبی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ کیونکہ مارد کی ہوٹل اس کا ملکیتی ہوٹل تھا اور رالف اس ہوٹل کا مینجر تھا۔

"ہیلو مس بوبی میں رالف بول رہا ہوں مارد کی ہوٹل سے"۔ چند لمحوں بعد رالف کی آواز سنائی دی۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہاں کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے یہاں"...... بوبی نے ناخوشگوار اور سخت سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مس بوبی ایک انتہائی حیرت انگیز خبر ہے میرے پاس۔ آپ کسی لیبارٹری اور اس کے انچارج ڈاکٹر سائمن کو جانتی ہیں"...... رالف نے کہا تو بوبی اس طرح اچھلی جیسے بیڈ کے گدے کے نیچے موجود سپرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم کیسے جانتے ہو ان کے متعلق"۔ بوبی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس ہوٹل کا کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل ایک آدمی ولیم کے نام سے بک ہوا ہے۔ اس کے ساتھ چار دوسرے کمرے بھی بک ہوئے ہیں۔ میں اپنے دفتر میں موجود تھا کہ ایک صاحب کا فون آیا۔ انہوں نے اپنا نام ڈاکٹر سائمن بتایا۔ ان کا کہنا تھا کہ میں بتاؤں کہ کمرہ نمبر آٹھ تیسری منزل کس کے نام بک ہے۔ چونکہ ایسی معلومات ہوٹل بزنس کے تحت عام افراد کو نہیں بتائی جا سکتیں۔ اس لئے میں نے ان سے پوچھا کہ وہ کون صاحب ہیں تو انہوں نے کہا کہ وہ سٹی چیف ہیں۔ میں بڑا حیران ہوا کہ سٹی چیف یعنی میئر تو انتھونی صاحب ہیں۔ لیکن چونکہ وہ انتہائی تحکمانہ لہجے میں بات کر رہے تھے اس لئے میں نے معلومات حاصل کر کے انہیں بتا دیا کہ کمرہ نمبر آٹھ ولیم کے نام بک ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں ان کا فون اس کمرے سے ملوا دوں۔ میں اس بات پر بے حد حیران ہوا تھا کہ وہ مینیجر کو ایسی بات کہہ رہے ہیں۔ بہرحال میں

نے انہیں ہوٹل ایکس چینج کا نمبر دے کر کہہ دیا کہ وہ آپریٹر سے کہیں تو وہ اس کمرے سے کال ملوا دے گا۔ لیکن میرے ذہن میں ان ڈاکٹر سائمن کی طرف سے تجسس نمودار ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں نے چینج آپریٹر سے کہا کہ وہ ڈاکٹر سائمن اور ولیم کے درمیان ہونے والی بات چیت میرے فون سے بھی کنکٹ کر دے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور جب آپ کا نام آیا تو میں بے اختیار اچھل پڑا۔ میں نے فوراً ایکس چینج آپریٹر کو انٹرکام پر کہا کہ وہ یہ کال ٹیپ کر لے۔ چنانچہ یہ کال ٹیپ ہو گئی ہے۔ اس میں آپ کے ساتھ ساتھ لیبارٹری کا بھی ذکر تھا۔ اس لئے میں آپ سے فوری بات کرنا چاہتا تھا۔ اس کال سے ہی مجھے یہ پتہ چل گیا تھا کہ آپ ایرک فیلڈ میں ہیں اس لئے میں نے شیرف لوتھر کو فون کیا اور آپ سے بات کرانے کے لئے کہا"...... رالف نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"میرا ذکر اور ولیم اور ڈاکٹر سائمن کے درمیان ہو رہا تھا کیا مطلب"...... بوبی نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ وہ تو کسی ولیم کو نہ جانتی تھی۔

"اس کال سے یہ بھی علم ہوا ہے کہ ڈاکٹر سائمن سے پہلے آپ کی اور اس ولیم کے درمیان بھی فون پر بات ہوتی رہی ہے"...... دوسری طرف سے رالف نے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ ولیم علی عمران ہے۔ اس سے ڈاکٹر سائمن نے بات کی ہے"...... بوبی کے لہجے میں شدید ترین حیرت تھی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"یس مس عمران کا نام لیا گیا تھا"...... رالف نے جواب دیا۔

"جلدی سنواؤ وہ ٹیپ جلدی سنواؤ"...... بوبی نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے رالف نے جواب دیا اور پھر چند لمحوں بعد ہی رسیور سے ڈاکٹر سائمن کی آواز سنائی دی۔

"میں ڈاکٹر سائمن ہوں میرے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ تم ٹریس کرنے کی بات کر رہے ہو۔ اس وقت میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو سکرین پر خود دیکھ بھی رہا ہوں اور تمہاری ابھی تھوڑی دیر پہلے بوبی سے جو گفتگو ہوئی ہے وہ بھی میں نے پوری سنی ہے"۔ ڈاکٹر سائمن بڑے فخریہ لہجے میں بول رہا تھا اور بوبی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"تو پھر"...... ایک اور آواز سنائی دی اور بوبی نے عمران کی آواز پہچان لی۔

"سنو عمران۔ تم نے کہا ہے کہ تمہیں میرے متعلق سب کچھ معلوم ہے۔ تو پھر تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ بوبی نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے"...... ڈاکٹر سائمن بڑے غصیلے انداز میں بات کر رہا تھا اور جیسے جیسے اس کی بات آگے بڑھ رہی تھی۔ بوبی کے چہرے پر غصے کے تاثرات ویسے ہی بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اس کے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔ گفتگو جاری تھی اور بوبی بیٹھی یہ ساری باتیں سنتی رہی۔ طویل گفتگو جب ختم ہوئی تو بوبی نے بے اختیار

ایک طویل سانس لیا۔

"آپ نے ٹیپ سن لی مس"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رالف کی آواز سنائی دی۔

"ہاں اور سنو رالف تم نے واقعی ایک اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے اس لئے آج سے تمہاری تنخواہ ڈبل ہو گی یہ میری طرف سے تمہارا انعام ہے"...... بوبی نے کہا۔

"تھینک یو مس۔ میں آپ کا خادم ہوں۔ اس ولیم اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا حکم ہے"...... رالف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں تم نے کچھ نہیں کرنا۔ بلکہ تم نے اس ولیم اور اس کے ساتھیوں کو اس بات کی ہوا بھی نہیں لگنے دینی کہ تم نے کال سنی ہے یا ٹیپ کی ہے اور اس فون ایکس چینج آپریٹر کو بھی فوراً ہوٹل سے گھر بھجوا دو۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور میرا فائدہ اسی میں ہے کہ انہیں یکسر اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... رالف نے جواب دیا اور بوبی نے رسیور رکھ دیا۔

"تو ڈاکٹر سائمن اب انتقام کے جوش میں اس قدر احمق بن چکا ہے نانسنس۔ اگر رالف یہ کال ٹیپ نہ کرتا اور مجھے اطلاع نہ کرتا تو واقعی عمران کی بات سچ ثابت ہو جاتی۔ آٹھ گھنٹوں کے اندر اندر وہ پاکیشیائی سائنس دان کو بھی نکال کر لے جاتا اور لیبارٹری بھی تباہ ہو

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جاتی اور میں یہاں بیٹھی مکھیاں ہی مارتی رہ جاتی ۔ گڈ گاڈ ۔ واقعی قسمت مجھ پر مہربان ہے" .... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر بیڈ سے اتر کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی تو اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا چست لباس موجود تھا ۔ بیلٹ کے ساتھ دونوں اطراف میں سیاہ رنگ کے ہولسٹرز موجود تھے جن میں سے ایک میں مشین پسٹل اور دوسرے میں سے گیس پسٹل کے دستے نظر آ رہے تھے ۔ وہ تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھی اور پھر کمرے سے باہر آ کر وہ راہداری میں تیزی سے چلتی ہوئی اپنے دفتر کی طرف بڑھ گئی ۔ وہ اب لوتھر کو بلا کر نہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو پوری طرح گھیرنا چاہتی تھی بلکہ وہ اب ڈاکٹر سائمن کو بھی ایسا سبق سکھانا چاہتی تھی کہ وہ باقی ساری عمر بلبلانے میں ہی گزار دے ۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف جیکسن کو اس ساری سازش کی اطلاع کر دے ۔ لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جیکسن نے فوراً ہی ڈاکٹر سائمن کو کال کر کے باہر جانے سے منع کر دینا ہے اور پھر ڈاکٹر سائمن ہو سکتا ہے ساری بات سے ہی مکر جائے ۔ چونکہ وہ انتہائی قابل سائنسدان تھا اس لئے وہ بچ سکتا تھا ۔ لیکن جب وہ رنگے ہاتھوں پکڑا جائے گا تو پھر وہ ہولناک سزا سے کسی صورت بھی نہ بچ سکے گا ۔

دفتر میں پہنچ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور آفس انچارج کو لوتھر کو بلوا کر فوراً اس کے پاس بھجوانے کا کہہ کر وہ میز کے پیچھے کرسی پر

بیٹھ گئی ۔ وہ اب کوئی ایسی پلاننگ سوچنا چاہتی تھی جس سے سارے معاملات بالکل اسی کی مرضی کے عین مطابق تکمیل پا سکیں ۔ ابھی وہ اسی سوچ و بچار میں مصروف تھی کہ دفتر کا دروازہ کھلا اور لوتھر اندر داخل ہوا ۔

" آپ تو سو رہی تھیں مس ۔ پھر یہ لباس اور دفتر میں آپ کی آمد ۔ خیریت ہے" .... لوتھر نے اندر آ کر سلام کرنے کے بعد انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" بیٹھو لوتھر ایک اہم ترین بات سامنے آئی ہے" .... بوبی نے کہا اور لوتھر میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا ۔

" کون سی بات مس" .... لوتھر نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بوبی نے رالف کی کال اور پھر ٹیپ کی ساری تفصیلات دوہرا دیں ۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ مس ۔ یہ تو غداری ہے ۔ ڈاکٹر سائمن اس طرح غداری بھی کر سکتا ہے ۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا" .... لوتھر نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" وہ انتقام کے جوش میں اندھا ہو رہا ہے" .... بوبی نے کہا ۔

" لیکن جو تفصیلات آپ نے بتائی ہیں ۔ اس میں ایک بات سمجھ نہیں آ رہی کہ آخر ڈاکٹر سائمن عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری کے اندر کیوں لے جانا چاہتا ہے ۔ وہ ڈاکٹر عالم رضا کو باہر بھی تو بھجوا سکتا تھا ۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بھی دراصل گیم کھیل رہا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری کے اندر لے جا کر انہیں ہلاک کر دے گا"...... لوتھر نے کہا تو بوبی بے اختیار مسکرا دی۔

"ہاں تم نے درست سمجھا ہے وہ بھی یہی چاہتا ہے۔ میں اس کی ساری پلاننگ سمجھ گئی ہوں۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیبارٹری کے اندر لے جا کر ہلاک کرے گا اور پھر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو یہ اطلاع دے گا کہ عمران اور اس کے ساتھی پراسرار طور پر اندر داخل ہوئے اور اس نے انہیں ہلاک کر دیا۔ اس طرح وہ مجھے نااہل اور غیر ذمہ دار ثابت کرانا چاہتا ہے تاکہ مین ہیڈ کوارٹر مجھے اس نااہلی کی سزا دے سکے۔ اس طرح اس کا انتقام پورا ہو جائے گا"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی نااہلی کس طرح ثابت ہو گی۔ وہ سرنگ تو ایرک فیلڈ کے ایریے سے باہر ہے"...... لوتھر نے حیران ہو کر کہا۔

"وہ انہیں ہلاک کر کے ایرک فیلڈ والے قصبے کی طرف کسی بھی غار میں پھینکوا کر یہ ثابت کر دے گا کہ یہ لوگ ایرک فیلڈ کے قصبے میں داخل ہونے کے بعد لیبارٹری میں داخل ہونے جا رہے تھے کہ اس نے انہیں ہلاک کر دیا جس طرح وہ پہلے انہیں بے ہوش کر چکا ہے"...... بوبی نے جواب دیا۔

"ہاں ایسا تو ہو سکتا ہے۔ تو آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو وہ ٹیپ سنوا دیں۔ اس طرح آپ پر کوئی حرف نہ آئے گا۔ لیکن اس طرح یہ

خطرناک ایجنٹ تو بہرحال ختم ہو ہی جائیں گے"...... لوتھر نے کہا تو بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تم بھی ڈاکٹر سائمن کی طرح احمق ہی ثابت ہو رہے ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ عمران جیسا ایجنٹ جو اب تک بلیک تھنڈر کے کئی سپر ایجنٹوں کو ناکام کر چکا ہے۔ اس احمق ڈاکٹر سائمن کے جال میں پھنس جائے گا۔ میں نے تمہیں تفصیل بتائی اور جس طرح تم اتنی معمولی سی بات سمجھ گئے ہو کہ ڈاکٹر سائمن لیبارٹری میں لے جا کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کا پلان بنائے ہوئے ہے۔ کیا عمران یہ بات نہیں سمجھ سکا ہو گا۔ گو اس نے ڈاکٹر سائمن کے سامنے یہی اصرار کیا کہ وہ اندر نہیں جانا چاہتا۔ لیکن میں جانتی ہوں کہ وہ ایسا صرف ڈاکٹر سائمن کو مطمئن کرنے کے لئے کر رہا تھا ورنہ اس کا مشن صرف پاکیشیائی سائنس دان کو ساتھ نہیں لے جانا وہ لامحالہ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ دوبارہ اس پاکیشیائی سائنس دان کو اغوا نہ کرایا جا سکے۔ ورنہ بلیک تھنڈر کے لئے یہ مشکل بات نہیں ہے کہ وہ اس پاکیشیائی سائنس دان کو دوبارہ اغوا کرا لے۔ لیکن جب لیبارٹری تباہ ہو جائے گی تو پھر ساری بنیاد ہی ختم ہو جائے گی"۔ بوبی نے کہا۔

"پھر آپ نے کیا سوچا ہے مس"...... لوتھر نے کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ ٹیپ کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں اور ڈاکٹر سائمن کے گٹھ جوڑ کی فلم بھی تیار کر لوں اور انہیں

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اس وقت گرفتار کر لیا جائے جب ڈاکٹر سائمن کھنڈرات میں پہنچے ۔ میں عمران کا لیبارٹری کے اندر داخل ہونے کا رسک نہیں لے سکتی" ۔ بوبی نے کہا۔

" ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی گرفتاری کیوں مس ۔ انہیں گولیوں سے کیوں نہ اڑا دیا جائے ۔ یہ زیادہ آسان رہے گا۔ البتہ ڈاکٹر سائمن کو گرفتار کیا جا سکتا ہے"...... لوتھر نے کہا۔

" نہیں یہ لوگ انتہائی تیز فعال اور تجربہ کار لوگ ہیں ۔ پہلی گولی چلتے ہی یہ صورت حال کو نہ صرف سمجھ جائیں گے بلکہ یہ فوری عمل کے تحت سچوئیشن کو بدل بھی سکتے ہیں اور اگر بدل نہ بھی سکے تو یہ لامحالہ فرار ہو جائیں گے اور پھر دوبارہ یہ موقع ہمیں شاید نہ مل سکے کہ ہم انہیں گرفتار کر سکیں ۔ جب کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کی مدد سے یہ سب اکٹھے ہی بے ہوش ہو جائیں گے ۔ باقی رہی ان کی موت تو ان کی بے ہوشی کے بعد انہیں تو ایک بچہ بھی مار سکتا ہے"...... بوبی نے کہا۔

" ٹھیک ہے مس لیکن کس طرح ۔ کیا ہم وہاں کھنڈرات میں جا کر چھپ جائیں گے"...... لوتھر نے کہا۔

" نہیں میں نے اس کے لئے نئی اور فول پروف پلاننگ کی ہے ۔ مجھے معلوم ہے کہ عمران بے حد کائیاں اور ہزار آنکھیں رکھنے والا آدمی ہے ۔ وہ لامحالہ کھنڈرات میں داخل ہونے سے پہلے اس کی چیکنگ کرے گا اور اگر اسے ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو پھر وہ غائب ہو جائے گا۔

اس لئے ہم وہاں کچھ بھی نہیں کریں گے بلکہ ہم پہاڑیوں کے شمال میں واقع چیکنگ ٹاور نمبر فارٹی پر موجود رہیں گے ۔ وہاں سے کھنڈرات کا درمیانی فاصلہ تقریباً دو کلو میٹر ہے اور اس قدر فاصلہ ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے کہ اس ٹاور کی طرف کسی کا خیال بھی نہ جائے گا ۔ لیکن ہمارے پاس وائڈ رینج ایکس ون مشین موجود ہے ۔ اس کی مدد سے ہم وہیں اس ٹاور پر بیٹھے بیٹھے کھنڈرات کو بغیر کسی روشنی کے چیک بھی کرتے رہیں گے اور اس مشین سے ہم وہاں انتہائی زود اثر زوم گیس بھی فائر کر سکتے ہیں ۔ بس اس کے لئے ان کھنڈرات میں زوم گیس سپلائر رکھنا ہو گا اور سپلائر زیادہ بڑا نہیں ہے اور اسے وہاں انتہائی آسانی سے کسی بھی بڑے سوراخ میں اس طرح چھپایا جا سکتا ہے کہ اس کا رخ چیکنگ ٹاور پر رکھی ہوئی مشین کی طرف ہو ۔ اندھیرے کی وجہ سے اس کے بارے میں کسی کو معلوم بھی نہ ہو سکے گا اور ہم یہاں بیٹھے اطمینان سے صرف ایک بٹن دبا کر وہاں جس وقت چاہیں گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر سکیں گے ۔ ہمیں خاص طور پر اس بات کا فائدہ حاصل رہے گا کہ نہ ہی عمران کو اور نہ ہی ڈاکٹر سائمن کو اس بارے میں علم ہے کہ ہم ان کی اس کارروائی کے بارے میں باخبر ہو چکے ہیں"...... بوبی نے کہا۔

" یس مس ۔ آپ نے واقعی ان حالات میں فول پروف پلاننگ کی ہے"...... لوتھر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم ایسا کرو کہ ایکس ون زوم مشین کو اس چیک پوسٹ کے اوپر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

پہنچانے کے انتظامات کراؤ اور وہاں ہمارے بیٹھنے کے بھی انتظامات
کراؤ۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ قصبے میں موجود افراد میں کسی کو
بھی اس ساری کارروائی کا علم نہیں ہونا چاہئے کیونکہ جس طرح
فراسٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پہلے مدد کی تھی اس طرح ہو
سکتا ہے کہ یہاں کوئی اور آدمی بھی موجود ہو جو اس کا مخبر ہو اور کیمرہ
سپلائر مجھے لاوو میں جا کر کھنڈرات میں اسے نصب کرا دوں گی"........
بوبی نے کہا اور لوتھر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمام کام انتہائی راز داری سے ہونے چاہئیں اور جلدی بھی نہ
ہمارے پاس وقت بے حد کم ہے"...... بوبی نے کہا اور لوتھر نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر دفتر کے بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔

جیپ سست روی سے ایرک پہاڑی کے عقبی سمت میں واقع
کھنڈرات کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران نے نقشہ دیکھنے کے
بعد ایک متروک راستہ اس مقصد کے لئے منتخب کیا تھا۔ کیونکہ وہ
نہیں چاہتا تھا کہ ایرک فیلڈ میں موجود بوبی کو جیپ کی اس طرف
جانے کی اطلاع مل سکے۔ یہی وجہ تھی کہ جیپ تیز رفتاری کی بجائے
سست روی سے آگے بڑھ رہی تھی جیپ اس وقت کسی باقاعدہ راستے
کی بجائے ایک خشک اور ناہموار کھیت میں سے گزر رہی تھی۔ اس
لئے جیپ اس بری طرح اچھل رہی تھی کہ جیسے سڑک کی بجائے وہ
کھلنے اور بند ہونے والے سرنگوں پر چل رہی ہو۔

"یہ کس مصیبت میں پھنسا دیا تم نے۔ اچھا خاصا راستہ موجود
تھا"........ عقبی سیٹ پر بیٹھے اور مسلسل اچھلتے ہوئے تنویر نے
بھناتے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

" زندگی کا راستہ اس طرح کا ہوتا ہے اور زندگی کی گاڑی بھی اسی انداز میں اس راستے پر چلتی ہے ۔ اس لئے گھبراؤ نہیں "........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے ۔

" اس کا بھی کوئی نہ کوئی راستہ تو بہرحال ہوتا ہی ہے ۔ یہاں تو سرے سے راستہ ہی موجود نہیں ہے "........ تنویر نے جواب دیا۔

" ظاہر ہے کھیت کے اندر راستہ کہاں سے آجائے گا۔ لیکن گھبراؤ نہیں ابھی ہم راستے تک پہنچ جائیں گے ۔ وہاں قدرے آسانی رہے گی "........ عمران نے جواب دیا۔

" لیکن اس راستے سے آخر آنے کی ضرورت کیا تھی "........ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا۔

" تاکہ بوبی تک ہماری واپسی کی اطلاع نہ پہنچ سکے ۔ ہو سکتا ہے اس نے مختلف پوائنٹس پر مخبر بٹھا رکھے ہوں "........ عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" عمران صاحب آپ کا پلان کیا ہے ۔ ڈاکٹر سائمن تو بہرحال ہمیں اندر اس لئے لے جانا چاہتا ہے کہ ہمیں ہلاک یا بے ہوش کر سکے گو آپ نے اسے ساتھ رکھنے کی شرط لگا دی ہے لیکن وہ بلیک تھنڈر کی لیبارٹری ہے ۔ وہاں نجانے کس کس قسم کے آلات موجود ہوں "........ اس بار صفدر نے بات کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں یہ بات آپ سب کو بتانی تھی کہ قدرت نے ہمیں مشن مکمل کرنے کا یہ سنہری موقع عطا کیا ہے ۔ ورنہ حقیقتاً مجھے اس مشن کو مکمل

کرنے کا کوئی پلان سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ لیکن اب یہ موقع مل گیا ہے ڈاکٹر سائمن کا پلان بھی آپ سب سمجھ گئے ہوں گے وہ ہمیں لیبارٹری کے اندر لے جا کر ہلاک کرنا چاہتا ہے ۔ تاکہ اس طرح وہ بوبی کو نااہل ثابت کر کے اسے سزا دلوا کر اپنا انتقام پورا کر سکے ۔ لیکن ہم نے اس کے مقابل دو کام کرنے ہیں ۔ ڈاکٹر سائمن کا پلان بھی ناکام کرنا ہے ۔ لیبارٹری کے اندر سے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر عالم رضا کو بھی باہر نکالنا ہے اور لیبارٹری کو اس وقت تباہ کرنا ہے جب ہم ڈاکٹر عالم رضا سمیت کسی ایسی محفوظ جگہ تک پہنچ جائیں جہاں بلیک تھنڈر کے ہاتھ دوبارہ نہ پہنچ سکیں "........ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن یہ ہوگا کیسے ۔ یہی تو میں پوچھ رہا ہوں "........ صفدر نے کہا۔

" میرے ذہن میں ایک پلاننگ ہے ۔ لیکن یہ پلاننگ اس وقت کام کر سکتی ہے جب کہ ڈاکٹر سائمن ہم میں سے کس کے قدوقامت کا ہو ۔ لیبارٹری کے اندر جو کچھ بھی ہوگا ۔ بہرحال ڈاکٹر سائمن کے حکم سے ہی ہوگا۔ اگر ڈاکٹر سائمن کی جگہ ہمارا کوئی آدمی لے لے اور ڈاکٹر سائمن سے باہر یہ معلوم کر لیا جائے کہ اس نے اندر ہمارے لئے کیا جال پھیلا رکھا ہے ۔ اس طرح ہم اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیں گے لیکن اگر وہ ہم میں سے کسی کے قدوقامت کا نہ ہوا تو پھر اس سے صرف باہر پوچھ گچھ ہوگی اور جو کچھ وہ بتائے گا۔ اس کے مطابق آگے پلاننگ ہوگی "........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب آپ نے اس سارے پلان میں بوبی کو یکسر نظر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

انداز کر دیا ہے۔اس کی کیا وجہ ہے پہلے تو آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا"...... اچانک صفدر کے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بوبی کو نظر انداز کر دیا ہے۔کیا مطلب۔بوبی کو اس کارروائی کا سرے سے علم ہی نہیں ہے اور اسے اس کارروائی سے لاعلم رکھنے کے لئے تو ہم اس ناقابل برداشت راستے پر سے گذر کر جا رہے ہیں"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کوئی امکان بھی بہرحال نظر انداز نہیں کرنا چاہئے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن تمہارے ذہن میں آخر بوبی کے حوالے سے کیا بات آئی ہے تم تفصیل سے بات کرو ہو سکتا ہے کہ تمہاری بات سے کوئی نئی بات سامنے آجائے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بوبی کنسانا میں مستقل طور پر رہتی ہے۔وہاں خاصی بااثر ہے۔ اس کا وہاں گروپ بھی ہے جو خاصا فعال ہے اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے وہ خاصی امیر عورت ہے۔ایسی عورتیں عام کوٹھیاں یا کمرشل ادارے نہیں خریدا کرتیں بلکہ ان کی ملکیت میں ہوٹل، کلب، بارز اور جوئے خانے وغیرہ ہوتے ہیں۔اس لئے ہو سکتا ہے کہ جس ہوٹل میں ہم رہ رہے ہیں۔وہ بوبی کی ملکیت ہو اور ڈاکٹر سائمن نے ہوٹل کی ایکس چینج کے ذریعے کال کی ہے۔اس کال میں بوبی کا نام بھی آیا ہے۔ اس لئے فون آپریٹر یہ نام سن کر چونک بھی سکتا ہے۔اس کے علاوہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہاں اس کے مخبر موجود ہوں۔وہ پہلے بھی ہماری

نگرانی کرتے رہے ہیں اور ہم ابھی تک اسی میک اپ میں ہیں۔ہماری اس طرح اچانک روانگی کی اطلاع بھی بوبی تک پہنچ سکتی ہے اور ضروری نہیں ہے کہ بوبی صرف فرسٹ چیک پوسٹ کی طرف ہی متوجہ رہے۔ہو سکتا ہے اس نے کھنڈرات کی طرف بھی نگرانی کرا رکھی ہو"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔اوہ واقعی کیپٹن شکیل تم نے واقعی درست بات کی ہے۔ ان حالات میں سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس فون آپریٹر نے ہماری کال ٹیپ کر لی ہو اور بوبی کا نام درمیان میں آ جانے کی وجہ سے یہ ٹیپ ہی بوبی تک پہنچ چکی ہو یا اسے سنا دی گئی ہو۔ کاش مجھے وہاں اس بات کا خیال آجاتا تو میں اس بات کی باقاعدہ چیکنگ کر کے وہاں سے روانہ ہوتا یا تم ہی وہاں اشارہ کر دیتے۔ بہرحال تمہارا بے حد شکریہ کہ تم نے اس امکان کی طرف مجھے متوجہ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہاں سے چلتے وقت تو مجھے معلوم ہی نہ تھا کہ آپ کا پلان کیا ہے اب آپ نے پلان بتایا ہے تو میرے ذہن میں یہ ساری باتیں آئی ہیں اور ضروری نہیں کہ جو کچھ میں نے سوچا ہے ایسا ہی ہو۔میرا مقصد صرف اتنا تھا کہ اس امکان کو بہرحال مد نظر رکھنا چاہئے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"بالکل رکھنا چاہئے اور اب ایسا ہے کہ ہم براہ راست کھنڈرات تک نہیں جائیں گے۔بلکہ ہم کھنڈرات سے کافی پہلے رک جائیں گے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اس کے بعد صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں وہاں جائیں گے۔ جب کہ میں باقی ساتھیوں کے ساتھ وہیں جیپ میں ہی رکوں گا اور ٹرانسمیٹر پر ڈاکٹر سائمن کو کال کروں گا۔ جیسے ہی ڈاکٹر سائمن باہر آئے گا۔ آپ دونوں اسے بے ہوش کر کے اٹھا کر اس جگہ لے آئیں گے جس جگہ ہم رکیں گے۔ اس طرح اگر یوبی کو اطلاع ہو چکی ہو گی اور اس نے ہمارے خلاف کوئی پلاننگ کی ہو گی تو وہ سامنے آجائے گی"۔ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس میں اگر تھوڑی سی ترمیم کر دی جائے تو زیادہ بہتر ہو گا"...... اچانک خاموش بیٹھی جولیا نے کہا۔

"کون سی ترمیم"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کیپٹن شکیل اور صفدر وہاں جائیں۔ میں اور تنویر ان کی نگرانی کریں۔ جب کہ خاور ہم سب کی نگرانی کرے۔ تم جیپ میں رہو۔ تاکہ اگر ہم میں سے کسی کے ساتھ کوئی کارروائی ہو تو نگرانی کرنے والا بروقت اقدام کر سکے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے یہ زیادہ بہتر تجویز ہے"...... عمران نے فوراً ہی جولیا کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اور اندھیرے کے باوجود جولیا کے چہرے پر ابھر آنے والی مسرت کسی سے چھپی نہ رہی۔ جیپ اب قدرے ہموار راستے پر چل رہی تھی اس لئے انہیں باوجود پہلے کی نسبت زیادہ رفتار ہونے کے اس طرح نہ اچھلنا پڑ رہا تھا جیسے وہ پہلے اچھل رہے تھے۔ تقریباً دو گھنٹوں کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ پہاڑی

علاقے میں داخل ہو گئے۔ کھنڈرات تک پہنچنے کے لئے ابھی تقریباً ایک گھنٹے کا سفر انہیں مزید کرنا تھا۔ جیپ کی لائٹیں عمران نے بجھا دیں اور جیپ کی رفتار بھی قدرے آہستہ کر دی اور ان سب کے اعصاب تن سے گئے۔ کیونکہ اتنی بات وہ سب سمجھتے تھے کہ وہ اس کٹھن مشن کے تقریباً آخری مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں۔ نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد عمران نے جیپ ایک پہاڑی چٹان کی اوٹ میں روک دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اندرونی بتی جلا دی۔ چٹان کی اوٹ کی وجہ سے اسے یقین تھا کہ جیپ کی اندرونی روشنی دور سے کسی کو نظر نہ آئے گی۔ اس نے جیب سے نقشہ نکالا اور اسے کھول کر وہ اس جگہ کو تلاش کرنے لگا۔ جہاں اس وقت وہ موجود تھے۔ اس کے ذہن میں اس بارے میں واضح اشارے موجود تھے اس لئے جلد ہی وہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر وہاں نشان لگایا۔ کھنڈرات والے علاقے پر پہلے سے ہی نشان موجود تھا۔

"یہ دیکھو۔ اب یہاں سے تم لوگوں نے یہاں پہنچنا ہے۔ راستہ اچھی طرح ذہن نشین کر لو"...... عمران نے نقشہ جولیا اور دوسرے ساتھیوں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور وہ سب نقشے پر جھک گئے۔

"ٹھیک ہے۔ ہم سمجھ گئے ہیں"...... صفدر نے کہا اور پھر باقی ساتھیوں نے بھی اس کی تائید کر دی۔

"او۔ کے پھر روانہ ہو جاؤ۔ میں پندرہ منٹ بعد ڈاکٹر سائمن کو کال کروں گا۔ باقی کارروائی اسی طرح ہو گی جس طرح میں نے کہا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہے"...... عمران نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے جیپ سے نیچے اتر گئے۔ انہوں نے مخصوص اسلحہ جیپ کی عقبی سیٹ کے پیچھے رکھے ہوئے تھیلے میں سے نکالا اور پھر سب سے پہلے صفدر اور کیپٹن شکیل آگے بڑھے۔ کچھ وقفہ دے کر جولیا اور تنویر ان دونوں کے پیچھے چل پڑے اور کچھ دیر بعد خاور بھی ان کے پیچھے چلتا ہوا عمران کی نظروں سے غائب ہو گیا تو عمران جیپ سے نیچے اترا۔ اس نے عقبی سیٹ کے پیچھے رکھے ہوئے بڑے سے تھیلے میں سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور پھر اسے اندرونی سیٹ پر رکھ کر وہ اس پر ڈاکٹر سائمن کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ لیکن ابھی وہ اسے ایڈجسٹ کر رہا تھا کہ اچانک اس کی کلائی پر ضربیں لگنے لگیں اور وہ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچا تو ڈائل پر چھ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔

"ہیلو ہیلو صفدر کالنگ اوور"...... گھڑی میں سے صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ یو کیا بات ہے اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب کھنڈرات میں کوئی گڑ بڑ محسوس ہو رہی ہے اوور"...... صفدر نے کہا۔

"کیسی گڑ بڑ۔ اوور"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے براہ راست کھنڈرات میں جانے کی بجائے یہ مناسب سمجھا کہ پہلے میں کسی پہاڑی کی اونچی چٹان پر چڑھ کر نائٹ ٹیلی سکوپ

سے جائزہ لے لوں سہتا نچہ میں نے کافی بلندی پر جا کر جب نائٹ ٹیلی سکوپ سے کھنڈرات کا جائزہ لیا تو کھنڈرات کے اس حصے میں جو کہ پہاڑی چٹانوں کے ساتھ جا کر ملتا ہے۔ کھنڈرات کی ایک دیوار پر میں نے ہلکے دودھیا سے رنگ کا دھواں سا ایک جگہ ہراتا ہوا دیکھا ہے۔ میں نے اس پر کافی غور کیا ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیا چیز ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس دیوار سے دھواں سا نکل رہا ہے۔ یا پھر وہاں کسی دھوئیں والی چیز کا عکس پڑ رہا ہے۔ لیکن اس اندھیرے میں عکس پڑنے کی بھی بات سمجھ نہیں آ رہی اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو کال کر کے بات کر لوں اوور"...... صفدر نے کہا۔

"میں فوراً آ رہا ہوں تم وہیں رکو اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اس نے جیپ کی اندرونی لائٹ بجھائی اور پھر تیزی سے اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر اس کے ساتھی گئے تھے۔ کچھ فاصلے پر اسے خاور مل گیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب یہ آگے جانے والے رک کیوں گئے ہیں اور آپ کیوں ادھر آئے ہیں"...... خاور نے حیران ہو کر کہا اور عمران نے مختصر طور پر اسے صفدر کی کال کے متعلق بتا دیا۔

"اوہ یقیناً ڈاکٹر سائمن نے وہاں پہلے سے ہی کوئی گڑ بڑ کر رکھی ہو گی"۔ خاور نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن بہرحال ہم نے کام تو کرنا ہے۔ تم واپس جیپ میں جاؤ۔ اس میں انتہائی قیمتی سامان موجود ہے۔ اس کی حفاظت بھی ضروری ہے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ کچھ فاصلے پر تنویر اور

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جولیا موجود تھے۔انہیں بھی عمران نے صفدر کی کال کے متعلق بتایا
اور پھر آگے بڑھ گیا۔کیپٹن شکیل کے پاس پہنچ کر اس کے اشارے پر
عمران پہاڑی چٹانوں پر چڑھتا ہوا اوپر موجود صفدر کی طرف بڑھتا چلا گیا
صفدر واقعی کافی بلندی پر موجود تھا۔

"ابھی تک موجود ہے وہ دھواں"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں دیکھئے"...... صفدر نے گلے سے نائٹ ٹیلی سکوپ اتار کر
عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے نائٹ ٹیلی سکوپ
صفدر سے لے کر اس کا تسمہ گلے میں ڈالا تاکہ اگر نائٹ ٹیلی سکوپ
اچانک ہاتھوں سے سلپ ہو جائے تب بھی وہ نیچے چٹانوں میں نہ گر
سکے اور پھر نائٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگا لیا۔صفدر اسے اشارے
سے سمت بتاتا رہا۔

"ہاں۔ہاں مجھے اب نظر آ رہا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر کافی
دیر تک اس دھوئیں کو دیکھنے کے بعد اس نے اپنا رخ موڑا اور دوسری
طرف اندھیرے میں دیکھنے لگا۔کچھ دیر تک ادھر ادھر کا جائزہ لینے کے
بعد اچانک وہ چونکا اور پھر فوری سر اٹھا کر وہ ایک سمت دیکھنے لگا۔چند
لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے نائٹ ٹیلی سکوپ
آنکھوں سے ہٹا کر گلے میں لٹکا لی۔

"کچھ معلوم ہوا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"ہم تمہاری اس پیش بندی کی وجہ سے بال بال بچے ہیں صفدر۔
اور کیپٹن شکیل کا خدشہ بھی سو فیصد درست ثابت ہوا ہے"۔عمران

نے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔یہ انتہائی جدید ترین زوم گیس سپلائر کا
عکس ہے۔زوم گیس انتہائی زود اثر بے ہوش کر دینے والی گیس ہے
اور تیزی سے اپنی رینج میں پھیل کر ختم ہو جاتی ہے۔یہ گیس ایک
چھوٹے سے آلے کے اندر ایک مخصوص سائنسی مائع کے ذریعے پیدا کی
جاتی ہے۔اس مائع کے اوپر اور اس سپلائر کے بیرونی حصے پر ایک
مخصوص ساخت کا شیشہ لگا ہوتا ہے۔جو بالکل سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔
اس لئے وہ قریب سے دیکھنے کے باوجود بھی نظر نہیں آتا۔یہ سائنسی
مائع اس وقت گیس کی شکل اختیار کرتا ہے جب اس پر "اسام اے آر"
شعاعیں ڈالی جائیں۔انفرا ریڈ شعاعوں کی طرح یہ بھی سائنسی طور پر
تیار کی جاتی ہیں۔یہ شعاعیں بھی انسانی آنکھ کو نظر نہیں آتیں۔انکی
رینج بھی بہت وسیع ہوتی ہے۔بیس پچیس کلو میٹر تک بھی ہو سکتی ہے
اور جہاں گیس کسی مخصوص علاقے میں اس طرح پھیلانی مقصود ہو
کہ وہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آئے تو اسے استعمال کیا جاتا ہے
اس علاقے میں زوم گیس سپلائر کو چھپا دیا جاتا ہے۔یہ آلہ بھی سیاہ
رنگ کا ہوتا ہے اور اس پر موجود شیشہ بھی سیاہ ہوتا ہے۔اس لئے یہ
قریب سے بھی دیکھنے سے اندھیرے میں کم ہی نظر آتا ہے۔اس کا رخ
مشین کی طرف کر دیا جاتا ہے۔پھر جب اس گیس کو اوپن کرنا ہو تو

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

مشین کا بٹن آن کیا جاتا ہے تو نظر نہ آنے والی "اسٹام اے آر" شعاعیں
فضا میں پھیل جاتی ہیں اور یہ سپلائر انہیں اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔
جیسے ہی یہ شعاعیں جمع ہو کر اس آلے کے شیشے پر پڑتی ہیں ۔شیشہ ان
شعاعوں کی وجہ سے گیس بن کر غائب ہو جاتا ہے اور یہ شعاعیں اس
مائع سے ٹکراتی ہیں اور زوم گیس فضا میں پھیل جاتی ہیں اور جس قدر
ان کی رینج ہوتی ہے اس رینج میں ہر جاندار بے ہوش ہو جاتا ہے ۔اس
مشین کے ساتھ ٹیلی ویو ریز کا سسٹم بھی موجود ہوتا ہے ۔اس سسٹم
کے تحت مشین کی سکرین پر سارے علاقے کا منظر نظر آتا رہتا ہے ۔
اس مائع کا عکس ٹیلی ویو ریز کی وجہ سے کسی بھی دودھیا پتھر یا جگہ پر
دکھائی دیتا ہے اور اب یہ بات تمہاری سمجھ میں آ گئی ہو گی کہ یہ عکس
کس چیز کا ہے ۔کھنڈر کی اس دیوار میں یقیناً کوئی پرانا دودھیا پتھر موجود
ہے ۔زوم گیس سپلائر اس کھنڈر میں چھپایا گیا ہے ۔اس کی مشین کی
سمت بھی میں نے چیک کر لی ہے ۔وہ پہاڑیوں کے شمال میں ہے ۔
یقیناً وہاں کسی چیکنگ ٹاور پر اسے رکھا گیا ہو گا ۔وہاں سے ٹیلی ویو ریز
یہاں پہنچ رہی ہیں ۔اس طرح سارے کھنڈرات کو وہ وہیں بیٹھے دیکھ
رہے ہوں گے ۔پھر جیسے ہی ہم ان کھنڈرات میں پہنچیں گے وہ ایک
بٹن دبا کر "اسٹام اے آر" شعاعیں اوپن کریں گے اور پلک جھپکنے میں
گیس کھنڈرات میں پھیل جائے گی اور ہم بے ہوش ہو جائیں گے اور
یہ سارا سیٹ اپ صرف اس لئے سامنے آیا ہے کہ تم نے احتیاطاً وہاں
جانے سے پہلے یہاں سے چیکنگ کرنے کا سوچا اور پھر اس عکس کو بھی

چیک کر لیا اور کیپٹن شکیل کا خدشہ اس لئے درست ثابت ہوا کہ
لامحالہ یہ بوبی کا کام ہے ۔بوبی کو کسی نہ کسی طرح ہمارے یہاں آنے
اور ڈاکٹر سائمن کے ساتھ مل کر کارروائی کرنے کی اطلاع مل گئی ۔
چنانچہ اس نے ہمیں اور ڈاکٹر سائمن کو رنگے ہاتھوں پکڑنے کے لئے یہ
سیٹ اپ کیا ہے"...... عمران نے پوری تفصیل بیان کرتے ہوئے
کہا۔

"حیرت ہے کہ اس قدر جدید ایجاد کے بارے میں آپ اتنی تفصیل
سے جانتے ہیں اور آپ نے اسے پہچان بھی لیا ہے"...... صفدر نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ایجادات مکمل ہونے سے پہلے ان کے آئیڈیے بنائے جاتے ہیں
اور یہ آئیڈیے سائنس کانفرنسوں میں ڈسکس کیے جاتے ہیں اور سائنس
میگزینوں میں انہیں شائع کیا جاتا ہے اور جو آدمی ساتھ ساتھ مطالعے کا
عادی ہو تو اسے ایسی ایجادات کے بارے میں معلوم ہوتا رہتا ہے ۔
باقی اندازہ اس کا اپنا ہوتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب کیا کرنا ہے ۔ڈاکٹر سائمن تو ہمارے انتظار میں ہو گا اور
اگر اس کے نوٹس میں یہ بات آ گئی کہ بوبی کو اس ساری کارروائی کا
علم ہو چکا ہے تو پھر وہ باہر ہی نہ نکلے گا اور سارا مشن ہی ختم ہو کر رہ
جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ سسٹم جب تک سامنے نہ آیا تھا اس وقت تک ہمارے لئے
خطرناک تھا ۔لیکن اب یہ ایسا نہیں ہے ۔لامحالہ زوم گیس اس وقت

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanpoint

تک نہ پھیلائی جائے گی جب تک کہ ڈاکٹر سائمن باہر نہیں آئے گا۔
اس لئے ہم وہاں پہنچ کر بڑے اطمینان سے اسے تلاش کر کے اس کے
اوپر ایک بڑا سا پتھر رکھ دیں گے۔ اس پتھر کی وجہ سے وہ شیشہ ریز کو
وصول نہ کر سکے گا اور جب ریز ہی وصول نہ ہوں گی تو گیس بھی اوپن
نہ ہو گی۔ لیکن یہ پتھر اس وقت رکھا جائے گا جب ڈاکٹر سائمن باہر
آئے گا۔ اس طرح بوبی کا منصوبہ یکلخت ختم ہو جائے گا۔ اب رہ گئی یہ
بات کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت یہاں پہنچے گی تو اس کے لئے اسے لامحالہ
فرسٹ چیک پوسٹ پر جا کر اور گھوم کر یہاں آنا پڑے گا۔ اس میں
ایک ڈیڑھ گھنٹہ اسے لگ جائے گا اور اس دوران ہم کارروائی مکمل کر
کے نکل جائیں گے۔ بعد میں اگر ہمارا راستہ روکا گیا تو مقابلہ کیا جا سکتا
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ۔ واقعی یہ بہترین ڈیفنس ہے۔ آیئے پھر نیچے چلیں۔
باقی ساتھی پریشان ہو رہے ہوں گے"...... صفدر نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ساری تفصیل اب تم انہیں بتاؤ گے۔ میرا تو گلا ہی بول
بول کر خشک ہو گیا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور وہ دونوں
تیزی سے واپس نیچے اترنے لگے۔

"آپ نے تو مہربانی کی ہے کہ مجھے پوری تفصیل بتا دی ہے۔ میں
مختصر طور پر بتا دوں گا۔ باقی تفصیلات بعد میں بھی بتائی جا سکتی ہیں"۔
صفدر نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد

وہ نیچے پہنچے اور پھر واپس جیپ کی طرف چل پڑے۔ کیونکہ اب جیپ کو
دور روکنے کی کوئی وجہ باقی نہ رہی تھی۔ راستے میں صفدر نے مختصر طور
پر ساری بات بتائی۔ تو سب اس حیرت انگیز پلان کا سن کر حیران رہ
گئے۔

"اگر صفدر یہ دھواں نما عکس چیک نہ کرتا تو لامحالہ ہم مارے
جاتے"...... جولیا نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فوراً ہی یہ گیس اوپن کر دے"۔ خاور
نے کہا۔

"ہاں یہ امکان بھی ہمیں مدنظر رکھنا چاہئے۔ اس کا تو حل یہی ہے
کہ ہم یہیں سے ڈاکٹر سائمن کو کال کر دیں۔ اس طرح جیسے ہی ہم
وہاں پہنچیں گے۔ ڈاکٹر سائمن بھی باہر آ جائے گا اور اسی لمحے ہم اس پر
چٹان رکھ دیں گے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنا بڑا سیٹ اپ اس
نے ڈاکٹر سائمن کو ہی پکڑنے کے لئے کیا ہے۔ ورنہ اگر اس کا مقصد
صرف ہمیں ہلاک کرنا ہوتا تو وہ چند آدمی ان کھنڈرات میں چھپا دیتی
اور ہمیں ایک لمحے میں گولیوں سے بھون ڈالا جاتا"...... عمران نے
جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چند لمحوں بعد
وہ جیپ میں سوار ہوئے اور جیپ تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ ڈرائیونگ
سیٹ پر عمران خود تھا۔

"سیٹ اپ وہی ڈاکٹر کا میک اپ کرنے کا ہو گا"...... صفدر نے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کہا۔

"نہیں اب ایسا ممکن نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ میک اپ کرنے میں کافی وقت لگے گا اور بوبی لامحالہ آندھی اور طوفان کی طرح یہاں پہنچ گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس نے یہاں سے قریب ہی آدمی بھی چھپا رکھے ہوں جو زیادہ جلدی یہاں پہنچ جائیں۔ اب آپ لوگ باہر رکیں گے۔ میں ڈاکٹر سائمن کو اندر لے جاؤں گا اور پھر ڈاکٹر سائمن کی زندگی کی قیمت پر ڈاکٹر عالم رضا کو بھی باہر لے آؤں گا اور وہاں اندر زیرو ایکس بھی لگا دوں گا۔ ڈاکٹر سائمن کو میں واپس بھی ساتھ ہی لے جاؤں گا۔ اس کے بعد جو کچھ بھی ہو گا باہر ہی ہو گا اور لیبارٹری کو تباہ کرنے کی دھمکی سے ہمارے خلاف کارروائی بھی نہ ہو سکے گی"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ختم شد

عمران سیریز میں بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

گولڈن ایجنٹ ان ایکشن حصہ دوم

مصنف ——— مظہر کلیم ایم۔ اے

- گولڈن ایجنٹ اور عمران کے درمیان مارشل آرٹ کا انتہائی تیز رفتار خوفناک اور خونی مقابلہ ——— ایک ایسا مقابلہ جس کا ہر لمحہ موت اور زندگی کے درمیان پنڈولم کی صورت اختیار کر گیا۔
- گولڈن ایجنٹ جب ان ایکشن آئی تو عمران اور اس کے ساتھی موت کی اندھی دلدل میں غائب ہوتے چلے گئے۔ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی بے بسی کی موت مارے گئے۔
- گولڈن ایجنٹ۔ ایک حیرت انگیز، دلچسپ اور منفرد کردار جسے عمران نے ٹرومین کی طرح ٹرو دومن کا خطاب دے دیا ——— کیوں ———؟
- وہ لمحہ جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے گولڈن ایجنٹ کے مقابلے میں زندگی کی بازی ہار دی لیکن گولڈن ایجنٹ نے خود عمران اور اس کے ساتھیوں کو موت کی دلدل سے باہر کھینچ لیا ——— کیوں ——— کیا گولڈن ایجنٹ بھی جولیا کی طرح عمران کو پسند کرنے لگی تھی۔ انتہائی دلچسپ سچوئشن۔
- انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز کہانی جس میں ایکشن اور سسپنس اپنے عروج پر پہنچ گئے۔

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز — پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی شاہکار کہانی

ڈیتھ کوئیک

مصنف .... مظہر کلیم ایم اے

ڈیتھ کوئیک

کافرستان کا ایک ایسا بھیانک سائنسی منصوبہ کہ جس کی تکمیل کے بعد پاکیشیا کے کروڑوں بے گناہ افراد ایک لمحے میں موت کے گھاٹ اتار دیئے جاتے۔ لیکن پوری دنیا اسے قدرتی آفت ہی سمجھتی رہتی۔

ڈیتھ کوئیک

جس کا تجربہ پاکیشیا کے ایک پہاڑی علاقے میں کیا گیا اور ہزاروں افراد یکلخت لقمہ اجل بن گئے۔ مگر پاکیشیا اور پوری دنیا کے ماہرین نے اسے قدرتی آفت قرار دے دیا۔ کیوں؟

ڈیتھ کوئیک

جس کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جب میدان میں اتری تو کافرستان کی چاروں ایجنسیاں عمران کے مقابل آگئیں اور پھر ایک نہ رکنے والے خوفناک ہنگامے کا آغاز ہو گیا۔

ایک ایسا مشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو زبردست جدوجہد کے باوجود ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ کیوں؟

وہ لمحہ

جب عمران اور سیکرٹ سروس کو باوجود سرتوڑ کوششوں کے ناکام پاکیشیا لوٹنا پڑا؟

وہ لمحہ

جب شاگل نے کافرستان کی طرف سے کام کرنے سے انکار کر دیا۔ کیوں؟

کیا شاگل نے کافرستان سے غداری کر دی ——— یا ———؟

کیا واقعی اس مشن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقدر میں ناکامی لکھ دی گئی تھی ——— یا ———؟

کیا کافرستان اپنے اس بھیانک سائنسی منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا؟

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

مکمل ناول

پرل پائریٹ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

پرل پائریٹ ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم جو سمندر میں مصنوعی انداز میں پرورش کیے جانے والے سچے موتی لوٹ لیتی تھی

پرل پائریٹ جس نے پاکیشیا حکومت کی پرل فارمنگ کو لوٹ لیا ـــ کیسے۔

پرل پائریٹ جس کے خلاف عمران نے ٹائیگر کو بھیجا ـــ کیوں۔

روزی راسکل جو اس پورے مشن میں نہ صرف ٹائیگر کے سر پر سوار رہی بلکہ اس نے وہ کارنامہ سرانجام دے دیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔

پرل پائریٹ جس کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم مکمل طور پر ناکام ہو گئی۔

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہوا کہ روزی راسکل نے وہ مشن مکمل کر لیا ہے۔ جس میں وہ ناکام ہو گئے تھے ـــ پھر کیا ہوا۔

وہ لمحہ جب ٹائیگر اور روزی راسکل کے درمیان انتہائی خوفناک اور جان لیوا مارشل آرٹ فائٹ ہوئی ـــ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا۔

انتہائی دلچسپ، ہنگامہ خیز اور منفرد موضوع پر لکھا گیا ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں یکسر منفرد انداز کا انتہائی دلچسپ ایڈونچر

سپیشل نمبر

ویلاگو

مصنف مظہر کلیم ایم اے

شوشو پجاری افریقہ کے قدیم ترین قبیلے کا وچ ڈاکٹر جو جادو اور سحر کا ماہر تھا۔

شوشو پجاری جو روحوں کا عامل تھا اور اس نے پاکیشیا کے سرداور کی روح پر قبضہ کر لیا۔ کیا واقعی ـــ؟

وہ لمحہ جب سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کو شوشو پجاری کے مقابلے پر جانے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا ـــ؟

قدیم افریقی وچ ڈاکٹروں، جادوگروں اور شیطان کے پجاریوں کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کا اصل مشن کیا تھا ـــ؟

ویلاگو ایک ایسا خوفناک اور دل ہلا دینے والا مقابلہ۔ جس کے تحت خوفناک آگ کے الاؤ میں سے عمران کو گزرنا تھا۔ ایسا الاؤ جس میں سے کسی انسان کے زندہ سلامت گزر جانے کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔

وہ لمحہ جب آگ کے اس خوفناک الاؤ میں سے شوشو پجاری زندہ سلامت گزر جانے میں کامیاب ہو گیا۔ کیسے ـــ؟

انتہائی حیرت انگیز، انتہائی دلچسپ، انتہائی خوفناک

اور

دل ہلا دینے والے واقعات سے بھرپور

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران سیریز
گولڈن ایجنٹ ان ایکشن
مظہر کلیم
ایم۔اے
www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ۔ "گولڈن ایجنٹ" اور " گولڈن ایجنٹ ان ایکشن" کا آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔اس حصے میں عمران اور بلیک تھنڈر کی گولڈن ایجنٹ کے درمیان ہونے والی منفرد کشمکش اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے ۔مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا ۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے ۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی حسب سابق ملاحظہ کر لیجئے ۔

کاموکی سے محترمہ فری گل صاحبہ لکھتی ہیں ۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں ۔خاص طور پر بلیک زیرو اور صفدر کے کردار تو میرے آئیڈیل ہیں ۔خط لکھنے کا مقصد آپ کو ایک تجویز پیش کرنا ہے کہ جس طرح دوسرے ملکوں کی سیکرٹ سروسز کے ارکان اپنے طور پر مختلف بزنس کرتے ہیں ۔پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ایسا کیوں نہیں کرتے ۔مجھے یقین ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہر کردار کسی نہ کسی بزنس سے وابستہ ہو جائے تو پھر نہ صرف یہ کہ ان کی بیکاری ختم ہو جائے گی بلکہ وہ اپنے عمل اور کردار سے بزنس کے میدان میں بھی دوسروں کے لئے مثالی بن جائیں گے اور اس سے نہ صرف ملک وقوم کو بے پناہ فائدہ پہنچے گا بلکہ تجارت میں جو بے اصولیاں اور کمزوریاں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

پیدا ہو گئی ہیں ان کا بھی سدباب ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس تجویز پر ضرور عمل کریں گے"۔

محترمہ فری گل صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ واقعی جہاں تک آپ کی اس تجویز کا تعلق ہے کہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو بزنس سے وابستہ ہونا چاہئے۔ آپ کی یہ تجویز قابل قدر ہے لیکن اگر آپ ساتھ ہی ہر ممبر کے لئے کوئی خاص بزنس بھی تجویز کر دیتیں تو زیادہ بہتر رہتا۔ خاص طور پر جولیا، تنویر اور عمران کے لئے۔ مزید کیا لکھوں۔ امید ہے کہ آپ میرا مقصد سمجھ گئی ہوں گی۔

فیصل آباد سے عبدالمتین صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر آپ کے ناول "بلیک ورلڈ" اور "بلیک پاورز" نے تو مجھے بے حد متاثر کیا ہے۔ آپ نے ان ناولوں میں جس طرح نوجوان نسل کو نیکی کی قوت سے آشنا کیا ہے وہ قابل ستائش ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ سے ایک درخواست کرنی ہے کہ آپ نے عمران کے کئی ساتھیوں پر تو ناول لکھے ہیں لیکن آپ نے عمران کے سب سے قریبی ساتھی سلیمان پر کوئی خصوصی ناول نہیں لکھا حالانکہ سلیمان اب باتوں میں بھی عمران سے جیت جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر ایکسٹو کا کردار بھی انتہائی خوبی سے ادا کرتا ہے۔ اس طرح اس میں اور بھی ایسی بے شمار خوبیاں ہیں کہ اس پر ایک نہیں کئی خصوصی ناول لکھے جا سکتے ہیں مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس درخواست کو قبول کرتے ہوئے سلیمان پر ضرور کوئی خصوصی ناول لکھیں گے"۔

"محترم عبدالمتین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی درخواست کا تعلق ہے تو سلیمان میں واقعی ایسی صلاحیتیں موجود ہیں کہ اس پر ناول لکھا جا سکتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ عمران شاید سلیمان کی ان صلاحیتوں کو سامنے نہیں لانا چاہتا اور اسے بس مونگ کی دال پکانے تک ہی محدود رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ اگر سلیمان کی صلاحیتوں کو عمل کی راہ مل گئی تو پھر اس کی جگہ سلیمان نے سنبھال لینی ہے اور پھر عمران کو شاید اس کے لئے مونگ کی دال پکانا پڑ جائے اور عمران جب تک نہ چاہے اس وقت تک ...... اب مزید کیا لکھوں۔ آپ سمجھدار ہیں۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ عمران کو سمجھا سکوں کہ وہ سلیمان کی صلاحیتوں کو صرف مونگ کی دال پکانے تک محدود نہ رکھے۔

کچی والی ضلع مظفر گڑھ سے عمران ملک صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول واقعی جاسوسی ادب کا شاہکار ہیں۔ میں آپ کے تقریباً سب ناول پڑھ چکا ہوں اور میں نے محسوس کیا ہے کہ اب آپ کے ناولوں میں مزاح آہستہ آہستہ کم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ سیکرٹ سروس میں پہلے بھی سوائے عمران کے اور کوئی ممبر مزاحیہ بات نہ کرتا تھا اب عمران بھی سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر کو مار کر اس کی جگہ کوئی ایسا ممبر لے آئیں جو مزاح میں عمران کو بھی پیچھے چھوڑ دے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری تجویز پر ضرور ہمدردانہ غور کریں گے"۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

محترم عمران ملک صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک مزاح کا تعلق ہے تو پہلے بھی میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ مزاح کی زیادتی یا کمی کا انحصار کہانی اور اس کے واقعات پر ہوتا ہے اگر کہانی تیز رفتار اور گھمبیر واقعات پر مبنی ہو گی تو ظاہر ہے مزاح کی گنجائش کم ہو گی۔ جہاں کہانی ہلکی پھلکی ہو گی وہاں مزاح کا عنصر خود بخود بڑھ جاتا ہے۔ باقی رہی آپ کی یہ تجویز کہ کسی ممبر کو مار دیا جائے اور اس کی جگہ کوئی مزاحیہ کردار سامنے لایا جائے تو محترم کسی کو مارنا یا زندہ رکھنا میرے بس میں تو نہیں ہے۔ موت زندگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ویسے آپ نے جس سرد مہری بلکہ سفاکی سے کسی ممبر کی موت کی بات کی ہے اس کے بعد آپ کا یہ لکھنا کہ آپ کی درخواست پر ہمدردانہ غور بھی کیا جائے۔ آپ نے جس پیرائے میں لفظ "ہمدردانہ" استعمال کیا ہے وہ واقعی قابل ہمدردی ہے۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

بوبی ٹاور پر مشین کے سامنے کرسی پر بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھی۔ ٹاور پر کوئی روشنی نہ کی گئی تھی۔ صرف مشین کی سکرین روشن تھی جس پر کھنڈرات اور اس سے متصل پہاڑی چٹانیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی کرسی پر لوتھر بیٹھا ہوا تھا۔

"مس اگر ہم چند مسلح افراد کو قریب چھپا دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔ ورنہ یہاں سے وہاں تک جانے میں تو ڈیڑھ دو گھنٹے لگ جائیں گے"......... لوتھر نے کہا۔

"نہیں اس طرح عمران چوکنا ہو سکتا ہے۔ باقی میں نے ایمرجنسی کی صورت میں راستہ اوپن کرا رکھا ہے۔ ہم زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے میں وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ نیچے جیپ اور مسلح افراد موجود ہیں"........ بوبی نے جواب دیا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ویسے اب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہنچ جانا چاہئے تھا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کافی وقت ہو گیا ہے "...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن لوتھر نے اس کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا ٹاور پر موجود دو اور مسلح آدمی ان کے پیچھے بالکل بے حس و حرکت اور خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب اچانک سکرین پر ایک جیپ کھنڈرات کی طرف بڑھتی دکھائی دی تو بوبی اور لوتھر دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ بوبی کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

" وہ آ گئے ہیں "...... بوبی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیپ کھنڈرات کے قریب آ کر رک گئی اور پھر ایک ایک کر کے جیپ سے ایک عورت اور پانچ مرد باہر آ گئے۔

" عمران ڈرائیونگ سیٹ سے اترا ہے "...... بوبی نے کہا اور لوتھر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اس میک اپ اور لباسوں میں تھے جن میں وہ یہاں سے گئے تھے۔ اس لئے ان دونوں نے آسانی سے انہیں پہچان لیا تھا۔ جیپ سے اترنے کے بعد وہ سب پہلے تو بڑے چوکنے انداز میں کھنڈرات میں اس طرح گھومتے رہے جیسے انہیں کسی آدمی کی تلاش ہو۔

" دیکھا میری پلاننگ کام آ گئی۔ ورنہ سارا سیٹ اپ خراب ہو جاتا "...... بوبی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یس مس "...... اس بار لوتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ سارے کھنڈرات میں گھومنے کے بعد ان میں سے صرف عمران پہاڑی

چٹانوں کے قریب اس جگہ رک گیا جہاں ایک بڑے سے غار کا دہانہ تھا جب کہ اس کے باقی ساتھی ادھر ادھر کھنڈرات میں چھپ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

" جلدی باہر نکلو ڈاکٹر سائمن تاکہ میں انہیں کور کر سکوں "۔ بوبی نے بے چین سے لہجے میں کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی اس نے اس غار میں سے ڈاکٹر سائمن کو باہر آتے ہوئے دیکھا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے ایک بٹن کی طرف ہاتھ بڑھایا جس کے اوپر ایک سرخ رنگ کا بلب مسلسل جل رہا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ اس بلب پر پہنچتا اچانک ایک جھماکے سے بلب بجھ گیا اور بوبی اور لوتھر دونوں بے اختیار کرسیوں پر اچھل پڑے۔

" یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ گیس سپلائر کیوں آف ہو گیا "...... بوبی نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے بٹن کو بار بار پریس کرنا شروع کر دیا لیکن بٹن دبنے کے باوجود جب مشین کا مخصوص سیکشن آن نہ ہوا اور نہ ہی گیس کے ہوا میں پھیلنے کو چیک کرنے والے میٹر کی سوئی نے حرکت کی تو بوبی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

" اوہ اوہ ہمارے ساتھ گیم ہو گئی۔ انہوں نے سپلائر کو چیک کر لیا تھا۔ اسے آف کر دیا گیا ہے۔ اب ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچنا ہو گا۔ جلدی کرو "...... بوبی نے تیزی سے ٹاور کی لفٹ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین بے چینی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ لوتھر بھی اس کے پیچھے بھاگا اور پھر وہ لفٹ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کے ذریعے چند لمحوں میں نیچے پہنچ گئے ۔یہاں دو جیپیں موجود تھیں جن میں سے ایک چھوٹی اور دوسری بڑی تھی ۔دونوں جیپوں کے ساتھ آٹھ مسلح افراد خاموش کھڑے تھے ۔وہ بوبی اور لوتھر کو اس طرح لفٹ سے باہر آتے دیکھ کر چونکنا ہو گئے ۔

"سنو ہمارے ساتھ گیم ہو گئی ہے ۔ہمارا پلان انہوں نے آف کر دیا ہے ۔اب تم نے جا کر ان کا خاتمہ کرنا ہے لیکن وہ لوگ بھی چوکنا ہوں گے ۔اس لئے تم نے براہ راست جا کر ان پر حملہ نہیں کرنا ۔بلکہ تم چکر کاٹ کر ان کھنڈرات کے عقب میں پہنچو گے اور پھر وہاں جیپیں روک کر انتہائی احتیاط سے کھنڈرات کے چاروں طرف پھیل جانا ۔لوتھر تمہارا انچارج ہو گا ۔اس کے پاس فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر موجود ہے ۔میں یہاں ٹاور پر بیٹھ کر ان کو چیک کروں گی اور لوتھر کو فکسڈ فریکونسی پر ساتھ ساتھ ہدایات دیتی جاؤں گی ۔یہ تمہیں ہدایات دے گا تم سب کے پاس زیرو ٹرانسمیٹر موجود ہیں اس لئے لوتھر کی آواز تم تک بغیر کسی شور کے پہنچ جائے گی ۔تم سب نے میری ہدایات کے مطابق ہی عمل کرنا ہے ۔یہ بات خاص طور پر سن لو کہ تم میں سے کسی نے بھی میری ہدایات کے بغیر نہ کوئی فائر کرنا ہے اور نہ کوئی پیش قدمی ۔حالات تمہیں خواہ کیسے ہی دکھائی دیں تم نے صرف ہدایات پر ہی عمل کرنا ہے" ۔بوبی نے دونوں جیپوں کے ساتھ کھڑے ہوئے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"یس مس" ...... ان سب نے کہا اور پھر لوتھر سمیت وہ سب تیزی

نیڈیل پبلک لائبریری
گلی سٹیشن ... نزد گھنٹہ گھر کمالیہ

سے دونوں جیپوں میں سوار ہوئے اور جیپیں سٹارٹ ہو کر آگے بڑھ گئیں ۔جب کہ بوبی اسی طرح تیزی سے واپس لفٹ کے ذریعے اوپر چیکنگ ٹاور میں پہنچی اور مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی ۔

"فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر لے آؤ جلدی کرو" ...... بوبی نے کرسی پر بیٹھتے ہی وہاں موجود ایک آدمی سے کہا اور دوسرے لمحے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر مشین کے ساتھ سائیڈ پر پہنچا دیا گیا ۔بوبی کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں ۔عمران کے ساتھی اب اس غار کے باہر کھڑے ہوئے تھے ۔لیکن ان میں عمران کے علاوہ دو اور آدمی بھی غائب تھے ۔ڈاکٹر سائمن بھی نظر نہ آ رہا تھا ۔

"میری عدم موجودگی میں کیا ہوا ہے" ...... بوبی نے پوچھا ۔

"مس ڈاکٹر سائمن باہر آئے تو ان میں سے ایک آدمی نے انہیں بازو سے پکڑا اور تیزی سے غار کے اندر دھکیلتا ہوا لے گیا ۔اس کے پیچھے دو آدمی اور اندر چلے گئے ۔باقی ایک عورت اور تین مرد باہر کھڑے ہیں" ...... ایک آدمی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"میں ان کا وہ حشر کروں گی کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی" ...... بوبی نے غراتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے مشین کا ایک بٹن دبایا تو سکرین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی ۔ایک حصے پر اب کھنڈرات اور عمران کے ساتھی نظر آ رہے تھے جب کہ دوسرا حصہ خالی تھا ۔بوبی نے ایک ناب کو گھمانا شروع کیا تو اس خالی حصے پر مختلف مناظر ابھرنے لگے ۔پھر اچانک دو جیپیں تیزی سے چلتی

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہوئی دکھائی دیں تو بوبی نے ناب سے ہاتھ ہٹا کر اس کے نیچے موجود
ایک اور بٹن دبا دیا اور پیچھے ہٹ کر کرسی کی پشت سے لگ کر بیٹھ گئی
اب سکرین کے دوسرے حصے پر جیپیں تیزی سے آگے بڑھتی مسلسل
نظر آ رہی تھیں ۔ جیسے جیسے وہ آگے بڑھتی جا رہی تھیں ویسے ویسے منظر
بھی تبدیل ہوتا جا رہا تھا ۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے کے بعد اس نے پہلے والا
بٹن دبایا تو سکرین دوبارہ مکمل ہو گئی ۔ لیکن اب اس کی رینج وسیع ہو
گئی تھی اور پھر اسے دونوں جیپیں کھنڈرات سے کافی پیچھے ایک کھیت
میں کھڑی نظر آنے لگ گئیں ۔ اس نے جلدی سے فکسڈ فریکونسی کا
ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے گود میں رکھ کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا ۔

" ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور " .... بوبی نے تیز لہجے میں کہا ۔

" لوتھر اٹنڈنگ اوور " .... فوراً ہی ٹرانسمیٹر سے لوتھر کی آواز
سنائی دی ۔

" لوتھر اپنے آدمیوں کو کہو کہ وہ کھنڈرات کے گرد احتیاط سے
پھیل کر قریب ہوتے چلے جائیں ۔ جیپوں میں ٹاکسم گیس کے
کیپسول فائرنگ پسٹل موجود ہیں ۔ باقی اسلحے کے ساتھ ساتھ انہیں یہ
پسٹل بھی دے دینا ۔ ہو سکتا ہے حالات کے تحت مجھے بے ہوش کر
دینے والی یہ گیس استعمال کرانی پڑے اوور " .... بوبی نے تیز لہجے
میں ہدایات دیتے ہوئے کہا ۔

" یس مس اوور " .... لوتھر نے کہا اور بوبی نے بٹن آف کر دیا ۔
اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں ۔ تھوڑی دیر بعد اس نے جیپوں

میں سے ایک ایک آدمی کو باہر نکلتے اور انتہائی محتاط انداز میں
کھنڈرات کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا ۔ یہ سب لوگ چونکہ تربیت
یافتہ افراد تھے اس لئے بوبی کو معلوم تھا کہ وہ اس کی ہدایات پر پورا
پورا عمل کریں گے ۔ ویسے بھی عمران کے ساتھی اس غار کے دہانے
کے قریب موجود تھے اور وہ اس طرح مطمئن نظر آ رہے تھے جیسے انہیں
کسی قسم کی کوئی فکر ہی نہ ہو ۔ اس کے آدمی آہستہ آہستہ آگے بڑھتے
رہے اور پھر واقعی انہوں نے کھنڈرات کو چاروں طرف سے گھیر لیا ۔ دو
آدمی تو بالکل عمران کے ساتھیوں کے قریب پہنچ گئے تھے ۔ لیکن بوبی
نے عمران کے ساتھیوں میں سے کسی کو چونکتے نہ دیکھا تھا ۔ اس لئے
اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے ۔ اس نے ٹرانسمیٹر
کا بٹن ایک بار پھر آن کر دیا ۔

" ہیلو بوبی کالنگ اوور " .... بوبی نے کہا ۔

" یس مس میں لوتھر بول رہا ہوں اوور " .... دوسری طرف سے
لوتھر کی آواز سنائی دی ۔

" اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ اب جہاں تک پہنچ گئے ہیں اس سے
آگے بھی نہ جائیں اور کسی قسم کی غیر ضروری حرکت بھی نہ کریں
اوور " ۔ بوبی نے کہا ۔

" یس مس اوور " .... لوتھر نے کہا ۔

" اور انہیں کہہ دو کہ وہ کیپسول پسٹل تیار رکھیں اوور اینڈ آل " ۔
بوبی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تم میرے ہاتھوں نہ بچ سکو گے عمران اور میں تمہیں اچانک بھی نہیں مارنا چاہتی۔ میں تمہیں یہ جتا کر ماروں گی کہ تم بوبی کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے"...... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ چونک پڑی۔ جب اس نے عمران اور ڈاکٹر سائمن کو واپس غار سے باہر آتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"لوتھر اپنے آدمیوں کو کہو کہ بے ہوشی کے کیپسول فائر کر دیں فوراً۔ اوور اینڈ آل"...... بوبی نے چیختے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے بات سنے بغیر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ عمران اور ڈاکٹر سائمن کے پیچھے اس کے دو ساتھی بھی تھے اور ان کے درمیان ایک نوجوان ایشیائی بھی باہر آ گیا تھا جس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ابھی سب باہر ہی نکلے تھے کہ اچانک بوبی نے سکرین پر کھنڈرات کے چاروں طرف سے کیپسول اڑ اڑ کر ان کے قریب گرتے اور پھٹتے ہوئے دیکھے اور وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"ہرا۔ بوبی جیت گئی"...... یکلخت بوبی نے مسرت سے بھرپور لہجے میں چیختے ہوئے کہا کیونکہ اس نے عمران سمیت اس کے سارے ساتھیوں ڈاکٹر سائمن اور اندر سے آنے والے نوجوان سب کو ٹیڑھے میڑھے انداز میں وہاں ڈھیر ہوتے دیکھ لیا تھا۔

"ہیلو لوتھر مشن کامیاب رہا۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ سانس روک کر آگے بڑھیں اور ان سب کو اٹھا کر جیپوں میں لادیں اور

واپس لے آئیں دیر مت کریں۔ ایسا نہ ہو کہ لیبارٹری کے اندر سے لوگ آ کر انہیں اٹھا کر لے جائیں اوور اینڈ آل"...... بوبی نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے آدمی واقعی انتہائی مہارت سے آگے بڑھ کر ایک ایک آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر لادتے ہوئے واپس دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپوں میں لاد دیئے گئے۔ اس کے آدمی بھی جیپوں میں سوار ہوئے اور اس کے ساتھ ہی جیپیں بجلی کی سی تیزی سے واپس روانہ ہو گئیں۔ بوبی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ویل ڈن لوتھر۔ اب تم انہیں لے کر وہیں ٹاور کے نیچے آ جاؤ اوور"...... بوبی نے اس بار مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس مس اوور"...... لوتھر نے جواب دیا اور بوبی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر اسے ایک طرف رکھ کر اس نے مشین کے مختلف بٹن پریس کر کے اس کی ایک ناب گھمانی شروع کر دی۔ وہ اب سکرین پر ان واپس آتی ہوئی جیپوں کو مسلسل اپنی نظروں میں رکھنا چاہتی تھی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ڈاکٹر سائمن اپنے دفتر میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو ڈاکٹر جیکسن اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا جیکسن"...... ڈاکٹر سائمن نے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"سب کچھ پلاننگ کے مطابق اوکے ہو گیا ہے سر"...... جیکسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ اگر یہ سارے اندر نہ آئے تو پھر کیا ہو گا"۔ ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"اوہ ہاں ایسا بھی تو ممکن ہے۔ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں لامحالہ وہ بھی اپنے تحفظ کے بارے میں ضرور کوئی پلان بنائیں گے"...... جیکسن نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ زیڈ وی مشین کو بھی آن کر لو اور اس پر غار کے بیرونی دہانے کو فکس کر لو۔ اگر یہ سب لوگ اندر نہ آئیں گے تو پھر ہم

طریقہ کار بدل دیں گے ہم انہیں اندر کچھ بھی نہ کہیں گے اور خاموشی سے ڈاکٹر عالم رضا کو ان کے ساتھ بھیج دیں گے پھر جیسے ہی یہ غار سے باہر نکلیں گے ہم ان پر زیڈ وی ریز کا فائر کھول دیں گے اس طرح یہ سب بے حس ہو جائیں گے اور ہم انہیں وہیں باہر ہی ہلاک کر کے ڈاکٹر عالم رضا کو اندر لے آئیں گے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن باس اس طرح تو ساری لیبارٹری ہی اوپن ہو جائے گی۔ پھر کیوں نہ ہم ڈاکٹر عالم رضا کو ہی براہ راست باہر بھیج دیں اور زیڈ وی ریز فائر کر دیں"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں میں یہی تو چاہتا ہوں کہ وہ اندر آئیں۔ تاکہ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بتا سکوں کہ بوبی کی نااہلی اور غفلت کی وجہ سے وہ اندر تک آ گئے تھے اور اگر ہم نے ڈاکٹر عالم رضا کو پہلے باہر بھیج دیا تو یہ بات چھپی نہ رہے گی اور جب یہ بات سامنے آ گئی تو پھر سارا نزلہ ہم پر گرے گا کہ ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں سے مل کر غداری کر رہے تھے اس طرح بوبی بھی صاف بچ جائے گی اور ہم مارے جائیں گے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر جیسے آپ حکم دیں"...... جیکسن نے الجھے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم فکر مت کرو وہ یہاں اس سیکشن میں کچھ بھی نہ کر سکیں گے۔ اگر انہوں نے کوئی حماقت کرنے کی کوشش کی تو میرے ایک اشارے پر وہ موت کے گھاٹ اتر جائیں گے"...... ڈاکٹر سائمن نے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جیکسن کو الجھے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے سر۔ لیکن نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل مطمئن نہیں ہے۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے ہم پر کوئی مصیبت ٹوٹنے والی ہو"...... جیکسن نے کہا۔

"فکر مت کرو سب اوکے ہو جائے گا"...... ڈاکٹر سائمن نے آگے بڑھ کر جیکسن کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

"سر ایسا کیوں نہ کر لیں کہ جو اندر آئیں انہیں یہاں ہلاک کر دیا جائے اور جو باہر رہ جائیں انہیں زیڈوی ریز کے ساتھ بے حس کر کے وہیں باہر ہلاک کر دیا جائے"...... جیکسن نے کہا۔

"ارے ہاں ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ یہ بہترین تجویز ہے۔ اوکے اب ایسا ہی ہو گا۔ جاؤ زیڈوی مشین کو کام کرنے کے لئے تیار کرو اور اس کا ٹارگٹ بھی فکس کر دو"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور جیکسن اثبات میں سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی۔

"میں نے سب کچھ اوکے کر دیا ہے۔ اب آپ بتائیں کہ کیا آپ خود باہر جائیں گے یا کسی اور کو آپ کی جگہ بھیج دیا جائے"...... جیکسن نے کہا۔

"نہیں مجھے خود جانا پڑے گا۔ کیونکہ ان ایجنٹوں سے میری فون پر بات ہوئی ہے۔ اگر کوئی اور گیا تو ظاہر ہے اس کی آواز اور لہجہ مجھ سے مختلف ہو گا اور سارا کھیل بگڑ جائے گا"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر آفس میں آ جائیں۔ تاکہ ان کی کال آتے ہی کارروائی شروع کر دی جائے"...... جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں آفس میں پہنچ گئے۔

"بس ہماری کامیابی یہی ہے کہ ہم اپنے اور تمہارے سیکشن سے ہٹ کر کسی کو اس ساری کارروائی کے بارے میں سرے سے معلوم ہی نہ ہونے دیں۔ خاص طور پر اس جوتی کو"...... ڈاکٹر سائمن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ آپ بے فکر رہیں"۔ جیکسن نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر عالم رضا کو بھی کچھ بتایا ہے یا نہیں"...... ڈاکٹر سائمن نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"نو سر۔ اسے بتانے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے"۔ جیکسن نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی اور ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر جیکسن دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"ان کی طرف سے ہی کال ہو گی"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"...... بٹن آن ہوتے ہی وہی آواز

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سنائی دی جو اس سے پہلے فون پر بات کرتا رہا تھا۔

"یس ڈاکٹر سائمن اٹنڈنگ یو اوور"...... ڈاکٹر سائمن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر سائمن ہم غار کے دہانے پر پہنچ رہے ہیں۔آپ تشریف لے آئیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں لیکن خیال رکھنا یہ سب کچھ میں صرف انتقام کی خاطر کر رہا ہوں۔ اس لئے کوئی شرارت مت کرنا ورنہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی راکھ بھی نہ مل سکے گی اوور"۔ڈاکٹر سائمن نے بڑے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ڈاکٹر سائمن ہم کیوں شرارت کریں گے اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے میں آ رہا ہوں۔اوور اینڈ آل"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب تم چارج سنبھالو اور سب کچھ انتہائی ہوش سے مکمل کرنا۔ ذرا سی غفلت ہم سب کو موت کے منہ میں دھکیل دے گی"۔ڈاکٹر سائمن نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں سر تمام انتظامات فول پروف ہیں"۔ڈاکٹر جیکسن نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"وہ بلاکڈ راستہ کھولو" ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"یس سر میں اسی کے لئے اپنے سیکشن میں جا رہا ہوں"...... ڈاکٹر

جیکسن نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈاکٹر سائمن سے بھی پہلے دفتر سے باہر نکل گیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے کھنڈرات کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ غار کے دہانے پر پہنچ کر یکلخت عمران غار کے اوپر والے حصے میں ایک چھوٹے سے آلے کو لگا ہوا دیکھ کر چونک پڑا۔ لیکن اس نے کوئی بات نہ کی نہ بلکہ ساتھیوں سمیت وہ مڑ کر کھنڈرات کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سارے کھنڈرات میں گھومنے کے بعد عمران نے ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کی جڑ کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا تو صفدر نے آہستہ سے سر ہلایا اور وہ اس دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ باقی ساتھی ادھر ادھر گھومنے کے بعد پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق واپس دہانے پر پہنچ کر رک گئے۔ چونکہ عمران کو خطرہ تھا کہ کھنڈرات میں ٹیلی ویو ریز کام کر رہی ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی طاقتور ڈکٹا فون بھی نصب کیا گیا ہو۔ اس لئے یہ بات ان میں پہلے سے ہی طے کر لی گئی تھی کہ وہ آپس میں کوئی بات چیت نہ کریں گے۔ صفدر کو پہلے ہی

سمجھا دیا گیا تھا کہ وہ اس زوم گیس سپلائر کی نشاندہی کے بعد وہیں رکے گا اور جب وہ غار کے دہانے سے ڈاکٹر سائمن کو باہر آتے دیکھے گا تو فوراً ہی کوئی بڑا سا پتھر اٹھا کر گیس سپلائر پر رکھ دے گا۔ لیکن غار کے دہانے پر لگا ہوا آلہ دیکھ کر عمران کے دل میں تشویش کی لہر سی دوڑ گئی۔ کیونکہ یہ ایک ایسا آلہ تھا جس کے بارے میں عمران کو قطعی کوئی علم نہ تھا کہ یہ کس قسم کا آلہ ہے۔ وہ ایک چھوٹا سا مستطیل شکل کا سیاہ رنگ کا ڈبہ سا تھا۔ عمران نے اشاروں سے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ وہ اس ڈبے کے بارے میں کوئی بات نہ کریں۔ پھر سوائے صفدر اور خاور کے جو کھنڈرات میں ہی رک گئے تھے۔ باقی افراد عمران سمیت غار کے دہانے پر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے آئی کوڈ کی مدد سے انہیں سمجھا دیا کہ ڈاکٹر سائمن کے باہر آتے ہی وہ اسے دھکیلتا ہوا غار کے اندر لے جائے گا۔ اس کے پیچھے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی اندر آئیں گے۔ جب کہ باقی ساتھی باہر رکیں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں غار کے اندر سے قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی روشنی بھی نظر آنے لگی۔ چند لمحوں بعد ایک بوڑھا آدمی جو جوانوں جیسے جسم کا مالک تھا غار سے باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید انداز کی ٹارچ تھی۔

"میرا نام ڈاکٹر سائمن ہے"...... اس نے باہر نکلتے ہی کہا تو عمران نے اسے بازو سے پکڑا اور پھر دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

"کیا۔ کیا کر رہے ہو"...... ڈاکٹر سائمن نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ ٹارچ اس نے دوبارہ جلالی تھی۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"گھبراؤ نہیں ڈاکٹر باہر خطرہ ہو سکتا ہے۔ احتیاط اچھی چیز ہے"۔ عمران نے سرگوشی کرنے والے انداز میں کہا اور اسی طرح اسے ساتھ لئے ہوئے وہ غار کے اندر بڑھتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل اور تنویر بھی عمران کے پیچھے اندر آگئے تھے۔

"تمہارے باقی ساتھی کیوں نہیں اندر آرہے"...... ڈاکٹر سائمن نے مڑ کر پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی آرہے ہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ سرنگ کافی طویل تھی۔ عمران ڈاکٹر سائمن کو ساتھ لئے جب کافی اندر پہنچ گیا تو اس نے اچانک ڈاکٹر سائمن کے ہاتھ میں موجود ٹارچ جھپٹ لی۔

"یہ۔ یہ۔ کیا کر رہے ہو"...... ڈاکٹر سائمن نے اچھلتے ہوئے کہا لیکن عمران نے ٹارچ کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں دے دی۔

"سنو ڈاکٹر سائمن اب شرافت سے بتا دو کہ غار کے دہانے پر جو آلہ تم نے فٹ کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے"...... اچانک عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"کون۔ کون سا آلہ۔ میں نے تو کوئی آلہ فٹ نہیں کیا"...... ڈاکٹر سائمن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے غار اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا عمران نے یکلخت اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر پشت کے بل نیچے غار کے فرش پر پٹخ دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کا پیر اس کی گردن پر جم گیا۔ عمران نے پیر کو موڑا تو اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا ڈاکٹر سائمن کا جسم ایک

جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آواز سنائی دینے لگی۔ کیپٹن شکیل نے ٹارچ کا رخ ڈاکٹر سائمن کے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔ ڈاکٹر سائمن کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر کو نکل آئی تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے اس کی زندگی کے بس صرف چند لمحے ہی باقی ہیں۔ عمران نے پیر کو واپس موڑ دیا۔

"بتاؤ باہر آلہ کیوں لگایا ہے۔ کیا مقصد ہے اس کا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ پیر واپس کرنے کی وجہ سے ڈاکٹر کا رک رک آنے والا سانس قدرے نارمل ہونے لگ گیا اور اس کی تیزی سے تباہ ہوتی ہوئی حالت بھی قدرے سنبھلنے لگ گئی۔

"بولو کیوں لگایا ہے آلہ ورنہ اس سے بھی زیادہ خوفناک عذاب بھگتنا پڑے گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ۔ آلہ اس لئے لگایا گیا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی باہر رہ جائے تو جیکسن ان کو بھی ہلاک کر سکے۔ اس میں سے نظر نہ آنے والی زیڈ وی شعاعیں نکلتی ہیں"...... ڈاکٹر سائمن نے رک رک کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ ہمارے خلاف تم نے انتظامات کر رکھے ہیں وہ سب بتا دو ورنہ ایک لمحے میں جسم کی ساری رگیں توڑ دوں گا"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ غضب ناک ہو گیا تھا۔

"یہ۔ یہ پیر ہٹا دو۔ پلیز فار گاڈ سیک یہ پیر ہٹا لو۔ میں مر جاؤں گا۔ نجانے یہ کیسا عذاب ہے۔ پیر ہٹا لو"...... ڈاکٹر سائمن کی حالت ایک

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بار پھر خراب ہوتی جا رہی تھی۔ عمران نے ذرا سا پیر کو واپس موڑ لیا۔

"جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کا جواب دو۔ یہ لاسٹ وارننگ ہے"...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم اپنے سائنس دان کو لے جاؤ۔ میں کوئی حرکت نہ کروں گا۔ مجھے مت مارو۔ میں نے سوچا تھا کہ تمہیں ہلاک کر دوں گا لیکن اب میں ایسا نہیں کروں گا۔ مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں ڈاکٹر جیکسن کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر عالم رضا کو تمہارے حوالے کر دے گا"...... ڈاکٹر سائمن نے رک رک کر اور انتہائی کرب آمیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ کیا انتظامات کئے ہیں تم نے"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے آہستہ آہستہ وہ سارے انتظامات دوہرا دیئے جو اس نے ڈاکٹر جیکسن کے ساتھ طے کئے تھے۔

"اب تم اس ڈاکٹر جیکسن کو کیسے یہاں بلاؤ گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ اندر انتظار کر رہا ہو گا۔ جب میں اسے اشارہ کروں گا۔ پھر وہ حرکت میں آئے گا"...... ڈاکٹر سائمن نے جواب دیا۔

"یہاں بلانے کی بات کرو"...... عمران نے پیر کو آگے کی طرف موڑتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر سائمن کے منہ سے ایک بار پھر خرخراہٹ سی نکلنے لگی۔ عمران نے پیر واپس موڑ لیا۔

"یہاں۔ یہاں وہ کیسے آئے گا۔ وہیں جا کر اسے کہنا پڑے گا"۔

ڈاکٹر سائمن نے انتہائی کرب آمیز لہجے میں کہا تو عمران نے پیر ہٹایا اور پھر جھک کر اس نے ڈاکٹر سائمن کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکا دے کر کھڑا کر دیا۔

"سنو ڈاکٹر سائمن اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو یہ سن لو کہ اگر میرا یا میرے ساتھیوں کا بال بھی بیکا ہوا تو دوسرے لمحے تمہاری گردن ٹوٹ چکی ہو گی۔ مجھے تمہاری لیبارٹری یا تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں صرف ڈاکٹر عالم رضا کو واپس اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں اس لئے اب بتاؤ کہ تم ڈاکٹر جیکسن کو کیسے روکو گے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر سائمن کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں سے مسلسل اپنی گردن مسلے چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ابھی تک شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"وہ۔ وہ بلاک راستہ جو اگلے موڑ کے بعد آئے گا۔ اسے کراس کر کے اس سے سپر فون پر بات ہو سکتی ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"کہاں ہو گا سپر فون"...... عمران نے کہا۔

"موڑ کے بعد چھوٹا کمرہ ہے۔ اس میں ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"چلو پھر۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ اب اگر تم نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے"...... عمران نے کہا۔

"م۔ م۔ میں وعدہ کرتا ہوں"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور عمران اسے بازو سے پکڑے آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران جانتا تھا کہ موڑ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کے بعد راستہ بلاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ پہلے بھی اس غار کو چیک کر
چکا تھا۔ یہ راستہ ریڈ بلاکس سے بند کیا گیا تھا اس لئے عمران واپس چلا
گیا تھا۔ موڑ کے فوراً بعد موجود ریڈ بلاکس کی یہ دیوار اب غائب ہو
چکی تھی۔ آگے واقعی ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آ رہا تھا۔

"رک جاؤ یہاں"...... عمران نے کہا اور ڈاکٹر سائمن رک گیا۔

"کہاں ہے وہ سپر فون بتاؤ۔ میرا ساتھی اسے یہاں لے آئے گا تم
یہیں رکو گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ بائیں طرف دیوار میں ایک طاقچہ ہے اس میں رکھا ہوا
ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"اس کمرے میں کیسے انتظامات کیے گئے ہیں۔ کیا ہم کمرے میں
پہنچتے ہی اس جیکسن کو نظر آ جائیں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں نے یہاں سے اسے فون کرنا تھا اور اشارہ یہ تھا کہ ڈاکٹر
عالم رضا کو جانے کے لئے تیار رکھو ہم آ رہے ہیں۔ اس طرح وہ سمجھ جاتا
کہ میں اسے اوکے کا اشارہ دے رہا ہوں۔ اس کے بعد آگے راہداری
ہے۔ وہاں جیسے ہی ہم داخل ہوتے فائر ہو جاتا اور تم سب ختم ہو
جاتے اور باہر بھی موجود تمہارے آدمی ختم کر دیئے جاتے"...... ڈاکٹر
سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل ڈاکٹر کا خیال رکھنا میں اندر سے فون لے آتا
ہوں"...... عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔

"آپ یہاں ٹھہریں میں لے آتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور

تیزی سے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ہونٹ بھنچے
ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں
ایک سرخ رنگ کا کارڈلیس فون تھا۔

"جیکسن کو ڈاکٹر عالم رضا سمیت یہیں بلواؤ"...... عمران نے فون
پیس کو غور سے دیکھ کر ڈاکٹر سائمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پپ پپ پہلے وعدہ کرو مجھے نہیں مارو گے"...... ڈاکٹر سائمن نے
کہا۔

"سنو ڈاکٹر سائمن میں سائنس دانوں کی عزت کرنے کا عادی ہوں
لیکن مجھے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی بھی عزیز ہے۔ اس لئے میرا
وعدہ کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو اس ڈاکٹر جیکسن سمیت یہاں بلواؤ۔ اس
کے بعد ہم سب باہر جائیں گے اور پھر تم دونوں کو واپس بھیج دیا جائے
گا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر سائمن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس
کے ساتھ ہی اس نے فون پر یکے بعد دیگرے کئی بٹن دبا دیئے۔

"ہیلو ڈاکٹر سائمن کالنگ"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"یس۔ یس۔ میں جیکسن بول رہا ہوں"...... رسیور میں سے
ایک نوجوان آدمی کی آواز سنائی دی۔

"جیکسن سنو میں نے پلاننگ تبدیل کر دی ہے اور اس عمران سے
مل کر بوبی سے انتقام لینے کا ایک اور منصوبہ بنا لیا ہے۔ جو زیادہ اچھا
ہے۔ تم ایسا کرو کہ ڈاکٹر عالم رضا کو بلاؤ اور اسے ساتھ لے کر فوراً
یہاں بلاکڈ راستے سے باہر آ جاؤ۔ میں یہاں عمران کے ساتھ تمہارا منتظر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہوں۔ پھر میں تمہیں تفصیل سے سب کچھ بتاؤں گا"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"لیکن ڈاکٹر سائمن اس طرح تو"...... جیکسن نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نانسنس۔ جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ میں تم سے بہتر سمجھتا ہوں حالات کو"...... ڈاکٹر سائمن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ میں آرہا ہوں سر۔ ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر"...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"جلدی آؤ"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا بٹن آف کر دیا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد ان کے سامنے کمرے کی عقبی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹی اور اس سے پیدا ہونے والے خلا سے ایک دبلا پتلا اور خشک کھچڑی بالوں والا نوجوان نمودار ہوا۔ اس کی آنکھوں پر موٹے فریم کی عینک موجود تھی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے پیچھے ایک پاکیشیائی نوجوان تھا جس کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران اس نوجوان کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی ڈاکٹر عالم رضا ہے۔ کیونکہ اس کا حلیہ وہ پہلے ہی اس کی پرسنل فائل میں پڑھ چکا تھا۔

"آجاؤ ادھر"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا تو دونوں قدم بڑھاتے ان کے قریب آگئے۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... عمران نے ڈاکٹر عالم رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈاکٹر عالم رضا۔ لیکن یہ سب کیا ہے۔ تم کون لوگ ہو۔ ڈاکٹر سائمن یہ سب کیا ہے"...... ڈاکٹر عالم رضا نے حیرت بھرے لہجے میں پہلے عمران سے اور پھر ڈاکٹر سائمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں کیا بتایا گیا ہے"...... عمران نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"مجھے تو ڈاکٹر جیکسن نے جو ہمارے شعبے کے انچارج ہیں بلا کر کہا ہے کہ ڈاکٹر سائمن تم سے فوری ملنا چاہتے ہیں اور پھر ہم یہاں آگئے مگر"...... ڈاکٹر عالم رضا نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو ڈاکٹر عالم رضا۔ یہ لوگ تمہارے ہم وطن ہیں پاکیشیائی ہیں اور تمہیں واپس لینے کے لئے آئے ہیں۔ اب تم نے ان کے ساتھ جانا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے کہا۔

"پاکیشیائی۔ مگر۔ مگر"...... ڈاکٹر عالم رضا بے اختیار اچھل پڑا۔

"میرا نام عمران ہے۔ ڈاکٹر عالم رضا۔ ہم میک اپ میں ہیں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی...... کیا واقعی مجھے یہاں سے رہائی مل جائے گی مم۔ مم میں نے تو اس بارے میں سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا"...... ڈاکٹر عالم رضا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس سارے معاملے پر سرے سے یقین ہی نہ آرہا ہو۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ڈاکٹر جیکسن تم نے غار کے دہانے پر جو آلہ لگایا ہے اسے آف کیا ہے"...... عمران نے اس بار ڈاکٹر جیکسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آف۔آف"...... ڈاکٹر جیکسن نے چونک کر کہا اور پھر رک کر وہ ڈاکٹر سائمن کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔میری بات عمران سے طے ہو گئی ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اسے تو آپریشن روم سے ہی آف کیا جا سکتا ہے۔یہاں سے تو نہیں کیا جا سکتا"...... ڈاکٹر جیکسن نے کہا۔

"تو پھر تم میرے ساتھ آؤ تاکہ مجھے یقین آ جائے کہ تم نے واقعی اسے آف کر دیا ہے پھر تم وہیں رک جانا میں واپس آ جاؤں گا ڈاکٹر جیکسن اور ڈاکٹر عالم رضا دونوں اس دوران یہیں رہیں گے اور یہ سن لو کہ اب جب کہ ڈاکٹر سائمن کے ساتھ تمام معاملات طے ہو چکے ہیں اگر تم نے کسی قسم کی کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو پھر تم اور ڈاکٹر سائمن دونوں ہی ایک لمحے میں گردنیں تڑوا بیٹھو گے"۔عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"جیکسن کوئی حرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے"۔ڈاکٹر سائمن نے جیکسن سے کہا۔

"یس ڈاکٹر"...... جیکسن نے جواب دیا اور عمران اس کو ساتھ لئے تیز تیز چلتا ہوا اس چھوٹے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد ہی وہ خلا کراس کر کے دوسری طرف غائب ہو گئے۔پھر عمران کی واپسی

تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی۔اب وہ اکیلا تھا۔

"آؤ ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر عالم رضا۔اب باہر چلیں"...... عمران نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور پھر وہ سب مڑ کر سرنگ کے بیرونی دہانے کی طرف بڑھ گئے۔دہانے کے باہر عمران کے ساتھی موجود تھے عمران جب باہر نکلا تو اس نے جولیا کے ساتھ صفدر اور خاور کو بھی دہانے کے باہر کھڑے ہوئے دیکھا۔وہ سمجھ گیا کہ زوم گیس سپلائر کو بیکار کرنے کے بعد وہ دونوں بھی وہاں دہانے پر پہنچ گئے تھے۔عمران ڈاکٹر سائمن، ڈاکٹر عالم رضا اور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ باہر نکلا ہی تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی تیز آوازیں تینوں اطراف سے گونجیں اور پھر پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں وہاں ہر طرف نیلگوں سا دھواں چھا گیا۔عمران نے آوازیں سنتے ہی لاشعوری طور پر سانس روک لیا تھا دوسرے لمحے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوما۔اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن نجانے یہ گیس کس قدر زود اثر تھی کہ پلک جھپکنے میں عمران کے ذہن پر تاریک پردہ سا پھیلتا چلا گیا اور اس کے تمام حواس اس تاریکی میں جیسے ڈوب سے گئے۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بوبی لوتھر سے بات ختم کرتے ہی کرسی سے اٹھی اور تیزی سے ٹاور کی سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آ گئی ۔ اس کا دل مسرت کی شدت سے بلیوں اچھل رہا تھا۔ گو عمران نے اس کا زوم گیس والا حربہ ناکام بنا دیا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی ذہانت اور فوری کارکردگی کی بناء پر اس پر غلبہ حاصل کر لیا تھا اور اس بات پر اسے بے پناہ مسرت محسوس ہو رہی تھی کہ جس عمران پر بلیک تھنڈر کے بڑے سے بڑے سپر ایجنٹ غلبہ نہ حاصل کر سکے ۔ اس پر اس نے اپنی واضح برتری ثابت کر دی تھی ۔ تھوڑی دیر بعد دور سے جیپوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں ۔ جیپوں کی ہیڈ لائٹیں بند تھیں اور وہ اندھیرے کا حصہ بنی ہوئی آ رہی تھیں ۔

" یہ لوتھر بھی اول درجے کا احمق ہے ۔ اب لائٹیں بند کرنے سے کیا حاصل "....... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ تھوڑی دیر بعد دونوں

جیپیں اس کے قریب آ کر رک گئیں ۔ پہلی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر لوتھر خود تھا ۔

" ہم انہیں لے آئے ہیں مس "....... لوتھر نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا ۔

" احمق آدمی اب جب کہ وہ قابو آ چکے ہیں اب لائٹیں آف کرنے کا کیا فائدہ "....... بوبی نے کہا ۔

" آپ کا حکم تھا مس اس لئے میں حکم عدولی کیسے کر سکتا تھا "....... لوتھر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور بوبی بے اختیار ہنس پڑی ۔

" تمہارے والی جیپ میں بے ہوش افراد کتنے ہیں "....... بوبی نے پوچھا ۔

" دو مس "....... لوتھر نے جواب دیا ۔

" انہیں اس جیپ سے اٹھوا کر دوسری جیپ میں رکھواؤ ۔ دو چار مسلح افراد کو یہیں ڈراپ کر دو وہ پیدل چلے جائیں گے ۔ تم انہیں لے جا کر زیرو روم میں راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دو ۔ میں سیکشن ہیڈ کو ارٹر سے بات کر کے وہیں آ جاؤں گی "....... بوبی نے کہا ۔

" یس مس "....... لوتھر نے جواب دیا اور مڑ کر اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے لگا ۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹی جیپ سے بے ہوش افراد کو نکال کر بڑی جیپ میں ڈال دیا گیا اور چار مسلح افراد ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو گئے ۔ اس کے ساتھ ہی جیپ سٹارٹ ہو کر مڑی اور اندرونی

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

طرف کو بڑھ گئی۔ اب اس کی لائٹیں جلا دی گئی تھیں۔ بوبی چھوٹی
جیپ میں بیٹھی اور اپنے آفس کی طرف روانہ ہو گئی۔ وہ اپنے اس
کارنامے سے جیکسن کو آگاہ کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ اب ڈاکٹر سائمن کے
ساتھ ساتھ پاکیشیائی سائنس دان بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت
اس کے قبضے میں آچکے تھے۔

دفتر میں پہنچ کر اس نے الماری سے مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر باہر
نکالا اور اسے میز پر رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ
گئی۔ اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ ہیڈ کوارٹر کے کمپیوٹر سے بات
ہونے اور مخصوص کوڈ دوہرانے کے بعد جیکسن لائن پر آگیا۔

"یس جیکسن بول رہا ہوں اوور"...... جیکسن کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"بوبی بول رہی ہوں جیکسن ایرک فیلڈ سے اوور"...... بوبی نے
بڑے فاتحانہ سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا بوبی عمران اور اس کے ساتھیوں نے دوبارہ تو لیبارٹری
میں گھسنے کی کوشش نہیں کی اوور"...... جیکسن نے پوچھا۔

"نہ صرف گھسنے کی کوشش کی بلکہ وہ گھس بھی گئے اور وہاں سے
ڈاکٹر سائمن اور پاکیشیائی سائنس دان کو بھی اپنے ساتھ باہر نکال
لائے ہیں اوور"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اوور"...... جیکسن نے
اس انداز میں کہا جیسے وہ حلق کے بل چیخ کر بات کر رہا ہو۔

"میں درست کہہ رہی ہوں اوور"...... بوبی نے لطف لینے کے سے

انداز میں کہا۔

"اوہ اوہ ...... ویری سیڈ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہوا۔ اوہ۔ اوہ۔
اوور"۔ جیکسن کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ اس خبر سے بری طرح بوکھلا گیا
ہے اور اس کی بوکھلاہٹ کی وجہ کا بھی بوبی کو علم تھا۔ وہ جانتا تھا کہ
ایسا ہونے کے بعد لامحالہ مین ہیڈ کوارٹر کا سارا نزلہ سیکشن ہیڈ کوارٹر
پر ہی گرنا تھا۔

"ایسا اس لئے ممکن ہوا کہ ڈاکٹر سائمن نے مجھ سے انتقام لینے کے
جوش میں اندھا ہو کر عمران سے ساز باز کر لی۔ ویسے گھبرانے کی
ضرورت نہیں ہے۔ گولڈن ایجنٹ کی موجودگی میں وہ لوگ کس طرح
کامیاب ہو سکتے تھے۔ اس وقت عمران اپنے ساتھیوں سمیت۔ ڈاکٹر
سائمن اور پاکیشیائی سائنس دان سب میرے قبضے میں ہیں اوور"۔
بوبی نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یہ الفاظ کہہ کر تو تم نے مجھے نئی زندگی بخش دی ہے بوبی۔
ورنہ میرا تو حقیقتاً دل ہی ڈوب گیا تھا۔ مجھے تو اپنے سمیت سارا سیکشن
ہیڈ کوارٹر قبر میں اترتا محسوس ہونے لگ گیا تھا۔ اب تفصیل بتاؤ کہ
یہ سب کیسے ہوا۔ ڈاکٹر سائمن جیسا آدمی آخر کس طرح تنظیم سے
غداری کر سکتا ہے۔ پلیز مجھے پوری تفصیل بتاؤ اوور"...... جیکسن نے
اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بوبی نے اسے شروع
سے لے کر اب تک کی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

"کیا عمران اندر لیبارٹری میں بھی گیا تھا اوور"...... جیکسن کے

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لہجے میں ایک بار پھر تشویش کی جھلک نمایاں ہو گئی تھی۔

"ظاہر ہے گیا ہو گا۔ غار کے اندر کیا ہوتا رہا۔ اس کا تو مجھے علم نہیں ہو سکا۔ بہرحال وہ کافی دیر اندر رہا۔ اس کے دو ساتھی بھی ساتھ تھے جب کہ باقی باہر دہانے پر ہی موجود رہے اور پھر جب وہ باہر نکلا تو اس کے ساتھ ڈاکٹر سائمن کے علاوہ وہ پاکیشیائی سائنس دان بھی تھا۔ اوور"...... بوبی نے جواب دیا۔

"یہ بہت برا ہوا بوبی بہت ہی برا۔ عمران جیسے آدمی کا لیبارٹری کے اندر داخل ہو جانا انتہائی خطرناک ہے۔ انتہائی خطرناک اوور"۔ جیکسن نے انتہائی پریشان کن لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے جیکسن۔ عمران اندر صرف اس پاکیشیائی سائنس دان کو لینے گیا تھا اور وہ اسے لے آیا۔ اگر میں وہاں موجود نہ ہوتی تو لازمی بات ہے کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن اب وہ میرے قبضے میں ہے۔ اس کی بات تو تم چھوڑو۔ اسے اور اس کے ساتھیوں کو تو میں گولیوں سے اڑا دوں گی لیکن ڈاکٹر سائمن کا کیا کرنا ہے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ میں ڈاکٹر سائمن کو بھی ان کے ساتھ ہی گولی سے اڑا دینا چاہتی ہوں اوور"۔ بوبی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہرگز مت کرنا۔ ڈاکٹر سائمن بلیک تھنڈر کے ان چند گنے چنے سائنس دانوں میں سے ہے جس کی خدمات کا اعتراف مین ہیڈ کوارٹر کھل کر کرتا ہے۔ اس لئے تم اسے اور پاکیشیائی سائنس

دان کو واپس لیبارٹری میں بھجوا دو۔ میں مین ہیڈ کوارٹر کو تمہاری رپورٹ بھیج دوں گا۔ وہ خود اس کے بارے میں فیصلہ کر لیں گے۔ جہاں تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا تعلق ہے۔ تم اس کے ساتھیوں کو بے شک بے ہوشی کے دوران گولیوں سے اڑا دو لیکن عمران کو ہوش میں لے آنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ انتہائی شیطان صفت آدمی ہے۔ وہ کسی پلاننگ کے تحت لیبارٹری کے اندر گیا ہو گا ورنہ وہ ڈاکٹر سائمن کو باہر روک کر بھی ڈاکٹر عالم رضا کو باہر منگوا سکتا تھا۔ اس نے لامحالہ وہاں کوئی ایسا سائنسی حربہ استعمال کر دیا ہو گا جس سے وہ لیبارٹری کو تباہ کر سکتا ہو اور یہ بتا دوں کہ مین ہیڈ کوارٹر اس لیبارٹری کی تباہی کی اجازت کسی صورت بھی نہ دے گا وہ عمران اور اس پاکیشیائی سائنس دان کو تو رہا کر سکتا ہے لیکن لیبارٹری کی تباہی اس کے لئے بہت بڑا نقصان ثابت ہو گی اوور"...... جیکسن نے کہا۔

"یہ سب تمہاری عمران سے ذہنی مرعوبیت کی باتیں ہیں۔ وہ احمق آدمی ہے۔ وہ کیا کر سکتا ہے۔ وہ تو اس وقت میرے رحم و کرم پر پڑا ہوا ہے اوور"...... بوبی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بوبی یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اسے غیر سنجیدہ انداز میں مت لو ورنہ سب کچھ تباہ ہو جائے گا اوور"...... اس بار جیکسن کے لہجے میں تلخی نمایاں تھی۔

"کیا مطلب میں نے کون سی غیر سنجیدہ بات کی ہے۔ دیکھو جیکسن

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

میں محسوس کر رہی ہوں کہ تمہیں میرے کارنامے پر خوش ہونے کی بجائے حسد ہونے لگ گیا ہے اوور"...... بوبی نے بھی تلخ لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے بوبی بہرحال ٹھیک ہے۔ تم اس وقت تک انتظار کرو جب تک مین ہیڈ کوارٹر تم سے خود رابطہ نہیں کر لیتا۔ میں اسے تفصیلی رپورٹ دے دیتا ہوں اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے جیکسن نے کہا اور بوبی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید ناخوشگواری کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"بوبی ہمیشہ فتح یاب رہے گی تم چاہے جس قدر بھی حسد کر لو جیکسن"۔ بوبی نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور لوتھر اندر داخل ہوا۔

"قیدیوں کو زیرو روم میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا گیا ہے مس"۔ لوتھر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سٹور سے انٹی زوم گیس محلول لے آؤ اور ایک مشین پسٹل بھی اب میں خود اپنے ہاتھوں سے ان سب کو انجام تک پہنچاؤں گی"۔ بوبی نے تیز لہجے میں کہا تو لوتھر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ ابھی اس کی واپسی نہ ہوئی تھی کہ سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ بوبی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ریجنل ہیڈ کوارٹر کالنگ گولڈن ایجنٹ بوبی اوور"۔ ایک مشینی سی آواز سنائی دی اور بوبی بے اختیار چونک پڑی۔ کیونکہ

ریجنل ہیڈ کوارٹر کی کال اس کے لئے انتہائی غیر متوقع تھی۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر اور مین ہیڈ کوارٹر کے درمیان رابطے کا کام کرتا تھا۔ وہ براہ راست ایجنٹوں سے بات نہ کرتا تھا۔ اس لئے اسے اس کال پر حیرت ہو رہی تھی۔

"یس گولڈن ایجنٹ بوبی اٹنڈنگ اوور"...... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ دوسری طرف سے کوڈ طلب کیے گئے تو بوبی نے تفصیل سے سارے کوڈ دوہرا دیئے۔

"ریجنل ہیڈ کوارٹر انچارج لارک بات کریں گے اوور"۔ مشینی آواز نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد گھمبیر اور سنجیدہ تھا۔

"یس سر بوبی بول رہی ہوں۔ فرمایئے"...... بوبی نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ایرک فیلڈ میں ہونے والے تمام واقعے کی تفصیلی رپورٹ مین ہیڈ کوارٹر کو دی ہے۔ مین ہیڈ کوارٹر نے مجھے ہدایات دی ہیں کہ میں تم سے براہ راست رابطہ کر کے تمہیں آگاہ کر دوں کہ مین ہیڈ کوارٹر کی اولین ترجیح لیبارٹری کا تحفظ ہے۔ ڈاکٹر سائمن کو البتہ اس کی غداری کے جرم میں موت کی سزا دے دی گئی ہے اور اس سزا پر عمل درآمد تم نے کرنا ہے۔ یہ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے تمہارے لئے انعام ہے۔ جہاں تک پاکیشیائی ایجنٹوں کا تعلق ہے باقی ایجنٹوں کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ انہیں گولیوں سے اڑا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دیا جائے۔ لیکن عمران کو ہلاک کرنے سے پہلے تم نے خود اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہو گی۔ اگر لیبارٹری تباہ ہونے کا خطرہ درپیش ہو تو پھر تمہیں ہر صورت میں لیبارٹری کو بچانا ہے۔ اس کے لئے چاہے تمہیں تمام پاکیشیائی ایجنٹوں کو کیوں نہ چھوڑنا پڑے اوور"...... لارک نے اسی طرح گھمبیر لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اس پاکیشیائی سائنس دان کا کیا کرنا ہے اوور"۔ بوبی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ مین ہیڈ کوارٹر نے تمام امور کا فیصلہ اس کی صوابدید پر چھوڑ کر اسے واقعی عزت بخشی تھی۔ اس لئے بوبی کے دل میں مسرت کی لہریں سی دوڑنے لگ گئی تھیں۔

"اولین ترجیح لیبارٹری کا تحفظ ہے۔ باقی سب امور ثانوی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ بھی سن لو اگر لیبارٹری تباہ ہو گئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری براہ راست تم پر عائد ہو گی اور اس کا نتیجہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم گولڈن ایجنٹ ہو۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہو اوور"...... لارک نے جواب دیا۔

"یس سر ٹھیک ہے سر۔ میرا وعدہ کہ لیبارٹری تباہ نہیں ہو گی اور یہ سب لوگ بھی ختم کر دیئے جائیں گے۔ پاکیشیائی سائنس دان کو میں واپس لیبارٹری میں پہنچا دوں گی اوور"...... بوبی نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی

لمحے دروازہ کھلا اور لوتھر اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ہاتھ میں مشین پسٹل جب کہ دوسرے ہاتھ میں ایک لمبے منہ کی بند بوتل پکڑی ہوئی تھی۔ جس کے اندر ہلکے سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

"آؤ لوتھر اب شکار گاہ کی طرف چلیں۔ آج دیکھنا کہ میں کیسے شکار کھیلتی ہوں"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یس مس"...... لوتھر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بوبی کے پیچھے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران کی آنکھیں کھلیں تو ایک لمحے کے لئے تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے ابھی تک اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھوم رہا ہو لیکن پھر اس گردش میں تیزی سے کمی آتی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ سارا منظر کسی فلم کے سین کی طرح گھوم گیا جب وہ ڈاکٹر سائمن اور ڈاکٹر عالم رضا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ غار کے دہانے سے باہر نکلا تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی آواز سے اس نے چاروں طرف سے کیپسول اڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھے تھے اور پھر اس کا ذہن ایک بار تیزی سے گھوما اور پھر تاریکی میں ڈوب گیا تھا۔ اس منظر کے سامنے آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑا ہونے کی وجہ سے وہ ظاہر ہے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔ اس نے بے اختیار ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اب غار کے

دہانے کے باہر اور کھنڈرات کے سامنے نہیں بلکہ ایک خاصے بڑے کمرے میں راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھی اس کے دائیں بائیں اسی کی طرح کرسیوں میں جکڑے ہوئے موجود تھے۔ ڈاکٹر سائمن اس کے بالکل ساتھ والی کرسی پر تھا جب کہ دوسری طرف صفدر تھا۔ یہ کرسیاں کمرے کی عقبی دیوار سے ذرا ہٹ کر ایک قطار کی صورت میں موجود تھیں۔ دائیں طرف سب سے پہلے جولیا اس کے بعد صفدر پھر وہ خود اور اس کے بائیں ہاتھ پر اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر سائمن، ڈاکٹر سائمن کے ساتھ ڈاکٹر عالم رضا۔ اس کے بعد تنویر پھر کیپٹن شکیل اور بائیں ہاتھ پر سب سے آخر میں خاور بیٹھا ہوا تھا۔ ایک آدمی اس وقت خاور کی ناک سے ایک بوتل لگائے ہوئے تھا جس میں ہلکے سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں کے ساتھ آلات تشدد لٹکے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں ٹارچنگ کی انتہائی جدید ترین مشین بھی موجود تھی۔ جب کہ کمرے کا اکلوتا دروازہ عمران کے بالکل سامنے دیوار میں تھا۔ اس سے تھوڑا آگے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جو خالی تھیں۔ ابھی تک اس کا کوئی ساتھی بھی ہوش میں نہ آیا تھا۔ حالانکہ ترتیب کے لحاظ سے عمران جانتا تھا کہ اس کا نمبر بعد میں آیا ہو گا پہلے جولیا اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کو اینٹی گیس محلول سنگھایا گیا ہو گا۔ لیکن وہ دونوں ابھی تک بے ہوش تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ کارنامہ اس کی ذہنی ورزشوں کا ہے جن کی وجہ سے اس کا ذہن خود بے ہوشی کے خلاف کام کرتا رہتا ہے اور اب اینٹی گیس محلول کی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

مدد سے وہ فوراً ہوش میں آگیا تھا جب کہ باقی افراد مقررہ وقفے کے بعد ہی ہوش میں آئیں گے۔ اسی لمحے آخر میں بیٹھے ہوئے خاور کی ناک سے بوتل لگا کر وہ آدمی مڑا۔ اب وہ بوتل کا ڈھکن بند کر رہا تھا۔

"اتنی بڑی بوتل سے تو لگتا ہے کہ آج سارا ایرک فیلڈ ہی ہماری طرح بے ہوش ہو چکا ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ آدمی عمران کی آواز سن کر بری طرح چونک پڑا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم اتنی جلدی کیسے ہوش میں آگئے۔ تمہیں تو پندرہ منٹ بعد ہوش میں آنا چاہئے تھا"........ اس آدمی نے بوتل جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اصل میں میرے اور تمہارے درمیان وقت کی گنتی کا فرق ہے۔ تمہارا منٹ ساٹھ سیکنڈوں کا ہوتا ہے۔ ہوتا ہے ناں"........ عمران نے کہا۔

"ہاں مگر"........ اس آدمی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جب کہ میرا منٹ صرف دس سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ میں نے اعشاریہ نظام اپنے اوپر ہی لاگو کر رکھا ہے سنا ہے یہ جدید نظام ہے اور آج تو یہ بات ثابت بھی ہو گئی ہے کہ اس کی جدیدیت کی وجہ سے میں سب سے پہلے ہوش میں آگیا ہوں اور یہ پرانے نظام والے ابھی تک بیمار مرغوں کی طرح گردنیں ڈالے بیٹھے ہوئے ہیں"........ عمران کی زبان چل پڑی تو وہ شخص بے اختیار ہنس پڑا۔

"باتیں تو تم دلچسپ کرتے ہو۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اب تمہاری زندگی تھوڑی سی باقی رہ گئی ہے۔ عمران ہے ناں تمہارا نام"۔ اس آدمی نے کہا۔

"ہاں لیکن میرے متعلق تم نے غلط زائچہ بنا دیا ہے۔ تم نے عمران ولد عبدالرحمن سے زائچہ بنایا ہوگا۔ اس لحاظ سے تو واقعی میری زندگی تھوڑی رہ گئی ہو گی کیونکہ ڈیڈی کا بس چلے تو مجھے زندہ ہی زمین میں دفن کر دیں۔ وہاں البتہ اگر تم عمران پسر اماں بی کے ناموں سے زائچہ بناتے تو پھر میری زندگی کو کوئی خطرہ نہ ہوتا۔ کیونکہ ماں اولاد کی زندگی کی ہی دعائیں مانگتی رہتی ہے اور ماں کی دعا سب سے زیادہ قبول کی جاتی ہے"..... عمران نے جواب دیا تو وہ آدمی ہنس پڑا

"ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا تمہیں کہ تمہاری ماں کی دعا قبول ہوئی ہے یا باپ کی"........ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ارے ارے یہ تو بتاتے جاؤ کہ تمہیں میرا زائچہ بنانے کی فیس کس شریف آدمی یا خاتون نے ادا کی ہے۔ تاکہ میں بھی اپنے لئے اس سے کچھ رقم ادھار مانگ لوں۔ ایسی مخیر شخصیت روز روز تھوڑا ملتی ہے"........ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"....... اس آدمی نے دروازے کے قریب جا کر مڑتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا ظاہر ہے وہ عمران کی اس گہری بات کا سرے سے مطلب ہی نہ سمجھ سکا تھا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اچھا بس یہیں تک تمہاری ذہنی اپروچ ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے میرا مطلب تھا کہ ہم کس کی قید میں ہیں مس بوبی کی یا ڈاکٹر سائمن کی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے اس آدمی کی ذہنی کم مائیگی پر افسوس ہو رہا ہو۔

"مس بوبی کی۔ ڈاکٹر سائمن تو آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے"۔ اس آدمی نے جواب دیا اور پھر مڑ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"اسے کہتے ہیں غرور کا سر نیچا۔ اس پر میں طنز کر رہا تھا کہ اس کی ذہنی سطح کم ہے اور خود میرے ذہن سے بات کرتے ہوئے یکسر یہ بات غائب ہو گئی کہ ڈاکٹر سائمن تو میرے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں اس کی قید میں کیسے ہو سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی رہائی کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ لیکن کرسی میں اسے اس طرح جکڑا گیا تھا کہ اس کے دونوں بازو کرسیوں کے بازوؤں پر اور دونوں ٹانگیں کرسی کے اگلے دونوں پایوں کے ساتھ کلپ کر دی گئی تھیں۔ اس طرح اب وہ صرف اپنے سر اور گردن کو حرکت دے سکتا تھا یا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اور ظاہر ہے اس حالت میں جکڑے جانے کے بعد اس سے کسی طور بھی رہائی ناممکن تھی۔ عمران نے گردن جھکا کر نیچے دیکھا تو کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان فولادی پلیٹ موجود تھی اور اس پلیٹ کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ اس کرسی کا آپریشنل سسٹم کرسی کے عقبی پائے میں رکھا گیا ہے تاکہ

اگر پیر جکڑے جانے سے رہ بھی جائیں تب بھی کرسی کے نیچے سے پیر لے جا کر عقبی پائے پر موجود بٹن کو پریس نہ کیا جا سکے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ کیونکہ بظاہر رہائی ملنے کا کوئی سکوپ نظر نہ آ رہا تھا لیکن اس کے باوجود اس کا ذہن مسلسل رہائی کی ترکیبیں سوچنے میں مصروف تھا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی ترکیب سوچتا اچانک جولیا کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ وہ ہوش میں آ رہی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ میں کہاں ہوں"...... جولیا کے منہ سے الفاظ نکلے۔

"گولڈن ہاؤس میں"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ایک جھٹکے سے گردن عمران کی طرف موڑی۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات ابھر آئے تھے کہ عمران سمجھ گیا کہ وہ اب پوری طرح شعور میں آ چکی ہے۔

"اوہ یہ سب کیسے ہوا عمران۔ یہ گولڈن ہاؤس کیا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"گولڈن ایجنٹ تو گولڈن ہاؤس میں ہی رہ سکتی ہے۔ اب وہ آئرن ہاؤس میں تو رہنے سے رہی۔ ویسے یہ بات دوسری ہے کہ اس پورے کمرے میں مجھے سوائے تمہارے اور کوئی بھی چیز گولڈن نظر نہیں آ رہی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا۔ صفدر بھی کراہ کر ہوش میں آنے لگ گیا اور اس کے بعد تو جیسے تھوڑے تھوڑے وقفے سے باری باری

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سب ہوش میں آتے چلے گئے۔

"یہ کس نے باندھا ہے ہمیں۔ یہ کیا ہے"...... ڈاکٹر سائمن نے ہوش میں آتے ہی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس جیسی شخصیت کو تو کوئی اس طرح کرسی میں جکڑنے کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔

"شکر کریں آپ کو کرسی پر بٹھا کر جکڑا گیا ہے۔ اگر وہ آپ کو الٹا لٹکا دیتے تو آپ کیا کر لیتے"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کسی میں جرأت ہے کہ ڈاکٹر سائمن کو الٹا لٹکائے۔ مگر۔ مگر۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا یہ حرکت تم نے کی ہے"......... ڈاکٹر سائمن نے پاگلوں کے سے انداز میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تو خود آپ کی طرح بے حرکت ہوا بیٹھا ہوں۔ آپ کی یہ عزت افزائی مس بوبی نے کی ہے۔ آپ کو اس کا شکر گزار ہونا چاہئے"....... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر سائمن کوئی بات کرتا۔ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور بوبی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر ایسی فاتحانہ مسکراہٹ تھی جیسے کوئی ملکہ مفتوحہ علاقے میں قیدیوں کا معائنہ کرنے آ رہی ہو۔

"ارے ارے اس قدر زور سے دروازہ کھولنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ دروازے تو رعب حسن سے خود بخود کھل جایا کرتے ہیں"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو مس بوبی بے اختیار ہنس دی۔

"تم دروازے کے دھماکے پر بات کر رہے ہو۔ ابھی تم گولیوں

کے دھماکے سنو گے اور ان دھماکوں میں جب تمہاری چیخیں شامل ہوں گی تو یہ دھماکے اور زیادہ دلکش ہو جائیں گے"....... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بڑے فخریہ انداز میں بیٹھ گئی جب کہ اس کے پیچھے آنے والا آدمی جسے عمران نے پہچان لیا تھا کہ وہ شیرف لوتھر تھا اس کی کرسی کے عقب میں مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ جاؤ لوتھر۔ ابھی تو ان سے کچھ دیر باتیں ہوں گی اس کے بعد کارروائی کا آغاز ہو گا"......بوبی نے لوتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"....... لوتھر نے کہا اور بڑے مؤدبانہ انداز میں ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم نے مجھے یہاں کیوں قید کر رکھا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ میری کیا حیثیت ہے"....... ڈاکٹر سائمن نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا تو بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"مجھے معلوم ہے ڈاکٹر سائمن کہ تم غدار ہو۔ تم نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ مل کر صرف مجھ سے انتقام لینے کے لئے تنظیم سے غداری کی ہے اور یہ بھی سن لو کہ ہیڈ کوارٹر بھی تمہیں غدار قرار دے چکا ہے اور اس نے تمہاری موت کا حکم بھی جاری کر دیا ہے"۔ بوبی نے تیز لہجے میں کہا تو ڈاکٹر سائمن کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"تم غلط کہہ رہی ہو۔ میں کیسے غدار ہو سکتا ہوں۔ میں تو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو پکڑنے کے لئے کام کر رہا تھا کہ تم درمیان میں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ٹھیک پڑیں ۔ تم میری بات کراؤ ہیڈ کوارٹر سے میں خود ان سے بات
کرتا ہوں" .... ڈاکٹر سائمن نے چیختے ہوئے کہا۔
"اب بات کرنے کا وقت گزر چکا ہے ڈاکٹر سائمن ۔ تم نے جو کچھ
کرنا تھا وہ تم نے کر لیا۔ تمہاری غداری کا ثبوت اس پاکیشیائی سائنس
دان کی صورت میں تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا ہے ۔ تم نے تو مجھ سے
انتقام لینے کے لئے یہ ساری سازش کی تھی ۔ تم مجھے نا اہل اور ناکارہ
ثابت کرا کر ہیڈ کوارٹر سے مجھے موت کی سزا دلانا چاہتے تھے لیکن اب
دیکھو آج میری وجہ سے یہ پاکیشیائی ایجنٹ بھی پکڑے گئے ہیں اور
تمہاری سازش بھی سامنے آ گئی ہے ۔ اگر میں یہاں نہ ہوتی تو یہ عمران
پاکیشیائی سائنس دان کو بھی لے جاتا اور لیبارٹری بھی تباہ کر دیتا"
بوبی نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔
"نہیں یہ غلط ہے ۔ یہ مجھ پر الزام ہے" .... ڈاکٹر سائمن نے غصے
سے چیختے ہوئے کہا۔
"تم نے ہوٹل ماروکی میں عمران کے ساتھ فون پر جو گفتگو کی تھی
اس کا ٹیپ مجھ تک پہنچ گیا تھا ڈاکٹر سائمن ۔ تم سے حماقت یہ ہوئی کہ
تم نے اس کال کے دوران میرا نام لے دیا اور تمہیں یہ معلوم نہیں تھا
کہ یہ ہوٹل میری ملکیت ہے اور یہ ٹیپ ہیڈ کوارٹر پہنچ چکی ہے" ۔ بوبی
نے کہا تو ڈاکٹر سائمن کا چہرہ یکلخت مایوسی کی وجہ سے لٹک سا گیا۔
"اوہ ۔ اوہ ۔ پلیز مجھے معاف کر دو ۔ مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے ۔
میں تم سے معافی مانگ لوں گا پلیز" .... ڈاکٹر سائمن کی حالت اس

قدر تباہ ہو گئی تھی کہ عمران حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔
"تو تم نے اس ٹیپ کی وجہ سے سب کچھ معلوم کر لیا تھا۔ لیکن پھر
تم نے ہمیں لیبارٹری تک پہنچنے میں رکاوٹ کیوں نہ ڈالی تھی" ۔ اس
بار عمران نے بوبی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میں ڈاکٹر سائمن کو بھی تو سامنے لے آنا چاہتی تھی اور تم نے
دیکھا کہ سب کچھ میری مرضی کے مطابق ہوا ہے اور اس وقت تم سب
میرے رحم و کرم پر ہو" .... بوبی نے کہا۔
"تمہاری مرضی کے مطابق ہوتا مس بوبی تو تم ہمیں لیبارٹری میں
داخل ہونے سے پہلے ہی بے ہوش کر لینے میں کامیاب ہو جاتیں ۔ لیکن
مجھے افسوس ہے کہ سب کچھ تمہاری مرضی کے مطابق نہیں ہو سکا اور
اس وقت تمہاری یہ لیبارٹری سلگتے ہوئے بارود کے ڈھیر پر قائم ہے ۔
جب یہ ڈھیر پھٹے گا تو تمہاری یہ لیبارٹری تنکوں کی طرح بکھر جائے
گی" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے ۔ لیبارٹری کیسے
تباہ ہو سکتی ہے ۔ نہیں ایسا تو ہونا ہی ناممکن ہے" ...... ساتھ بیٹھے
ہوئے ڈاکٹر سائمن نے چونک کر کہا۔
"تم تو غار میں تھے ڈاکٹر سائمن جب میں تمہارے نائب ڈاکٹر
جیکسن کو ساتھ لے کر اندر گیا تھا تاکہ غار کے دہانے کے باہر لگا ہوا آلہ
آف کر دیا جائے اور اب تمہیں تو علم ہی نہیں ہے کہ ڈاکٹر جیکسن کو
میں نے ہلاک کر دیا تھا تاکہ وہ ہمارے جاتے ہی کوئی شرارت نہ کر

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سکے اور چونکہ لیبارٹری کی تباہی میرے مشن میں شامل تھی اس لئے
میں نے واپس مڑتے ہوئے ڈاکٹر جیکسن کے آپریشن روم کی مین مشین
میں "ٹی ایکس سپر" چھپادی تھی اور یقیناً تم "ٹی ایکس سپر" کے بارے
میں اچھی طرح جانتے ہو گے کہ وہ کس قدر طاقتور ہوتی ہے اور چونکہ تم
بلیک تھنڈر سے منسلک ہو۔ جو کہ خود انتہائی جدید ترین سائنسی
ایجادات کو عملی میدان میں بھی استعمال کرتی رہتی ہے اس لئے
تمہیں یقیناً معلوم ہو گا کہ "ٹی ایکس سپر" کس طرح کام کرتی ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ۔ ٹی۔ ایکس سپر تم نے وہاں فٹ
کر دی ہے۔ اوہ کاش۔ کاش مجھے ذرا سا بھی خیال آجاتا کہ تمہارے
پاس ایسی چیز بھی ہو سکتی ہے تو مم۔ مم۔ میں"...... ڈاکٹر سائمن کی
حالت دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

"یہ کیا چیز ہوتی ہے ڈاکٹر سائمن یہ ٹی ایکس سپر"...... بوبی نے
ڈاکٹر سائمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ دنیا کی سب سے طاقتور ریز ہیں۔ یہ لیبارٹری تو کیا ان ساری
پہاڑیوں کو تباہ و برباد کر سکتی ہیں۔ یہ دنیا کی سب سے خطرناک
شعاعیں ہیں۔ انتہائی خطرناک اور انتہائی طاقتور"...... ڈاکٹر سائمن
نے کہا۔

"لیکن یہ اسی وقت ہی کام کریں گی جب کوئی انہیں فائر کرے گا۔
اس لئے تم کیوں گھبرا رہے ہو"...... بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ بات ہوتی تو مجھے کیا ضرورت تھی اسے وہاں چھوڑ کر آنے کی
ظاہر ہے میں دوبارہ تو لیبارٹری کے اندر نہ جا سکتا تھا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ یہ وائرلیس چارجر سے بھی فائر ہو سکتی
ہیں"۔ بوبی نے کہا۔

"اسے چھوڑو کہ یہ کس طرح فائر ہو سکتی ہے اور کس طرح نہیں۔
تم جیسی خوبصورت عورتوں کو ایسی پیچیدہ باتوں میں سر نہیں کھپانا
چاہئے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر ایک لیبارٹری تباہ بھی ہو جاتی ہے تو اس سے بلیک تھنڈر کو
کیا فرق پڑتا ہے عمران۔ اس جیسی سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں
نجانے کہاں کہاں کام کر رہی ہوں گی"...... بوبی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"بالکل کر رہی ہوں گی۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ ہر لیبارٹری کی
اپنی جگہ علیحدہ اہمیت ہوتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس لیبارٹری کو بچانے کے لئے تمہیں چھوڑ
دیا جائے۔ نہیں علی عمران اب ایسا کرنا ممکن نہیں رہا۔ میں نے
صرف ایک بار تمہیں چھوڑا تھا دوسری بار نہیں۔ اب موت تمہارا
مقدر بن چکی ہے"...... بوبی نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"موت تو بہرحال ہر ایک کا مقدر ہے مس بوبی۔ لیکن تم جیسی
عورتوں میں بس یہی کمزوری ہے کہ تم اپنے آپ کو نجانے کیا سمجھنے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لگ جاتی ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ تم نے پہلے مجھے چھوڑ کر مجھ پر
احسان کیا تھا۔ حالانکہ حقیقت یہی ہے کہ میں نے تمہیں خود نظر انداز
کر دیا تھا۔ کیونکہ میں بغیر اشد ضرورت کے قتل وغارت سے گریز کرتا
ہوں اور اب بھی سن لو اگر تم نے میرے اور میرے ساتھیوں کے
ساتھ ساتھ ڈاکٹر عالم رضا کے خلاف انگلی بھی ہلائی تو نہ تم زندہ رہو گی
اور نہ تمہاری یہ لیبارٹری رہے گی۔ باقی رہا ڈاکٹر سائمن تو یہ تمہارا
آدمی ہے۔ تم جو چاہو اس سے سلوک کرو مجھے کوئی اعتراض نہ
ہوگا"...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور
تم کیا کر سکتے ہو۔ پہلے میں اس بوڑھے شیطان کو تو کیفر کردار تک پہنچا
دوں"...... بوبی نے سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت
انتہائی سفاکی اور سرد مہری نمایاں ہو گئی تھی۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ مجھے معاف کر دو"...... ڈاکٹر سائمن
نے یکلخت گڑگڑاتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے مشین پسٹل کے
مخصوص دھماکوں کے ساتھ ہی ڈاکٹر سائمن کے حلق سے چیخ نکلی اور
اس کا بندھا ہوا جسم کرسی پر ہی تڑپنے لگا۔ گولیاں بارش کی طرح
عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے ڈاکٹر سائمن پر پڑ رہی تھیں اور چند لمحوں
بعد ہی وہ ساکت ہو گیا۔ اس کے زخموں سے نکلنے والے خون نے
عمران کے لباس چہرے اور ہاتھوں کو بھی رنگین کر دیا تھا۔

"دیکھا تم نے عمران کہ میں کیا کر سکتی ہوں"...... بوبی نے ٹریگر
سے انگلی ہٹا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اسی
طرح سفاکی اور سرد مہری موجود تھی۔ ڈاکٹر سائمن کی دوسری طرف
بیٹھے ہوئے ڈاکٹر عالم رضا کی گردن ڈھلک گئی تھی وہ شاید خوف کی
شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

"ہاں میں نے دیکھ لیا ہے۔ میں چاہتا تو تم یہ کچھ بھی نہ کر سکتیں۔
لیکن میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ یہ تمہارا آپس کا معاملہ ہے۔ اگر بلیک
تھنڈر اپنے بڑے سائنس دانوں کو اس طرح تم جیسے احمقوں کے
ہاتھوں مروانا چاہتی ہے تو مجھے مداخلت کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لوتھر"...... بوبی نے یکلخت ساتھ بیٹھے ہوئے لوتھر سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"یس مس"...... لوتھر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ٹرانسمیٹر کہاں ہے جس سے تم لیبارٹری میں ڈاکٹر سائمن سے
بات کرتے تھے"...... بوبی نے کہا۔

"میرے دفتر میں ہے مس"...... لوتھر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے
میں جواب دیا۔

"وہ لے آؤ تا کہ میں عمران کو بتا سکوں کہ میں کیا کر سکتی ہوں اور
کیا نہیں۔ میں ابھی اس کے سامنے جونی کو کہہ کر اس کی یہ "ٹی ایکس
سپر" وغیرہ بیکار کرا دیتی ہوں"...... بوبی نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"یس مس"...... لوتھر نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تو تم واقعی لیبارٹری تباہ کروانا چاہتی ہو"...... عمران نے کہا۔

"کر دو تباہ میں نے تمہیں روکا ہے"...... بوبی نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم پہلے اپنی کوشش کر لو۔ جب تم اپنی ناکامی کا اعتراف کر لو گی پھر یہ لیبارٹری تباہ کر دی جائے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بوبی بے اختیار ہنس پڑی۔

"علی عمران میں جانتی ہوں کہ تم بڑے ذہین، چالاک، عیار، شاطر اور خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہو گے۔ لیکن اس بار تمہاری بدقسمتی یہ ہے کہ تمہارے مقابل بوبی ہے۔ بوبی۔ میں تمہیں سچ کہہ رہی ہوں کہ تم مجھے اچھے لگے تھے اس لئے میں نے سوچا تھا کہ تمہیں معاف کر دوں لیکن تم نے لیبارٹری میں داخل ہو کر اپنی موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر دیئے ہیں"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ ویری گڈ۔ تم نے یہ فقرے کہہ کر میرے دل میں امید کا چراغ جلا دیا ہے۔ چلو اس دنیا میں کوئی ایک خاتون تو ایسی بھی ہے جسے میں اچھا لگنے لگ گیا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے افسوس ہے کہ اب اس چراغ میں مزید تیل نہیں پڑ سکے گا"...... بوبی نے جواب دیا۔

"یہ تو وقت بتائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے دروازہ

کھلا اور لوتھر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک باکس تھا جو اس نے بوبی کی طرف بڑھا دیا۔ بوبی نے اس کا بٹن دبایا۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ جونی اوور"...... بوبی نے بٹن دبا کر کال دینا شروع کر دی۔ جبکہ ادھر عمران نے اسے ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ پا کر اپنی رہائی کے لئے کارروائی کا دوبارہ آغاز کر دیا۔ کیونکہ اب اس کے ذہن میں ایک ترکیب آ گئی تھی۔ گو یہ ترکیب بظاہر ناممکن نظر آ رہی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ انسانی نفسیات کو مدنظر رکھ کر کام کیا جائے تو بعض اوقات ناممکن بھی ممکن میں تبدیل ہو جایا کرتا ہے۔ بوبی سے گفتگو کے دوران اس نے اپنی انگلیوں کو مختلف انداز میں موڑ کر یہ چیک کر لیا تھا کہ اس کی کلائی کے گرد موجود کڑا کرسی کے بازو کی بیرونی سائیڈ کی طرف سے نکل کر اندرونی سائیڈ میں جا کر غائب ہو رہا تھا اور عمران جانتا تھا کہ جس جگہ سے کڑا گھوم کر باہر آیا ہے۔ وہاں لامحالہ خلا بن جاتا ہے اور کڑے کا وہ حصہ جو اس خلا میں موجود تھا اس میں جوڑ لگا ہوا ہو گا تب ہی فولادی کڑا حرکت کر سکے گا اور اس کی صرف دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی اس جوڑ تک پہنچ رہی تھی اور ایسے جوڑ جو گھومتے ہیں۔ ان کی تکنیک کا بھی اسے علم تھا کہ اس کے کنڈوں کے اندر ایک سیدھی گول پن ڈالی جاتی ہے۔ تاکہ یہ آسانی سے گھوم سکے اور اس کے ناخنوں میں موجود بلیڈ اس سرے کو کسی سکریو ڈرائیور کی طرح اس پن کے سرے کو گھما کر باہر نکال سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو بھی جائے تو اس کا صرف دایاں ہاتھ ہی آزاد ہو

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سکے گا۔ اس کا دوسرا ہاتھ دونوں ٹانگیں اور جسم جو راڈز میں جکڑے ہوئے تھے ویسے ہی جکڑے رہ جاتے تھے اور ایک ہاتھ آزاد ہو جانے سے وہ بظاہر اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکتا تھا لیکن اس کے باوجود عمران رہائی کی ایک ترکیب سوچ چکا تھا اور اب بوبی کو ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ دیکھ کر اس نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اس کے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔ اس انگلی کے ناخن میں لگا ہوا بلیڈ جوڑ کے درمیان پن کے سرے پر صحیح کام کر رہا تھا اور عمران اپنی انگلی کو دائرے میں حرکت دے کر بالکل سکرو ڈرائیور کی طرف اس پن کو کھولتا چلا جا رہا تھا۔ جب کہ اس کی نظریں بوبی پر ہی جمی ہوئی تھیں جو کسی جونی کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے لیبارٹری میں جانے۔ ڈاکٹر سائمن اور پاکیشیائی سائنس دان کو باہر لانے اور عمران کے بقول ڈاکٹر جیکسن کی ہلاکت اور "ٹی ایکس" سپر وہاں نصب کرنے کی تفصیل بتا رہی تھی۔

"اوہ اوہ یہ یہ۔ سب کیسے ہو سکتا ہے مس بوبی اوور"...... جونی کی حیرت کی شدت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ سب کچھ ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر سائمن کو ہیڈ کوارٹر کے حکم کے مطابق غداری کی سزا میں موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر سائمن کے بعد اب اس لیبارٹری کے انچارج تم ہی ہو۔ اس لئے اب تم لیبارٹری کا چارج سنبھالو اور اس "ٹی ایکس سپر" کو تلاش کر کے اسے بیکار کر دو اوور"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس میں تو کافی وقت لگے گا مس بوبی۔ کیونکہ "ٹی ایکس سپر" کی تلاش کے لئے پورا سیکشن آف کرنا پڑے گا۔ جب تک تمام مشینیں بند نہ ہو جائیں "ٹی ایکس سپر" کو تلاش ہی نہیں کیا جا سکتا اوور"۔ جونی نے جواب دیا۔

"یہ ٹی ایکس سپر کیسی ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل بتاؤ اوور"۔ بوبی نے کہا۔

"ٹی ایکس سپر بٹن سے لے کر باکس کی شکل میں بنائی جاتی ہے۔ لیکن اس میں موجود ریز اس وقت چیک ہو سکتی ہیں جب اس جگہ معمولی سے معمولی لرزش بھی موجود نہ ہو۔ ورنہ یہ چیک نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے پورے سیکشن کو آف کرنا پڑے گا اوور"...... جونی نے جواب دیا۔

"کیا ایک آدمی جو بندھا ہوا ہو۔ بندھے بندھے اس ٹی ایکس سپر کو فائر کر سکتا ہے۔ اوور"...... بوبی نے پوچھا۔

"مس اس کا باقاعدہ ڈی چارجر ہوتا ہے۔ جس کا بٹن پریس کرنا پڑتا ہے۔ تب ہی یہ فائر ہو سکتا ہے۔ اس لئے بندھا ہوا آدمی کیسے اسے فائر کر سکتا ہے اوور"...... دوسری طرف سے جونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے پھر جس قدر وقت چاہے خرچ کرو۔ اب میں مطمئن ہوں اوور اینڈ آل"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے لوتھر کی طرف بڑھا دیا۔ جب کہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران اس دوران اپنا کام کر چکا تھا۔ وہ پن کو اس کی آخری حد تک باہر نکال چکا تھا۔ اب صرف ایک بار اس نے انگلی کو گھمانا تھا اور پن باہر آ جاتی جوڑ کھل جاتا اور اس کا دایاں بازو گرپ سے آزاد ہو جاتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے صرف دائیں بازو کے آزاد ہو جانے سے تو وہ مکمل طور پر آزاد نہ ہو سکتا تھا۔ راڈز اس کے سینے پنڈلیوں اور دوسرے بازو کے گرد موجود تھے اور یہ راڈز اسی صورت میں کھل سکتے تھے جب کہ کرسی کے عقبی پائے میں موجود بٹن کو نہ پریس کیا جا سکے۔

"تم نے سن لیا عمران۔ تم اس بندھی ہوئی حالت میں اس ٹی ایکس سپر کو فائر ہی نہیں کر سکتے اور رہائی سے پہلے ہی تمہاری روح تمہارا جسم چھوڑ جائے گی۔ اس کے بعد تو تم ویسے ہی حرکت کرنے کے قابل نہ رہو گے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"اگر تمہیں جوتی کی بات پر اس قدر اعتماد ہے تو پھر لامحالہ میرے پاس اس کا ڈی چارجر موجود ہونا چاہئے حالانکہ ایسی بات نہیں ہے۔ بے شک تم میری تلاشی لے سکتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں تم سے وہ ڈی چارجر بھی تو لیا جا سکتا ہے۔ لوتھر جا کر عمران کی تلاشی لو اور جو کچھ بھی اس کے پاس ہو وہ نکال لو"...... بوبی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایک دل ہے میرے پاس کم از کم اسے نکالنے کا کام تو صنف کرخت کے سپرد نہ کرو خود ہی کوشش کر لو"...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا جب کہ لوتھر اس دوران تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور اس نے عمران کے سامنے آ کر اس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ عمران نے کوئی حرکت نہ کی۔ وہ خاموش بیٹھا رہا۔

"اس کے پاس تو کچھ نہیں ہے مس"...... تھوڑی دیر بعد لوتھر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس جو کچھ ہے۔ اسے صرف گولڈن ایجنٹ ہی تلاش کر سکتی ہے مسٹر لوتھر۔ تم اگر اسے تلاش کر لینے کے قابل ہوتے تو پھر ایسی چیز چھپانے کا فائدہ ہی کیا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم چاہتے ہو کہ میں خود تمہاری تلاشی لوں۔ کیوں تم کیوں ایسا چاہتے ہو تم ضرور کوئی کھیل کھیلنا چاہتے ہو"...... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"راڈز میں جکڑا ہوا آدمی کیا کھیل کھیل سکتا ہے مس بوبی۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ تمہیں لاشعوری طور پر میرے قریب آنے سے خوف محسوس ہو رہا ہو"...... عمران نے چیلنج دینے والے انداز میں کہا۔

"میں اور خوف محسوس کروں گی۔ نہیں بوبی آج تک کسی سے خوف زدہ نہیں ہوئی"...... بوبی نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی عمران کے قریب آ گئی لیکن پہلے کچھ فاصلے پر رک کر اس نے ہاتھ بڑھایا اور عمران کی کلائیوں کے گرد راڈ کو ہاتھ سے پکڑ کر چیک کیا پھر اس کے سینے کے گرد موجود راڈز کو

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لیکن ظاہر ہے جب تک وہ پن سالم باہر نہ آجاتی راڈز اپنی جگہ مضبوطی سے جمے ہوئے تھے۔

"ارے ارے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں یہ فولادی کڑے ہیں گولڈن نہیں ہیں کہ صرف سانس لینے سے ہی ٹوٹ جائیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر اس نے عمران کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اسی لمحے عمران کی دائیں ہاتھ کی انگلی گھومی اور دوسرے لمحے کھٹاک کی ہلکی سی آواز ابھری اور عمران کا دایاں بازو گرفت سے آزاد ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران پر جھکی ہوئی بوبی یکلخت چیختی ہوئی مڑی اور پھر عمران کے سامنے ہی اس طرح بیٹھ گئی جیسے گروپ فوٹو کے لئے لوگ کھڑے ہوئے افراد کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔ عمران کا دایاں بازو پوری قوت سے اس کی گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح بوبی اچھلی۔ اس کا جسم الٹی قلابازی کھا کر قوس کی صورت میں گھومتا ہوا عمران کے سر کے اوپر سے گزر کر کرسی کی عقبی سمت جا گرا اور عمران کی ایک بازو کی گرفت اس کی گردن کے گرد خود بخود ختم ہو گئی۔ کیونکہ الٹی قلابازی کھا جانے کی وجہ سے اس کا سر بجلی کی سی تیزی سے نیچے کی طرف ہوتا چلا گیا اور وہ واقعی ہوا کے جھونکے کی طرح عمران کی گرفت سے آزاد ہو جانے میں کامیاب ہو گئی۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا۔ لیکن دوسری پلک جھپکنے سے بھی پہلے کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ایک بار پھر کمرے میں گونجیں اور عمران یکلخت اچھل کر کھڑا

[illegible]

ہو گیا۔ وہ راڈز کی گرفت [illegible] کے دوسرے بازو اس کے سینے کے گرد اور اس کی دونوں پنڈلیوں کے گرد موجود راڈز کھل کر غائب ہو چکے تھے۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں لوتھر کی چیخ گونجی اور وہ ہوا میں اٹھتا ہوا ایک دھماکے سے کرسی کے عقب سے اٹھتی ہوئی بوبی کے جسم سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران کا جسم فضا میں بلند ہوا اور وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا کرسی کے عقب میں لوتھر اور بوبی کے ساتھ جا کھڑا ہوا وہ دونوں نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے ہی لگے تھے کہ عمران کے دونوں بازو یکلخت پھیل کر سمٹے اور اس کے ساتھ ہی ایک دھماکے سے لوتھر اور بوبی دونوں کے سر پوری قوت سے ایک دوسرے سے ٹکرائے۔ یہ ٹکر اس قدر شدید تھی کہ دونوں کے جسم بے جان سے ہو کر عمران کے بازوؤں میں ہی لٹک کر رہ گئے۔ عمران نے دونوں کو بیک وقت کور کرنے کے لئے بالکل منفرد اقدام کیا تھا۔ دونوں جیسے ہی اٹھے تھے عمران نے جھپٹ کر ان کی گردنوں کو دونوں بازوؤں میں جکڑا تھا اور پھر بازوؤں کو جھٹکا دے کر دونوں کے سروں کو ایک دوسرے سے ٹکرا دیا تھا۔ کیونکہ اتنا تو وہ بھی جانتا تھا کہ لوتھر اور بوبی دونوں سے وہ بیک وقت نہ نپٹ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے دونوں کو بیک وقت ناکارہ کرنے کے لئے یہ انداز اپنایا تھا۔ پہلی ٹکر کے بعد بوبی نے اچھل کر اس کی گرفت سے نکلنے کی ہلکی سی لاشعوری کوشش کی لیکن عمران کے بازو ایک بار پھر حرکت میں آئے اور دونوں کے سر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ایک بار پھر زور سے ٹکرائے اور دوسرے لمحے ان دونوں کے جسم مکمل طور پر بے جان ہو گئے۔ عمران نے بازو کھولے تو دونوں ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوریوں کی طرح فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ عمران تیزی سے مڑا اور پھر اس نے باری باری اپنے سب ساتھیوں کی کرسیوں کے عقبی پایوں میں موجود بٹن پریس کر کے راڈز کی گرفت سے آزادی دلا دی۔

"یہ۔ یہ سب کیسے ہو گیا عمران صاحب"...... صفدر نے رہا ہوتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ صرف انسانی نفسیات کے مطابق سوچنے کا اثر ہے صفدر"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے بازو کی رہائی کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"لیکن مجھے معلوم تھا کہ ایک بازو کی رہائی سے مکمل رہائی نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے میں نے بوبی کی مارشل آرٹ میں مہارت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور میری کوشش کامیاب ہو گئی۔ بوبی مجھ پر جھک کر میری تلاشی لے رہی تھی۔ میں نے وایاں بازو آزاد ہوتے ہی اس ایک ہاتھ کی مدد سے اسے جھٹکا دے کر گھمایا اور اپنے آگے فرش پر بیٹھنے پر مجبور کر دیا اور اس کی گردن بازو سے اس طرح جکڑ دی کہ وہ آگے کی طرف جھٹکا دے کر رہائی حاصل نہ کر سکے۔ مجھے معلوم تھا کہ بوبی جب آگے کی طرف جھٹکا دے کر رہائی حاصل نہ کر سکے گی تو لامحالہ وہ اپنے بچاؤ کے لئے الٹی قلابازی کھا کر میرے عقب میں جائے گی اور وہی ہوا اس نے الٹی قلابازی کھائی اور اس کا جسم میرے سر کے اوپر

سے ہوتا ہوا کرسی کے عقب میں گیا۔ لیکن میں نے بازو اس کی گردن سے ہٹاتے ہوئے اپنے بازو کو آگے کی طرف زوردار جھٹکا دیا تھا جس کی وجہ سے قلابازی کھا کر عقب میں جاتا ہوا اس کا جسم جھٹکا لگنے کی وجہ سے میری کرسی کے عقبی حصے سے پوری قوت سے ٹکرایا اور کرسی کے عقبی پائے میں موجود آپریشنل بٹن دب گیا اور راڈز میرے جسم سے ہٹ گئے لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے معلوم تھا کہ بوبی سپر ایجنٹ ہے اور اس کی جیکٹ کی جیب میں مشین پسٹل بھی ہے۔ اسی طرح لوتھر کے پاس بھی ظاہر ہے کچھ نہ کچھ ہو گا۔ اگر ان دونوں کو ذرا سی بھی مہلت مل گئی تو میں تم سب کو بھی شدید خطرات لاحق ہو سکتے تھے اور ڈاکٹر سائمن کے علاوہ میں اور کسی کی ہلاکت یا اس کے زخمی ہونے کو برداشت نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے آزاد ہوتے ہی میں نے آگے بڑھ کر حیرت سے سکتے کی حالت میں کھڑے ہوئے لوتھر کو اٹھا کر کرسی کے عقب سے اٹھتی ہوئی بوبی پر دے مارا اور پھر خود بھی وہاں پہنچا۔ اس کے بعد ان دونوں کو بیک وقت بے کار کرنے کی صرف ایک ہی ترکیب تھی کہ ان دونوں کے سروں کو پوری قوت سے ٹکرا دیا جائے اور وہی ہوا نتیجہ تمہارے سامنے ہے"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم بعض اوقات مجھے واقعی جادوگر لگنے لگ جاتے ہو"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سب سے بڑا جادو عقل ہے اور یہی جادو تم استعمال کرنے سے ہر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جگہ انکار کر دیتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں باہر کی چیکنگ کر آیا ہوں۔ اس عمارت میں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے واپس آتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔ کیونکہ وہ سب تو باتوں میں مصروف ہو گئے تھے لیکن کیپٹن شکیل رہائی پاتے ہی کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

"لیکن اس عمارت کے باہر تو ہر طرف ظاہر ہے بلیک تھنڈر کے ہی آدمی ہوں گے"...... جولیا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"فکر مت کرو لوتھر اور بوبی ابھی زندہ ہیں۔ اس لئے ہمیں یہاں سے نکلنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ ان دونوں کو اٹھا کر کرسیوں پر جکڑ دو۔ تاکہ اب ان سے باقاعدہ واپسی کے مذاکرات کیے جا سکیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے مذاکرات کی۔ ان کا خاتمہ کرو اور یہاں سے نکلو جو راستے میں آئے اڑاتے چلے جاؤ"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا

"نہیں تنویر ان حالات میں ہمیں ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا ہو گا۔ ہم پاکیشیا میں نہیں ایکریمیا میں ہیں اور بلیک تھنڈر کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں۔ ہم پر پاکیشیا پہنچنے سے پہلے سینکڑوں نہیں بلکہ بلا مبالغہ ہزاروں بار حملے کرائے جا سکتے ہیں اس کے علاوہ میں نے ڈاکٹر عالم رضا کو بھی زندہ ساتھ لے جانا ہے اور اس لیبارٹری کو بھی تباہ کرنا ہے تاکہ بلیک تھنڈر دوبارہ ڈاکٹر عالم رضا کو اغوا کر کے یہاں لے آنے کا

منصوبہ بندی نہ کر سکے"...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی بوبی اور لوتھر دونوں کو کرسیوں پر راڈز سے جکڑ دیا گیا۔

"یہ۔ یہ۔ سب کیا ہو رہا ہے۔ کس طرح ہو رہا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔ تم کون لوگ ہو اور کس قسم کے لوگ ہو۔ تم لوگوں نے تو میری عقل ماؤف کر کے رکھ دی ہے"...... اچانک سکتے کے سے عالم میں خاموش کھڑا ہوا ڈاکٹر عالم رضا بول پڑا اور اس کی بات سن کر سب ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

"اگر آپ کھڑے کھڑے تھک گئے ہیں تو یہاں بہت سی کرسیاں موجود ہیں تشریف رکھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن"...... ڈاکٹر عالم رضا نے اسی طرح الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ کو بتایا تو ہے کہ ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور ہم سرکاری طور پر آپ کو بلیک تھنڈر سے رہائی دلانے کے لئے آئے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر اس سائنس کانفرنس کے بعد اس کے ایکسیڈنٹ اور اس کی لاش کا پاکیشیا لے جا کر شناخت ہونا اور دفن ہونے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔

"اوہ اوہ تو مجھے وہاں باقاعدہ مردہ قرار دے دیا گیا تھا۔ مگر۔ مگر۔ پھر آپ کو کس طرح علم ہوا کہ میں زندہ ہوں اور یہاں موجود ہوں"۔ ڈاکٹر عالم رضا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"آپ کا وہ فارمولا۔ جس پر آپ کام کر رہے تھے ۔ اس کی کاپی چرائی گئی تو کیس سیکرٹ سروس کو دے دیا گیا اور پھر سیکرٹ سروس نے اپنے ذرائع سے معلومات حاصل کر لیں کہ آپ کی موت ڈرامہ تھی ۔ اس کے بعد ہم سب کو یہ مشن دیا گیا کہ ہم آپ کو چھڑوا کر واپس لے آئیں کیونکہ آپ بہرحال پاکیشیا کا قیمتی سرمایہ ہیں ۔ باقی ہم یہاں تک کیسے پہنچے ۔ یہ لمبی کہانی ہے اور اس کا آپ سے کوئی تعلق بھی نہیں ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مم ۔ مم ۔ آپ کا مشکور ہوں اور مجھے اب اپنے ملک پر فخر ہو رہا ہے کہ اس نے صرف میری ذات کی خاطر آپ جیسے لوگوں کو یہاں بھجوایا ہے ۔ ورنہ یقین کیجئے ۔ میں پاکیشیا تو پاکیشیا اپنی ذات سے بھی مایوس ہو چکا تھا"....... ڈاکٹر عالم رضا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"سوائے جولیا کے باقی تم سب باہر رہو گے ۔ اسلحہ یقیناً اس عمارت میں موجود ہو گا وہ تم تلاش کر لینا ۔ میں جولیا کے ساتھ مل کر اس دوران مس بوبی سے مذاکرات کروں گا ۔ تاکہ یہاں سے نکلنے اور بحفاظت پاکیشیا پہنچنے کی کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کی جا سکے" ۔ عمران نے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب خاموشی سے کمرے سے باہر چلے گئے ۔ عمران نے ڈاکٹر عالم رضا کو البتہ ایک راڈز والی کرسی پر بٹھا دیا تھا۔

"بوبی کو ہوش میں لے آؤ جولیا"....... عمران نے اس کرسی پر بیٹھتے

ہوئے کہا جس پر پہلے بوبی بیٹھی تھی اور جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے راڈز میں جکڑی ہوئی بوبی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے ۔ چند لمحوں بعد ہی بوبی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمایاں ہونے لگے تو جولیا پیچھے ہٹ کر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی ۔ چند لمحوں بعد بوبی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔ پہلے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی ۔ لیکن پھر جیسے ہی اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھری ۔ اس نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے جانے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی ۔ اس نے بے اختیار نظریں گھما کر سائیڈوں پر دیکھا اور پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور جولیا پر جیسے جم سی گئیں ۔

"تم ۔ تم ۔ آخر کس طرح رہا ہو گئے ۔ کیا تم جادوگر ہو"....... بوبی کے چہرے پر تکلیف کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے ۔

"کاش جادوگر ہوتا تو تمہیں جادو کی مدد سے قید کر کے اپنے پاس اس طرح رکھ لیتا کہ تم ہر وقت نظروں کے سامنے ہی رہتیں" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے کن انکھیوں سے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف بھی دیکھا جس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھے ۔

"تم نے واقعی مجھے حیرت زدہ کر دیا ہے ۔ میں نے تو باقاعدہ چیکنگ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کیا تھا۔ تمہارے جسم کے گرد راڈز درست حالت میں تھے اور تمہیں اس انداز میں جکڑا گیا تھا کہ تم صرف سر اور گردن ہی ہلا سکتے تھے۔ اس کے باوجود تمہارا بازو بھی آزاد ہو گیا اور پھر تمہارا جسم بھی آخر یہ سب کس طرح ہو گیا"...... بوبی نے اسی طرح انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے مختصر طور پر اسے وہ سب کچھ بتا دیا جو اس سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا۔

"حیرت انگیز۔ ناممکن۔ اگر یہ سب کچھ میرے سامنے نہ ہوا ہوتا تو میں مر کر بھی اس پر یقین نہ کرتی۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ اب مجھے پہلی بار اندازہ ہوا ہے کہ تم سے بلیک تھنڈر کا مین ہیڈ کوارٹر کیوں مرعوب ہو گیا ہے"...... بوبی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اتنی بڑی تنظیم کی بات کر رہی ہو۔ مجھ سے آج تک مس جولیا مرعوب نہیں ہو سکی ذرا سی بات کرو تو جوتی اتار لیتی ہے"۔ عمران نے ایک بار پھر جولیا کو کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو جولیا کے ستے ہوئے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ عمران نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا کیونکہ وہ محسوس کر رہا تھا کہ بوبی کا اس سے اور اس کا بوبی سے رویہ دیکھ کر جولیا کے دل میں غصے کا لاوا کھول رہا ہے اور وہ کسی بھی لمحے آتش فشاں کی طرح پھٹ سکتی ہے۔

"اوہ تو مس جولیا تمہاری"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری چیف ہے اور بس"...... عمران نے اس کی بات درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بوبی مغربی لڑکی ہے۔

اس نے بلاتکلف وہ الفاظ کہہ دینے ہیں جو نہ عمران پسند کرتا تھا اور نہ جولیا پسند کر سکتی تھی۔

"اوکے۔ اب تم نے مجھے اس کرسی میں جکڑ دیا ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو"...... بوبی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم عام سپر ایجنٹوں سے مختلف ہو۔ تم نے کنساٹا میں جو رویہ اختیار کیا تھا اور یہاں بھی تمہارے کردار کا جو پہلو سامنے آیا تھا۔ اس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری موت اچھے اور صاف دل و ذہن کی موت ہو گی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم خود کوئی ایسی ترکیب بتا دو کہ ہم بھی خاموشی سے یہاں سے چلے جائیں اور تم بھی موت کے منہ میں جانے سے بچ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"اس میں ترکیب کی کیا بات ہے۔ تم چلے جاؤ۔ بس۔ اب تمہیں کون روک سکتا ہے۔ میں تمہیں روک سکتی تھی۔ میں بے بس ہو چکی ہوں"...... بوبی نے جواب دیا۔

"کیا لیبارٹری تباہ ہونے کے بعد تمہیں تمہاری تنظیم کوئی سزا تو نہ دے گی"...... عمران نے پوچھا تو بوبی چونک پڑی۔

"لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔ جونی کو میں نے آگاہ کر دیا ہے وہ ٹی ایکس سپر کو خود ہی تلاش کر لے گا۔ بلکہ کر بھی چکا ہو گا"...... بوبی نے چونک کر کہا۔

"اسے تلاش کرنا تمہارے جونی کے بس میں ہی نہیں ہے کیونکہ وہاں میں نے کوئی ٹی ایکس سپر نصب ہی نہیں کی۔ اگر میں ایسا کرتا تو

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لامحالہ تو تم کو میرے پاس سے تلاشی کے دوران اس کا ڈی چارجر دستیاب ہو چکا ہوتا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر۔ تو پھر لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے"....... بوبی نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کے باوجود میں جب چاہوں گا لیبارٹری تباہ ہو جائے گی۔ چاہے میں پاکیشیا میں بیٹھ کر کیوں نہ چاہوں۔ لیبارٹری بہر حال تباہ ہو گی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو حیرت انگیز کارکردگی اس رہائی کے سلسلے میں دکھائی ہے۔ اس کے بعد تو مجھے اب یقین آتا جا رہا ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ درست ہی ہو گا۔ لیکن یہ بتا دوں کہ اگر لیبارٹری تباہ ہوئی تو پھر مجھے لامحالہ موت کی سزا دے دی جائے گی"....... بوبی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہاری ہیڈ کوارٹر سے کوئی بات ہوئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں میں تمہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں"....... بوبی نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر سیکشن ہیڈ کوارٹر اور پھر بعد میں ریجنل ہیڈ کوارٹر سے جو گفتگو ہوئی تھی اس نے وہ ساری تفصیل بتا دی۔

"لیکن تم نے پہلے تو لیبارٹری کی تباہی سے بڑی بے نیازی دکھائی تھی اور کہا تھا کہ بلیک تھنڈر کی سینکڑوں ہزاروں لیبارٹریاں ہیں ایک تباہ ہو گئی تو کیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"اس وقت مجھے یقین تھا کہ تم کسی صورت بھی لیبارٹری تباہ نہیں کر سکتے۔ پھر جب تم نے اس ٹی ایکس سپر کا ذکر کیا اور ڈاکٹر سائمن نے تمہاری تائید کی تو میں نے جونی کو کال کر کے اس سے آگاہ کر دیا۔ اس طرح میں مطمئن ہو گئی اور اب تم کہہ رہے ہو کہ تم نے ٹی ایکس سپر وہاں نصب ہی نہیں کی اور اب تمہاری اس دلیل سے مجھے تمہاری یہ بات سچ لگ رہی ہے۔ کیونکہ جونی کے مطابق یہ ڈی چارجر کے بغیر تو تباہ ہی نہیں ہو سکتی اور ڈی چارجر تمہارے پاس نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارے کسی ساتھی کے پاس ہو"....... بوبی نے جواب دیا۔

"نہیں کسی کے پاس نہیں ہے۔ بہر حال اب یہ بات طے ہو گئی کہ لیبارٹری تباہ ہونے پر تمہیں تنظیم موت کی سزا دے سکتی ہے لیکن اگر ہم خاموشی سے واپس پاکیشیا چلے جائیں اور اس دوران لیبارٹری بھی تباہ نہ ہو اور پھر بعد میں اگر تباہ ہو تو تم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی"....... عمران نے کہا۔

"اتنے فاصلے سے لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی۔ کس طرح کرو گے تباہ"۔ بوبی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سنو بوبی۔ یہ درست ہے کہ لیبارٹری کے اندر میں نے کوئی آلہ وغیرہ نصب نہیں کیا۔ لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ میں اس لیبارٹری کو پاکیشیا میں بیٹھ کر بھی تباہ کر سکتا ہوں۔ کس طرح کر سکتا ہوں یہ تباہی کے بعد تو بتا سکتا ہوں فی الحال نہیں۔ لیکن میں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نہیں چاہتا کہ تمہیں موت کی سزا دی جائے۔ اسلئے اگر تم اپنے
ہیڈ کوارٹر سے بات کرو اور اسے کہہ دو کہ عمران کو واپس جانے دیا
جائے تو لیبارٹری تباہ نہ ہو گی۔ کیا تم ایسا کر سکتی ہو"۔ عمران نے کہا۔
"سوری میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔ میں اب تک ہونے والی
ساری بات بتا دوں گی۔ نتائج چاہے کچھ ہی کیوں نہ نکلیں۔ یہ میری
فطرت ہے"...... بوبی نے صاف اور دو ٹوک لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"گڈ۔ مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی۔ اس لئے میں نے تمہیں
ٹرو مین جیسا ایجنٹ کہا تھا۔ وہ اگر ٹرومین ہے تو تم ٹرو وومن ہو"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسکے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا
ہوا۔
"جولیا مس بوبی کو رہا کر دو۔ ہم ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے جا رہے
ہیں۔ فی الحال یہی کافی ہے۔ اگر بلیک تھنڈر نے دوبارہ ڈاکٹر عالم رضا
کو اغوا کیا تو پھر نہ صرف اس کی لیبارٹری تباہ ہو گی بلکہ ساتھ ہی نجانے
کیا کیا تباہ ہو جائے"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"لیکن بوبی رہائی کے بعد ہمارے خلاف کارروائی کرے گی"۔ جولیا
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"اگر عمران لیبارٹری تباہ نہ کرنے کا وعدہ کرے تو میں کوئی
کارروائی نہ کروں گی"...... بوبی نے کہا۔
"میں نے کہہ دیا ہے کہ فی الحال ایسا نہیں کروں گا۔ لیکن اگر

بلیک تھنڈر نے ہماری واپسی میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی یا ڈاکٹر
عالم رضا کو دوبارہ اغوا کرنے کی کوشش کی تو پھر لازماً ایسا ہو گا"۔
عمران نے کہا۔
"او کے میں تمہارے سامنے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کر لیتی
ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر لیبارٹری کی قیمت پر تمہاری
شرائط تسلیم کر لے گا۔ اس طرح میں ہر ذمہ داری سے بچ جاؤں
گی"...... بوبی نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ کر لو بات مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ عمران
نے کہا تو جولیا آگے بڑھ کر اس کی کرسی کے عقب میں آئی اور پھر اس
نے عقبی جانب پر موجود آپریشنل بٹن دبا دیا۔ کھٹاک کھٹاک کی
آوازوں کے ساتھ ہی بوبی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی۔
"میں لوتھر کو بھی رہا کرتا ہوں۔ یہ بے چارہ کیوں جکڑا رہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے لوتھر کا ناک
اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کیا اور جب اس کے جسم میں حرکت کے
تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران پیچھے ہٹا اور پھر گھوم کر وہ اس کی
کرسی کے عقبی طرف گیا اور پیر سے ٹھوکر مار کر اس نے بٹن آف کر دیا
"آؤ میرے ساتھ"...... بوبی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے
کہا اور عمران اور جولیا سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گئے۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں اس وقت بوبی کے ساتھ عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ لوتھر بھی ایک طرف مؤدبانہ انداز میں سر جھکائے خاموش کھڑا ہوا تھا۔

"میں پہلے جونی سے رپورٹ لے لوں"...... بوبی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں بے شک لے لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی نے وہ باکس نما ٹرانسمیٹر جو لوتھر زیرو روم میں لے آیا تھا اور پھر ہوش میں آنے کے بعد وہ خود ہی اسے اٹھا کر ساتھ لے آیا تھا اور اس وقت میز پر موجود تھا۔ اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور"...... بوبی نے تیز لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔

"یس جونی اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد جونی کی آواز سنائی

دی۔

"کیا رپورٹ ہے جونی کیا وہ ٹی ایکس سر مل گئی ہے اوور"۔ بوبی نے پوچھا۔

"نہیں مس۔ میں نے پورے سیکشن کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے وہاں کوئی ٹی ایکس سر موجود نہیں ہے۔ میں آپ کو رپورٹ دینے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی اوور"...... جونی نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا تم حتمی طور پر کہہ رہے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ وہاں موجود ہو اور تم اسے چیک نہ کر سکے ہو اوور"...... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں مس میں نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے۔ سپیشل سکریننگ مشین سے فائنل چیکنگ بھی کر لی ہے۔ اگر ٹی ایکس سر وہاں نصب ہوتی تو ہر صورت میں اس چیکنگ سے معلوم ہو جاتا اوور"۔ جونی نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے تمہاری طرف سے یہ رپورٹ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو دے دوں اوور"...... بوبی نے کہا۔

"یس مس اوور"...... جونی نے جواب دیا تو بوبی نے او کے کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب تو تمہارا اطمینان ہو گیا ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"ہاں لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ تم اس کے باوجود بھی لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہو۔ کیا واقعی ایسا ممکن ہے"........ بوبی نے کہا۔

"ہاں بالکل ممکن ہے۔ اگر تم اس بات کو پرکھنا چاہتی ہو تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں ایسا تجربہ نہیں کر سکتی۔ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کرتی ہوں"........ بوبی نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ پھر مختلف کوڈ دوہرانے کے بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔ جب کہ عمران خاموش بیٹھا یہ سب کچھ سن بھی رہا تھا اور اس کی تیز نظریں اس ٹرانسمیٹر کا بھی گہری نظروں سے جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔ گو یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔ لیکن اس کے باوجود عمران کی پوری توجہ اس ٹرانسمیٹر کی ساخت پر تھی۔

"یس جیکسن اٹنڈنگ یو اوور"........ چند لمحوں بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"بوبی بول رہی ہوں جیکسن اوور"........ بوبی نے کہا۔

"ہاں کیا ہوا۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر کی کال تو تم نے اٹنڈ کر ہی لی ہو گی اوور"........ جیکسن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے انچارج اور بوبی کے درمیان بے تکلفانہ تعلقات ہیں۔

"میں تمہیں تفصیل بتاتی ہوں۔ نتیجہ تم خود اخذ کر لینا"۔ بوبی نے جواب دیا اور پھر اس نے واقعی بغیر کچھ چھپائے تمام واقعات پوری تفصیل سے بتا دیئے۔

"جونی سے بات ہوئی ہے۔ وہ کیا کہتا ہے اوور"........ جیکسن کی انتہائی تشویش بھری آواز سنائی دی اور بوبی نے ابھی چند لمحے پہلے جونی سے ہونے والی گفتگو سب لفظ بلفظ دوہرا دی۔

"عمران اس وقت کہاں ہے اوور"........ جیکسن نے پوچھا۔

"میرے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اوور"........ بوبی نے جواب دیا۔

"مسٹر علی عمران۔ مجھے معلوم ہے کہ تم جھوٹ بولنے کے عادی نہیں ہو۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم اب بھی لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہو۔ اوور"........ جیکسن کی آواز سنائی دی وہ عمران سے مخاطب تھا۔

"بالکل کر سکتا ہوں اور نہ صرف لیبارٹری بلکہ تمہارا سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی تباہ کر سکتا ہوں اوور"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا تمہیں معلوم ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اوور"........ جیکسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ابھی تک تو معلوم نہیں ہے۔ لیکن معلونم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جس ٹرانسمیٹر سے تمہارے ساتھ بات ہو رہی ہے۔ گو وہ انتہائی خصوصی ساخت کا ہے اور یقیناً کوئی سائنس دان بھی اس سے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

تمہارے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع معلوم نہیں کر سکتا لیکن اس کے باوجود اس ٹرانسمیٹر اور تمہارے سیکشن ہیڈ کوارٹر اور بوبی کے درمیان بولے جانے والے کوڈز کی مدد سے میں محل وقوع تلاش کر سکتا ہوں اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں ایسا ہونا ناممکن ہے اوور"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"کیا تم مجھے چیلنج کر رہے ہو اوور"...... عمران کا لہجہ ناخوشگوار تھا

"ٹھیک ہے میں چیلنج نہیں کرتا۔ تم لیبارٹری کی بات کرو اوور"۔ جیکسن نے کہا۔

"میں نے بتا دیا ہے کہ میں جب چاہوں اور جہاں بیٹھ کر چاہوں، تمہاری یہ لیبارٹری تنکوں کی طرح بکھر سکتی ہے اور میں اپنی بات بار بار دوہرانے کا عادی نہیں ہوں اور دوسری بات یہ بھی سن لو کہ اگر تمہارا یہ خیال ہو کہ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں تاکہ میں اس چکر میں ڈاکٹر عالم رضا کو بھی نکال کر لے جاؤں اور اپنے ساتھیوں کو بھی۔ یہ تو بات اپنے ذہن سے نکال دو۔ میں نے لیبارٹری کو مشروط طور پر تباہ نہ کرنے کی بات اس لئے کی ہے کہ بوبی صاف دل اور صاف گو ایجنٹ ہے اور میں اسے موت کے منہ میں دھکیلنا نہیں چاہتا۔ اگر تم صرف اتنا کہہ دو کہ لیبارٹری کی تباہی کی سزا بوبی کو نہ دی جائے گی تو پھر لیبارٹری صرف چند منٹ بعد بھی تباہ ہو سکتی ہے اور تم اور تمہاری ساری تنظیم بوبی سمیت اگر ہمیں روکنا چاہے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا اوور"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"لیکن کیا تم اس بات کی گارنٹی دے سکتے ہو کہ اگر بلیک تھنڈر ڈاکٹر عالم رضا کو دوبارہ اغوا نہ کرے تو تم لیبارٹری کو تباہ نہ کرو گے اوور"...... جیکسن نے کہا۔

"میرے الفاظ ہی گارنٹی ہوتے ہیں مسٹر جیکسن۔ اگر تمہیں یہ گارنٹی قبول ہو تو ٹھیک ہے نہ ہو تو تب بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اوور"۔ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"سوری مسٹر علی عمران ہم ڈاکٹر عالم رضا کو پاکیشیا واپس لے جانے کی اجازت نہیں دے سکتے اور مس بوبی تم بھی سن لو کہ تم چونکہ عمران سے ذہنی طور پر مرعوب ہو چکی ہو اس لئے تمہیں اس مشن سے آف کیا جاتا ہے۔ اب بلیک تھنڈر تنظیم کے دوسرے سیکشن ان کے خلاف کام کریں گے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے اچانک کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ جیکسن کو اچانک کیا ہو گیا ہے"...... بوبی نے حیران ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر بھی آف کر دیا۔

"جو کچھ بھی ہوا ہے۔ اس کا نتیجہ بھی وہ خود ہی بھگت لے گا۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ اب تمہاری ذمہ داری ختم ہو گئی ہے اور اب میں آزاد ہو گیا ہوں کہ جو چاہوں کروں۔ البتہ اب تم خود بتاؤ کہ تمہارے کیا ارادے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب مجھے اس مشن سے ہی آف کر دیا گیا ہے تو پھر مجھے اس سے کیا غرض کہ کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں۔ میں اب تمہیں یہاں سے جانے سے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نہیں روکوں گی۔ لیکن ایک بات بتادوں کہ اب تمہارا پاکیشیا واپس
زندہ پہنچنا ناممکن ہو گیا ہے اور مجھے ذاتی طور پر تمہاری موت پر ہمیشہ
افسوس رہے گا"...... بوبی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شکریہ اب ہمیں اجازت۔ ارے ہاں ہماری جیپ تو شاید ابھی
تک وہیں کھنڈرات کے قریب ہی موجود ہو گی۔ کیا تم ہمیں وہاں تک
پہنچانے کے لئے کسی سواری کا بندوبست کر سکتی ہو"...... عمران
بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا ضرورت ہے اس جیپ کو منگوانے کی میں تمہیں ایک جیپ
دے دیتی ہوں۔ تم نے کنساٹا ہی جانا ہو گا۔ وہاں جا کر جیپ کو کہیں
بھی جگہ چھوڑ دینا وہ مجھے واپس مل جائے گی"...... بوبی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مہربانی۔ شکریہ"...... عمران نے مسکرا
ہوئے کہا اور بوبی نے باہر کھڑے ہوئے لوتھر کو جیپ لے آنے
ہدایت دینی شروع کر دی۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد عمران اپنے ساتھیوں اور ڈاکٹر عالم رضا
ساتھ جیپ میں سوار ایئر فیلڈ سے نکل کر کنساٹا کی طرف بڑھا
رہا تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود تھا۔ جب کہ سائیڈ سیٹ پر
بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر عالم رضا اور باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر م
تھے۔

"عمران صاحب اب آپ نے کیا سوچا ہے۔ جیکسن نے تو واضح
پر دھمکی دے دی ہے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے

کرتے ہوئے کہا۔

"سوچنا کیا ہے۔ کنساٹا سے ولنگٹن جائیں گے اور پھر ولنگٹن سے
پاکیشیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن جیکسن نے تو کہا ہے کہ وہ ایسا نہیں ہونے دے گا"۔ جولیا
نے کہا۔

"اس کے کہنے یا نہ کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے"...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ
کنساٹا پہنچ گئے۔ عمران نے جیپ شہر کی ایک سڑک پر چھوڑی اور جیپ
سے اتر کر وہ اپنے ساتھیوں کو لئے پیدل ہی آگے بڑھ گیا۔ مختلف
سڑکوں پر گھومنے کے بعد وہ ایک تنگ سی گلی کی طرف گھوم گیا۔

"ادھر کہاں جا رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں
پوچھا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔ گلی آگے جا کر بند ہو گئی تھی۔
جہاں گلی بند ہوتی تھی۔ وہاں ایک دروازہ تھا۔ عمران نے دروازے
کے ساتھ دیوار پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ
کھلا تو دروازے پر ایک مقامی نوجوان کھڑا حیرت سے انہیں دیکھ رہا
تھا۔

"کلارنٹ سے کہو پاکیشیا سے عمران آیا ہے"...... عمران نے اس
نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس سر۔ آیئے۔ باس تو کافی دنوں سے آپ کے منتظر
ہیں"...... نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

طرف ہٹ گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو اندر آنے کا کہہ کر دروازہ کراس کر کے دوسری طرف موجود صحن سے گزرتا ہوا ایک چھوٹے سے برآمدے میں پہنچ گیا۔ اس برآمدے کے پیچھے صرف دو کمرے تھے۔ دونوں کمروں کے دروازے کھلے ہوئے تھے۔ لیکن دونوں کمرے ہی خالی تھے۔ وہ نوجوان دروازہ بند کر کے تیزی سے واپس آیا۔

" آجائیے "...... اس نے ایک کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی وہ اس کمرے میں پہنچے۔ نوجوان نے دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود سوئچ پینل کے نچلے حصے کو انگوٹھے کی مدد سے مخصوص انداز میں دبایا تو کمرے کی ایک دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی۔ اب دوسری طرف جاتی ہوئی راہداری نظر آرہی تھی۔ وہ نوجوان عمران اور دوسرے ساتھیوں کو لئے اس راہداری سے گزر کر ایک اور چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور پھر سائیڈ پر موجود سوئچ پینل پر سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرہ کی حالت ساکت ہوئی تو نوجوان نے دروازہ کھولا اور وہ ایک بار پھر ایک راہداری میں پہنچ گئے۔ عمران کے سارے ساتھی حیرت سے اس سارے طلسم ہوشربا کو دیکھ رہے تھے۔ راہداری کا اختتام ایک بڑے سے کمرے میں ہوا۔ جہاں صوفے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" باس پاکیشیا سے عمران صاحب "...... نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

" عمران۔ کہاں ہے عمران "...... اس آدمی نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" کلارنٹ تو کہتے ہیں بڑا سریلا ساز ہوتا ہے۔ لیکن تمہاری آواز تو پھٹے ہوئے ڈھول سے بھی زیادہ کرخت ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو عمران۔ میں تو سمجھا تھا کوئی دیوہیکل، سرخ آنکھوں، بڑی بڑی موچھوں اور سر سے گنجا آدمی ہو گا۔ لیکن تم تو واقعی کسی مکتب میں پڑھنے والے نوجوان لگتے ہو "...... اس آدمی نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" کاش مکتب کا نام بھی بتا دیتے تو اچھا تھا۔ ایک تو وہ مکتب ہوتا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں پڑھنے والے اپنے باپ کو بھی خبطی سمجھنے لگ جاتے ہیں اور ایک مکتب وہ ہوتا ہے جس میں پڑھنے والے ڈگری لینے کے بعد ویرانوں، صحراؤں میں لیلیٰ لیلیٰ پکارتے پھرتے ہیں۔ میرا مطلب ہے مکتب عشق "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کلارنٹ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ اس نے باری باری سوائے جولیا کے سب سے مصافحہ کیا جب کہ جولیا نے اس کی طرف سے مصافحے کے لئے بڑھے ہوئے ہاتھ کو نظر انداز کر کے صرف سلام کرنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ کلارنٹ کے چہرے پر صرف ایک لمحے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کے لئے حیرت کے تاثرات ابھرے تھے۔ لیکن پھر وہ دوسری طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

"آپ کے چیف نے تو مجھے کئی روز ہوئے حکم دے دیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آئیں گے اور تب سے میں سارا کام چھوڑ کر یہاں بیٹھا ہوا ہوں"...... کلارنٹ نے رسمی فقروں کے بعد کہا۔

"جب تک مشن کا ایک حصہ حل نہ ہو جاتا۔ ہم کیسے یہاں آسکتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشن کا ایک حصہ کیا مطلب"...... کلارنٹ نے چونک کر کہا۔

"یہ ڈاکٹر عالم رضا وہ سائنس دان ہیں جنہیں بلیک تھنڈر نے اغوا کر لیا تھا۔ ہم انہیں لیبارٹری سے نکال لائے ہیں۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے چیلنج دے دیا ہے کہ وہ انہیں واپس نہ جانے دے گا۔ اس لئے اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ انہیں بحفاظت پاکیشیا پہنچاؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں تک پہنچ جانے کے بعد اب آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بحفاظت اور بخیریت پاکیشیا پہنچ جائیں گے"۔ کلارنٹ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"جب یہ پاکیشیا پہنچیں گے اور ہمیں ان کے پہنچنے کی اطلاع مل جائے گی۔ اس کے بعد مشن کا دوسرا حصہ شروع ہوگا"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کلارنٹ اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں اور عمران

کے ساتھ ساتھ سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ آواز اس ٹرانسمیٹر سے ہی نکل رہی تھی۔ عمران نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور"...... بٹن دبتے ہی بوبی کی آواز سنائی دی اور بوبی کی آواز سن کر عمران کے ساتھ ساتھ کلارنٹ بھی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں اوور"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ تمہیں بتا دوں کہ ریجنل ہیڈ کوارٹر نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے فیصلے کی توثیق کر دی ہے ان دونوں نے تمہاری اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت کو عزت اور انا کا مسئلہ بنا لیا ہے اور ساتھ ہی مجھے بھی انتہائی سخت آرڈر مل گیا ہے کہ میں تمہیں تلاش کر کے فوری موت کے گھاٹ اتار دوں۔ اس کے علاوہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ولنگٹن اور کنساٹا میں موجود اپنے دوسرے گروپوں کو بھی حرکت میں آنے کا حکم دے دیا ہے اور کنساٹا سے لے کر پاکیشیا تک تمہاری ہلاکت کے لئے احکامات دے دیئے گئے ہیں۔ اب چونکہ میری مجبوری ہے اس لئے میں تمہارے خلاف کام کروں گی اور اس بار کوئی نرمی نہیں ہوگی۔ میں نے تمہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینا ہے۔ کیونکہ ریجنل ہیڈ کوارٹر نے حکم دے دیا ہے کہ اس

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بار اگر میں نے تمہارے بارے میں نرمی دکھائی تو وہ میری موت کے
احکامات جاری کر دیں گے اور تم جانتے ہو کہ موت سے تو آدمی بچ سکتا
ہے لیکن تنظیم کے قاتلوں سے نہیں بچ سکتا اوور"........ بوبی نے اپنی
فطرت کے مطابق کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا وعدہ کہ میں بہرحال تم سے نرمی کا ہی سلوک کروں گا۔
کیونکہ تم واقعی ٹرو مین ہو اور مجھے سچے افراد بے حد پسند ہیں ۔ باقی
جہاں تک تمہارے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر اور ریجنل ہیڈ کوارٹر کا تعلق
ہے ۔ان کے متعلق میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ چیونٹی کی جب موت آتی
ہے تو اس کے پر نکل آتے ہیں اور تمہیں بھی پوری اجازت ہے کہ تم
بھی بحیثیت گولڈن ایجنٹ جس قدر کوشش چاہے کر لو۔ گڈ بائی اوور
اینڈ آل"........ عمران نے مطمئن سے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف
کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے ٹرانسمیٹر کو ہاتھ گھما کر پوری قوت سے
سامنے کی دیوار پر دے مارا۔ ایک دھماکہ ہوا اور ٹرانسمیٹر پرزے ہو کر
فرش پر بکھر گیا۔

"ہاں تو جناب کلارنٹ صاحب اب آپ کون سا راگ سناتے ہیں
آپ نے بوبی کی کال سن لی ہے اور میں نے آپ کے چہرے پر تشویش
کے تاثرات بھی دیکھ لئے ہیں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے
کلارنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب آپ سے یہ میری پہلی ملاقات ہے ۔لیکن آپ اپنے
چیف سے پوچھ سکتے ہیں کہ کلارنٹ ہمیشہ اعتماد پر پورا اترا ہے ۔میں

صرف اس لئے پریشان ہو گیا تھا کہ بوبی اس ٹرانسمیٹر کال کی مدد سے
یہاں کا کھوج نہ لگا لے ۔لیکن آپ نے فوری طور پر ٹرانسمیٹر توڑ کر ایک
تو میرا یہ خدشہ دور کر دیا ہے اور دوسرا آپ کی طرف سے ٹرانسمیٹر
توڑنے کا مطلب بوبی ، سیکشن ہیڈ کوارٹر اور ریجنل ہیڈ کوارٹر کے
خلاف اعلان جنگ ہے اور اس جنگ میں آپ کلارنٹ کو ہمیشہ اپنے
ساتھ پائیں گے"........ کلارنٹ نے بڑے بااعتماد اور مضبوط لہجے میں
بات کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے چیف نے بتا دیا ہے ۔اسی لئے تو میں یہ اہم ترین ذمہ داری
تم پر ڈال رہا ہوں کہ تم ڈاکٹر عالم رضا کو پاکیشیا پہنچا دو تاکہ میں آزاد
ہو کر ان کے خلاف کام کر سکوں"........ عمران نے کہا۔

"میں ابھی انتظامات کرتا ہوں ۔ان حالات میں یہ واقعی ضروری
ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا کو جلد از جلد یہاں سے نکال کر پاکیشیا پہنچا دیا
جائے"........ کلارنٹ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر
عقبی دروازے میں غائب ہو گیا۔

"کیا یہ سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے"........ کلارنٹ کے
جاتے ہی جولیا نے عمران سے پوچھا۔

"یہ فارن ایجنٹ نہیں ۔بلکہ فارن گروپ ہے ۔یہ آدمی ایکریمیا کی
ایک ریاست کنارڈے کا کنگ کہلاتا ہے ۔ویسے یہ بنیادی طور پر رہنے
والا کنساٹا کا ہی ہے ۔ تمہارے چیف کو علم تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کی
برآمدگی کے بعد بلیک تھنڈر نے ہر حالت میں اسے روکنے کے لئے اپنی

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

پوری قوت استعمال کرنی ہے۔ اس لئے اس نے مجھے کہا تھا کہ جب اس بات کا علم ہو جائے کہ ڈاکٹر عالم رضا کہاں ہے تو میں اسے مطلع کر دوں چنانچہ کنسانا میں جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ لیبارٹری کنسانا کے قریب ایرک فیلڈ میں ہے میں نے چیف کو اطلاع دے دی۔ اس پر چیف نے اسے کال کیا اور پھر جوابی طور پر اس نے یہاں کا پتہ بتا دیا کہ وہ یہاں ہمارا انتظار کرے گا۔ چنانچہ چیف نے یہاں کے پتے سے مجھے مطلع کر دیا۔ اب یہ کلارنٹ ڈاکٹر عالم رضا کو اپنی ریاست لے جائے گا۔ یہ ریاست ایسی ہے جو انتہائی دور دراز واقع ہوئی ہے اور اس قدر ڈویلپیڈ بھی نہیں ہے جتنی ایکریمیا کی دوسری مشہور ریاستیں ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ریاست ایکریمیا کی سرحد پر واقع ہے۔ اس لئے کلارنٹ ڈاکٹر عالم رضا کو اپنی ریاست کنارڈے لے جائے گا اور پھر کنارڈے سے ڈاکٹر صاحب اطمینان سے پاکیشیا پہنچ جائیں گے جب کہ بلیک تھنڈر ولنگٹن ناراک اور وہاں سے پاکیشیا جانے والی فلائیٹس اور راستوں کو ہی چیک کرتی رہے گی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ نے پہلے ہی یہ سارا سیٹ اپ کر رکھا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو لیبارٹری سے باہر نکالنا اگر مشن کا پہلا مرحلہ ہے تو دوسرا مرحلہ انہیں پاکیشیا پہنچانا ہو اور اگر ہم خود اس دوسرے مرحلے میں ملوث ہو گئے تو پھر لیبارٹری

تباہ کرنے والا مشن ادھورا رہ جائے گا اور میں نے بہرحال اس لیبارٹری کو ہر صورت میں تباہ کرنا ہے تاکہ ڈاکٹر عالم رضا کے دوبارہ اغوا ہونے کا سکوپ ختم ہو جائے اور فارمولے کی وہ کاپی جو لیبارٹری میں موجود ہے اس کا بھی ساتھ ہی خاتمہ بالخیر ہو جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو اب آپ دوبارہ لیبارٹری کو تباہ کرنے ایرک فیلڈ جائیں گے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"ایرک فیلڈ جانے کی ضرورت نہیں پڑے گی"...... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے کلارنٹ اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ دو آدمی تھے۔

"ڈاکٹر عالم رضا آپ ان کے ساتھ چلے جائیں۔ قطعی بے فکر ہو کر جائیں آپ محفوظ ہاتھوں میں رہیں گے"...... کلارنٹ نے ڈاکٹر عالم رضا سے مخاطب ہو کر کہا۔ ڈاکٹر عالم رضا نے عمران کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"بالکل جائیں جناب...... اب آپ سے پاکیشیا میں ملاقات ہو گی انشاء اللہ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈاکٹر عالم رضا خاموشی سے اٹھا اور ان دونوں کے ساتھ عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دروازہ کراس کر گیا تھا۔ اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"کلارنٹ اب ہمیں لباس اسلحہ اور میک اپ کا سامان چاہئے اور

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ایک خصوصی ساخت کا ماسٹر کمپیوٹر بھی چاہئے"...... عمران نے ڈاکٹر عالم رضا کے جانے کے بعد کلارنٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ماسٹر کمپیوٹر تو شاید واشنگٹن سے منگوانا پڑے گا۔ باقی ہر چیز یہاں مل جائے گی"...... کلارنٹ نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلارنٹ نے ایک طرف دیوار میں نصب الماری کھولی اور اس میں سے ایک کاغذ نکال کر عمران کے سامنے رکھی ہوئی میز پر رکھ دیا تو عمران نے جیب سے قلم نکالا اور کاغذ پر جھک گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی بوبی نے چونک کر سر اٹھایا اور دوسرے لمحے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ایک وجیہہ اور لمبے تڑنگے نوجوان کو دیکھ کر وہ چونک پڑی۔

"اوہ جیمز تم آؤ۔ کیا رپورٹ ہے"...... بوبی نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"میرے مقدر میں ناکامی کا لفظ لکھا ہی نہیں گیا مس"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بڑے مطمئن انداز میں بیٹھ گیا۔

"اوہ تمہارا مطلب ہے تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے"...... بوبی کے لہجے میں اور زیادہ اشتیاق امڈ آیا تھا۔

"یس مس عمران اور اس کے ساتھی یہیں ہیں۔ مطلب ہے کنساٹا میں ہی موجود ہیں"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بوبی بے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اختیار آگے کی طرف جھک آئی۔

"یہاں کنساٹا میں۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ جلدی بتاؤ"...... بوبی کے لہجے میں بے پناہ اشتیاق تھا۔

"مس یہ لوگ مقامی بدمعاش ڈامر کی پناہ میں ہیں۔ ڈامر نے انہیں اپنے ایک مخصوص اڈے میں رکھا ہوا ہے"...... جیمز نے جواب دیا۔

"ڈامر اوہ اچھا لیکن ڈامر تو بہت چھوٹا سا بدمعاش ہے۔ اس کا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کیسے تعلق بن گیا"...... بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے سنا ہے مس کہ ڈامر کے تعلقات کسی ایسے آدمی سے ہیں جس کا نام کلارنٹ ہے اور جو ایکریمیا کی کسی دور دراز ریاست کا کنگ کہلاتا ہے۔ اس کنگ کلارنٹ نے ڈامر کو عمران اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دینے کے لئے بک کیا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"ہونہہ تو یہ بات ہے۔ اس اڈے کا پتہ چلا"...... بوبی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں مس اس اڈے کے متعلق صرف ڈامر ہی جانتا ہے۔ اس نے اسے اپنے خاص الخاص آدمیوں سے بھی خفیہ رکھا ہوا ہے"۔ جیمز نے کہا۔

"اور یہ ڈامر ہے کہاں"...... بوبی نے پوچھا۔

"اپنے جوئے خانے میں۔ ڈامر گیم کلب"...... جیمز نے جواب دیا

بوبی نے میز پر موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک ایگل کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بوبی بول رہی ہوں۔ مارٹن سے بات کراؤ"...... بوبی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں مس"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مارٹن ڈامر کو جانتے ہو"...... بوبی نے کہا۔

"ڈامر کو۔ یس مس۔ اچھی طرح جانتا ہوں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس ڈامر کو فوری طور پر اغوا کر کے سپیشل اڈے پر پہنچا دو۔ اس طرح کہ اس کے کسی آدمی کو بھی معلوم نہ ہو سکے"...... بوبی نے کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے مختصر لفظوں میں جواب دیا گیا۔

"میں انتظار کر رہی ہوں تمہاری کال کا۔ بوبی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مجھے اجازت مس"...... جیمز نے کہا۔

"ہاں تم جاؤ لیکن خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ ہمارے اس اڈے تک پہنچنے سے پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے نکل جائیں۔ تم نے اپنی چیکنگ بہر حال جاری رکھنی ہے"...... بوبی نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"یس مس"...... جیمز نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو بوبی نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے بڑے نوٹوں کی ایک موٹی سی گڈی نکال کر اس نے جیمز کی طرف اچھال دی۔

"یہ تمہارا انعام اچھی اطلاع دینے کا"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو مس"...... جیمز نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور گڈی جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بوبی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مارٹن کی کال ہے مس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... بوبی نے کہا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں مس"...... چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا"...... بوبی نے پوچھا۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے مس"...... دوسری طرف سے مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اتنی دیر کیوں لگائی ہے"...... بوبی کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

"اس کے گیم کلب سے نکلنے کا انتظار تھا مس۔ کیونکہ آپ نے حکم

دیا تھا کہ اس کے کسی آدمی کو اس کے اغوا کا علم نہ ہو"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"کیا تم انتظار کرتے رہے ہو اس کے باہر نکلنے کا۔ اگر وہ مزید کئی گھنٹوں تک نہ نکلتا تو تم انتظار ہی کرتے رہتے"...... بوبی کا لہجہ یکلخت بے حد تلخ ہو گیا تھا۔

"نہیں مس میں نے اسے پامر بن کر فون کیا تھا۔ پامر اس کا انتہائی گہرا دوست ہے اور یہ دونوں مل کر تفریح کرتے ہیں یہ ڈامر اور پامر دونوں ہی کنساٹا میں لیڈی ہنٹر مشہور ہیں۔ میں نے اسے پامر بن کر کہا کہ ایک انتہائی خوبصورت عورت اڈے پر پہنچ چکی ہے وہ فوراً آ جائے۔ اس نے وعدہ کر لیا کہ ابھی آ رہا ہے۔ لیکن پھر شاید کسی لمبی گیم کے چکر میں وہ رک گیا۔ جب وہ باہر آیا تو میرے آدمی اس کی نگرانی کے لئے موجود تھے اسے اغوا کر لیا گیا"...... مارٹن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر وہ پامر سے بات کر لیتا تو"...... بوبی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پامر کو پہلے ہی چیک کر لیا گیا تھا۔ وہ اپنے اڈے پر موجود نہ تھا۔ ڈامر اول تو کال ہی نہ کرتا کیونکہ اس کے اور پامر کے درمیان ایسی باتیں اکثر ہوتی رہتی ہیں لیکن اگر وہ چیک بھی کرتا تو پامر لامحالہ اڈے پر اسے نہ ملتا"...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ اب میں سپیشل پوائنٹ پر جا رہی ہوں۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

تم اپنے ساتھیوں کو تیار کر لو۔ میں تمہیں کال کر لوں گی اور پھر ہم نے ایک بہت بڑا شکار کھیلنا ہے۔ بہت ہی بڑا"...... بوبی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مس۔ ہم تیار ہیں"...... مارٹن نے جواب دیا اور بوبی نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس کے اس مخصوص اڈے سے نکل کر سپیشل پوائنٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ وہ ایرک فیلڈ سے کنساٹا منتقل ہو گئی تھی۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر نے جب عمران اس کے ساتھیوں اور ڈاکٹر عالم رضا کی موت کا مشن اس کے سپرد کیا تو اس نے اپنی فطرت کے مطابق اس فکسڈ فریکونسی کے ٹرانسمیٹر پر جو اس نے خود ہی ایرک فیلڈ سے کنساٹا جاتے ہوئے عمران کو دے دیا تھا تاکہ اگر کسی بھی وقت عمران یا ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنا چاہیں تو کر لیں۔ اس نے عمران کو کھل کر بتا دیا تھا کہ ریجنل ہیڈ کوارٹر کے احکامات کا مطلب مین ہیڈ کوارٹر کے احکامات ہی لیا جاتا ہے اس لئے اب وہ اسے ختم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے لیکن عمران نے جواب میں اس کے خلاف ایکشن نہ لینے کی بات کی تھی۔ گو اس کے بعد اس ٹرانسمیٹر پر دوبارہ رابطہ نہ ہو سکا تھا شاید عمران نے ٹرانسمیٹر ہی بیکار کر دیا تھا۔ لیکن وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ عمران کی یہ چال ناکام رہے گی۔ اسے معلوم تھا کہ ذہین ایجنٹ ایسی باتیں کر کے مخالف فریق کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اب تک اس کا خیال یہی تھا کہ عمران کو اگر اس کے ختم کرنے کا موقع مل گیا تو وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ ہچکچائے گا اور چونکہ

ریجنل ہیڈ کوارٹر نے اسے دھمکی دے دی تھی کہ اگر اس نے عمران کے خلاف نرمی اختیار کی تو اس کے خلاف بھی موت کے احکامات صادر کر دیئے جائیں گے اس لئے اب وہ عمران کے خاتمے کے لئے مجبور تھی۔ جیمز اس کے اس سیکشن کا سربراہ تھا جس کے ذمے مخبری اور چیکنگ کا کام تھا۔ اس نے فوری طور پر کنساٹا سے باہر جانے والے تمام ممکنہ راستوں پر نگرانی شروع کرا دی تھی تاکہ عمران اور اس کے ساتھی اگر کنساٹا سے باہر نہیں گئے تو اب نہ جا سکیں اور اب جیمز کی رپورٹ کے بعد کہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک کنساٹا میں ہی موجود ہیں۔ اسے حرکت میں آنے پر مجبور کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار شہر کی ایک کالونی میں واقع کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ یہ کوٹھی اس کا سپیشل اڈہ تھا۔ اس لئے وہ اسے سپیشل پوائنٹ کہا کرتی تھی۔ اس نے مخصوص انداز میں تین بار کار کا ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر نکل آیا۔ لیکن پھر کار میں بوبی کو بیٹھا دیکھ کر وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس چھوٹے پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور بوبی کار اندر لے گئی۔ پورچ کے پیچھے برآمدے میں دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ بوبی کی کار کو پورچ کی طرف بڑھتے دیکھ کر برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر پورچ میں آ گئے۔ پھر جیسے ہی بوبی کار سے اتری ان دونوں نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

"ڈامر کہاں ہے"...... بوبی نے ان میں سے ایک سے پوچھا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تہہ خانے میں مس"...... ایک آدمی نے جواب دیا۔

"لوگر کو بلاؤ اس ڈامر سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... بوبی نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا۔

"لوگر وہیں موجود ہے مس"...... اس آدمی نے اس کے پیچھے آتے ہوئے جواب دیا اور بوبی سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ تہہ خانے میں موجود تھی جہاں ایک دیوار کے ساتھ ایک بھینسے نما آدمی زنجیروں سے جکڑا ہوا کھڑا تھا۔ لیکن وہ بے ہوش تھا۔ اس کی گردن بھی ڈھلکی ہوئی تھی اور اس کا جسم بھی زنجیروں کے ساتھ تقریباً لٹکا ہوا ہی نظر آ رہا تھا۔ تہہ خانے میں ایک گنجے سر والا پہلوان نما آدمی بھی کھڑا تھا جس کے جسم پر تیز سرخ رنگ کی آدھے بازوؤں والی بنیان تھی اور اس کے ساتھ اس نے چست جینز پہن رکھی تھی۔ اس نے بوبی کو سلام کیا۔

"اسے جانتے ہو لوگر"...... بوبی نے دیوار سے بندھے ہوئے بھینسے نما آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس گنجے سر والے پہلوان نما آدمی سے کہا اور خود وہ سامنے رکھی ہوئی کرسی کی طرف بڑھ گئی۔

"یس مس۔ یہ ڈامر ہے۔ مقامی بدمعاش"...... لوگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے اب غور سے سنو میں نے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس کا جسم اور اس کے چہرے کی ساخت بتا رہی ہے کہ یہ اڑیل طبیعت اور موٹے دماغ کا آدمی ہے۔ اس لئے اس پر خاصا خوفناک قسم

کا تشدد کرنا پڑے گا۔ تب ہی یہ زبان کھولے گا"...... بوبی نے غور سے ڈامر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مس۔ لوگر کو ایسے لوگوں کی زبان کھلوانے کا طویل تجربہ ہے"...... لوگر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن یہ بات سن لو کہ میں اس وقت تک اسے مردہ نہیں دیکھنا چاہتی جب تک اس سے مکمل معلومات حاصل نہ ہو جائیں"...... بوبی نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا مس"...... لوگر نے جواب دیا۔

"او۔ کے اسے ہوش میں لے آؤ۔ تاکہ اس سے ابتدائی بات چیت تو کر لی جائے"...... بوبی نے کہا تو لوگر سر ہلاتا ہوا ڈامر کی طرف بڑھ گیا اور دوسرے لمحے کمرہ تھپڑوں کی زوردار آوازوں سے گونج اٹھا۔ چھٹے یا ساتویں تھپڑ پر ڈامر چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔ اس کے منہ سے خون کی لکیر سی نکل کر اس کے ہونٹوں کے کناروں سے باہر پھیلنے لگی تھی۔

"اوہ تم نے اسے زخمی کر دیا۔ چلو اسے شراب پلا دو زخمی ہونے کے معاوضے میں"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا تو لوگر خاموشی سے واپس مڑا۔ اس نے دروازے کے ساتھ دیوار میں نصب الماری کے پٹ کھولے اور اندر سے شراب کی ایک بوتل نکال کر وہ واپس ڈامر کی طرف مڑ گیا۔ جب کہ ڈامر ہوش میں آنے کے بعد ہونٹ بھینچے کمرے اور سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی بوبی کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ لو پیو"...... لوگر نے کہا اور بوتل کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اس کے منہ سے لگا دی اور ڈامر نے بھی بغیر کسی تکلف کے غٹا غٹ
شراب پینی شروع کر دی ۔ لوگر نے ہاتھ اس وقت ہٹایا جب پوری
بوتل ڈامر کے حلق سے نیچے نہ اتر گئی۔

" اب اس کا منہ بھی صاف کر دو"........ بوبی نے اسی طرح
مسکراتے ہوئے کہا تو لوگر نے بوتل ایک طرف رکھی اور جیب سے
رومال نکال کر اس نے باقاعدہ ڈامر کا منہ صاف کرنا شروع کر دیا۔

" اب ٹھیک ہے ۔ہاں تو ڈامر اب تمہارا ذہن اچھی طرح روشن ہو
گیا ہو گا ۔مجھے پہچانتے ہو"........ بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھی طرح پہچانتا ہوں تم سڑکوں پر پھرنے والی خارش زدہ کتیا
ہو"...... ڈامر نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا تو بوبی بے
اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی ۔

" گڈ ۔خاصے جی دار آدمی ہو ۔میرا تو خیال تھا کہ بس تم نے حرام کا
مال کھا کھا کر جسم ہی پال رکھا ہو گا"..... بوبی نے ذرہ برابر بھی برا
منائے بغیر ہنستے ہوئے کہا۔

" تم نے مجھے اس طرح کیوں اغوا کرایا ہے اور کیوں یہاں
زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے ۔ تم جیسی خوبصورت عورت ویسے ہی حکم
کرتی تو میں سر کے بل چل کر حاضر ہو جاتا"........ ڈامر نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے تم مجھے نہیں پہچانتے"........ بوبی نے اس بار
ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

" اچھی طرح پہچانتا ہوں ۔ تمہارا نام بوبی ہے اور تم یہاں وہی

دھندہ کرتی ہو جو ہم کرتے ہیں لیکن تمہارا اور ہمارا فیلڈ علیحدہ علیحدہ
ہے ۔اس لئے کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا"...... ڈامر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

" تمہارا کیا فیلڈ ہے"...... بوبی نے کہا۔

" منشیات اور شراب ۔جبکہ تم اسلحے کا دھندہ کرتی ہو"..... ڈامر
نے بڑے بے خوف سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اسلحہ اوہ نہیں ڈامر میں ان چھوٹے اور گھٹیا دھندوں میں نہیں پڑا
کرتی ۔ میرا دھندہ اور ہے جس کا تم سوچ بھی نہیں سکتے ۔ بہر حال
تمہیں یہاں اس لئے لایا گیا ہے کہ تم نے اپنی اوقات سے بڑھ کر کام
میں ہاتھ ڈال دیا ہے ۔ تم نے کسی کلارنٹ کی طرف سے آرڈر پر
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنے کسی اڈے میں پناہ دی ہوئی ہے ۔میں
نے تم سے اس اڈے کے متعلق پوچھنا ہے"........ بوبی نے کہا۔

" پاکیشیا سیکرٹ سروس ۔کیا مطلب یہ پاکیشیا کیا ہوتا ہے"۔ڈامر
نے حیران ہو کر کہا۔اس نے شاید زندگی میں کبھی پاکیشیا کا نام بھی نہ
سنا تھا۔

" ایشیا کا ایک چھوٹا سا ملک ہے"...... بوبی نے مطمئن سے لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایشیا کا ۔مگر میرا ایشیا سے کیا تعلق ۔ میں زندگی میں کبھی ایشیا
نہیں گیا"...... ڈامر نے جواب دیا۔

" تمہارا تعلق کلارنٹ سے تو ہے"..... بوبی نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"تم نے دوسری بار یہ نام لیا ہے۔ یہ کون ہے۔ میں تو اسے نہیں جانتا"...... ڈامر نے کہا۔

"او۔ کے رسمی بات چیت ختم لوگر۔ اب باقاعدہ مذاکرات کا آغاز کرو"...... بوبی نے گردن موڑ کر لوگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس"...... لوگر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور اس نے اس الماری میں سے جس سے اس نے شراب کی بوتل اٹھائی تھی۔ انتہائی طاقتور تیزاب کی بوتل اٹھائی اور اسے لے کر وہ ڈامر کی طرف مڑ گیا۔

"یہ انتہائی طاقتور تیزاب ہے ڈامر۔ اس کا ایک قطرہ جہاں پڑے گا وہاں جسم کو گلا دے گا اور یہ پوری بوتل تمہاری دونوں ٹانگوں کو گلا سکتی ہے۔ اس کے بعد ظاہر ہے تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤ گے۔ چنانچہ تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ان صاحبہ کے سوالوں کا درست جواب دے دو"...... لوگر نے ڈامر کی طرف بڑھتے ہوئے اور اس طرح سے سمجھاتے ہوئے کہا جیسے کوئی استاد کسی کند ذہن بچے کو سمجھاتا ہے۔

"جب میں جانتا ہی نہیں ہوں تو بتاؤں کیا"...... ڈامر نے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک کربہہ چیخ نکلی اور پھر تو جیسے چیخوں کا طوفان آ گیا۔ لوگر نے بوتل کھول کر اس میں سے تیزاب ڈامر کے دائیں پیر میں پہنے ہوئے بوٹ پر ایک دھار کی صورت میں انڈیلنا شروع کر دیا تھا اور بوٹ اور پیر میں سے دھواں بھی نکل رہا تھا

اور ایک مکروہ سی بدبو بھی کمرے میں پھیل گئی تھی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ بتاتا ہوں رک جاؤ"...... یکلخت ڈامر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور لوگر نے بوتل اونچی کر لی۔

"بولتے جاؤ ورنہ اس جیسی کئی بوتلیں الماری میں موجود ہیں"۔ لوگر نے بڑے ٹھنڈے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا کچھ کرو میں مر جاؤں گا۔ اوہ۔ اوہ اس قدر المناک تکلیف میں سب کچھ بتا دوں گا۔ وعدہ رہا مگر اس کا کچھ کرو"...... ڈامر نے تکلیف کی شدت سے کراہتے ہوئے اور چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں تکلیف کی شدت سے باہر کو ابل آئی تھیں۔ چہرہ مسخ ہو گیا تھا اور پورا جسم پسینے میں شرابور نظر آ رہا تھا۔

"بینڈیج کر دو لوگر۔ اسے واقعی بے حد تکلیف ہو رہی ہے"۔ کرسی پر خاموش بیٹھی ہوئی بوبی نے کہا۔

"یس مس"...... لوگر نے اسی طرح انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ کر وہ ایک بار پھر الماری کی طرف گیا۔ اس نے تیزاب کی بوتل کو بند کر کے الماری میں رکھا اور سفید رنگ کے محلول سے بھری ہوئی ایک اور بوتل اٹھائی اور چیختے اور کراہتے ہوئے ڈامر کی طرف مڑ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اس میں موجود سفید رنگ کے محلول کی دھار اس نے ڈامر کے پیر پر ڈالنا شروع کر دی جہاں جہاں یہ سفید رنگ کا محلول گر رہا تھا وہاں وہاں سے اٹھتا ہوا دھواں غائب ہوتا جا رہا تھا اور ویسے ویسے ڈامر کی چیخوں اور کراہوں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

میں بھی کمی آتی جا رہی تھی ۔ بوبی خاموش بیٹھی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی ۔ سفید محلول والی ساری بوتل جب لوگر نے ڈامر کے پیر پر ڈال دی تو ایک بار پھر الماری میں اس نے بوتل ایک طرف رکھ دی اور خاموش کھڑا ہو گیا ۔ ڈامر کے منہ سے اب ہلکی ہلکی کراہ نکل رہی تھی لیکن اس کا چہرہ اب خاصا پر سکون ہو گیا تھا ۔

"ہاں ڈامر ۔ اب سب کچھ تفصیل سے بتا دو ۔ ورنہ اس بار میں اٹھ کر چلی جاؤں گی اور اس الماری میں موجود تیزاب سے بھری ساری بوتلیں پیروں سے لے کر تمہارے سر تک درجہ بدرجہ انڈیل دی جائیں گی" ...... بوبی نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا ۔

"کلارنٹ نے مجھے فون پر کہا تھا کہ اسے کنسانا میں ایک ایسے اڈے کی ضرورت ہے جہاں وہ چند روز تک کچھ افراد کو رکھ سکے اور ایسا اڈہ جس کی بابت سوائے میرے کسی اور کو علم نہ ہو ۔ میرے پاس ایسا اڈہ موجود تھا ۔ میں نے کلارنٹ سے بھاری رقم طلب کی ۔ اس نے فوراً ہی وہ رقم میرے بنک اکاؤنٹ میں جمع کرا دی ۔ پھر میرے اور اس کے درمیان کوڈ ورڈ طے ہوئے ۔ اس کے دوسرے روز ایک اجنبی نوجوان میرے پاس آیا ۔ اس نے وہی کوڈ ورڈز دوہرائے اور میں نے اسے چابی دے دی ۔ اس کے بعد ابھی تک مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہاں کون رہا ہے یا رہ رہا ہے ۔ میں نے چونکہ انتہائی بھاری رقم لے لی تھی اس لئے میں اپنی جگہ مطمئن ہو گیا تھا" ...... ڈامر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اس اڈے کی تفصیل بتاؤ اور یہ بھی بتاؤ کہ وہ کہاں ہے اور کس انداز کا ہے ۔ وہاں کے حفاظتی انتظامات کیا ہیں" ...... بوبی نے کہا ۔

"مجھے ایک بوتل شراب اور پلا دو میں تمہیں ساری تفصیل بتا دیتا ہوں ۔ مجھے شدید ترین پیاس محسوس ہو رہی ہے ۔ میرا گلا خشک ہو رہا ہے" ...... ڈامر نے منت بھرے لہجے میں کہا ۔

"لوگر اسے شراب پلا دو ۔ اب یہ ہم سے تعاون کر رہا ہے" ۔ بوبی نے لوگر سے کہا اور لوگر سر ہلاتا ہوا مڑا ۔ ایک بار پھر اس نے اسی الماری سے شراب کی بوتل نکالی اور ڈامر کے پاس جا کر اس نے اس کا ڈھکن ہٹایا اور بوتل ڈامر کے منہ سے لگا دی ۔ ڈامر واقعی پیاسے اونٹ کی طرح غٹاغٹ شراب پیتا چلا گیا ۔ حتیٰ کہ بوتل خالی ہو گئی تو لوگر پیچھے ہٹ گیا ۔ اب ڈامر کے چہرے پر پہلے جیسی رونق آ گئی تھی اور پھر واقعی اس نے اس اڈے سے متعلق پوری تفصیل بتا دی ۔ بوبی اس سے مزید سوالات کرتی رہی اور ڈامر اس کے سوالوں کے جواب دیتا رہا ۔

"او ۔ کے ڈامر تم نے واقعی تعاون کیا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں آسان موت مارا جائے" ...... بوبی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا ۔

"کیا ۔ کیا کہہ رہی ہو ۔ میں تو" ...... ڈامر نے چونک کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کچھ کہنا شروع ہی کیا تھا کہ لوگر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس سے پہلے کہ ڈامر فقرہ مکمل کرتا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اس کے جسم پر مشین پسٹل کی گولیاں بارش کی طرح برسنے لگیں اور اس کا فقرہ درمیان میں ہی رہ گیا۔بوبی خاموشی سے مڑی اور سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اس تہہ خانے سے باہر اوپر والے حصے میں آ گئی۔یہاں ایک کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔وہ اس دفتر میں موجود بڑی سی میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھی اور اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک ایگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بوبی بول رہی ہوں مارٹن سے بات کراؤ"......بوبی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس مس"......دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مارٹن بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"مارٹن تمہارے آدمی تیار ہیں"......بوبی نے پوچھا۔

"یس مس پوری طرح تیار ہیں"...... دوسری طرف سے مارٹن نے کہا تو بوبی نے اسے ڈامر کے اڈے کی تفصیلات بتائیں۔

"اچھی طرح سمجھ گئے ہو"......بوبی نے کہا۔

"یس مس"...... مارٹن نے مختصر سا جواب دیا۔وہ شاید مختصر بات کرنے کا عادی تھا۔

"اس اڈے پر فل ریڈ کرو جو نظر آئے گولیوں سے اڑا دو بلکہ اس

اڈے پر چاروں طرف سے انتہائی طاقتور بم پھینکو۔اس اڈے کو تہس نہس کر دو۔اس طرح کہ اندر موجود افراد کے پرخچے اڑ جائیں"۔بوبی نے کہا۔

"یس مس"......دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح سن لو کہ اس اڈے میں دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ موجود ہیں۔اگر انہیں ذرا بھی وقت مل گیا تو پھر تم اپنے ساتھیوں سمیت عبرت ناک موت مارے جاؤ گے۔اس بات کا خاص طور پر خیال رکھنا"......بوبی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مس۔میری اور میرے گروپ کی تو زندگی ہی ایسے کھیل کھیلنے میں گزر گئی ہے"......دوسری طرف سے مارٹن نے پہلی بار ذرا لمبی بات کرتے ہوئے کہا۔

"جب اڈہ تباہ ہو جائے تو اندر جتنے افراد کی لاشیں بھی دستیاب ہوں سب کو سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دینا۔میں وہیں موجود ہوں"۔ بوبی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات تھے جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو چکی ہو۔پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ تو بوبی جو کرسی پر بیٹھی ایک میگزین کے مطالعے میں مصروف ہو چکی تھی چونک کر سیدھی ہوئی۔اس نے رسالہ بند کر کے میز پر رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس بوبی بول رہی ہوں"......بوبی کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کیونکہ اتنا تو وہ سمجھ رہی تھی کہ کال مارٹن کی طرف سے ہی ہو گی۔

"مارٹن بول رہا ہوں مس۔ آپ کے حکم کی مکمل تعمیل کر دی گئی ہے۔ لیکن مس تباہ شدہ اڈے سے صرف دو مقامی افراد کی لاشوں کے ٹکڑے ملے ہیں اور یہ دونوں ڈامر کے کلب کے آدمی ہیں"۔ مارٹن نے کہا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ وہاں تو عمران اور اس کے ساتھی موجود ہونے چاہئیں تھے"...... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں مس۔ وہاں ان دو مقامی افراد کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں ہے۔ البتہ اس علاقے کے ایک آدمی سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس نے پانچ مردوں اور ایک عورت کو ایک جیپ میں سوار ہو کر ریڈ سے تقریباً ایک گھنٹہ قبل وہاں سے جاتے ہوئے دیکھا تھا"...... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ تو یہ لوگ پہلے ہی نکل گئے تھے۔ ویری بیڈ۔ او کے میں جیمز سے معلوم کرتی ہوں"...... بوبی نے کہا اور ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آ جانے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جیمز بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہونے پر جیمز کی آواز سنائی دی۔

"بوبی بول رہی ہوں جیمز"...... بوبی نے کہا۔

"اوہ مس میں آپ کو کال کرنے کے لئے رسیور اٹھانے کے لئے

ہاتھ بڑھا ہی رہا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ ہم نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر لیا ہے وہ ایک جیپ میں سوار ہیں۔ وہ پانچ مرد اور ایک عورت پر مشتمل ہیں۔ ان کی تعداد کی بنا پر انہیں چیک کیا گیا۔ پھر اس جیپ کے نمبر چیک کیے گئے تو مس پتہ چلا کہ اس جیپ کا تعلق مقامی بدمعاش ڈامر سے ہی ہے۔ اس سے ہمیں پوری طرح تسلی ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں۔ یہ لوگ کنساٹا کے شمال مغرب میں واقع ایئر فورس کے سپیشل ٹرانسمیٹر اسٹیشن طرف جا رہے ہیں"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اسٹیشن کنساٹا سے کتنے فاصلے پر ہے"...... بوبی نے کہا۔

"تین سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ مکمل طور پر ایئر فورس کے قبضے میں ہے لیکن نجانے یہ لوگ کیوں ادھر جا رہے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ وہاں جا رہے ہیں"...... بوبی نے پوچھا۔

"مس ہم ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس وقت ان کی جیپ اس طرف جانے والی سڑک پر مڑ چکی ہے اور اس سڑک پر اور کوئی قصبہ یا آبادی نہیں ہے۔ یہ سڑک اسی اسٹیشن پر ہی جا کر ختم ہوتی ہے۔ ہمارے آدمی وہیں رک گئے ہیں تاکہ اگر یہ لوگ ڈاج دینے کے لئے جا رہے ہیں تو واپس آئیں گے۔ ورنہ ان کے پیچھے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... جیمز نے کہا۔

"کہیں وہ راستے سے ہی مڑ کر بغیر سڑک کے کسی طرف نکل

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جائیں" ۔ بوبی نے کہا۔

"نہیں مس سوائے کھیتوں اور بنجر زمین کے ادھر ادھر اور کوئی قابل ذکر چیز نہیں ہے جس طرف یہ لوگ جائیں گے" ...... جیمز نے کہا۔

"لیکن یہ ایئر فورس اسٹیشن پر کیوں جا رہے ہوں گے ۔ وہاں ان کا کیا کام ہو سکتا ہے" ...... بوبی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں مس" ...... جیمز نے بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"او ۔ کے تم وہیں نگرانی کراؤ ۔ اگر یہ لوگ واپس آئیں تو تم نے فوری طور پر سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع کرنی ہے" ...... بوبی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھی اور اس نے ایک طرف دیوار میں موجود الماری کھولی اور اس کے اندر موجود ایک ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اسے میز پر رکھا اور پھر تیزی سے اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگی ۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن دبایا اور کال دینا شروع کر دی ۔

"یس سیکشن ہیڈ کوارٹر" ...... مشینی آواز سنائی دی اور کوڈ وغیرہ دوہرانے کے بعد سیکشن ہیڈ کوارٹر کا چیف جیکسن لائن پر آ گیا۔

"بوبی بول رہی ہوں جیکسن اوور" ...... بوبی نے کہا۔

"ہاں کیا رہا مشن کا اوور" ...... دوسری طرف سے جیکسن نے پوچھا تو بوبی نے اسے اب تک ہونے والی ساری کارروائی کی تفصیل بتا دی۔

"پانچ مرد اور ایک عورت ۔ اس کا مطلب ہے بوبی کہ انہوں نے ڈاکٹر عالم رضا کو یا تو کسی خفیہ طریقے سے واپس بھجوا دیا ہے یا پھر انہوں نے اسے کہیں چھپا رکھا ہے ۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے تمام ایئر پوسٹس اور بحری راستوں پر باقاعدہ نگرانی کے احکامات بھی جاری کر دیئے ہیں اور خصوصی کیمرے بھی پہنچا دیئے ہیں ۔ جن میں میک اپ کے باوجود ڈاکٹر عالم رضا کو شناخت کیا جا سکتا ہے اور ابھی تک اس کے متعلق کہیں سے بھی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی اوور" ۔ جیکسن نے کہا۔

"تم ڈاکٹر عالم رضا کو رو رہے ہو جب کہ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آخر ایئر فورس اسٹیشن کی طرف کیوں جا رہا ہے ۔ یہ لوگ وہاں جا کر کیا کرنا چاہتے ہیں ۔ ان کا مقصد کیا ہے اوور" ...... بوبی نے تلخ لہجے میں کہا۔

"ہاں واقعی یہ قابل غور بات ہے ۔ تم دس منٹ بعد مجھے دوبارہ کال کرنا میں اپنے خاص ذرائع سے معلوم کراتا ہوں کہ ایئر فورس کے اس اڈے پر ایسی کیا بات ہے کہ یہ لوگ وہاں جا رہے ہیں اوور اینڈ آل" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بوبی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور کلائی پر موجود گھڑی میں وقت دیکھ کر اس نے ایک بار پھر وہی رسالہ اٹھا لیا جو وہ پہلے پڑھ رہی تھی ۔ پھر دس منٹ بعد اس نے رسالہ رکھا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"کچھ پتہ چلا جیکسن اوور"...... جیکسن کے لائن پر آنے کے بعد بوبی نے پوچھا۔

"صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایئر فورس کا ایک انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر نصب ہے ۔ اس ٹرانسمیٹر سے اس پوری ریاست کے ایئر فورس اڈوں کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے ۔ ویسے میں نے ایئر فورس کی اعلیٰ کمانڈ میں موجود اپنے خاص آدمیوں کو الرٹ کر دیا ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس اڈے پر پہنچتے ہی گرفتار کر لیا جائے گا اور پھر انہیں کنساٹا میں ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر لے آیا جائے گا ۔ تم اپنے آدمی اس ہیڈ کوارٹر کے گرد پھیلا دو جیسے ہی ان لوگوں کو وہاں لایا جائے تم ان پر ریڈ کر کے ان کا خاتمہ کر دو اوور"...... جیکسن نے کہا۔

"او ۔ کے اوور اینڈ آل"...... بوبی نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور مارٹن کو فون کرنے میں مصروف ہو گئی تاکہ اسے کنساٹا ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر کو گھیرنے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کے بارے میں ہدایات دے سکے ۔

"بلیک ایگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارٹن سے بات کراؤ میں بوبی بول رہی ہوں"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مس میں مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ہی مارٹن

کی آواز سنائی دی اور بوبی نے جواب میں اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی ہدایات کی تفصیل سے آگاہ کر دیا۔

"مس ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر کے گرد حملہ کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ وہاں فوجی چھاؤنی بھی ہے اور پولیس ہیڈ کوارٹر بھی ۔ اس لئے ہم اسی ناکہ بندی پر ہی موجود رہیں گے ۔ ایئر فورس والے عمران اور اس کے ساتھیوں کو لے کر لامحالہ وہیں سے گزریں گے اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے ۔ وہ کھلی جگہ ہے وہاں ہم جس طرح چاہیں گے بغیر کسی مداخلت کے ریڈ کر سکیں گے"...... مارٹن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ تم ایسا کرو کہ سپیشل پوائنٹ پر آ جاؤ ۔ میں تمہارے ساتھ وہاں جاؤں گی میں اس ریڈ میں خود شامل ہونا چاہتی ہوں"...... بوبی نے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم مس"...... دوسری طرف سے مارٹن نے جواب دیا۔

"فوراً آ جاؤ"...... بوبی نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھی پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اسے الماری میں رکھا ۔ الماری بند کی اور پھر میز پر پڑے ہوئے رسالے کو دراز میں رکھ کر وہ اس دفتر سے باہر آ گئی۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"جیپ خاصی تیز رفتاری سے ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خود عمران تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹوں پر باقی ممبر تھے۔ وہ سب نئے میک اپ اور بدلے ہوئے لباسوں میں تھے۔ جیپ انہیں کلارنٹ کی طرف سے مہیا کی گئی تھی۔

"عمران یہ ادھر ویران علاقے کی طرف کیوں جا رہے ہو"...... جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"حق۔ حق دار کو پہنچانے جا رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسا حق اور کسے پہنچانے جا رہے ہو"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"سنا ہے ویران علاقوں میں بھوتوں اور چڑیلوں کے گھر ہوتے

ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں تو پھر"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو بھوتوں اور چڑیلوں کو وہیں پہنچانا چاہیے۔ شہروں میں ان کا کیا کام"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے صفدر اور خاور دونوں ہنس پڑے۔

"تو تم ہمیں بھوت اور چڑیل سمجھتے ہو"...... جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم بھوت اور چڑیل ہو"...... عمران نے کہا۔

"ابھی خود ہی تو کہہ رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ بھوتوں اور چڑیلوں کو ویران علاقوں میں پہنچانا چاہیے۔ شہر میں ان کا کیا کام"...... عمران نے جواب دیا۔

"سیدھی طرح بتاؤ کہ ادھر کیوں جا رہے ہو۔ اب اگر بکواس کی تو سر توڑ دوں گی"...... جولیا نے کوئی جواب نہ بن آنے پر بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا میں بتاتا ہوں۔ اس طرف ایئر فورس کا ٹرانسمیٹر اسٹیشن ہے اور عمران صاحب نے کلارنٹ کے ذریعے جو خاص قسم کا ٹرانسمیٹر منگوایا ہے۔ ظاہر ہے اس کی مدد سے یہ وہاں جا کر کوئی کام سرانجام دینا چاہتے ہیں"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ وہاں ایسا اسٹیشن ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"عمران صاحب کنسانا کا نقشہ بڑے غور سے دیکھ رہے تھے۔ میں نے بھی اسے دیکھا اور پھر عمران صاحب نے میرے سامنے اس اڈے کے گرد دائرہ لگایا۔ اس کے بعد انہوں نے ولنگٹن کسی سمتھ کو فون کیا اور اس سے اس اڈے کے بارے میں تفصیل سے بات کی"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"لیکن ہم اس وقت کہاں تھے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"آپ سب اس وقت میک اپ اور لباس بدلنے میں مصروف تھے پھر جب آپ واپس آئے تو میں چلا گیا۔ اس لئے مجھے بعد میں معلوم نہیں ہو سکا کہ بعد میں عمران صاحب کی سمتھ سے کیا بات ہوئی یا کیا پروگرام طے ہوا اور چونکہ نقشہ میرے ذہن میں ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ سڑک اس اسٹیشن کی طرف ہی جاتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"کیا کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے"..... جولیا نے خاموش بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تم خود یہی بات نہ بتا سکتے تھے۔ خواہ مخواہ بھوتوں چڑیلوں کی

بات شروع کر دی تھی"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے جو ویرانے کی بات کی تھی اور ویرانے کے ذکر سے تو یہی بات ہو سکتی تھی۔ اگر تم ویرانے کی بجائے کھیت کہتیں تو پھر میں تمہیں ان کیڑوں کی تفصیلات بتانا شروع کر دیتا جو فصلوں پر حملہ آور ہوتے ہیں"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ جیپ میں موجود سب افراد بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ کس منصوبے کے تحت وہاں جا رہے ہیں عمران صاحب"۔ اس بار صفدر نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی سیر کرنے"...... عمران نے جواب دیا۔

"دیکھو عمران ہم تمہارے ملازم یا غلام نہیں ہیں سمجھے۔ اس لئے ہمارے ساتھ تم ایسا رویہ مت اختیار کیا کرو"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک نام تو رہ ہی گیا ہے اور اسی میں ساری موسیقیت ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا نام"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"غلام کے ساتھ ایک نام کنیز کا بھی ہوتا ہے۔ کیسا موسیقیت سے پر لفظ ہے۔ اسے سن کر دل کی تمام کھڑکیاں کھل جاتی ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ تم مردوں کی فطرت ہے۔ تم عورتوں کو کنیز کے علاوہ کچھ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سمجھتے ہی نہیں"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے
وہ عمران کا اشارہ سمجھ گئی تھی۔

"کنز فارسی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہوتا ہے خزانہ۔ اس لحاظ
سے کنیز کا مطلب ہوا خزانے والی یا خزانہ رکھنے والی اور خواتین کے
پاس ہی حسن کا خزانہ ہوتا ہے۔ اب چڑیلوں کے پاس تو ہونے سے
رہا"...... عمران نے باقاعدہ فلسفہ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"تم سے خدا سمجھے نجانے کون کون سی زبان کے لفظ اور ان کے
معنی پڑھتے رہتے ہو۔ بہرحال چھوڑو اس خزانے اور کنیز کو سیدھی طرح
بتاؤ کہ وہاں تم کیوں جا رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"اگر تم وعدہ کرو کہ کسی اور کو نہ بتاؤ گی تو میں بتا دیتا ہوں"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور کو کیا مطلب۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم سب ساتھی ہیں اور
دوسری بات یہ کہ جب تم بولو گے تو ظاہر ہے میرے ساتھ ساتھ یہ
سب بھی سن لیں گے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بے شک سن لیں لیکن تم نے نہیں بتانا اور دوسری بات یہ کہ
جب میری اور تمہاری بات ہو گی تو یہ سب اور میں شامل ہو جاتے ہیں
بہرحال ذاتی معاملات تو ذاتی ہی ہوتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہم نہیں سن رہے عمران صاحب آپ بالکل ذاتی معاملات ڈسکس
کریں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ مشن کے معاملات ذاتی کیسے ہو گئے۔ صفدر

تم بھی سوچ سمجھ کر بات کیا کرو"...... جولیا نے صفدر کو بھی جھاڑ دیا
تھا۔

"سوری مس جولیا۔ میں نے تو صرف مذاق کیا تھا۔ دوسری بات یہ
کہ آپ خواہ مخواہ عمران صاحب سے ضد کر رہی ہیں۔ انہوں نے پہلے
کبھی کچھ بتایا ہے۔ جو اب بتائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"یہی تو مصیبت ہے۔ اسے ہمارے جذبات سے کھیلتے ہوئے
لطف آتا ہے۔ دیکھ لینا مس جولیا جس قدر اصرار کریں گی یہ اتنا ہی
پھیلتا چلا جائے گا"...... تنویر نے موقعہ غنیمت جانتے ہوئے فوراً ہی
جولیا کو چیلنج کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"تو تم نہیں بتاؤ گے"...... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا

"کیا بتاؤں"...... عمران نے اس طرح حیران ہو کر پوچھا جیسے
اسے سرے سے کسی بات کا علم ہی نہ ہو۔

"جیپ روکو۔ فوراً روکو۔ ابھی اسی وقت"...... جولیا نے غصے
سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں اتر جاؤں گی۔ میں آگے نہیں جاؤں گی"...... جولیا نے
اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی تو ویرانہ نہیں آیا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اپنا سر دوسری طرف کر
لیا اور جولیا کا تھپڑ پوری قوت سے سیٹ کے عقبی حصے پر پڑا جو ظاہر ہے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

عمران کے سر نہ ہٹانے پر اس کے سر پر ہی پڑتا۔

"میں کہتی ہوں روکو جیپ"...... جولیا کو اور زیادہ غصہ آگیا۔

"مس جولیا کیا آپ کو چیف نے مشن سے پہلے آگاہ نہیں کیا تھا کہ اگر آپ نے اس قسم کے رویے کا اظہار کیا تو آپ کو سزا بھی دی جا سکتی ہے"...... اچانک عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم بتاتے کیوں نہیں۔ کیا تمہیں چیف نے منع کر رکھا ہے کہ تم ہمیں کچھ نہ بتاؤ"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا ہمارا مشن بلیک تھنڈر کے خلاف ہے۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ ہماری باتیں اس جیپ کے اندر ہی رہ جائیں گی"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اور کون سنے گا۔ کیا ہوائیں سنیں گی۔ دیکھو مجھے بچی نہ سمجھو"...... جولیا کو اور زیادہ غصہ آگیا۔

"مس جولیا عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں۔ آپ ضد نہ کریں بلیک تھنڈر واقعی سائنسی طور پر انتہائی طاقتور تنظیم ہے اور ان کی وہ لیبارٹری یہاں سے زیادہ دور بھی نہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اوہ سوری۔ مجھے خیال نہ رہا تھا۔ آئی ایم سوری عمران"...... جولیا نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ہم ان کی لیبارٹری سے کوئی ڈرتے ہیں۔ کمال ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ اور کسی مجرم

تنظیم کی لیبارٹری سے ڈر جائیں۔ ایک بار نہیں لاکھ بار سن لیں"۔ عمران نے کہا۔

"خدا تم سے پوچھے۔ تم ہو ہی ٹیڑھی کھیر"...... جولیا نے بڑے بے بس سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"خواہ مخواہ کو ٹیڑھی کھیر ہوں۔ کھیر کیسے ٹیڑھی یا سیدھی ہو سکتی ہے۔ وہ تو یا میٹھی ہو سکتی ہے یا پھیکی"...... عمران نے کہا تو جولیا اس بار پھیکی سی ہنسی ہنس دی۔

"چلو پھیکی کھیر ہی ہی"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب کیا کہوں جب مٹھاس ہی پھیکے کو میٹھا کرنے پر رضامند نہ ہو تو کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف پھیر لیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگیں اور وہ سب یہ آواز سن کر چونک پڑے۔ عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ اس کے بعد اس نے جیب سے چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ایس۔ ایس۔ کالنگ اوور"...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس اے۔ اے اٹنڈنگ اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹی۔ ٹی تمہارے خلاف ہو گیا ہے۔ تمہیں گرفتار کرنے اور واپس

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ایئر ہیڈ کوارٹر پہنچانے کے حکم صادر کر دیئے گئے ہیں اوور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"لیکن پہلے تو تم نے کہا تھا کہ ٹی۔ ٹی۔ آمادہ ہو گیا ہے اوور"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں لیکن ولنگٹن سے کسی بہت بڑے افسر کی کال آئی ہے۔ اس کے بعد صورت حال بدل گئی ہے۔ تم واپس چلے جاؤ۔ ورنہ گرفتاری یقینی ہے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو وہاں کل کتنے افراد ہیں اوور"...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈیڑھ سو سے زائد مسلح افراد وہاں موجود ہیں اس لئے ایسا کوئی خیال ذہن میں نہ لانا اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی راستہ بتاؤ۔ ہم نے صرف ایک کال کرنی ہے اور بس۔ اوور"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوری اے۔ اے۔ اب ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے الرٹ کر دیا گیا ہے میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا۔ یہ کس کی کال تھی"...... جولیا نے کہا۔

"سارا منصوبہ گڑبڑ ہو گیا۔ لیکن ہم نے بہر حال اسے مکمل تو کرنا

ہی ہے چاہے ڈیڑھ سو افراد کو ہی کیوں نہ قتل کرنا پڑے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آپ ہمیں بھی کچھ بتائیں گے تو ہم بھی اس قتل عام میں حصہ لے سکیں گے یا آپ اکیلے ہی ڈیڑھ سو افراد کو قتل کریں گے"...... اس بار صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ واقعی قتل عام ہوگا۔ بے گناہ افراد کا قتل عام اس لئے مجھے کچھ اور سوچنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"تم آخر ہمیں کیوں نہیں بتاتے"...... جولیا نے ایک بار پھر جھلا کر کہا۔

"اس لئے نہیں بتا رہا تھا کہ کوئی خاص بات نہ تھی۔ سب معاملات طے ہو گئے تھے۔ لیکن اب بتانا ضروری ہو گیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ڈاکٹر عالم رضا کی برآمدگی کے بعد اب اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہمارا مشن ہے۔ میں جب ڈاکٹر سائمن کے اسسٹنٹ کو ساتھ لے کر اندر گیا تو میں نے دیکھا کہ واقعی اس لیبارٹری کو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا ہے۔ میں ویسے ٹی ایس ساتھ لے گیا تھا۔ لیکن میں نے اسے جان بوجھ کر وہاں نصب نہیں کیا تھا۔ کیونکہ میں نے وہاں ایسی مشین دیکھ لی تھی جو اسے آن ہونے سے پہلے ہی خود بخود ناکارہ کر دیتی ٹی ایس سپر البتہ وہاں نصب کی جا سکتی تھی۔ لیکن ٹی ایس سپر ایکریمیا اور دوسرے سپر پاورز کے سٹورز میں تو ہو سکتی ہے ہمارے پاس نہیں ہو سکتی اس لئے میں نے ٹی ایس سپر کا تو صرف چکر ہی دیا تھا تاکہ وقت

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

حاصل کیا جا سکے۔ البتہ لیبارٹری کی تباہی کے لئے میں نے وہاں ایک
اور انتظام کر دیا تھا۔ ڈاکٹر جیکسن کے اس شعبے میں ایک ماسٹر کمپیوٹر
نصب تھا جو اس سارے سیکشن کو کنٹرول کرتا تھا۔ میں نے جیکسن
سے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔ پھر جیکسن کو
ہلاک کر دیا تھا اور ڈاکٹر عالم رضا کو ساتھ لے کر باہر آ گیا۔ اس ماسٹر
کمپیوٹر کی جو تفصیلات میں نے حاصل کی تھیں ان کے مطابق میں
انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر کی مدد سے اسے کال کر کے کنٹرول کر سکتا تھا اور
پھر اس کی مدد سے اس سیکشن کے اسلحہ سٹور کو تباہ کرایا جا سکتا تھا۔
کیونکہ اس سیکشن میں انتہائی خوفناک قسم کے جدید اسلحے پر بھی ریسرچ
جاری تھی اور اس کے نمونے تیار کر کے سٹور کیے گئے تھے تاکہ ان کو
فائر کر کے ان پر مزید ریسرچ کی جا سکے۔ چنانچہ میں نے کلارنٹ سے وہ
خاص قسم کا ٹرانسمیٹر طلب کیا۔ لیکن اس قدر پاور فل ٹرانسمیٹر دستیاب
نہ ہو سکا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے نقشے میں کنساٹا کے قریب ایئر فورس
کا انتہائی پاور فل ٹرانسمیٹر اڈے کا علم ہو گیا تو میں نے پلان یہی بنایا کہ
اس اڈے میں نصب انتہائی پاور فل ٹرانسمیٹر کو استعمال کر کے
لیبارٹری کو تباہ کیا جائے۔ چنانچہ میں نے ولنگٹن میں ایک آدمی سمتھ
سے بات کی۔ سمتھ ایسا آدمی ہے جس کے تعلقات ایکریمیا کے انتہائی
اعلیٰ فوجی حلقوں میں ہیں اور وہ ان حلقوں سے ملنے والی اطلاعات کو
مختلف ایجنٹوں کو فروخت کر کے انتہائی خطیر رقم کماتا ہے۔ میں نے
سمتھ سے یہی کہا کہ وہ اس اڈے کے انچارج سے بات کر کے معاوضے

کے عوض مجھے ایک کال کرنے کا موقع دلا دے۔ سمتھ نے کام کرنے کا
وعدہ کر لیا اور پھر اس نے مجھے فون پر بتایا کہ اڈے کے انچارج جس کا
نام نساکی ہے۔ اس سے بات چیت طے ہو گئی ہے اور یہ بات چیت
وہاں کے ٹرانسمیٹر ہاؤس کے انچارج سارجنٹ کے ذریعے ہوئی ہے۔
اس لئے میں سارجنٹ کو کال کر کے اس سے تفصیلات طے کر لوں۔
لیکن نام کی بجائے ایس ایس کا کوڈ استعمال کروں اور سمتھ نے ہی
بتایا کہ اس نے ایس ایس کو میرے نام کا کوڈ اے بتا دیا ہے۔
چنانچہ میں نے ایس ایس سے بات کی۔ اس نے کہہ دیا کہ انچارج سے
بات مکمل ہو چکی ہے۔ میں وہاں پہنچ جاؤں مجھے کال کرا دی جائے گی۔
چنانچہ ہم اس اڈے کی طرف روانہ ہو گئے۔ لیکن اب تمہارے سامنے
ایس ایس کی کال آ گئی ہے کہ نساکی جس کے نام کا کوڈ ٹی ٹی ہے۔
خلاف ہو گیا ہے بلکہ اس نے ہماری گرفتاری کی تیاریاں بھی کر لی ہیں
اور کسی اعلیٰ افسر کے کہنے پر ایسا ہوا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ اعلیٰ افسر کون ہو سکتا ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر
پوچھا۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ ہماری اس اڈے کی طرف روانگی کا علم بلیک
تھنڈر کو ہو چکا ہے اور بلیک تھنڈر نے یہ انتظامات کرائے ہوں گے۔
ہمیں وہاں ہلاک بھی کیا جا سکتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں ڈیڑھ سو افراد
ہیں پھر سرکاری اشٹیشن ہے۔ اس لئے انہوں نے وہاں ہمیں مارنے کی

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بجائے گرفتار کرنے کا پروگرام بنایا۔ گرفتاری کے بعد وہ ہمیں دور لے
جا کر ہلاک بھی کر سکتے ہیں"....... عمران نے جواب دیا۔
"پھر اب تم نے کیا سوچا ہے۔ ڈیڑھ سو افراد اور وہ بھی تربیت یافتہ
اور ظاہر ہے وہ اس اسٹیشن میں بکھرے ہوئے ہوں گے۔ انہیں کیسے
مارا جا سکتا ہے"....... جولیا نے کہا۔
"یہی تو میں سوچ رہا ہوں۔ کام تو بہرحال کرنی ہے تاکہ لیبارٹری
تباہ ہو سکے اور ہمارا یہ مشن اختتام کو پہنچ جائے"....... عمران نے کہا۔
"عمران صاحب اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم وہاں جائیں۔ ہمیں
گرفتار ہی کیا جائے گا۔ لیکن ہم بہرحال اڈے کے اندر تو داخل ہو
جائیں گے اس کے بعد وہاں کی سچوئشن کو کسی طرح بھی بدلا جا سکتا ہے
موقع محل کو دیکھتے ہوئے"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"ہاں اب بھی ایک حل ہے۔ بہرحال آپ سب لوگ اب ذہنی
طور پر ہر ہنگامے کے لئے تیار رہیں۔ لیکن اندھا دھند اقدام کرنے کی
ضرورت نہیں ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ سچوئشن کو ڈیل کر سکوں
اگر کسی طرح بھی نہ ہو سکی تب جو ہو گا دیکھا جائے گا"....... عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ سٹارٹ کی اور اسے سڑک
لے جا کر پہلے سے زیادہ تیز رفتاری سے آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی
دیر بعد انہیں دور سے ٹرانسمیٹر ٹاور نظر آنے لگ گیا اور پھر سڑک
ایک موڑ مڑتے ہی انہیں دور سے چیک پوسٹ بھی نظر آ گئی۔ اس
چیک پوسٹ کے دونوں اطراف میں قد آدم سے بھی اونچی خار دار

تاروں کی باڑ چلی جا رہی تھی۔ جگہ جگہ چیکنگ ٹاور بھی بنے ہوئے تھے۔
چیک پوسٹ گارڈ کھڑا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر ایک کمرہ تھا اور اس وقت
وہاں چار باوردی مسلح افراد کھڑے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے جیپ
چیک پوسٹ کے قریب جا کر روک دی۔ ایک مسلح آدمی تیزی سے
عمران کے قریب آیا۔
"انچارج جناب ٹساکی سے کہیں کہ ان کے مہمان صحافی آئے
ہیں"....... عمران نے کہا۔
"آپ لوگ نیچے اتر آئیں۔ جیپ آپ کو یہیں چھوڑنی ہو گی اور آپ
کو تلاشی دینی ہو گی۔ پھر آپ کو جناب ٹساکی تک پہنچا دیا جائے گا۔ وہ
اپنے آفس میں آپ کے منتظر ہیں"....... اس مسلح آدمی نے بڑے
بااخلاق لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ انہوں نے گرفتاری کے لئے کیا
پلاننگ کی ہے۔ شاید انہیں بتا دیا گیا تھا کہ آنے والے سیکرٹ ایجنٹ
ہیں۔ اس لئے وہ انہیں باقاعدہ پلاننگ کے تحت گرفتار کریں۔
"ٹھیک ہے۔ ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے"....... عمران نے نیچے
اترتے ہوئے کہا اور اس کے نیچے اترتے ہی باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔
"کیمرہ تو لے لیں"....... عمران نے کہا۔
"سوری قانون کے مطابق اس اسٹیشن کی تصویر نہیں بنائی جا
سکتی۔ اس مسلح آدمی نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ٹساکی کی تصویر لینا تو منع نہیں ہو گا"....... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"نہیں کیمرہ اندر نہیں جا سکتا۔آپئے اس طرف کمرے میں تاکہ آپ کی تلاشی لی جا سکے۔آپ فکر نہ کریں واپسی پر جیب معہ سامان آپ کو واپس مل جائے گی"...... اس سپاہی نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"او۔کے جیسے تمہاری مرضی"...... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔اس کے ساتھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے۔کمرے میں صرف ایک آدمی تھا۔وہاں ان کی باقاعدہ ماہرانہ انداز میں تلاشی لی گئی۔لیکن عمران نے پہلے ہی اسلحہ ساتھ نہ رکھا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایسے اڈوں میں سائنسی انداز میں بھی چیکنگ کی جاتی ہے۔اس کے علاوہ اس کا مقصد تو صرف ایک کال کرنا تھا۔جس کی بات چیت باقاعدہ طے ہو چکی تھی اس لئے کسی اسلحے کی ویسے بھی ضرورت نہ تھی۔اس کمرے میں انتہائی جدید اور طاقتور گائیگر کی مدد سے ان کی تلاشی لی گئی تھی۔

"او۔کے آیئے"...... اسی مسلح آدمی نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر کمرے کے اندرونی دروازے کو کراس کر کے وہ اڈے میں داخل ہو گئے۔کچھ فاصلے پر ایک سنگل سٹوری عمارت تھی جس کے سامنے برآمدہ تھا۔وہاں بھی دس کے قریب مسلح افراد موجود تھے۔عمران اور ساتھیوں کو اس برآمدے میں لے جایا گیا اور پھر وہ اس مسلح آدمی کی رہنمائی میں ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں صوفے موجود تھے ان کے پیچھے وہ دس مسلح افراد بھی کمرے میں داخل ہوئے اور پھیل کر

دیواروں کے ساتھ چاروں طرف کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھیں ابھی انچارج صاحب آ جاتے ہیں"...... اس مسلح آدمی نے کہا اور وہاں موجود مسلح ساتھیوں کو معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔عمران چونکہ انتہائی اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔اسی لئے اس کے ساتھی بھی مطمئن نظر آ رہے تھے۔تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس کی آنکھوں پر نیلے رنگ کا چشمہ تھا اندر داخل ہوا۔

"میرا نام ٹساکی ہے اور میں اس اسٹیشن کا منتظم اعلیٰ ہوں"۔اندر آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔جواب میں عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا کوڈ ناموں میں تعارف کرایا۔

"مجھے افسوس ہے مسٹر ڈلیم آپ کا کام نہیں ہو سکے گا۔ہمیں اعلیٰ کمان کی طرف سے حکم آیا ہے کہ آپ کو گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا جائے اس لئے آپ اپنے ہاتھ بلند کر لیں۔اگر کسی نے ذرا بھی غلط حرکت کی تو اسے گولی مار دی جائے گی"...... ٹساکی نے یکلخت اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ارد گرد کھڑے ہوئے افراد نے اپنی گنوں کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دیا۔

"ہم کوئی احتجاج نہیں کریں گے مسٹر ٹساکی۔آپ بے فکر رہیں۔لیکن آپ ایک کام کریں۔ہمیں گرفتار کرنے کے بعد علیحدہ کمرے میں ہم سے کچھ دیر ملاقات کر لیں۔اس میں آپ کا ہی فائدہ ہے"۔عمران

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی پہلے گرفتاری"...... ٹسا کی نے کہا۔

"او۔کے جیسے آپ کی مرضی میں اپنے بازو عقب میں کر رہا ہوں۔ آپ ہتھکڑی لگا لیں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بازو خود ہی عقب میں کر لیئے۔چند لمحوں بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی کلائی میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی گئی۔چونکہ عمران نے خود اپنی گرفتاری دے دی تھی۔اس لئے عمران کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور چند لمحوں بعد ہی عمران کے سارے ساتھیوں کے ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑیاں لگا دی گئی تھیں۔اب ٹسا کی کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔

"اب تو آپ کی تسلی ہو گئی ٹسا کی۔اب تو آپ کو کوئی خوف نہیں رہا۔اب صرف چند منٹ مجھے علیحدگی میں دے دو پھر جس طرح آپ کا جی چاہے کرتے رہیں میں کوئی اعتراض نہیں کروں گا"...... عمران نے کہا

"آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔میں نے کہہ دیا ہے کہ اب وہ پہلی بات ممکن ہی نہیں رہی"...... ٹسا کی نے کہا۔

"میں اس بارے میں بات نہیں کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"او۔کے"...... ٹسا کی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"انہیں بڑے کمرے میں لے چلو"...... ٹسا کی نے کہا اور تیزی سے

مڑ کر اس کمرے سے باہر نکل گیا۔تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کمرے سے ایک اور کمرے میں لے جایا گیا جو پہلے کمرے کی نسبت خاصا بڑا تھا۔اس میں ایک میز اور اس کے گرد کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔شاید یہ میٹنگ روم تھا۔عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔جب کہ ہمراہ آنے والے مسلح افراد پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔چند لمحوں بعد ٹسا کی اندر داخل ہوا تو اس کے ساتھ ایک اور دبلا پتلا نوجوان بھی تھا۔

"تم لوگ باہر جاؤ"...... ٹسا کی نے مسلح افراد سے کہا اور وہ سارے خاموشی سے باہر نکل گئے۔

"یہ سارجنٹ ہے۔میں نے اسے اس لئے یہاں بلایا ہے تاکہ تم نے جو کچھ کہنا ہے اس کے سامنے کہو"...... ٹسا کی نے عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔سارجنٹ کی نظروں میں حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"آپ مسٹر اے ہیں آپ کو خود خیال رکھنا چاہیئے تھا"...... سارجنٹ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ سارجنٹ اس بات پر حیران ہو رہا ہے کہ جب اس نے عمران کو گرفتاری کے متعلق بتا دیا تھا۔تو پھر عمران یہاں کیوں آیا ہے۔

"مسٹر ٹسا کی آپ نے ہمیں گرفتار کر لیا۔آپ کو بھی حکم اعلیٰ حکام نے دیا تھا۔آپ نے حکم کی تعمیل کر دی۔اب آپ نے ہمیں اس

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

حالت میں اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچانا ہے۔ پہنچا دینا۔ لیکن اگر ہم یہاں سے
جانے سے پہلے آپ کے ٹرانسمیٹر پر ایک کال کر لیں تو کسی کو اس کا پتہ
نہ چلے گا اور آپ کو پہلے سے دوگنا معاوضہ بھی مل جائے گا"۔ عمران
نے کہا تو ثساکی کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی تھی شاید یہ
دوگنے معاوضے کی وجہ سے تھی یا اس بات پر کہ وہ دونوں طرف سے
سرخرو ہو سکتا ہے۔

"آپ کسے اور کس قسم کی کال کرنا چاہتے ہیں"....... ثساکی نے
چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ کو اعلیٰ حکام نے ہمارے متعلق کیا بتایا ہے"....... عمران
نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ ملک دشمن ایجنٹ ہیں"....... ثساکی نے کہا تو عمران
بے اختیار مسکرا دیا۔

"ملک دشمن ایجنٹ ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر سے کالیں نہیں کرتے
رہتے۔ بہرحال آپ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ کر ساری بات خود بخود سامنے آ
جائے گی۔ بحرالکاہل میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے ارساگان وہاں میرا
ایک سائنس دان دوست رہتا ہے۔ جو حکومت ایکریمیا کی طرف سے
خفیہ طور پر ایک انتہائی خفیہ ہتھیار کی تیاری میں مصروف ہے۔ یہ
لیبارٹری اس قدر جدید ہے کہ اس میں انتہائی طاقتور ماسٹر کمپیوٹر نصب
ہے۔ اسے خفیہ رکھنے کے لئے ایسا سسٹم رکھا گیا ہے کہ اس ماسٹر
کمپیوٹر سے عام طاقت کا ٹرانسمیٹر رابطہ نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے اس

سائنس دان دوست کو اس ماسٹر کمپیوٹر کے ذریعے حکومت ایکریمیا کے
انتہائی خفیہ کوڈز میں ضروری پیغام دینا ہے اور بس"....... عمران نے
بات بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر سارجنٹ تمہاری گارنٹی دے دے کہ معاوضہ
دوگنا ہو گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کال کرنے سے کیا فرق پڑ
جائے گا کالیں تو ہر لمحہ یہاں سے ہوتی ہی رہتی ہیں"....... ثساکی نے
آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"میں گارنٹی دیتا ہوں جناب۔ آپ فکر نہ کریں اور کال بھی میں
اپنی نگرانی میں ہی کراؤں گا"....... سارجنٹ نے فوراً ہی کہا۔

"او۔ کے انہیں لے جاؤ۔ مسلح افراد بھی وہیں ٹرانسمیٹر روم میں ہی
رہیں گے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا اور مسٹر ولیم تم نے لمبی کال
نہیں کرنی۔ میں نے تمہیں فوراً واپس بھیجنا ہے"....... ثساکی نے
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کریں مسٹر ثساکی میں ایک ذمہ دار آدمی ہوں"۔ عمران
نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے
چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد ان
سب کو ٹرانسمیٹر آپریشن روم کی طرف لے جایا جانے لگا۔

"میں نے تمہیں کال بھی کی تھی لیکن تم پھر بھی آگئے"۔ سارجنٹ
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کال بے حد ضروری تھی مسٹر سارجنٹ۔ باقی باتیں بعد میں ہوتی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

رہیں گی اور معاوضے کی فکر مت کرو۔ تساکی کو دوگنا معاوضہ ملے گا تو
تمہیں چار گنا۔ تم بے شک سمتھ کو فون کر کے میری بات کرا دینا"۔
عمران نے کہا۔
"مجھے سمتھ نے کہہ دیا تھا کہ جو کچھ آپ کہیں اسے پورا کیا جائے گا
اور مجھے سمتھ پر مکمل اعتماد ہے۔ اسی لئے میں نے گارنٹی دے دی تھی
لیکن کیا واقعی یہ کال اس قدر ضروری تھی جس کے لئے آپ نے اتنا
رسک بھی لیا ہے اور اتنا معاوضہ بھی ادا کر رہے ہیں"...... سارجنٹ
نے کہا۔
"ہاں"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔ اسی لمحے وہ ٹرانسمیٹر
آپریشن روم جو خاصا بڑا اور جدید مشینری پر مشتمل تھا میں داخل ہوئے
مسلح افراد اندر پہنچ کر سائیڈوں میں اسلحہ لے کر کھڑے ہو گئے۔
"فریکونسی بتاؤ میں کال کرا دیتا ہوں"...... سارجنٹ نے عمران
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میں خود کال کروں گا۔ یہ خصوصی قسم کی کال ہے۔ تم میری
ہتھکڑی صرف چند منٹ کے لئے کھلوا دو"...... عمران نے کہا۔
"کیا تم آپریٹ کر لو گے"...... سارجنٹ نے حیران ہوتے ہوئے
کہا۔
"یہ تو ایکس ایم ٹی اے ٹرانسمیٹر ہے مسٹر سارجنٹ۔ میں نے تو
ففٹی ون ایکس ای ایکس کے ٹرانسمیٹر آپریٹ کیے ہوئے ہیں"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سارجنٹ کی آنکھیں حیرت سے

پھیلتی چلی گئیں۔
"اوہ۔ اوہ۔ حیرت ہے"...... سارجنٹ نے انتہائی حیرت بھرے
لہجے میں کہا اور پھر اس کے کہنے پر ایک مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر عمران
کی کلپ ہتھکڑی کھول دی۔
"شکریہ۔ فکر مت کرو میں کوئی ایسی حرکت نہ کروں گا جس سے تم
پر کوئی حرف آئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ
کر وہ آپریشنل سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران کے ساتھی ایک طرف خاموش
کھڑے ہوئے تھے۔ البتہ ان کی آنکھوں میں مسرت کی چمک تھی
کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ان کا مشن مکمل طور پر کامیاب ہونے کے
قریب ہے۔
"ہیلو ہیلو آر۔ ایس۔ ای۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ ٹو ون کالنگ
اوور"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد کال دینا
شروع کر دی۔
"ٹرپل تھری۔ ایکس ای ون۔ ایم۔ سی اٹنڈنگ اوور"...... چند
لمحوں بعد ایک جالی سے ایک مشینی آواز سنائی دی اور عمران کے ستے
ہوئے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔
"بلیک ٹی تھری ون کوڈ دوہراؤ اوور"...... عمران نے کہا۔
"بلیک ٹی تھری ون کوڈ۔ لائٹ سٹار ڈارک سکائی اوور"۔ وہی
مشینی آواز سنائی دی۔
"بلیک ٹی ٹو ون کوڈ دوہراؤ اوور"...... عمران نے کہا۔

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

" بلیک ٹی ٹو ون کوڈ ۔ کارٹون ہیری ورلڈ اوور "....... مشینی آواز نے جواب دیا۔

" بلیک ٹی ون ون کوڈ دوہراؤ اوور " ...... عمران نے کہا۔

" بلیک ٹی ون ون کوڈ لافٹ ٹاسک اوور "....... مشینی آواز سنائی دی ۔

" بلیک ٹی ون ون کوڈ انڈر لائن میموری تھری فیس چینج کر دو اور نیا کوڈ دوہراؤ اوور "....... عمران نے کہا۔

" بلیک ٹی ون ون کوڈ ۔ انڈر لائن میموری تھری فیس چینج کوڈ ۔ لائٹ ہاؤس اوور "...... مشینی آواز نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا۔

" بلیک ٹی ون ون چینجڈ کوڈ لائٹ ہاؤس ہدایت نوٹ کرو اوور " ۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس اوور "........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اب سے چار گھنٹوں بعد فکس ٹائم زیرو لائن فل چارج اوور " ۔ عمران نے کہا۔

" چار گھنٹوں بعد فکس ٹائم زیرو لائن فل چارج ۔ او کے اوور " ۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے مشینی آواز سنائی دی ۔

" او ۔ کے اوور اینڈ آل "........ عمران نے کہا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور سٹول سے اٹھ کھڑا

" اب تم دوبارہ ہتھکڑی لگا سکتے ہو ۔ میرا کام ختم ہو گیا ہے " ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سارجنٹ کے اشارے پر اسی مسلح آدمی نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر عمران کے بازو عقب میں کر کے ہتھکڑی لگا دی ۔

" یہ کیسی کال تھی ۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آیا "....... سارجنٹ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" خفیہ کالیں ایسی ہی ہوتی ہیں ۔ بہرحال تمہارا بے حد شکریہ سارجنٹ تم نے مکمل تعاون کیا ہے ۔ سمتھ سے میں تمہاری تعریف کروں گا "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اگر تم چاہو تو ہیڈ کوارٹر میں میرا ایک آدمی موجود ہے ۔ میں اسے یہاں سے کال کر دیتا ہوں وہ وہاں تمہاری حتی الامکان مدد کرے گا "......... سارجنٹ نے آہستہ سے کہا۔

" نہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی ۔ تمہارے اعلیٰ حکام خود ہی ہمیں رہا کر دیں گے "......... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو سارجنٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ انہیں لے کر ٹرانسمیٹر ہاؤس سے باہر آ گیا ۔ مسلح افراد بھی ان کے ساتھ ہی باہر آ گئے ۔ برآمدے میں انہیں روک کر سارجنٹ ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا ۔ شاید ٹساکی کو اطلاع کرنے گیا تھا۔

" کام ہو گیا عمران صاحب "......... صفدر نے پوچھا۔

" ہاں چار گھنٹوں بعد بلیک تھنڈر کی یہ عظیم الشان اور ناقابل

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

تسخیر لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی"........ عمران نے بڑے یقین بھرے لہجے میں کہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ چند لمحوں بعد ہی ٹساکی سارجنٹ کے ساتھ ایک کمرے سے نکل کر ان کے قریب پہنچ گیا۔

"تم نے کال کر لی مسٹر ولیم"........ ٹساکی نے قریب آکر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں اور اس کال کی وجہ سے شکریہ۔ فکر مت کرو تمہارا دوگنا معاوضہ تمہیں مل جائے گا"........ عمران نے جواب دیا۔

"سنو میں اعلیٰ حکام کی وجہ سے مجبور ہوں۔ ورنہ میں تمہیں رہا بھی کر دیتا"........ ٹساکی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا کام کرو مسٹر ٹساکی۔ باقی کام ہم پر چھوڑ دو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔کے"........ ٹساکی نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا واپس اسی کمرے میں چلا گیا جہاں سے وہ برآمد ہوا تھا۔ سارجنٹ بھی اس کے پیچھے اندر چلا گیا تھا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ دونوں باہر آگئے۔

"میں نے ہیڈ کوارٹر کال کر دی ہے کہ میں نے تمہیں گرفتار کر لیا ہے اور تمہیں ہیڈ کوارٹر بھجوا رہا ہوں"........ ٹساکی نے عمران سے کہا اور تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا چیک پوسٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان کی ہی جیپ

میں بٹھا دیا گیا۔ البتہ اس بار جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر اسٹیشن کا ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ چند لمحوں بعد جیپ ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران ڈرائیور کی بالکل عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ جب کہ جولیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی۔ ان سب کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ جیپ چلتے ہی عمران نے کلپ ہتھکڑی کھولنے کی کوشش شروع کر دی۔ وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ یہ ہتھکڑی سنگل لاک ہتھکڑی ہے۔ جس کے درمیانی حصے پر موجود بٹن سے اسے کھولا اور بند کیا جا سکتا ہے۔ عمران نے ایک ہاتھ کی انگلیوں سے دوسرے ہاتھ کی کلائی پر بندھی ہوئی ہتھکڑی کو ممکن حد تک کھسکا کر بازو کی طرف کیا تو اس کی اس ہاتھ کی ایک انگلی آسانی سے اس بٹن تک پہنچ گئی اور دوسرے لمحے ہلکی سی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی دونوں کلائیاں ہتھکڑی سے آزاد ہو چکی تھیں۔ جیپ اس وقت موڑ مڑ چکی تھی اور اب فرسٹ چیک پوسٹ سے جیپ کو چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔

"تمہارا کیا نام ہے جناب ڈرائیور صاحب"........ عمران نے اچانک ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جانسن"........ ڈرائیور نے مڑے بغیر جواب دیا۔

"تو مسٹر جانسن ذرا جیپ روکنا۔ کیونکہ یہاں ایک خاتون موجود ہے۔ اس لئے میں وضاحت نہیں کر سکتا کہ میں جیپ سے اتر کر کیا کرنا چاہتا ہوں اور تم مجھے خاصے سمجھدار لگ رہے ہو"........ عمران

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

نے کہا۔

"اوہ۔اوہ اچھا۔میں روکتا ہوں"۔جانسن نے یکلخت ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ ایک سائیڈ پر کر کے اسے روک دیا اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود کلپ ہتھکڑی کا ایک حصہ پوری قوت سے ڈرائیور کی کھوپڑی پر پڑا تو جیپ ڈرائیور کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھی۔وہ ضرب لگنے سے چیختا ہوا سٹیئرنگ پر گرا اور پھر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو رہا تھا کہ عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور ڈرائیور بے حس و حرکت ہو گیا۔عمران نے سب سے پہلے ہاتھ بڑھا کر جولیا کی کلپ ہتھکڑی کھول دی۔اس کے بعد اس نے مڑ کر ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر کی ہتھکڑی کھول دی۔

"بے چارہ ضرورت سے زیادہ ہی سمجھدار تھا۔نجانے میری بات کا کیا مطلب سمجھ بیٹھا تھا۔بہرحال اب میں اس سمجھدار صاحب کو فصل میں آرام کرنے کے لئے لٹا آؤں۔اس دوران تم باقی ساتھیوں کو آزادی کی نعمت سے بہرہ ور کرا دو"۔عمران نے مسکراتے ہوئے صفدر سے کہا اور پھر اچھل کر وہ جیپ سے نیچے اتر آیا۔اس نے ڈرائیونگ سیٹ پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈرائیور کو کھینچ کر باہر نکالا اور اسے کاندھے پر لاد کر وہ قریب ہی کھیتوں میں گھستا چلا گیا۔اس نے کافی اندر جا کر اسے زمین پر لٹایا اور پھر اس کی نبض چیک کی۔نبض سے محسوس ہو رہا تھا کہ اسے دو گھنٹوں سے پہلے کسی صورت بھی ہوش نہیں آسکتا تو عمران نے اس کی تلاشی لی اور اس کی جیب میں

موجود ریوالور نکال کر اپنی جیب میں ڈال لیا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں واپس مڑا اور فصل سے نکل کر جیپ کی طرف بڑھ گیا۔اس کے سارے ساتھی آزاد ہو چکے تھے۔

"مجھے یقین ہے کہ بوبی اور اس کے آدمی ہمارے انتظار میں موجود ہوں گے۔کیونکہ اعلیٰ حکام کو ہمارے متعلق کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہم ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جا رہے ہیں۔لامحالہ بلیک تھنڈر کو ہماری ادھر جانے کی اطلاع ملی ہو گی لیکن ایک تو وہ سرکاری اسٹیشن ہے۔دوسرا بلیک تھنڈر کو بہرحال یہ معلوم نہ ہو سکا ہو گا کہ ہمارا وہاں جانے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔اسی لئے انہوں نے ہمیں گرفتار کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوانے کے احکامات صادر کر دیئے۔لیکن یقیناً وہ راستے میں ہی ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے"...... عمران نے جیپ سٹارٹ کر کے اسے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جہاں سے یہ سڑک مین روڈ سے علیحدہ ہوتی ہے۔میرا آئیڈیا ہے کہ وہاں پکٹنگ کی گئی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا اندازہ درست ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم اس پوائنٹ سے پہلے ہی گھوم جائیں گے۔میں نے آتے ہوئے ایک بائی روڈ دائیں ہاتھ پر جاتی ہوئی دیکھی تھی"...... عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیپ اسی بائی روڈ پر موڑ دی۔بائی روڈ کچی تھی۔جیپ تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔کافی آگے جانے کے بعد بائی

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

روڈ درختوں کے درمیان گھرے ہوئے ایک زرعی فارم تک پہنچ کر ختم ہو گئی ۔ زرعی فارم میں ایک لینڈ کروز جیپ کھڑی نظر آ رہی تھی لیکن آدمی کوئی نہ تھا۔ عمران نے جیپ گیٹ کے قریب روک دی ۔

" ہوشیار رہنا نجانے کیسے حالات سے واسطہ پڑ جائے "...... عمران نے کہا اور جیپ سے نیچے اتر کر پھاٹک کی طرف بڑھا ہی تھا کہ ایک نوجوان مقامی لڑکی فارم کے برآمدے میں سے باہر آتی دکھائی دی ۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا۔ وہ حیرت بھری نظروں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیپ سے اترتے دیکھتی ہوئی پھاٹک کی طرف آ رہی تھی۔

" آپ کون ہیں "...... اس لڑکی نے پھاٹک کے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہمارا تعلق سیکورٹی سے ہے ۔ ہم اس فارم کی چیکنگ کرنا چاہتے ہیں ۔ کیونکہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ اس علاقے میں کچھ جرائم پیشہ افراد کو دیکھا گیا ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جرائم پیشہ افراد اور یہاں ۔ اوہ نہیں جناب یہاں تو صرف میرے ڈیڈی اور میں ہوں "...... لڑکی نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" کون ہے مارگریٹ ۔ کس سے باتیں کر رہی ہو "...... اسی لمحے برآمدے میں ایک ادھیڑ عمر آدمی نے نمودار ہوتے ہوئے پوچھا۔

" ڈیڈی یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا تعلق سیکورٹی سے ہے اور یہ فارم چیک کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہاں جرائم پیشہ افراد کو دیکھا گیا ہے "۔

لڑکی نے مڑ کر اس ادھیڑ عمر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہاں فارم میں ۔ اوہ نو ۔ یہاں تو ہم دونوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے "...... ادھیڑ عمر نے پھاٹک کی طرف آتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے لیکن ہم سرکاری طور پر چیکنگ کرنے پر مجبور ہیں مسٹر "...... عمران نے کہا۔

" بیگرڈ ۔ میرا نام بیگرڈ ہے اور ان زمینوں کا میں مالک ہوں "۔ ادھیڑ عمر نے قریب آ کر کہا۔

" مسٹر بیگرڈ ۔ آپ معزز آدمی ہیں ۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ آپ ہم سے تعاون کریں "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" پھاٹک کھول دو مارگریٹ انہیں چیک کرنے دو ۔ جب یہاں کوئی ہے ہی نہیں تو پھر ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے "...... بیگرڈ نے کہا تو مارگریٹ نے پھاٹک کھول دیا۔

" شکریہ "...... عمران نے کہا اور پھاٹک کراس کر کے اندر آ گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے ۔

" آپ بھی ساتھ آیئے ۔ تاکہ آپ کی موجودگی میں چیکنگ ہو سکے "...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب اکٹھے ہی اندرونی کمرے میں پہنچ گئے ۔ عمران کا ہاتھ جیب میں موجود اس ریوالور کے دستے پر جما ہوا تھا جو اس نے ڈرائیور کی جیب سے نکالا تھا۔

" اب آپ دونوں ہاتھ اٹھا دیجئے "...... عمران نے یکلخت جیب سے ریوالور نکالتے ہوئے کہا۔ مارگریٹ بے اختیار چیخ مار کر اپنے ڈیڈی کے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سینے سے جا لگی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کک کک کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ کیا ڈاکو ہو۔ مگر یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے اجناس اور بیجوں کی بوریوں کے علاوہ"...... بیگرڈ نے بھی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ہم ڈاکو نہیں ہیں اور نہ ہی ہم آپ کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ آپ دونوں اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں۔ آپ نے ہم سے مکمل تعاون کرنا ہے۔ لیکن اگر آپ نے تعاون سے انکار کیا تو پھر آپ دونوں کے جسم گولیوں سے چھلنی بھی کیے جا سکتے ہیں"...... عمران کا لہجہ سرد تھا۔

"کک کک کس قسم کا تعاون"...... بیگرڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو پہلے"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"اچھا اچھا۔ تم ہمیں کچھ نہ کہو تم جو تعاون چاہتے ہو ہم کرنے کے لئے تیار ہیں"...... بیگرڈ نے کہا اور پھر وہ دونوں ہی ساتھ ساتھ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ مارگریٹ کا رنگ خوف کی شدت سے زرد ہو رہا تھا۔ ان کے کرسیوں پر بیٹھتے ہی عمران کے ساتھی تیزی سے ان کے عقب میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

"گھبرائیں نہیں۔ ایسا کرنا ہماری مجبوری تھی۔ کیونکہ ویسے آپ لوگوں نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دینا تھا۔ ہمارا تعلق حکومت

ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے۔ ہم سرکاری آدمی ہیں۔ ڈاکو نہیں ہیں"...... عمران نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سرکاری آدمی مگر۔ مگر۔ یہ"...... بیگرڈ نے کچھ نہ سمجھنے کے سے انداز میں کہا۔

"ہم ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے آ رہے ہیں۔ ہم کنساٹا جانا ہے۔ لیکن ہمیں راستے میں ہی خفیہ اطلاع ملی ہے کہ ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کے افراد نے ہمیں ہلاک کرنے کے لئے راستے میں چیکنگ کر رکھی ہے۔ اس لئے ہم ادھر آ گئے ہیں۔ آپ نے ہم سے صرف اتنا تعاون کرنا ہے کہ ہمیں اسٹیشن سے مین روڈ کی طرف جانے والی سڑک کے علاوہ کسی اور سڑک سے کنساٹا پہنچانا ہے اور بس"۔ عمران نے کہا تو بیگرڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ ایسا تو ہو جائے گا۔ ویسے بھی سرکاری افراد سے تعاون ہمارا فرض ہے"...... بیگرڈ نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا۔

"او۔ کے اگر ایسا ہے تو پھر اسلحہ کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"آپ فکر نہ کریں میں یہاں کا رہنے والا ہوں۔ میں آپ کو ایسے راستے سے کنساٹا لے جاؤں گا کہ کسی کو علم تک نہ ہو سکے گا"۔ بیگرڈ نے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"مائیکل جیپ میں موجود ماسک میک اپ باکس لے آؤ"۔ عمران نے کرسیوں کے عقب میں کھڑے خاور سے کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ نے کنساٹا کہاں جانا ہے"...... بیگرڈ نے پوچھا۔

"ماروکی ہوٹل کے قریب"...... بیگرڈ نے پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچا دوں گا۔ آپ فکر مت کریں"...... بیگرڈ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ان سب نے ماسک میک اپ سے اپنے چہرے مکمل طور پر تبدیل کر لئے تو بیگرڈ اور مارگریٹ دونوں کے چہروں پر ایسی حیرت نظر آنے لگی جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر ہی یقین نہ آرہا ہو۔

"آپ۔ آپ تو جادوگر ہیں"...... مارگریٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ جادو جان بچانے کے کام آتا ہے مس مارگریٹ۔ اس لئے ہمیں باقاعدہ اس کی تربیت دی جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سب بیگرڈ اور مارگریٹ کی بڑی سی لینڈ کروزر میں سوار اس فارم سے نکلے اور دائیں طرف کو بڑھتے چلے گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیگرڈ تھا۔ جب کہ اس کی بیٹی مارگریٹ اور جولیا دونوں سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ عقبی سیٹوں پر عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا اور جیپ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اب مطمئن تھا کہ اگر راستے میں بوبی گروپ کے آدمی

موجود بھی ہوں گے تو جیپ اور چہروں کے ساتھ ساتھ ان کی تعداد بڑھ جانے کی وجہ سے وہ انہیں مارک نہ کر سکیں گے اس طرح وہ اطمینان سے کنساٹا پہنچ جائیں گے۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بوبی اسپیشل پوائنٹ میں اپنے دفتر میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہی تھی ۔ اس کے چہرے پر شدید ترین اضطراب کی جھلکیاں نمایاں تھیں ۔ گو اس نے پہلے مارٹن کو کہا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف ہونے والے اس ریڈ میں خود بھی شرکت کرے گی لیکن جب مارٹن اسے لینے کے لئے اسپیشل پوائنٹ پر پہنچا تو بوبی نے اچانک ارادہ بدل دیا اور مارٹن کو کہا کہ وہ خود جا کر ان کا خاتمہ کرے اور اسے رپورٹ دے اور وہ خود واپس دفتر میں آ گئی اور تب سے وہ مارٹن کی طرف سے آنے والی ٹرانسمیٹر کال کے انتظار میں تھی ۔ اس نے اپنا فیصلہ اس لئے بدل دیا تھا کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اپنی آنکھوں سے عمران کو مرتے ہوئے دیکھے ۔ نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل باوجود اس کی خواہش کے بھی چاہ رہا تھا کہ عمران بچ کر کنسانا سے نکل جائے ۔ مارٹن کو واپس گئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو چکے تھے اور ابھی

تک اس کی کال نہ آئی تھی ۔ اس لئے وہ بے چین اور اضطراب کے ہاتھوں مجبور ہو کر دفتر میں ٹہل رہی تھی کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑی ۔

"فون ۔ فون کس کا آسکتا ہے" ...... بوبی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھا لیا ۔

"یس بوبی بول رہی ہوں" ...... بوبی کے لہجے میں حیرت موجود تھی ۔

"روڈی بول رہی ہوں مس مین آفس سے" ...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری روڈی کی آواز سنائی دی ۔

"کیا بات ہے ۔ کیوں فون کیا ہے" ...... بوبی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا ۔

"ماروکی ہوٹل کے مینجر کی کال آئی ہے مس ۔ اس کا کہنا ہے کہ کوئی پرنس آپ سے انتہائی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے مجبوراً میں نے آپ کو ہر ممکن اڈے پر ٹریس کرنے کی کوشش کی اور اب یہاں ڈائل کیا تو آپ سے بات ہو گئی" ...... دوسری طرف سے روڈی کی معذرت خواہانہ آواز سنائی دی ۔

"پرنس ۔ یہ کون ہے ۔ بہرحال بات کراؤ" ...... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"یس مس" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو پرنس بول رہا ہوں مس بوبی"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بولنے والا مسکرا کر بات کر رہا ہو۔

"کون پرنس"...... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ یہ آواز ہی نہ پہچانتی تھی۔

"پرنس چارمنگ علی عمران"...... اس بار دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"عمران۔ تم۔ عمران"...... بوبی کے منہ سے حیرت کی شدت سے الفاظ ہی نہ نکل رہے تھے۔

"مجھے معلوم ہے مس بوبی کہ تمہارے آدمی ایئر فورس ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جانے والی سڑک پر میری واپسی کا انتظار کر رہے ہیں اور شاید تم ان کی طرف سے میری موت کی رپورٹ کا انتظار کر رہی ہو گی۔ میں نے سوچا کہ ان ڈائریکٹ رپورٹ کی بجائے میں خود کیوں نہ براہ راست تمہیں رپورٹ دے دوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم ماردی ہوٹل سے بول رہے ہو"...... بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اسے مارٹن پر بے طرح غصہ آ رہا تھا۔

"ارے نہیں میں نے تو صرف ماردی ہوٹل کے مینیجر کے لہجے کی نقل کی تھی تاکہ تمہاری سیکرٹری تم سے میرا رابطہ کرانے پر مجبور ہو

جائے۔ میں اس وقت کنساٹا سے سینکڑوں میل دور سے بات کر رہا ہوں"۔ عمران کی آواز سنائی دی۔

"کنساٹا سے سینکڑوں میل دور سے بات کر رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"...... بوبی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جب سے چارٹرڈ سروس کا رواج ہوا ہے اور جیٹ ہوائی جہاز چارٹرڈ ہونے لگ گئے ہیں۔ اب ہزاروں میل کے فاصلے کی کیا حیثیت رہ گئی ہے مس بوبی۔ بہرحال میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ ایرک فیلڈ والی لیبارٹری جلد ہی مکمل طور پر تباہ ہو جائے گی۔ اگر تم یا تمہارے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا چیف جیکسن اس کی تباہی کو روک سکتا ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا"...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا یا تمہیں اب دن میں بھی خواب نظر آنے لگ گئے ہیں۔ لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔ لیکن تم ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے چارٹرڈ ایئر پورٹ تک کیسے پہنچ گئے اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ اس اکلوتی سڑک کے بغیر اور وہاں واقعی میرے آدمی تمہارے انتظار میں موجود تھے اور اسٹیشن والوں نے اطلاع بھی کر دی تھی کہ تمہیں گرفتار کر لیا گیا ہے اور واپس بھیجا جا رہا ہے"۔ بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ان کی اطلاع درست تھی۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ تم لوگ یہاں کے رہنے والے ہو۔ اس کے باوجود تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ اس

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanpoint

پختہ سڑک کے علاوہ وہاں سے کنساٹا پہنچنے کے کئی کچے راستے بھی موجود ہیں ۔ اب ہم اتنے بھی نازک نہیں ہیں کہ کچے راستوں کی وجہ سے معمولی سے ہچکولے بھی برداشت نہ کر سکیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ تو یہ بات ہے ۔ تو تم اس طرح مارٹن اور اس کے گروپ کے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہو"...... بوبی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ لیکن تم گولڈن ایجنٹ ہو ۔ تمہیں اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے ۔ یہ تو معمولی باتیں ہوتی ہیں ہم لوگوں کے لئے ۔ میں چاہتا تو تمہارا یہ سارا گروپ بھی وہیں ختم ہو سکتا تھا ۔ لیکن میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ میں تمہارے خلاف فی الحال کوئی کارروائی نہ کروں گا کیونکہ تم صاف اور سچی فطرت کی مالک ہو اور سچ مجھے بے حد پسند ہے"...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ۔ تم وہاں سے نکل گئے ہو گے لیکن بہرحال لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی ۔ یہ میرا دعویٰ ہے"...... بوبی نے کہا۔

"جب تمہیں لیبارٹری تباہ ہونے کی رپورٹ ملے تو پھر اپنے اس دعویٰ پر غور کر لینا ۔ میں نے تو سوچا تھا کہ ڈاکٹر عالم رضا کو لے کر خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا ۔ لیکن تمہارے یہ جیکسن صاحب کو شاید اپنے سیکشن پر ضرورت سے زیادہ خوش فہمی ہے اور ہاں یہ بھی بتا دوں کہ اس جیکسن صاحب کو میری طرف سے کہہ دینا کہ میں نے

معلوم کر لیا ہے ۔ اس کا یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر بحرالکاہل میں واقع جزیرے لاکاش میں واقع ہے ۔ میں نے اسے ٹریس کر لیا ہے اور اب اگر بلیک تھنڈر یا اس کا کوئی ایجنٹ ہمارے پیچھے آیا تو پھر یہ سالم جزیرہ ہی صفحہ ہستی سے مٹ سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ بوبی چند لمحوں تک بت بنی خاموش بیٹھی رہی ۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھا اور ساتھ ہی میز پر موجود فکس فریکوئنسی کے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو بوبی کالنگ اوور"...... بوبی نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس مس مارٹن بول رہا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"کیا کر رہے ہو تم وہاں اوور"...... بوبی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کر رہا ہوں مس ۔ میں نے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کے انچارج کو موبائیل فون سے کال کی تھی ۔ اس نے بتایا ہے کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے انہی کی جیپ میں واپس بھجوا دیا ہے ۔ وہ اب پہنچنے ہی والے ہوں گے اوور"...... مارٹن نے جواب دیا۔

"کس وقت کال کی تھی تم نے اوور"...... بوبی نے ہونٹ چباتے وئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"نصف گھنٹہ ہوا ہے مس اوور"........ مارٹن نے جواب دیا۔

"اسٹیشن والوں نے کیا بتایا تھا کس وقت بھیجا تھا انہوں نے عمران کو اوور"........ بوبی نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یہ تو میں نے نہیں پوچھا۔ بہرحال دس بارہ منٹ ہی ہوئے ہوں گے۔ کیوں مس۔ آپ کیوں یہ بات پوچھ رہی ہیں اوور"....... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"احمق آدمی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کسی کچے راستے سے کنساٹا پہنچ بھی گیا ہے اور یہاں سے جیٹ جہاز چارٹرڈ کرا کر کنساٹا سے بھی باہر جا چکا ہے۔ اس کا ابھی فون آیا تھا اور تم وہاں احمقوں کی طرح کھڑے اس کی آمد کا انتظار کر رہے ہو اوور"........ بوبی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا کیسے ممکن ہے مس اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فون کر کے ہمیں یہاں سے ہٹانا چاہتا ہو اوور"....... مارٹن نے جواب دیا۔

"جب وہ گرفتار ہے اور جیپ میں واپس آ رہا ہے تو وہ کہاں سے فون کر لے گا۔ ٹرانسمیٹر اسٹیشن تک تو بقول تمہارے اور کوئی عمارت ہی نہیں ہے اوور"........ بوبی نے کہا۔

"مس ہو سکتا ہے کوئی زرعی فارم وغیرہ ہو۔ عمران نے ہتھکڑیوں سے آزادی حاصل کر لی ہو اور اب اس نے یہ چکر چلایا ہو اوور"۔ مارٹن نے کہا۔

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے تم اپنے ساتھیوں کو وہیں روکو اور خود چند ساتھیوں کے ساتھ اسٹیشن تک اور ارد گرد کے علاقے کی چیکنگ کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو اوور اینڈ آل"........ بوبی نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اتنی جلدی عمران ہزاروں میل دور نہیں جا سکتا۔ لامحالہ وہ کوئی گیم کھیل رہا ہے۔ ہو سکتا ہے مارٹن کی بات درست ہو"...... بوبی نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ ذہنی طور پر شدید کشمکش کا شکار ہو گئی ہو۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو اس نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مارٹن کالنگ اوور"........ مارٹن کی آواز سنائی دی۔

"یس بوبی بول رہی ہوں کیا رپورٹ ہے اوور"...... بوبی نے پوچھا۔

"مس عمران اور اس کے ساتھی واقعی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں نے پہلے اسٹیشن تک روڈ کی چیکنگ کی پھر دونوں سائیڈوں پر چیکنگ کی تو ایک سائیڈ پر سڑک سے کافی ہٹ کر ایک زرعی فارم مل گیا۔ وہاں وہ جیپ موجود تھی جس کے نمبروں سے عمران کو ٹریس کیا گیا تھا۔ فارم خالی تھا۔ لیکن وہاں سے ایک اور بڑی جیپ کے ٹائروں کے نشانات ملے ہیں۔ میں نے ان نشانات کو چیک کیا تو وہ ایک نامعلوم کچے راستے سے ہوتے ہوئے کنساٹا شہر میں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

داخل ہو گئے۔ چنانچہ میں نے اپنے ساتھیوں کو واپس بلالیا ہے اور آپ کو کال کر رہا ہوں اوور"...... مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ عمران کی کال درست تھی۔ ٹھیک ہے اب میں معلوم کرتی ہوں کہ کیا عمران نے کوئی جیٹ جہاز چارٹرڈ کرایا ہے اور اگر کرایا ہے تو کہاں کے لئے اوور اینڈ آل"...... بوبی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جیمز بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد جیمز کی آواز سنائی دی۔

"جیمز تمہارے آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر رہے تھے۔ کیا وہ چارٹرڈ ایئر پورٹ پر بھی تعینات تھے"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس۔ لیکن جب وہ ٹریس ہو گئے کہ وہ ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر اسٹیشن کی طرف جا رہے ہیں اور آپ نے سیکشن گروپ کو ان کی ہلاکت پر تعینات کر دیا تو پھر اس چیکنگ کی ضرورت نہ تھی اس لئے میں نے سب کو واپس بلالیا تھا"...... جیمز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ مارٹن اور اس کے ساتھیوں کو ڈاج دے کر نکل گیا ہے۔ اس نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ وہ جیٹ جہاز چارٹرڈ کرا کر کنساٹا سے ہزاروں میل دور پہنچ چکا ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا یقین نہیں آ رہا۔ تم ایسا کرو فوری طور پر چارٹرڈ کمپنی سے معلومات حاصل کر کے مجھے سپیشل پوائنٹ پر فون کرو کہ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں

نے کوئی جیٹ جہاز چارٹرڈ کرایا ہے یا نہیں اور اگر کرایا ہے تو کہاں کے لئے اور کیا وہ جہاز اپنی منزل پر پہنچ چکا ہے یا ابھی راستے میں ہی ہے"۔ بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس میں ابھی معلوم کر کے فون کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے جیمز نے کہا اور بوبی نے رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بوبی نے رسیور اٹھالیا۔

"یس بوبی اٹنڈنگ"...... بوبی نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جیمز بول رہا ہوں مس۔ آج کوئی جیٹ جہاز تو کیا عام جہاز بھی چارٹرڈ نہیں ہوا کیونکہ کمپنی کے ملازمین ہڑتال پر ہیں"...... دوسری طرف سے جیمز کی آواز سنائی دی تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ اوہ اس کا مطلب ہے کہ عمران کی کال غلط تھی۔ اس نے مجھے چکر دینے کی کوشش کی ہے۔ وہ لازماً یہاں کنساٹا میں ہی موجود ہو گا۔ تم فوراً اپنے آدمیوں کو دوبارہ الرٹ کر دو اور تمام ہوٹلوں کو بھی چیک کراؤ اور باہر جانے والے راستوں کی بھی نگرانی کراؤ اور ہاں سنو مارٹن کو کال کر کے اس سے تفصیلات حاصل کر لو کہ عمران ایئر فورس ٹرانسمیٹر اسٹیشن سے واپسی پر کس زرعی فارم سے جیپ لے کر کنساٹا میں داخل ہوا ہے۔ اس فارم کی تفصیلات حاصل کر کے کام آگے بڑھاؤ۔ وہ جیپ جس کا پہلے تم نے پتہ چلایا تھا وہ جیپ اس نے اسی فارم میں چھوڑ دی ہے"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"زرعی فارم اس طرف ایک ہی زرعی فارم ہے مس اور وہ بیگرڈ کا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہے ۔ اسی بیگرڈ کا جس کا کنساٹا میں بار ہے ۔ بیگرڈ بار اس کے علاوہ ادھر اور کسی کا زرعی فارم نہیں ہے ۔ اس بیگرڈ کے پاس ایک بڑی لینڈ کروزر جیپ بھی ہے "...... جیمز نے جواب دیا۔

" تم فوراً اس بیگرڈ کو کور کرو۔ اس سے تمہیں معلومات مل جائیں گی "۔ بوبی نے کہا۔

" یس مس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے رسیور رکھ دیا۔

" تم اتنی آسانی سے بچ کر نہ جا سکو گے عمران "...... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی تو وہ بری طرح چونک پڑی ۔ وہ جلدی سے کرسی سے اٹھی اور اس نے عقبی دیوار میں نصب ایک الماری کھولی اور اس میں موجود بڑا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے ہی آ رہی تھی ۔ یہ ٹرانسمیٹر سیکشن ہیڈ کوارٹر کی کال کے لئے مخصوص تھا اس لئے بوبی سمجھ رہی تھی کہ کال جیکسن کی طرف سے ہی ہو رہی ہے ۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور پھر کوڈ ورڈز دوہرانے کے بعد جیکسن کی آواز سنائی دی۔

" جیکسن بول رہا ہوں اوور "...... جیکسن کے لہجے میں اشتیاق تھا۔

" یس بوبی اٹنڈنگ یو اوور "...... بوبی نے جواب دیا۔

" تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں دی اوور "...... جیکسن نے کہا۔

" وہ گھیرے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اوور "۔ بوبی

نے جواب دیا۔

" گھیرے سے نکل گئے ہیں کیا مطلب ۔ کیسے ۔ تفصیل سے بتاؤ۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اوور "...... جیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

" تم نے یہی اطلاع دی تھی ناں کہ ایئر فورس ٹرانسمیٹر والے انہیں گرفتار کر کے کنساٹا میں ایئر فورس کے ہیڈ کوارٹر بھجوائیں گے اوور "...... بوبی نے کہا۔

" ہاں میں نے ولنگٹن میں ایئر فورس کے اعلیٰ حکام کے ذریعے یہ سیٹ اپ کرایا تھا۔ چونکہ وہ سب ایئر فورس سے متعلقہ آدمی ہیں اس لئے وہ انہیں گرفتار تو کر سکتے تھے ۔ ہلاک نہ کر سکتے تھے ۔ کیوں کیا ہوا ہے کوئی خاص بات اوور "...... جیکسن نے کہا اور جواب میں بوبی نے اپنے ایکشن گروپ کی سڑک پر ناکہ بندی ۔ پھر عمران کی فون کال آنے اور اس کے بعد مارٹن کی چیکنگ سے لے کر جیمز کو ہدایات دینے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

" عمران نے کیا حتمی طور پر کہا تھا کہ لیبارٹری تباہ ہو جائے گی اوور "۔ جیکسن کے لہجے میں شدید اضطراب نمایاں تھے۔

" ہاں کہا تو اس نے ایسا ہی تھا۔ لیکن ایسا ہو نہیں سکتا اور ہاں اس نے یہ بھی کہا تھا کہ تمہیں بتا دوں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی اس نے ٹریس کر لیا ہے ۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر بحر الکاہل میں واقع ایک جزیرے لاکاش میں ہے اور اس نے یہ دھمکی بھی دی ہے کہ اب اگر بلیک تھنڈر کا کوئی ایجنٹ اس کے پیچھے آیا تو وہ اس جزیرے کو بھی صفحہ ہستی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

سے مٹا دے گا ۔ کیا واقعی تمہارا ہیڈ کوارٹر اسی جزیرے میں ہے
اوور"...... بوبی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ایسی کوئی بات نہیں بوبی ۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نہ کسی جزیرے
میں ہے اور نہ عمران اسے ٹریس کر سکتا ہے اگر سیکشن ہیڈ کوارٹر اس
طرح ٹریس ہو سکتے تو پھر اب تک سارے ہی سیکشن ہیڈ کوارٹر ختم کر
دیئے جاتے ۔ لیکن لیبارٹری والی بات البتہ میرے ذہن میں کھٹک رہی
ہے ۔ آخر وہ بار بار اس بات پر کیوں زور دے رہا ہے اوور"۔ جیکسن
نے کہا۔
"خالی دھمکی ہے اور کیا ۔ ورنہ اب تم تو خود سمجھ سکتے ہو کہ
لیبارٹری کیسے تباہ ہو سکتی ہے ۔ کیا عمران کوئی جادوگر ہے کہ دور بیٹھے
جادو کے زور سے لیبارٹری تباہ کر دے گا اوور"...... بوبی نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔
"یہ بات نہیں ہے بوبی ۔ میں سوچ رہا ہوں کہ وہ ایئر فورس کے
اس ٹرانسمیٹر ہاؤس کی طرف کیوں گیا تھا ۔ اس کا کیا مقصد تھا اوور"۔
جیکسن نے کہا۔
"مقصد کیا ہو گا ۔ کسی دور دراز علاقے میں اس نے کال کرنی ہو
گی اور کیا مقصد ہو سکتا ہے اوور"...... بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا
"نہیں صرف کال کرنے کے لئے وہ وہاں نہیں جا سکتا ۔ کال تو وہ
کنساٹا شہر سے کوئی لانگ رینج ٹرانسمیٹر خرید کر بھی کر سکتا تھا ۔ ایکریمیا
میں ایسے ٹرانسمیٹر ہر جگہ عام مل جاتے ہیں اوور"...... جیکسن نے
تشویش بھرے لہجے میں کہا۔
"تو پھر اس کا کیا مقصد ہو گا ۔ تمہارے ذہن میں کیا آتا ہے اوور"۔
بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"تمہاری پہلی رپورٹ کے مطابق وہ لیبارٹری کے اندر گیا تھا اور
اس نے وہاں ٹی ایس سر نصب کرنے کی بات کی تھی ۔ گو بعد میں اس
کی یہ بات جونی کی چیکنگ سے غلط ثابت ہوئی تھی لیکن بہرحال اس
نے وہاں کوئی ایسا کھیل ضرور کھیلا ہے جس کی بنا پر وہ بار بار یہ
دعویٰ کر رہا ہے ۔ بہرحال میں جونی کو کال کر کے معلوم کرتا ہوں ۔ تم
اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ختم کرنے کی ہر ممکن
کوشش کرو ۔ پہلے بھی تمہاری نرمی کی وجہ سے وہ یہ سارا کھیل کھیلنے
میں کامیاب ہوا ہے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے جیکسن نے
تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ رابطہ آف ہو گیا ۔ بوبی نے ہاتھ بڑھا کر
ٹرانسمیٹر آف کر دیا ۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا
لیا۔
"یس بوبی سپیکنگ"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔
"جیمز بول رہا ہوں مس"...... دوسری طرف سے جیمز کی جوشیلی
بھری آواز سنائی دی۔
"کیا رپورٹ ہے"...... بوبی نے چونک کر پوچھا۔
"مس ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا میں نے سراغ لگا لیا ہے ۔
وہ اب ماروکی ہوٹل کے مینجر رالف کی ذاتی رہائش گاہ میں موجود

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو بوبی بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیسے معلوم ہوا جلدی بتاؤ"...... بوبی نے چیختے ہوئے کہا۔

"مس میں نے بیگرڈ کی بیٹی مارگریٹ سے رابطہ قائم کیا وہ میری دوست ہے۔ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ زرعی فارم میں موجود تھی کہ یہ لوگ جیپ میں وہاں پہنچے۔ انہوں نے وہاں اپنے آپ کو ایکریمیا کی سرکاری خفیہ ایجنسی کے آدمی ظاہر کیا اور پھر انہوں نے وہاں ماسک میک اپ کیا اور بیگرڈ اور اس کی بیٹی کے ساتھ ان کی جیپ میں سوار ہو کر کچے راستے سے کنساٹا شہر پہنچے۔ یہاں یہ لوگ ماروکی ہوٹل کے قریب اتر گئے۔ اس اطلاع کے بعد میں نے ماروکی ہوٹل اور اس کے ارد گرد علاقے سے معلومات حاصل کیں تو مجھے اطلاع ملی کہ ایک عورت اور پانچ مردوں پر مشتمل ایک گروپ ماروکی ہوٹل کے مینجر رالف سے ملا تھا اور رالف ان کے ساتھ ہوٹل سے اپنی رہائش گاہ پر گیا ہے اور پھر اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ میں نے اس کی رہائش گاہ پر آدمی بھیجے اور سپر ایکس ڈکٹا فون اندر پہنچا کر معلوم کیا تو وہاں یہ لوگ موجود ہیں اور ان کے حلیے بالکل وہی ہیں جو میں نے بیگرڈ کی بیٹی مارگریٹ سے معلوم کیے تھے۔ رالف بھی وہیں ہے لیکن وہ ایک کمرے میں اپنے ملازموں کے ساتھ بے ہوش پڑا دکھائی دیا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اوہ اوہ تو یہ بات ہے۔ تمہارے آدمی وہاں موجود ہیں"۔ بوبی نے چیخ کر پوچھا۔

"یس مس وہ اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں"...... جیمز نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ کوٹھی۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... بوبی نے پوچھا۔

"راجر کالونی کوٹھی نمبر بارہ اے بلاک"...... جیمز نے جواب دیا۔

"اپنے آدمیوں کو کہہ دو کہ وہ نگرانی کرتے رہیں میں مارٹن اور اس کے گروپ کو لے کر وہاں پہنچ رہی ہوں"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک ایگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مارٹن سے بات کراؤ بوبی بول رہی ہوں"...... بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس مارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنائی دی تو بوبی نے جیمز کی کال کی تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ پھر تو اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے"...... مارٹن نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"نہیں اب اندھا دھند اقدام نہیں کرنا۔ ہم نے وہاں پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کرنے ہیں اور پھر اندر جا کر انہیں گولیوں سے اڑانا ہے۔ تم اپنے آدمی اور ضروری سامان اور اسلحہ

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

لے کر وہاں پہنچو۔ میں بھی سپیشل پوائنٹ سے وہاں پہنچ رہی ہوں"۔ بوبی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور بوبی نے رسیور کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"اب میں دیکھتی ہوں عمران کہ تمہیں میرے ہاتھوں سے کون بچاتا ہے"...... بوبی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دفتر نما کمرے سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی پورچ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

عمران بار بار کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا جب کہ اس کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"تم نے خواہ مخواہ چار گھنٹوں کا وقت ماسٹر کمپیوٹر کو دے دیا۔ کیا کم وقت نہ دیا جا سکتا تھا"...... ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

"اتنا وقت دینا سائنسی مجبوری تھی تنویر۔ میں نے جان بوجھ کر اتنا وقت نہیں دیا۔ میرا بس چلتا تو میں کال کے دوران ہی لیبارٹری تباہ کرا دیتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو کیا چار گھنٹوں سے پہلے کام نہیں ہو سکتا تھا"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"ہاں ماسٹر کمپیوٹر کو جو ہدایات میں نے دی ہیں۔ ان پر عمل کرنے کے لئے اس ساخت کے کمپیوٹر کو چار گھنٹے لگ جاتے ہیں"۔ عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

" لیکن پھر بوبی کو کال کرنے کی کیا ضرورت تھی"...... تنویر نے کہا۔

" یہ بھی ضروری تھا تنویر۔ بوبی اور اس کے آدمی ظاہر ہے لئے گھنٹوں تک وہاں ہمارے انتظار میں تو نہ کھڑے رہے ہوں گے انہیں لامحالہ علم ہو گیا ہو گا کہ ہم انہیں ڈاج دے کر نکل گئے ہیں اور ایسی صورت میں انہوں نے ہمیں کنساٹا میں تلاش کرنا تھا۔ کنساٹا چھوٹا سا شہر ہے وہ جلد ہی ہمارا پتہ چلا لیتے۔ لیکن عمران صاحب کی اس کال کے بعد وہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ کال کے مطابق تو ہم کنساٹا میں موجود ہی نہیں ہیں تو وہ تلاش کیوں کریں گے"...... اس بار صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن اگر ایسی ہی بات تھی تو پھر ہمیں یہاں رکنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہم یہاں سے نکل بھی تو سکتے تھے"...... تنویر نے کہا۔

"یہاں رکنا بھی ضروری تھا کیونکہ لیبارٹری کی تباہی کو کنفرم کرنا ضروری ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کتنا وقت رہ گیا ہے چار گھنٹے گزرنے میں"...... تنویر نے کہا۔

" نصف گھنٹہ باقی ہے۔ لیکن تمہیں آخر اتنی بے چینی کیوں ہو رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں یہاں فارغ بیٹھے بیٹھے بور ہو گیا ہوں۔ مجھ سے اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھے الوؤں کی طرح نہیں بیٹھا جا سکتا"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے

" تم پیر پر پیر رکھ کر بیٹھ جاؤ۔ شیرنی کی طرح"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمرہ زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جب کہ تنویر کے چہرے پر بھی کھسیانی سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔

" تم نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع اس بوبی کو بتایا ہے۔ یہ تم نے کہاں سے معلوم کیا ہے"...... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" میں کافی دیر سے اسی سوال کی توقع کر رہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ صفدر یہ سوال پوچھے گا۔ لیکن شاید صفدر کا ذہن بوبی میں الجھا ہوا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس دیا۔

"ایسی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ میں نے اس لئے اس بارے میں کوئی بات نہ کی تھی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے صرف ڈاج دیا ہے۔ ورنہ ظاہر ہے۔ آپ کو الہام تو نہیں ہو جاتا"...... صفدر نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

" تمہارا مطلب ہے جولیا احمق ہے جو تمہاری طرح اتنی معمولی سی بات نہیں سمجھ سکی"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ارے یہ بات نہیں۔ میں بھلا مس جولیا کے بارے میں ایسی بات کیسے سوچ سکتا تھا"...... صفدر نے گھبرا کر کہا۔

" تم خود ہی تو کہتے رہتے ہو کہ تم جب تک کنفرم نہ ہو جاؤ کسی سے ایسی بات نہیں کیا کرتے۔ اگر تم نے ڈاج دینے کے لئے ایسا کیا ہے تو یہ کس قسم کا ڈاج ہے۔ اس سے کیا فائدہ ہو گا تمہیں یا بلیک تھنڈر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

کو کیا نقصان ہو گا"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو کوئی ڈاج نہیں دیا۔ واقعی اسی جزیرے میں ہی سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے"...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر سب بے اختیار چونک پڑے۔

"آپ کو کیسے خود بخود علم ہو گیا"...... صفدر نے کہا۔

" تم نے دیکھا تھا کہ جب بوبی جیکسن سے اس خاص قسم کے ٹرانسمیٹر سے بات کر رہی تھی تو میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ ایسے ٹرانسمیٹر خاص ساخت کے ہوتے ہیں۔ لیکن وہاں چیکنگ کا کوئی موقع نہ تھا۔ لیکن یہ چیکنگ میں نے ایئر فورس کے ٹرانسمیٹر ہاؤس سے کر لی میں نے لیبارٹری کے ماسٹر کمپیوٹر سے بعد میں رابطہ کیا تھا۔ پہلے میں نے ان خصوصی لہروں کو چیک کیا تھا اور اس ٹرانسمیٹر کے آپریشنل چینل میں نقشہ بھی موجود تھا۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ ان لہروں کا ٹارگٹ وہی جزیرہ ہی بنتا ہے۔ اس کے بعد میں نے ماسٹر کمپیوٹر سے رابطہ کیا تھا۔ اس طرح میں نے بوبی کو جو کچھ بتایا ہے وہ واقعی درست ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن اسے بتانے کی کیا ضرورت تھی"...... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

" ضرورت تھی۔ تمہارا کیا خیال ہے۔ لیبارٹری کی تباہی کے بعد یہ جیکسن خاموش ہو جاتا۔ لامحالہ اس نے اس کا انتقام لینے کے لئے پاکیشیا میں ایجنٹ اور گروپ بھیجنے تھے۔ میں نے یہ سب کچھ بتا کر اس

کا راستہ روکا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ اب یہ جیکسن لیبارٹری کی تباہی کے بعد ہمارے پیچھے نہیں آئے گا بلکہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر کو بھی صرف یہی رپورٹ دے گا کہ لیبارٹری کسی اندرونی نقص کی وجہ سے تباہ ہو گئی ہے۔ کیونکہ اسے بھی معلوم ہے کہ اگر اس نے ہمارے خلاف کوئی کام کیا اور ہمیں اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا علم ہو گیا ہے تو ہم جواب میں اس کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام شروع کر دیں گے اور بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر اس بارے میں بے حد حساس واقع ہوا ہے۔ وہ تو اپنے اس سپر ایجنٹ کو بھی خود ہی ہلاک کر دیتا ہے جس کے بارے میں انہیں معمولی سا شبہ بھی ہو جائے کہ کارکردگی کے لحاظ سے وہ ہلکا پڑ گیا ہے۔ اس لئے جب ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہو گا کہ جیکسن کا ہیڈ کوارٹر ٹریس ہو گیا ہے تو پھر نہ وہ ہیڈ کوارٹر رہے گا اور نہ جیکسن۔ بلیک تھنڈر خود ہی سب کچھ آف کر دے گی اور یہ ساری باتیں جیکسن بھی اچھی طرح جانتا ہے۔ اس لئے اب وہ ہر بات پی جائے گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

" اس کا مطلب ہے تم نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایسا کیا ہے"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں تو حفظ ماتقدم کے طور پر اور بھی بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں لیکن تنویر ایسا کرنے نہیں دیتا۔ اب بھی دیکھو بیٹھا کہہ رہا ہے کہ یہ کیوں کیا۔ وہ کیوں کیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

"اور کیا کرنا چاہتے ہو۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ میں نے تمہیں کب روکا ہے"....... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ عمران کی بات سمجھ ہی نہ سکا تھا۔

"تو پھر اجازت ہے میں حفظ ماتقدم کے طور پر کسی نکاح خواں کو بلوا لوں۔ وہاں پاکیشیا میں تو میں نے یہی دیکھا ہے کہ جب کسی طرف سے رشتے میں جھگڑا پڑنے کا خدشہ ہو تو حفظ ماتقدم کے طور پر نکاح کرا دیا جاتا ہے۔ رخصتی بعد میں ہوتی رہتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی بات کی مکمل کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"رخصتی اس دنیا سے ہو گی یہ سوچ لینا"....... تنویر نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"شٹ اپ۔ جو منہ میں آتا ہے کہہ ڈالتے ہو"....... جولیا نے یکلخت تنویر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"یہ بات آپ عمران سے کہیں مجھے کیوں کہہ رہی ہیں"....... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ تو احمق ہے۔ کم از کم تم تو ایسی بدشگونی والی بات منہ سے نہ نکالا کرو"....... جولیا نے کہا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔ وہ اب سمجھے تھے کہ چونکہ تنویر نے عمران کی دنیا سے رخصتی کی بات کی تھی۔ اس لئے جولیا اسے بدشگونی کہہ رہی تھی اور ظاہر ہے وہ سب عمران کے بارے میں جولیا کے جذبات سے اچھی طرح واقف تھے۔

"چلو میرا اسکوپ تو بن گیا۔ اب رہ گئے تم۔ تو اگر کہو تو بوبی سے تمہیں بھی سرٹیفکیٹ دلوا دوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"....... تنویر نے چونک کر کہا۔

"جولیا نے مجھے احمق ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دیا ہے اور یہ سرٹیفکیٹ لازمی ہوتا ہے۔ تب ہی بات چھوہاروں تک پہنچتی ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ لیکن ابھی قہقہوں کی گونج ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا ہوا"....... سب نے عمران کو اس طرح اچانک چونک کر اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"مجھے ایسی آوازیں سنائی دی ہیں جیسے بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر ہونے پر آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ سانس روک لو"۔ عمران نے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ خود بھی لڑکھڑا گیا۔ جب کہ باقی ساتھیوں کے جسم بھی اس طرح ہلے جیسے زلزلہ آگیا ہو۔ عمران نے فوری طور پر سانس روک لیا تھا لیکن اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومتا چلا جا رہا ہو چنانچہ اس نے اپنے ذہن پر قابو پانے کے لئے اسے فوری طور پر بلینک کر لیا اور ایسا کرتے ہی وہ بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گرا۔ چند لمحوں تک ذہن کو بلینک کرنے کے

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

بعد جیسے ہی اس نے اسے دوبارہ نقطہ ارتکاز سے ہٹایا اس کے کانوں میں باہر سے دوڑنے کی آوازیں سنائی دیں۔اس کا سانس اسی طرح رکا ہوا تھا لیکن اب اس کے ذہن کی گردش رک گئی تھی ۔وہ اب پوری طرح حواس میں تھا۔اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی کرسیوں سمیت نیچے گرے ہوئے تھے ۔عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ آخری کونے میں پڑے ہوئے صوفے کی پشت کے پیچھے ہو گیا۔

"ادھر چلو ۔ادھر"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔بولنے والا کوئی مرد تھا۔عمران کا ہاتھ جیب سے باہر نکل آیا۔اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔آواز دروازے کے باہر سے سنائی دی تھی لیکن بولنے والا جس انداز میں بول رہا تھا اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ بولنے والے کے چہرے پر گیس ماسک موجود نہیں ہے ورنہ اس کی آواز اس طرح واضح سنائی نہ دیتی ۔عمران سمجھ گیا کہ یہ گیس جس قدر تیزی سے اثر کرتی ہے ۔اتنی ہی تیزی سے اس کے اثرات فضا سے غائب بھی ہو جاتے ہیں ورنہ اتنی جلدی یہ آدمی اس طرح اندر نہ گھس آتے ۔ دوسرے لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں اس کمرے کی طرف آتی سنائی دیں ۔ عمران صوفے کے پیچھے موجود تھا ۔ تاکہ فوری طور پر اس پر کسی کی نظر نہ پڑے ۔

"اوہ یہ تو چار مرد اور ایک عورت ہیں ۔وہ عمران یہاں نہیں ہے ۔ ڈھونڈو اسے ساری کوٹھی میں پھیل جاؤ جلدی کرو"...... ایک عورت کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران آواز سن کر ہی پہچان گیا کہ یہ

بوبی کی آواز ہے ۔اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔اس کا مطلب تھا کہ بوبی کو فون کرنے کا سارا پلان ناکام رہا تھا۔الٹا بوبی نے انہیں ٹریس کر لیا تھا۔اگر عمران کے کانوں میں وہ کیپسول فائرنگ کی مخصوص آواز نہ پڑتی تو یقیناً اب عمران بھی اس کے سامنے بے بس پڑا ہوا ہوتا۔دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں کمرے سے باہر جاتی سنائی دیں اور پھر جیسے ہی وہ دور گئیں عمران نے صوفے کے پیچھے سے سر اونچا کیا۔بوبی کمرے کے دروازے میں ہی کھڑی ہوئی تھی ۔البتہ اس کی پشت کمرے کی طرف تھی ۔وہ باہر کی طرف دیکھ رہی تھی ۔عمران نے ہونٹ بھینچ لئے ۔صورت حال اس کے خیال کے مطابق خاصی خطرناک ہو چکی تھی ۔اس کے پاس سائیلنسر لگا ہتھیار نہ تھا۔اس لئے اگر اب وہ بوبی پر فائر کھول دیتا تو اس کے ساتھی لامحالہ اس کمرے کے باہر مورچے لگا لیتے ۔دوسری طرف اسے یہ خطرہ تھا کہ کہیں بوبی اچانک اس کے ساتھیوں پر فائر نہ کھول دے اور وہ ان کا تحفظ بھی نہ کر سکے ۔چنانچہ عمران صوفے کے پیچھے دبکے دبکے مگر انتہائی محتاط انداز میں کمرے کی اس دیوار کی طرف کھسکنے لگا جس دیوار میں دروازہ تھا۔

"یہ عمران کہاں غائب ہو گیا ہے"...... بوبی کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔لیکن اس نے حرکت بند کر دی ۔کیونکہ بوبی کی آواز سے ہی اس نے اندازہ لگا لیا کہ بوبی کا رخ کمرے کے اندرونی طرف ہو گیا ہے اور اب اگر وہ حرکت کرتا تو لامحالہ بوبی آواز سن لیتی ۔اس لئے وہ سانس روکے خاموش بیٹھا رہا۔البتہ اس کے کان

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

آوازوں پر لگے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دوبارہ اس کمرے کی طرف آتی سنائی دیں۔

"مس پوری کوٹھی میں رالف اور اس کے دو ملازموں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"تو پھر یہ عمران کہاں غائب ہو گیا حیرت ہے۔ ٹیلی ویوڈکنا فون پر تو یہ اس کمرے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا اور ہم بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے کے بعد فوری طور پر اندر بھی آ گئے ہیں"...... بوبی کی حیرت سے پر آواز سنائی دی۔

"خبردار اگر حرکت کی"...... اچانک عمران کو عین اپنے پہلو پر آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک مشین گن کی نال اس کی پسلیوں سے لگ گئی۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ عمران۔ ورنہ میرے آدمی تمہیں واقعی دوسرا سانس نہیں لینے دیں گے"...... بوبی نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اب دوسری طرف بھی دو مسلح آدمی کھڑے نظر آ رہے تھے۔

"مجھے پہلے ہی تمہاری یہاں موجودگی کا احساس ہو گیا تھا عمران لیکن اس وقت میں یہاں اکیلی تھی۔ اس لئے میں نے تم پر ظاہر نہیں ہونے دیا کہ میں نے صوفے کے پیچھے تمہارے کھسکنے کی آواز سن لی ہے۔ تم شاید دروازے کی طرف آ رہے تھے تا کہ اچانک مجھ پر حملہ کر

سکو"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے اپنی بات کا لطف لینے کے سے انداز میں کہا۔

"میں نے آج تک تو سنا تھا کہ عورتوں کے کان بلیوں سے بھی زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ آج تجربہ بھی ہو گیا۔ میں نے بھی تم پر اس وقت حملہ اسی لئے نہ کیا تھا کہ تم اکیلی ہو اور ہمارے مشرق میں اکیلی عورت کو دیکھ کر اس پر حملہ نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا تحفظ کیا جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سامنے صوفے کے گدے پر پھینک دیا۔

"مجھے افسوس ہے علی عمران۔ گو میں نہیں چاہتی تھی کہ تمہیں ہلاک کر دوں لیکن اب ریجنل ہیڈ کوارٹر کے حکم کی وجہ سے مجبور ہوں مجھے امید ہے تمہاری روح میری اس مجبوری پر مجھے معاف کر دے گی"...... بوبی نے جو ابھی تک دروازے کے سامنے کھڑی تھی بڑے مطمئن سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ضرور معاف کر دے گی۔ ہم مردوں کی یہی تو مجبوری ہے کہ زندگی میں تو کیا مرنے کے بعد بھی ہماری روحیں عورتوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ تم اپنے ریجنل ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے مجبور ہو لیکن میں مرد ہونے کی وجہ سے مجبور ہوں"...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"فائر"...... یکلخت بوبی نے چیختے ہوئے کہا اور اسی لمحے عمران کے

www.books.free.tu.om
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دونوں اطراف میں کھڑے دونوں مشین گن برادروں نے ایک لمحہ
ضائع کیے بغیر مشین گنوں کے ٹریگر دبا دیئے۔ لیکن عمران اس
سچوئیشن کے لیے پہلے ہی ذہنی طور پر تیار تھا۔ بوبی کے منہ سے جیسے ہی
فائر کا لفظ نکلا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلا بازی کھائی اور
دوسرے لمحے وہ ٹھیک بوبی کے پہلو میں کھڑا نظر آیا اور صوفے کے
گدے پر موجود مشین پسٹل بھی اب اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔ الٹی
قلا بازی کھاتے ہوئے اس نے بڑی آسانی سے مشین پسٹل جھپٹ لیا
تھا۔ عمران کے اچانک درمیان سے ہٹ جانے کی وجہ سے اس کے
دونوں اطراف میں موجود مشین گن برادر ایک دوسرے کی گولیوں کا
شکار ہو گئے اور کمرہ مشین گن کی فائرنگ کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں
سے بھی گونج اٹھا۔ لیکن جیسے ہی عمران کے قدم زمین پر لگے اچانک
اس کے ہاتھ پر ضرب لگی اور مشین پسٹل اس کے ہاتھوں سے نکل کر
دور جا گرا۔ لیکن اسی لمحے عمران یکلخت فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے
بوبی چیختی ہوئی کسی گیند کی طرح اچھل کر کمرے کے ایک کونے میں
جا گری اور اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کی گولی عمران کے پیٹ سے
رگڑ کھا کر نکل گئی۔ عمران نے ایک بار پھر قلا بازی کھاتے ہوئے
بوبی کی ٹھوڑی کے نیچے دونوں پیروں کی ضرب لگائی تھی جس کی وجہ
سے بوبی اچھل کر کونے میں جا گری تھی۔ لیکن عمران قلا بازی کھا کر
بجائے واپس وہیں آنے کے گھوم کر کمرے کے کھلے دروازے سے باہر جا
گرا اور اس طرح گولیوں کی وہ بوچھاڑ جو دو اطراف سے اس پر ہوئی تھی

کمرے میں موجود بوبی کے ایک اور ساتھی کو چاٹ گئی اور وہ چیختا ہوا
نیچے گرا تھا۔

"اس کے ساتھیوں کو اڑا دو"۔ عمران کے قدم جیسے ہی کمرے سے
باہر راہداری کے فرش سے لگے اس کے کانوں میں بوبی کی چیختی ہوئی
آواز سنائی دی تو عمران کا جسم ایک بار پھر پھرکی کی طرح گھوما اور
دوسرے لمحے بوبی کا ایک ساتھی اڑتا ہوا اپنے دوسرے ساتھیوں پر جا
گرا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین گنوں کی ریٹ ریٹ اور انسانی
چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی وحشت کے
تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ آدمی جو عمران کے ہاتھ لگا تھا۔ عمران کو
اچانک کمرے سے باہر چھلانگ لگاتے دیکھ کر تیزی سے دروازے کی
طرف بڑھ رہا تھا اور عمران نے نہ صرف اسے اچھال دیا تھا بلکہ اس کے
ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن بھی جھپٹ لی تھی اور پھر کمرہ پلک
جھپکنے میں مذبح خانے میں تبدیل ہو گیا تھا۔ بوبی البتہ اچھل کر صوفے
کے پیچھے ہو گئی تھی۔ عمران نے فائر کھولا ہی تھا کہ اچانک صوفے کی
کرسی فضا میں اٹھتی ہوئی عمران کی طرف آئی۔ لیکن عمران نے بجلی کی
سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور صوفے کی کرسی ایک دھماکے سے
کمرے کے دوسرے کونے میں جا گری۔

"اب اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی
مشین گن کا رخ سامنے موجود بوبی کی طرف تھا۔ جو صوفے کی کرسی
اچھال کر تیزی سے دوسرے صوفے کے عقب میں جا چھپی تھی اور

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دوسرے لمحے بوبی ایک جھٹکے سے کھڑی ہو گئی۔

"ٹھیک ہے میں ہاری تم جیت گئے"۔ بوبی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کمرے میں قتل وغارت کی بجائے کوئی دلچسپ کھیل کھیلا جارہا ہو۔

"تم نے میرے ساتھیوں پر فائر کھولنے کے لئے کیوں کہا تھا۔ جب کہ تمہیں معلوم ہے کہ وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں"...... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا۔

"دشمن دشمن ہی ہوتے ہیں چاہے ہوش میں ہوں یا بے ہوش"۔ بوبی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کسی بے ہوش اور بے بس آدمی پر اس طرح فائر کھولنا بزدلی ہے جو مجھے قطعی پسند نہیں ہے"..... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارا اپنا نقطہ نظر ہے۔ درست ہوگا۔ لیکن میں اس کی قائل نہیں ہوں"۔ بوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیوار کی طرف منہ کر لو ورنہ میں اپنا نقطہ نظر بدل بھی سکتا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"بدل لو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں ہار گئی ہوں اور تم جیت گئے ہو تو پھر جو چاہو کر سکتے ہو۔ مجھے اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے"...... بوبی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا اور گھوم کر اس نے اپنا رخ دیوار کی طرف کر دیا۔ عمران بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگا ہی تھا کہ اس نے باہر سے کسی کے قدموں کی ہلکی سی آواز سنی

اور عمران نے یکلخت جمپ لگایا اور دوسرے لمحے بوبی چیختی ہوئی اس کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔ عمران کا ایک بازو اس کی گردن کے گرد جما ہوا تھا۔

"خبردار اگر کسی نے فائر کیا تو میں بوبی کی گردن توڑ دوں گا۔ ہتھیار پھینک کر اندر آجاؤ۔ آجاؤ ورنہ"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بازو کو زور سے جھٹکا دیا اور بوبی کے حلق سے چیخ نکل گئی۔

"مت مارو اسے ہم آرہے ہیں"...... دروازے کے باہر سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور دو آدمی ہاتھ اٹھائے اندر داخل ہوئے

"دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور وہ دونوں گھومتے گھومتے یکلخت بجلی کی سی تیزی سے پلٹے۔ لیکن اسی لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور تڑپنے لگے جب کہ ان کی طرف سے چلائی جانے والی گولیاں عمران کے سر کے اوپر سے ہوتی ہوئیں عقبی دیوار سے جا ٹکرائی تھیں۔ ان دونوں نے اچانک پلٹ کر ہتھیلیوں میں چھپے ہوئے چھوٹے مشین پسٹلز سے عمران پر فائر کھول دیا تھا۔ عمران ان کے اچانک پلٹنے سے ان کا منصوبہ سمجھ گیا تھا کہ چونکہ اس کا قد بوبی سے لمبا تھا اس لئے وہ اس کے سر پر فائر کرنا چاہتے ہیں اس لئے عمران بجلی کی سی تیزی سے بوبی سمیت نیچے کو جھکا اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کا فائر بھی کھول دیا تھا۔ البتہ اب جب عمران اوپر کو اٹھا تو بوبی کا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

جسم اس کے بازو میں لٹک چکا تھا۔اچانک زور دار جھٹکا لگنے سے اس کا گلا دب گیا تھا اور وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے اسے ایک طرف دھکیلا اور پھر دوڑ کر وہ مشین گن سمیت کمرے کے دروازے سے باہر نکل گیا۔اب اسے خیال آیا تھا کہ بوبی کیوں اس طرح اطمینان بھرے انداز میں باتیں کر رہی تھی۔اس نے ٹیلی ویو ڈکٹافون کی بات کی تھی اس کا مطلب تھا کہ باہر اس کے آدمی موجود ہیں۔جو یہ سارا منظر ٹیلی ویو ڈکٹافون پر باہر دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سن رہے ہوں گے اس لئے وہ ان کی آمد کی منتظر تھی اور وہ آئے بھی سہی۔یہ اور بات ہے کہ عمران کے کانوں میں ان کے انتہائی محتاط قدموں کی آوازیں پھر بھی پہنچ گئیں۔گو انہوں نے اپنے طور پر پھر بھی عمران پر فائر کر دیا تھا لیکن ان کا منصوبہ کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھتا ہوا برآمدے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اچانک ایک دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کوئی گرم سلاخ اس کے پہلو میں اترتی چلی گئی ہو۔وہ بے اختیار اچھل کر نیچے گرا مشین گن اس کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی اور وہ لڑھکتا ہوا برآمدے کی دو سیڑھیوں سے نیچے پورچ میں گر گیا۔

"وہ مارا"...... اس کے کانوں میں کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران کا ڈوبتا ہوا ذہن یکلخت ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ایک لمحے پہلے اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا سانس سینے میں رک رہا ہو۔ لیکن اس آواز کو سن کر اس کے جسم نے جو جھٹکا کھایا تھا اس سے اس کا

سانس بحال ہو گیا اور عمران تیزی سے رینگتا ہوا پورچ میں کھڑی کار کی سائیڈ میں ہو گیا۔دوسرے لمحے اس نے دو آدمیوں کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنی۔

"تم اندر میں بوبی کو سنبھالو۔میں اسے دیکھتا ہوں"...... ایک آدمی کی آواز سنائی دی تو عمران نے تیزی سے کروٹ بدلی اور دوسرے لمحے وہ کار کے نیچے رول ہوتا ہوا دوسری طرف پہنچ گیا۔دوڑ کر آنے والے آدمی اب کار کی دوسری طرف پہنچ گئے تھے۔جب کہ ان میں سے ایک اندر کی طرف گیا تھا۔

"ارے یہ کیا۔یہ آدمی کہاں گیا اور کار کے نیچے خون کی لکیر"۔کار کے دوسری طرف سے اس آدمی کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے وہ آدمی جو احمقوں کی طرح جھک کر کار کے نیچے دیکھ رہا تھا۔چیختا ہوا کار کی باڈی سے ٹکرایا۔عمران نے پوری قوت سے اس جھکے ہوئے آدمی کی پشت پر لات جما دی تھی۔کار کی باڈی سے ٹکرا کر الٹ کر پشت کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں وہ مشین گن موجود تھی۔جو اس آدمی کے اس طرح کار سے اچانک ٹکرانے کی وجہ سے نیچے فرش پر گری تھی۔

"کیا ہوا۔کیا ہوا"...... راہداری کی طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی ہی تھی کہ عمران کا جسم تیزی سے گھوما اور مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ہی راہداری میں انسانی چیخ گونجی اور دوڑ کر آنے والا

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

آدمی چیختا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔ عمران کا ہاتھ اسی
رفتار سے گھوما اور باڈی سے ٹکرا کر نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا
وہ آدمی بھی گولیوں کی زد میں آگیا۔ گولیوں نے اس کے سینے کو پلک
جھپکنے میں شہد کی مکھیوں کے چھتے میں تبدیل کر دیا تھا۔ عمران نے
بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کار کے بونٹ سے سہارا لے کر
لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس کے پہلو سے خون تیزی سے اور مسلسل
بہہ رہا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے خون کے ساتھ ساتھ اس
کے جسم سے روح بھی نکلتی چلی جا رہی ہو۔ دو تین لمبے لمبے سانس لینے
کے بعد عمران نے اپنی قمیض کا ایک بڑا سا ٹکڑا کھینچ کر پھاڑا اور اس کا
گولہ بنا کر اس نے اسے زخم پر رکھ کر دبا دیا اور واپس راہداری کی
طرف بڑھنے لگا۔ اس کے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔ جسم میں تیز درد کی
لہریں سی دوڑ رہی تھیں۔ ذہن پر بار بار اندھیرے جھپٹ رہے تھے
لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر وہ بے ہوش ہو گیا تو بوبی جو بے ہوش پڑی ہوئی
تھی۔ ہوش میں آنے کے بعد اسے قبر میں اتار دے گی۔ اس گھر کی
تلاشی لیتے ہوئے اس نے ایک کمرے میں فرسٹ ایڈ باکس رکھا ہوا
دیکھا تھا۔ اس لئے اس کے قدم اس کمرے کی طرف ہی بڑھتے چلے جا
رہے تھے۔ فرسٹ ایڈ باکس کے قریب پہنچ کر وہ فرش پر بیٹھ گیا۔ اس
نے مشین گن ایک طرف رکھی اور فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس نے
اس کے اندر رکھا ہوا سامان باہر نکالنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی
گیس کی وجہ سے بے ہوش تھے اور اسے معلوم تھا کہ جب تک اس

گیس کا توڑ انہیں نہ سنگھایا جائے گا ان میں سے کوئی بھی ہوش میں نہ آ
سکے گا۔ اس لئے وہ اپنے زخم کی ابتدائی بینڈیج خود کرنا چاہتا تھا تاکہ کم
از کم خون بہنا تو فوری طور پر بند ہو جائے۔ اس نے پانی کی بوتل
باکس سے نکالی اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس نے سالم بوتل ہی زخم
پر انڈیل دی۔ پانی پڑنے سے اس کے جسم میں ایک لمحے کے لئے عجیب
سی تسکین کی لہر سی دوڑتی چلی گئی اور خون بہنا بھی تقریباً بند ہو گیا تھا۔
اس نے باکس میں سے کپاس نکال کر اسے ایک دوا میں تر کیا۔ کپاس
کو زخم پر رکھا اور پھر بینڈیج کرنی شروع کر دی۔ جسم میں دوڑنے والی
تیز درد کی لہریں اب کافی حد تک کم ہو گئی تھیں لیکن اس کے باوجود
اس کے ذہن پر اندھیرے اسی طرح جھپٹ رہے تھے بلکہ ان میں لمحہ بہ
لمحہ اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ عمران اس کی وجہ بھی سمجھ رہا تھا کہ گولی ابھی
تک اس کے جسم کے اندر تھی اور ظاہر ہے گولی کا زہر اب خون میں
شامل ہونے لگ گیا تھا۔ اسے فوری طور پر آپریشن کی ضرورت تھی
لیکن ان حالات میں ظاہر ہے آپریشن کا تو سوچا بھی نہ جا سکتا تھا۔ وہ
چاہتا تھا کہ بینڈیج کر کے وہ واپس اسی کمرے میں جائے اور بوبی کے
ساتھیوں کی تلاشی لے کر ان میں سے جس کے پاس بھی گیس کا توڑ
موجود ہو۔ اس سے اپنے کسی ساتھی کو ہوش میں لے آئے اس کے بعد
ہی کچھ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وہ بینڈیج میں مصروف رہا۔ بینڈیج مکمل
کرنے کے بعد وہ اٹھا مگر جیسے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اچانک اسے یوں
محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی کیمرے کے شٹر کی طرح یکلخت بند ہو

www.paksociety.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

گیا ہو اس نے بار بار اپنے سر کو جھٹکے دے کر اس تاریکی کو ہٹانے کی
کوشش کی اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی چھٹتی
چلی گئی۔ لیکن دوسرے لمحے جب اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک
ابھری وہ بے اختیار چونک کر اٹھنے لگا لیکن اس کے جسم نے حرکت
کرنے سے انکار کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں حقیقتاً
حیرت کی شدت سے پھٹ کر دونوں کانوں تک جا پہنچیں۔ اس کے
ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ کیونکہ اس نے دیکھا
کہ وہ کوٹھی کے اس کمرے کے فرش پر جہاں وہ بے ہوش ہونے لگا تھا
موجود ہونے کی بجائے کسی ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔
اس کے جسم پر سرخ کمبل تھا۔ البتہ اس کے دونوں ہاتھ اور جسم کو بیڈ
سے کلپ کر دیا گیا تھا۔ ایک طرف گلوکوز کی بوتل بھی لگی ہوئی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہوا۔ کیسے ہوا"...... عمران کے منہ سے بے اختیار
نکلا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نرس اندر داخل
ہوئی۔

"ارے آپ کو ہوش آگیا۔ ویری گڈ"...... اس نرس نے انتہائی
مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس سے کوئی
سوال کرتا وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

"یا اللہ یہ کیا اسرار ہے"...... عمران نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا لیکن چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی
عمران کے چہرے پر موجود حیرت کے تاثرات میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

کیونکہ کمرے میں داخل ہونے والی بوبی تھی۔

"تمہیں ہوش آگیا عمران۔ مبارک ہو۔ میں تو سخت پریشان ہو
رہی تھی۔ کیونکہ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ تمہارے خون میں کافی زہر
شامل ہو چکا ہے۔ اس لئے کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... بوبی نے قریب آ
کر بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ہوش کی بات کر رہی ہو۔ میرا خیال ہے کہ میں حیرت کی
شدت سے ایک بار نہیں دس بار بے ہوش ہو چکا ہوں"...... عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں ہاری تم جیتے اور دیکھو تم واقعی
جیت چکے ہو"...... بوبی نے کرسی گھسیٹ کر ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ کہیں وہ تو ہار نہیں چکے"...... عمران
نے یکلخت انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"نرس جا کر عمران صاحب کے ساتھیوں کو اطلاع دے دو کہ
عمران صاحب ہوش میں آچکے ہیں۔ وہ واقعی ان کے لئے مجھ سے زیادہ
پریشان تھے"...... بوبی نے ساتھ کھڑی ہوئی نرس سے کہا اور نرس سر
ہلاتی ہوئی تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"آخر اس کایا پلٹ کی کوئی وجہ تو ہو گی۔ تم تو دشمن کو دشمن ہی
سمجھتی تھی"...... عمران نے ساتھیوں کی طرف سے مطمئن ہوتے ہی
مسکرا کر کہا۔

"ہاں لیکن تمہاری ایک بات نے مجھے اپنا نقطہ نظر بدلنے پر مجبور کر

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

دیا۔ تم نے کہا تھا ناں کہ دشمن اگر بے بس اور بے ہوش ہو تو اسے مارنا بزدلی ہے۔ اس وقت تو میں نے تمہاری بات کی نفی کی تھی۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ تمہاری اس بات نے مجھے واقعی شرمندہ کر دیا تھا۔ بہر حال تم نے جھٹکا دے کر مجھے بے ہوش کر دیا تھا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں اس کمرے میں پڑی ہوئی تھی جس میں تمہارے ساتھی بے ہوش اور میرے ساتھی ہلاک ہوئے موجود تھے۔ وہاں مشین گنیں بھی تھیں اور مشین پسٹل بھی۔ میں نے ایک مشین گن اٹھائی اور باہر آ گئی۔ راہداری میں میرا آدمی جیمز ہلاک ہوا پڑا تھا باہر پورچ میں کار کے ساتھ اس کے ایک ساتھی کی لاش پڑی تھی۔ لیکن تم غائب تھے لیکن خون کی لکیروں اور دھبوں نے میری اس کمرے تک رہنمائی کر دی جس میں تم گئے تھے جب میں اس کمرے میں پہنچی تو تم فرش پر بے ہوش اور بے بس پڑے ہوئے تھے۔ میں نے مشین گن سیدھی کی لیکن اسی لمحے میرے ذہن میں تمہارا وہی بزدلی والا فقرہ گونج گیا اور میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو فوری طور پر ہلاک کرنے کا فیصلہ بدل دیا۔ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہوش میں لا کر اور پورا موقع دے کر ہلاک کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے وہاں موجود فون کی مدد سے اپنے آدمی بلوائے۔ تمہارے ساتھیوں کو بے ہوشی کے عالم میں ہی ہتھکڑیاں لگوا کر اپنے ایک خاص اڈے میں بھجوا دیا اور تمہیں ہوش میں لے آنے کی کوشش کرنے لگی لیکن تمہاری حالت لمحہ بہ لمحہ بگڑتی چلی جا رہی تھی۔ چنانچہ میں نے تمہیں وہاں سے یہاں اپنے خاص

ہسپتال پہنچایا۔ یہاں ڈاکٹروں نے جب تمہیں چیک کیا تب پتہ چلا کہ تمہارے جسم میں بھی گولی موجود تھی وہ سپیشل سلور گولی تھی۔ زہریلی گولی۔ میں سمجھ گئی کہ تمہیں جیمز نے گولی ماری ہے کیونکہ اسی کی ہابی ہے وہ خاص طور پر ایسی گولیاں تیار کراتا ہے تاکہ اس کا دشمن کسی صورت بھی نہ بچ سکے۔ وہ مخبری کا دھندہ کرنے کے ساتھ ساتھ پیشہ ور قاتل بھی ہے اور انہی زہریلی گولیوں کی وجہ سے وہ زہریلے قاتل کے نام سے زیر زمین دنیا میں مشہور ہے۔ بہر حال ڈاکٹروں نے تمہارا آپریشن کیا۔ تمہارے خون میں زہر کی کافی مقدار شامل ہو گئی تھی اس لئے آپریشن کے باوجود انہوں نے اس بات کا خدشہ ظاہر کیا تھا کہ شاید تمہیں ہوش نہ آئے اور آج تمہیں چوتھے روز ہوش آیا ہے"...... بوبی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"چوتھے روز۔ اوہ اوہ اس قدر لمبا عرصہ میں تو ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے چند لمحوں بعد ہی مجھے ہوش آ گیا ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر چند لمحوں بعد تمہیں ہوش آ جاتا تو شاید اب تک تم قبر میں بھی اتر چکے ہوتے۔ لیکن تمہاری اس طویل بے ہوشی نے تمہیں بچا لیا ہے کیونکہ اس دوران سارے حالات ہی بدل گئے"...... بوبی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"حالات بدل گئے کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں تمہارے کہنے کے عین مطابق ایرک فیلڈ والی لیبارٹری واقعی

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

خوفناک دھماکوں سے خود بخود تباہ ہو گئی۔ جب اس کی تباہی کی
اطلاع مجھے ملی تو مجھے یقین نہ آیا میں خود ایرک فیلڈ گئی اور پھر میں نے
جب اپنی آنکھوں سے دیکھا تب مجھے یقین آ گیا۔ میں نے سیکشن
ہیڈ کوارٹر کے چیف جیکسن کو کال کر کے جب یہ خبر سنائی تو وہ بھی
سکتے میں آ گیا۔ میں نے اسے بتا دیا کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت میرے
قبضے میں ہو تو اس نے فوری طور پر تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا
لیکن میں نے اسے صاف بتا دیا کہ جب تک تم ہوش میں نہیں آؤ گے
تمہیں ہلاک نہیں کروں گی کیونکہ یہ بزدلی ہے۔ لیکن اس نے اصرار
جاری رکھا۔ تو میں نے اس سے وعدہ کر لیا کہ جیسے ہی تمہیں ہوش
آئے گا میں تمہیں ہلاک کر دوں گی لیکن پھر ریجنل ہیڈ کوارٹر کی کال آ
گئی۔ وہ مجھ سے براہ راست حالات پوچھنا چاہتے تھے۔ میں نے انہیں
شروع سے آخر تک تمام حالات بتا دیئے۔ تو انہوں نے کہا کہ ابھی
تمہیں ہلاک نہ کیا جائے۔ وہ مین ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے دوبارہ
کال کریں گے اور پھر چند گھنٹوں بعد ان کی دوبارہ کال آ گئی اور تم اور
تمہارے ساتھی ہلاک ہونے سے بچ گئے"...... بوبی نے کہا تو عمران
چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے مجھے کال کرتے ہوئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع بتایا
تھا۔ گو جیکسن نے اسے غلط قرار دیا تھا۔ لیکن دراصل وہ درست تھا۔
میں نے ریجنل ہیڈ کوارٹر کو یہ بات اپنی فطرت کے مطابق بتا دی تھی

ریجنل ہیڈ کوارٹر نے جب یہ ساری تفصیلات مین ہیڈ کوارٹر پہنچائیں
تو انہوں نے فوری طور پر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس جزیرے سمیت تباہ
کر دیا۔ کیونکہ تمہاری بات درست تھی اور مین ہیڈ کوارٹر کا اصول یہی
ہے کہ جو سیکشن ہیڈ کوارٹر ٹریس ہو جائے اسے فوری طور پر ختم کر دیا
جاتا ہے۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر کو بھی اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع
کا علم نہ تھا۔ اسے بھی مین ہیڈ کوارٹر سے پتہ چلا کہ تم نے صحیح محل
وقوع بتایا تھا۔ بہر حال جیکسن کو نااہل قرار دے کر ہلاک کر دیا گیا۔
سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ تمہیں دوبارہ
سیف لسٹ میں شامل کر دیا گیا۔ تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنے یا
نہ کرنے کا اختیار مجھے دے دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی مین ہیڈ کوارٹر نے
حکم دے دیا کہ مین ہیڈ کوارٹر کی اجازت کے بغیر آئندہ ریجنل
ہیڈ کوارٹر بھی بلیک تھنڈر کا کوئی مشن پاکیشیا میں نہ بھیجے گا اور نہ ہی
کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس کا اختیار ہو گا۔ لیبارٹری کی تباہی کا ذمہ
دار بھی جیکسن کو قرار دیا گیا۔ کیونکہ اس پاکیشیائی سائنس دان کا اغوا
اور تمہارے ملک سے فارمولے کی کاپی کا حصول ان سب کی پلاننگ
جیکسن نے ہی بنائی تھی۔ ریجنل ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع ضرور تھی
لیکن مین ہیڈ کوارٹر کو اس بارے میں اطلاع نہ دی گئی تھی۔ مین
ہیڈ کوارٹر کا خیال ہے کہ اگر جیکسن پاکیشیائی سائنس دان کو اغوا نہ
کرتا یا وہاں سے فارمولا حاصل کرنے کے لئے مشن نہ بھیجتا تو تمہارے
ہاتھوں اس قدر قیمتی لیبارٹری تباہ نہ ہوتی۔ تمہیں چونکہ سیف لسٹ

www.pakistanipoint.com
Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

میں شامل کر دیا گیا تھا۔اس لئے اب میں خواہش کے باوجود بھی تمہیں
ہلاک نہ کر سکتی تھی۔ باقی رہے تمہارے ساتھی تو جب تمہیں میں
ہلاک نہیں کر سکتی تو تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر کے مجھے کیا
حاصل ہونا تھا۔چنانچہ میں نے نہ صرف انہیں کچھ نہ کہا بلکہ ان سے
دوستی کر لی"...... بوبی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"مجھے افسوس ہے بوبی کہ تمہاری خواہش پوری نہ ہو سکی۔ تم
اپنے ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے اگر مجبور ہو کر اپنی خواہش پوری نہیں کر پا
رہی ہو تو میری ہیڈ کوارٹر سے بات کراؤ میں انہیں درخواست کروں گا
کہ وہ تمہیں تمہاری خواہش پوری کرنے کا موقعہ دے دیں"۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم واقعی بے حد گہرے آدمی ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ میں واقعی
تمہاری بات مین ہیڈ کوارٹر سے کرادوں گی اس طرح تمہیں ہیڈ کوارٹر
کا پتہ چل جائے گا۔لیکن اصل بات یہی ہے کہ مجھے مین ہیڈ کوارٹر تو
ایک طرف سیکشن ہیڈ کوارٹر کے محل وقوع کا بھی علم نہیں ہے۔
حالانکہ جیکسن میرا دوست ہے۔ وہ جب بھی کنساٹا آتا تھا کئی روز
میرے پاس رہتا تھا۔ میں یہی سمجھتی رہی کہ یہ ہیڈ کوارٹر ولنگٹن یا
ناراک میں ہوگا۔لیکن اب تم نے بتایا ہے کہ یہ بحرالکاہل کے کسی
جزیرے میں ہے۔ویسے ایک بات ہے آخر تم نے کیسے لیبارٹری کو تباہ
کر دیا اور کیسے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع ٹریس کر لیا تھا"۔بوبی
نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس دیا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ تمہارے مین ہیڈ کوارٹر نے مجھے کیوں
سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اس لئے کہ جب ہیڈ کوارٹر پوری دنیا پر قبضہ کر لے گا تو پھر وہ
تمہیں اپنے لئے استعمال کرے گا"...... بوبی نے جواب دیا۔
"یہ خواب تو آج تک نجانے کتنی تنظیمیں دیکھتی چلی آئی ہیں۔
ایسے خوابوں کی تعبیر کبھی نہیں ملتی۔لیکن اصل بات یہ ہے کہ انہیں
معلوم ہے کہ اگر انہوں نے مجھے ہلاک کرنے کی کوشش کی تو پھر مین
ہیڈ کوارٹر کو بھی ٹریس کیا جا سکتا ہے۔کیونکہ یہ مین ہیڈ کوارٹر خلا میں
تو بہر حال موجود نہ ہوگا۔اسی کرہ ارض پر ہی ہوگا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بوبی کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی
گئیں۔
"اوہ۔اوہ واقعی۔ تم درست کہہ رہے ہو۔اس کا مطلب ہے کہ
مین ہیڈ کوارٹر تم سے خوفزدہ ہے"...... بوبی نے کہا۔
"مجھ سے نہیں۔ میری صلاحیتوں سے۔ مجھ سے تو تم آج تک
خوفزدہ نہیں ہو سکیں۔ہیڈ کوارٹر کیسے خوفزدہ ہوگا"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور بوبی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔اسی لمحے
دروازہ کھلا اور جولیا اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے۔جولیا کے
چہرے پر یکلخت شدید غصے پر یہ تاثرات ابھر آئے تھے۔شاید بوبی کا قہقہہ
سن کر اس کے چہرے پر یہ تاثرات ابھرے تھے۔
"مبارک ہو مس جولیا عمران کو ہوش آگیا ہے"...... بوبی نے

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

اٹھ کر جولیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"اسے زندگی بھر ہوش نہیں آسکتا"....... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا

"ارے ارے کیا ہوا۔ کیا مطلب۔ پہلے تو تم اس کی بے ہوشی کی وجہ سے اس قدر پریشان تھیں کہ تمہاری حالت دیکھی نہ جا رہی تھی اور اب جب اسے ہوش آگیا ہے تو تم الٹی بات کر رہی ہو"....... بوبی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا انسان کی فطرت تبدیل نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ کا غصہ بے کار ہے"....... اچانک تنویر نے موقع دیکھ کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں غصہ کروں گی۔ میری بلا سے یہ چاہے جس کے ساتھ جی چاہے قہقہے لگاتا رہے"....... جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ یہ سب کچھ میری وجہ سے کہہ رہی ہیں"۔ بوبی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مس بوبی۔ مس جولیا کو اس لئے غصہ آرہا ہے کہ ہوش میں آنے کے باوجود میں نے ان کے آنے تک آنکھیں کیوں نہیں بند رکھیں تاکہ ہوش میں آنے کے بعد ان کا ہی چہرہ دیکھتا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ اس قدر گہرا لگاؤ تو واقعی مشرق کی روایت ہے

جب کہ مس جولیا تو مشرقی نہیں ہیں"....... بوبی نے ہنستے ہوئے کہا

"یہ مغربی ہوتیں تو کم از کم دوسرے سکوپ کا تو چانس بن جاتا اور چانس بھی گولڈن"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوبی ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑی کیونکہ وہ عمران کے لفظ گولڈن چانس کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

"اب بنا لو گولڈن چانس۔ میں نے تمہیں منع تو نہیں کیا"۔ جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے کے تاثرات ایک بار پھر بدل گئے تھے۔

"کیسے بنا سکتا ہوں۔ جس طرح بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر نے مجھے سیف لسٹ میں رکھ کر مس بوبی کی خواہش نہیں پوری ہونے دی کہ یہ مجھے ہلاک کر سکتیں۔ اس طرح تمہاری سیف لسٹ میں نام شامل ہو جانے کی وجہ سے دوسرے سکوپ کا راستہ بند ہو گیا ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں تو ریجنل ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے مجبور تھی ورنہ حقیقت یہی ہے کہ تمہیں ہلاک کرنا میری خواہش نہ تھی"....... بوبی نے فوراً وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم غنیمت سمجھو کہ عمران کو تمہاری سچائی اور صاف دلی پسند آگئی تھی ورنہ تم نجانے اب تک کتنی بار قبر میں اتر چکی ہوتیں"....... جولیا نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے احساس ہے۔ عمران صاحب واقعی میری توقع سے کہیں

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

زیادہ بڑھ کر باصلاحیت ہیں"...... بوبی نے ایک بار پھر اسی طرح صاف دلی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اگر تم دونوں نے مل کر میری تعریف شروع کر دی تو بیچارے تنویر کا کیا ہو گا۔ کم از کم ایک خاتون تو ایسی بھی ہونی چاہئے جو تنویر کی بھی تعریف کرے ۔ کیوں تنویر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی تعریف کی ضرورت نہیں ہے ۔ تعریف اس کی کی جاتی ہے جس میں صلاحیتیں نہیں ہوتیں ۔ پڑے تم بستر پر ہو اور خوش ہو رہے ہو اپنی تعریفیں سن سن کر ۔ ہونہہ"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور جدوجہد سے بھرپور ناول

فیوگی ٹاسک

مکمل ناول

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

فیوگی ٹاسک ایک ایسی تنظیم جو ملک باچان کو توڑ کر ٹکڑوں میں تبدیل کرنا چاہتی تھی۔

فیوگی ٹاسک جس کا اسلحے کے حصول کے لئے پاکیشیا کے ایک گروپ سے خفیہ رابطہ تھا اور پھر یہ رابطہ ظاہر ہو گیا۔

وہ لمحہ جب عمران نے اسلحہ سپلائی کرنے والے پاکیشیائی گروپ اور خفیہ رابطے کو بے نقاب کر دیا ۔ پھر کیا ہوا؟

وہ لمحہ جب عمران کو مجبوراً فیوگی ٹاسک کے خلاف حرکت میں آنا پڑا ۔ کیوں؟

باٹوش عمران کا دوست اور باچان کا انتہائی فعال ایجنٹ جو کسی طرح بھی عمران سے صلاحیتوں میں کم نہ تھا ۔ لیکن درپردہ وہ فیوگی ٹاسک کا ایجنٹ تھا۔

وہ لمحہ جب باٹوش فیوگی ٹاسک کے تحفظ کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ گیا اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ایک ایک لمحہ بھاری ثابت ہوا۔

وہ لمحہ جب کیپٹن شکیل اور باٹوش کے درمیان جسمانی فائٹ ہوئی ۔ ایسی فائٹ کہ جس کا تصور شاید عمران بھی نہ کر سکتا تھا ۔ پھر کیا ہوا؟ کامیابی کس کے حصے میں آئی۔

انتہائی دلچسپ واقعات تیز رفتار ایکشن اور سطر سطر پر پھیلا ہوا

بے پناہ سسپنس سے بھرپور ایک منفرد اور یادگار ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

www.paksociety.com

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint